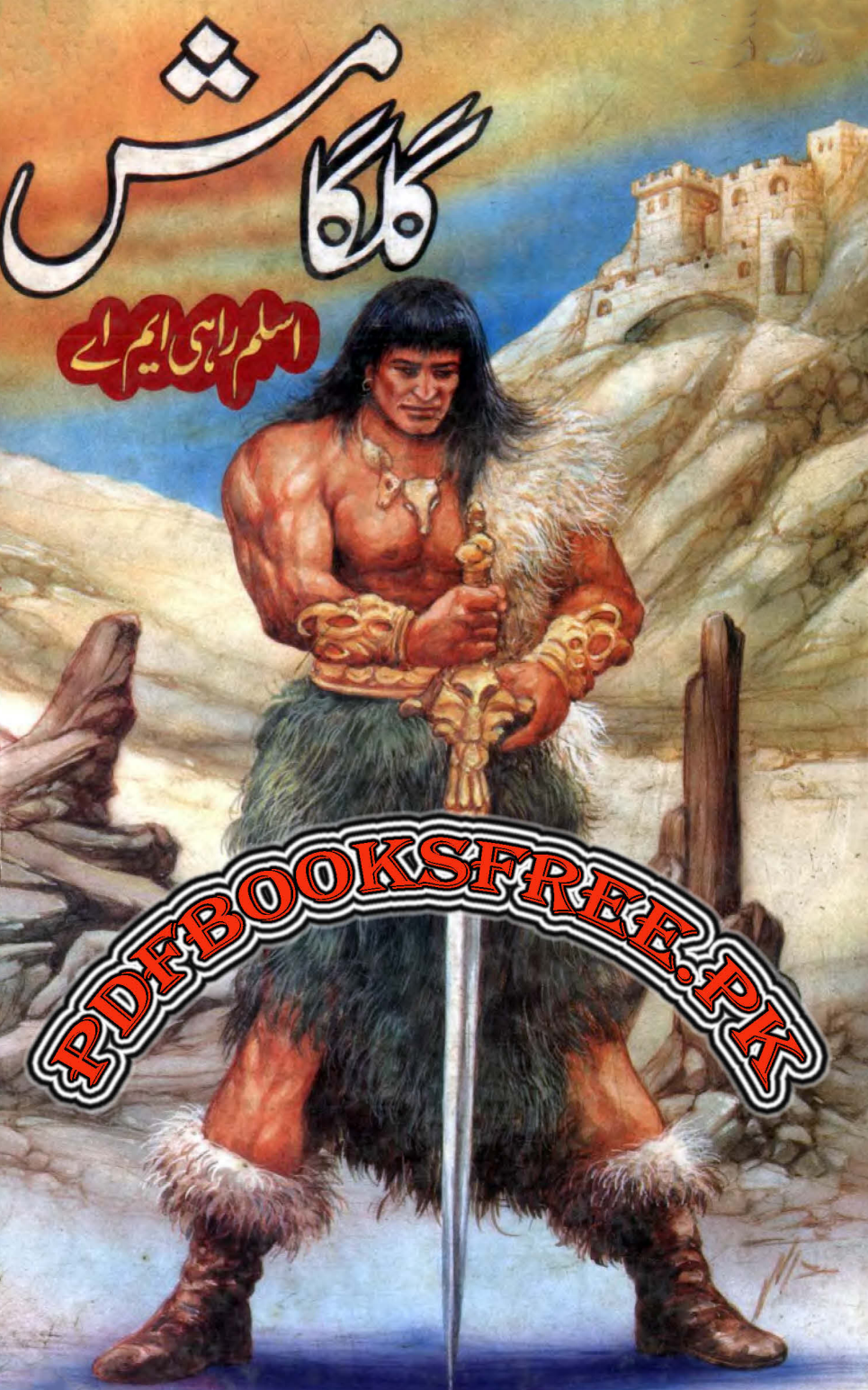


گلگانش

اسلم راہی ایم اے

PDFBOOKSFREE.PK



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں
قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے
لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر
استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو
تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی
، قانونی و شرعی جرم ہے۔



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اٹھاسویں صدی قبل مسیح کی وہ ایک انتہائی تاریک رات تھی ایک مسافر اپنے گھوڑے کو بڑی تیزی سے ہانکتا ہوا دریائے فرات کے کنارے کنارے عراق کے قدیم شہر اریک کے رخ پر جا رہا تھا رات آدھی سے زیادہ جا چکی تھی فضا بے بسطی میں کسی طلسم جہاں بنا، کسی گرد کارواں جیسی خاموشی اور چپ تھی خواب گین نیلا لگن شفق کی خون فشاں سرخیوں کا منتظر تھا بڑھتی ہوئی عمر کے دائم عذاب اور گمشدہ زمانوں کی صداؤں میں لپٹی زمین آسمان شب پر بکھری کہکشاں کی طرح روتی ہوئی نور صبح کے ازلی جلووں کی منتظر تھی۔ سہ ماہ اپنے عروج پر تھا۔ صحرا میں چلنے والی تیز کرلاقی ہوائیں اپنے دوش پر ریگزاروں کو لیے رگ رگ میں بہاتے ہوئے نغموں کو بجمد کرنے کے عمل میں مصروف تھیں۔ ہر شے ہر خیال نیند کے دھندلے غبار اور خوابوں کے جلتے اسرار میں کھو چکا تھا۔

رات کی گہری تاریکی میں دریائے فرات کے کنارے سفر کرنے والے اس مسافر نے اپنے آپ کو ایک اونٹنی کی کھلی پیٹ رکھا تھا رات کے وقت تیز ہواؤں کے باعث صحرا کے اندر جو ریت اڑ رہی تھی اس سے بچنے کے لئے اس نے اپنے منہ پر ڈھانٹ بھی چڑھایا ہوا تھا اپنے گھوڑے کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے جیسا کہ اس نے خود اوڑھ رکھا تھا ایسا ہی اس نے موٹا اونٹنی کی کھلی پیٹ پر بھی ڈال رکھا تھا۔

لہہاتے کھیت، خوشبورنگ آوازیں
 زمانے اور تہذیبیں
 تمدن اور انسانی انبوه
 ہمارا ٹھٹھ اور مذاق اڑاتے ہیں
 بے نصیبی کے سوا کوئی ہمارا زاد سفر نہیں ہے
 دریائے فرات کی سرمست ہوتی ہریں
 علم و دانش کی دیوانی اس کی موجیں
 ہماری آخری آرامگاہ ہیں
 بے اماں برکھارتوں میں
 فاقوں کے بدترین عذاب میں
 دریائے فرات ہی ہمارے لیے روزی کا سامان کرتا ہے

دریائے فرات کے کنارے ہم ملحق و ماہی گیر ویرانوں میں کھڑے بوڑھے پیڑ کی مانند
 ہیں
 دریائے فرات اس کا پانی، اس کی بہریں اس کی موجیں ہمارے لیے بھوکے مایوسیوں کی
 دھول
 کروٹ لیتے موسموں میں
 طوفانی منجدھاروں میں
 دھرتی کی بنیائی خوابوں کے گلدستوں کی مانند ہیں
 دریائے فرات اور اس کی بہریں ہمارے لیے چاہت کے پوشاک قوس قزح کی باہنوں
 میں
 خوابوں کی خوشنما الفت کی طرح ہیں
 جب تک فرات رواں دواں ہے ہماری روزی ہمارے رزق کا سامان بھی رواں دواں
 ہے۔

○○○

یہاں تک کہنے کے بعد گانے والا خاموش ہو گیا تھا سب نے بند ہو گئے تھے سوار

تھوڑا سا آگے جا کر سوار نے اپنے گھوڑے کی رفتار کچھ کم کر دی تھی اپنے چہرے
 کے اوپر ڈالا ہوا نقاب بھی اس نے اتار دیا اس لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ
 نمودار ہوئی تھی اس لیے کہ رات کی تاریکی میں اس نے اپنے سامنے دیکھا اسے دریائے
 فرات کے کنارے کھڑی چند کشتیاں دکھائی دی تھیں کنارے پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے
 تھے انہوں نے اپنے درمیان آگ کا ایک بہت بڑا آلاؤ گرم کر رکھا تھا اور آلاؤ کے گرد
 بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کچھ ساز بجاتے ہوئے انجانا گیت گارہے تھے دائیں جانب
 دریا کے کنارے سے ہٹ کر جھونپڑیوں پر مشتمل ایک بستی بھی دکھائی دے رہی تھی
 جو کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی یہ سارا سماں دیکھتے ہوئے سوار کے چہرے پر اطمینان
 کی بہریں بکھر گئیں تھیں شاید سردی اور رات کی تلخی سے بچنے کے لیے اسے کسی ٹھکانے
 کی تلاش تھی اور اپنے سامنے ساحل پر جلتے آلاؤ کو دیکھ کر اسے کچھ اطمینان اور تسلی ہوئی
 تھی۔

تھوڑا سا آگے جا کر اس سوار نے اپنے گھوڑے کو روک لیا تھا اس لیے
 کہ وہ ان لوگوں کے بالکل قریب جا چکا تھا جو ساحل کے کنارے آگ کے جلتے آلاؤ کے
 گرد بیٹھے ہوئے تھے اس سوار کو آلاؤ کے گرد بیٹھے لوگوں میں سے کسی کے ساز بجانے
 کسی کے گانے کی آوازیں صاف سنائی دینے لگی تھیں اپنے گھوڑے کو روکنے کے بعد وہ
 سوار سازوں اور گانے والے کی آوازیں کھو گیا تھا گانے والوں کی گہری تاریکی میں کہہ
 رہا تھا۔

ہم رت جگوں کی رت میں ستاروں کا شمار
 صحرا میں سے گزرنے والے کاروانوں کا انتظار کرنے والے لوگ ہیں
 ہم بکھرے نا آشنا چہروں کے خواب
 شوخ شاہراہ پر سسکتی زندگی اور
 خواہشوں کے کسب کمال میں ایک بے بس ولاچار آرزو جیسے ہیں
 اونچی پھنگوں پر گنگنائی ہوا میں
 بارش میں جھولتے اشجار
 چمکتے ستارے، اعلیٰ مناظر

آنے والا وہ بوڑھا اجنبی تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ دیر سوچتا رہا اس نے اپنے گھوڑے کی لگام کھینچتے ہوئے اسے آگ کے بالکل قریب کر لیا خود بھی وہ ان لوگوں کے درمیان بیٹھ گیا تھوڑی دیر تک وہ اپنے ہاتھ آگ پر پھیلانے اپنے آپ کو گرم کرتا رہا اس کے بعد اس نے اس شخص کی طرف دیکھا جس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

اجنبی میں نہیں جانتا تم کون ہو تمہارا کیا نام ہے اور ان لوگوں میں تمہاری کیا حیثیت ہے اگر تم برانہ ناتو تیں تم سے گزارش کروں گا پہلے تم لوگ مجھے اپنا تعارف کراؤ تم کون ہو۔ یہ جو تمہارے دائیں جانب بستی دکھائی دے رہی ہے یہ بستی کس کی ہے اور کون سی ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں اپنا نام اور ان سرزمینوں کی طرف اپنے آنے کا مقصد بیان کروں گا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد پھر وہی شخص جس نے پہلے گفتگو کی تھی آنے والے اس اجنبی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اجنبی میرا نام "تموز" ہے میں ان سب لوگوں کا سردار ہوں یہ جو سامنے بستی تمہیں دائیں جانب دکھائی دے رہی ہے یہ بستی میرے ہی لوگوں کی ہے اس بستی کے کچھ لوگ ماہی گیری اور ملاجی کا پیشہ کرتے ہیں لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو ریوڑ پال کر اپنی گزر بسر کرتے ہیں میں ان کا سردار ہوں تھوڑا سا آگے جا کے ہمارا مرکزی شہر اریک پڑتا ہے شاید تم جانتے ہو گئے اریک عراق کا مرکزی شہر ہے آج کل ہمارا بادشاہ "گگامش" ہے جو اہتدار جہ کا عالم اہتدار جہ کا جابر اور اہتدار جہ کا بے انصاف شخص ہے اب تم اپنے متعلق کہو کہ تم کون ہو کدھر کا رخ کر رہے ہو بلبلک سے کیوں آئے ہو۔ سردار تموز کی اس گفتگو نے آنے والے اس اجنبی کو کسی قدر افسردہ اور پریشان کر دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ گہری سوچوں میں غرق رہا پھر دھیمے لہجے میں بول پڑا۔

سردار تموز تم نے اپنے بادشاہ گگامش کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر کے میری ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیا ہے میں گگامش کی طرف ہی جا رہا ہوں اور اس سے مدد کی درخواست لے کر آیا ہوں سنو پہلے میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں اس کے بعد میں تم سے وجہ پوچھوں گا کہ تم لوگ کیوں اور کن وجوہات کی بنا پر اپنے حکمران

جو تھوڑے فاصلے پر رک گیا تھا اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور پھر وہ ان کے قریب آیا اسے دیکھتے ہی آگ کے آلاؤ کے گرد جو لوگ بیٹھے تھے وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے شاید وہ اس کی طرف سے اپنے لیے کوئی خطرہ محسوس کر رہے تھے سوار اپنے گھوڑے سے اتر گیا وہ ڈھلی ہوئی عمر کا ایک شخص تھا اس کی حالت دیکھتے ہوئے آلاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ کسی قدر مطمئن ہو گئے تھے پھر قبل اس کے کہ ان لوگوں میں سے کوئی آنے والے سوار کو مخاطب کرتا وہ سوار اپنے گھوڑے سے اتر کر خود ہی ان کے قریب آیا اور بڑی عاجزی، بڑی انکساری، بڑی دھیمی سی آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

صاحبو! کیا میں تمہارے آگ کے اس آلاؤ کے قریب تھوڑی دیر سہا سہا ہوں میں مسافر ہوں بلبلک شہر کی طرف سے لگاتار سفر کرتا ہوا آ رہا ہوں سردی اور ٹھہرے جاڑے میں سفر کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ میرے اعضا جو اب دے چکے ہیں بلکہ میرا گھوڑا بھی سردی کی وجہ سے سفر کرنے کے قابل نہیں رہا اگر تم اجازت دو میں خود بھی تمہارے آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھ جاؤں اس کے قریب ہی اپنے گھوڑے کو کھڑا کر کے سردی کی اس طوفانی رات میں گھوڑے کی جان بچا سکوں۔

آنے والے بوڑھے گھڑ سوار کی گفتگو سے آگ کے آلاؤ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے اسے بڑی نرمی اور ہمدردی سے دیکھنے لگے تھے ان میں سے ایک جو کہ ان کا سر کردہ اور سردار لگتا تھا آنے والے اس بوڑھے کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اجنبی تمہیں اس عاجزی اور لجاجت سے گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم نے سمجھا شاید تم کوئی دشمن ہو اس لیے تمہیں دیکھتے ہی ہم کھڑے ہو گئے تھے لیکن تمہاری گفتگو نے ہمیں تمہارے ساتھ ہمدردی کرنے پر مجبور کر دیا ہے آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھو اپنے گھوڑے کو کو بھی آگ کے قریب کر لو اور بتاؤ تم کون ہو بلبلک کے دور دراز شہر سے یہاں آنے کی تم نے زحمت کیوں کی کیا کوئی مصیبت، کوئی افتاد ٹوٹ پڑی ہے۔ جو تم یوں دور کے شہر سے رات کے وقت سفر کرتے ہوئے یہاں دریائے فرات کے کنارے آن پہنچے ہو۔ کیا تم یہ بھی بتاؤ گے کہ دریائے فرات کے کنارے سفر کرتے ہوئے تمہاری منزل کس جانب ہے۔

اور اسے ہر طرح کی ترغیب دی کہ وہ شادی پر رضامند ہو جائے۔ لیکن ایلیم نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ کیش کے فرمانروا اتانا نے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہوئے ایلیم کو رضامند کرنا چاہا لیکن ایلیم ذرا برابر نہ بھگی اس پر کیش کا فرمانروا اتانا انتہائی غضبناک ہوا اور اس نے ایلیم ہی نہیں اس کے بھائی اریش اور اس کی منگیتہ اراتا تینوں کو لبنان کے بدنام زمانہ ساحرانوں کے حوالے کر دیا۔

یہ انوشمالی اور جنوبی لبنان کے سنگم پر واقع سمندر کے کنارے ایک کوہستانی سلسلے کے اوپر رہتا ہے اس کی رہائش عجیب و غریب ہے۔ اس وقت انو دنیا بھر کا سب سے بڑا ساحر اور جادوگر خیال کیا جاتا ہے۔ جبل لکلما پر اس نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ ایلیم کو جب انو کے پاس بھیجا گیا تو انو نے بھی ایلیم کو پہلے اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ ایلیم شمالی لبنان کے حکمران اتانا سے شادی کر لے۔ جب ایلیم نے انکار کر دیا تب انو نے اس پر ایسا سحر کیا کہ صرف ایلیم ہی نہیں اس کے بھائی اریش اور اریش کی منگیتہ اراتا تینوں کی زندگیاں شفق سے منسلک ہو کر رہ گئیں اور ان تینوں کی زندگی کو ساحرانو نے دو حصوں میں بانٹ کر رکھ دیا۔ ایک حصہ انسانی زندگی کا دوسرا حصہ حیوانی زندگی کا تینوں کی زندگیوں کو اس طرح سے شفق سے منسلک کر دیا گیا کہ جب صبح کی شفق نمودار ہوتی ہے تو ایلیم، اس کے بھائی اریش اور اس کی منگیتہ تینوں جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور جب شام کی شفق اپنا رنگ جماتی ہے تو تینوں اپنے اصلی انسانی روپ میں ڈھل جاتے ہیں۔ (انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا یہ سحر اور جادو انتہائی قدیم زمانے سے چلا آ رہا تھا اس سحر کو بابل سے منسوب کیا جاتا تھا۔ آشوریوں کی ایک ملکہ بھی اس جادو میں اپنا جادو نہیں رکھتی تھی اس کے پاس بھی انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا سحر تھا وہ ملکہ بڑے شاندار طریقے سے اپنی آشوری رعایا پر حکمرانی کرتی رہی جب اسے احساس ہوا کہ اس کی رعایا اس سے تنگ آ چکی ہے تب اسی سحر کو استعمال کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو فاختہ میں تبدیل کر لیا اور فاختہ بننے کے بعد وہ نامعلوم منزلوں کی طرف پرواز کر گئی۔ تب سے آشوریوں نے فاختہ کو اپنا قومی نشان بنا لیا تھا)

یہاں تک کہنے کے بعد وہ بوڑھا تھوڑی دیر تک رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری

گگامش کو ظالم اور جاہر خیال کرتے ہو۔

سنو صاجوا میرا نام "اشلات" ہے میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں میرا تعلق بعلبک شہر سے ہے۔ کبھی میں بعلبک کے حکمران "لوگل باندہ" کا وزیر اور مشیر ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں اپنی زندگی کے دن گزارتا ہوں اس سمت آیا ہوں۔ بعلبک پر کیا گزری، بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر کیا ہوتی۔ پہلے میں تمہیں اس کی تفصیل بتاتا ہوں۔

میرے عزیزو سنو لبنان کے غزبی حصے میں اس وقت دو بڑے حکمران ہیں۔ جنوبی حصے کا حکمران "حما بابا" اور اس کا مرکزی شہر "چندن" ہے۔ چندن کے آس پاس بے شمار جنگلات ہیں جو چندن کے جنگلات بھی کہلاتے ہیں۔ لبنان کے شمالی حصے کا حکمران ایک شخص "اتانا" ہے اس کا مرکزی شہر "کیش" ہے یہ بادشاہ بڑا صاحب ثروت اور امیر ہے۔ اور اس کے علاقے اپنی پیداوار میں اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔

لبنان کے شرقی حصے میں جس کا مرکزی شہر بعلبک ہے لوگل باندہ حکمران ہوا کرتا تھا۔ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی بد قسمتی کہ اس کی ایک بیٹی ہے نام اس کا "ایلیم" ہے۔ یہ ایلیم اپنی خوبصورتی، اپنے حسن و جمال میں ایسی ہے کہ کوئی بھی شخص زیادہ دیر تک اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسا سحر ہے۔ اس کے حسن میں ایسا جمال ایسی کشش ہے کہ جو کہیں اور نہیں دیکھی گئی۔ کیش کے حکمران اتانا نے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ سے اس کی بیٹی ایلیم کا رشتہ مانگا۔ بعلبک کے حکمران نے انکار کر دیا۔ کیش کے حکمران اتانا نے اسے اپنی بے عرقی سمجھا پہلے وہ لوگل باندہ کو دھمکیاں دیتا رہا جب اس کی کوئی دھمکی کارگر نہ ہوئی تب کیش کا حکمران اتانا بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہوا۔ بعلبک کے مغرب میں ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں لوگل باندہ کی بیوی نے بھی حصہ لیا۔ لیکن وہ بیچاری اس جنگ میں کام آگئی۔ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم اس کا بھائی اریش، اور اریش کی منگیتہ اراتا تینوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

جس وقت بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی حسین و جمیل بیٹی کو گرفتار کیا گیا تو اسے کیش کے فرمانروا اتانا کے سامنے پیش کیا گیا۔ اتانا نے اسے شادی کا پیغام دیا

میرے عزیز جہاں تک لبنان کے ساحر انوکا تعلق ہے تو انوکو دور و نزدیک کے سبھی لوگ جانتے ہیں ان علاقوں میں وہ سب سے بڑا جادوگر اور سیاہ علوم کا ماہر اور استاد مانا جاتا ہے یہ انوکو ہمارے ایک دیوتا کا بھی نام ہے اور اس دیوتا کے نام پر ہی انوکو نے اپنا نام رکھا ہوا ہے لہذا ان علاقوں میں کچھ لوگ ساحر انوکو کو انوکو دیوتا ہی تسلیم کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انوکو دیوتا اس ساحر کی تجسیم میں داخل ہو چکا ہے اس بنا پر انوکو نام کا وہ ساحر اس قدر طاقت اور قوت حاصل کر چکا ہے۔

میرے عزیز ساحر انوکو کے خلاف گھگامش کوئی کارروائی نہیں کر سکتا اس لیے کہ میرا اندازہ ہے کہ اگر گل گامش نے انوکو کے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو انوکو اپنے سحری علوم کو حرکت میں لاتے ہوئے گھگامش کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے جیسا کہ میں کہہ چکا ہے گھگامش صرف کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے اسے مجبور کر سکتا ہے کہ بعلبک کے حکمران کو زندان سے رہا کر دے۔ جہاں تک بعلبک کے حکمران کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کا تعلق ہے تو ان تینوں کی رہائی کے لئے ایک اور مناسب آدمی ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں تمہیں ہمارے مرکزی شہر جا کر دو آدمیوں سے اپنے حالات بیان کرنے پڑیں گے کیش کے سلسلے میں ہمارے بادشاہ گھگامش سے اور ایلیم، اریش اور اراتا کے سلسلے میں تمہیں "سموقان" سے گفتگو کرنی پڑے گی۔

سردار تموز کے اس انکشاف سے اشلات تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا اس نے دوبارہ اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔
سردار تموز جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو جس نئے شخص کا نام تم نے مجھے سموقان بتایا ہے اس کے پاس کیا قوت ہے کہ وہ ساحر انوکو کے خلاف حرکت میں آکر اس سے ایلیم، اریش اور اراتا کی رہائی کا سامان کر سکتا ہے۔

اشلات کے اس استفسار پر سردار تموز تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا کچھ سوچا اس کے بعد بوڑھے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

سن اجنبی! سموقان نامی جس اجنبی جوان کا ذکر میں نے کیا ہے۔ وہ بے انتہا اور بلا کی قوتوں کا مالک ہے اس میں پہلی صفت یہ ہے کہ وہ گھگامش کی سلطنت کا

رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اس بدنام زمانہ ساحر انوکو نے ایلیم، اریش اور اراتا تینوں کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی زندگی کے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ان کی زندگیوں کو صبح و شام کی شفق سے منسلک کر کے رکھ دیا۔

اس وقت ایلیم، اریش اور اراتا تینوں ساحر انوکو کی قید میں ہیں۔ جب کہ بعلبک کے حکمران لوگل بانہ کو کیش کے حکمران اتانا نے بعلبک شہر کے زندان میں ڈال رکھا ہے۔ اب میں فریاد لے کر تمہارے بادشاہ گھگامش کی طرف آیا ہوں۔ گھگامش سے یہ فریاد کروں گا کہ کیش کے فرماں روا اتانا کو یہ بھی کہے کہ وہ انوکو ساحر سے کہے کہ وہ ایلیم، اریش اور اراتا تینوں کی زندگیوں کو محفوظ کرتے ہوئے ان کی زندگیوں سے شفق کی وابستگی کو ہٹا دے اور انہیں آزاد کر دے اور بعلبک کی طرف روانہ کر دے۔ میں تمہارے بادشاہ گھگامش کے پاس یہی فریاد لے کر آیا ہوں اب جو تم نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ گھگامش بڑا ظالم بڑا جابر انسان ہے۔ سنو صاحبو ایسے الفاظ استعمال کر کے تم نے تو مجھے بالکل ہی مایوس کر دیا ہے کیا تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ گھگامش کیوں ظالم ہے۔ وہ کس طرح کا ظلم اور نا انصافی اپنی رعایا سے روا رکھتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ بوڑھا اجنبی اشلات خاموش ہوا تب دریائے فرات کے کنارے کی اس بستی کے سردار تموز نے کہنا شروع کیا۔

اجنبی جو حالات تم نے بیان کیے ہیں وہ انتہا درجہ کے افسوسناک ہیں جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ ان علاقوں میں گھگامش ہی سب سے بڑا اور طاقتور بادشاہ ہے یہ بات حقیقت پر مبنی ہے۔ دیکھ میرے عزیز گھگامش نہ صرف تیری مدد کیش کے فرماں روا اتانا کے خلاف کر سکتا ہے بلکہ گھگامش اگر تمہارا کہا مان لے تب وہ کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف لشکر کشی کر سکتا ہے اور اسے اس بات پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ بعلبک کے زندان سے بعلبک کے حکمران لوگل بانہ کو رہا کر دے۔ جہاں تک بعلبک کے حکمران لوگل بانہ کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش، اس کی منگیترا اراتا کا تعلق ہے تو ان تینوں کی گھگامش کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔

ہماری نگاہوں میں بڑا ظلم بڑا ستم ہے۔ اس بنا پر ہم سموقان کو ہی نہیں گگامش کو بھی ظالم اور جابر خیال کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ دونوں ہمارے دیوتاؤں کو نہیں ملتے۔ وہ ہمارے دیوتاؤں کو باغی ہیں اور اکثر و بیشتر ان کے خلاف بدزبانی بھی کرتے رہتے ہیں۔

میرے عزیز اس وقت گگامش کی سلطنت میں دو طرح کے آدمی ہیں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو ہمارے ان چار بتوں کو ماننے والے ہیں ان کی پوجا پاٹ اور پرستش کرنے والے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو بتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں۔

اب تم سوچو گے کہ جب گگامش کے حمایتی ایک خدا کو ماننے والے کم ہیں تو گگامش ہم پر حکومت کیسے کر رہا ہے اگر تمہارے ذہن میں یہ سوال اٹھے تو میں اس کا جواب کچھ یوں دے سکتا ہوں کہ

گگامش اور سموقان ہماری سلطنت کے اس وقت طاقت ور ترین انسان ہیں۔ گگامش کا یہ اعلان ہے کہ جب بھی اسے کسی طاقتور شخص نے پچھاڑ دیا وہ بادشاہت ترک کر دے گا اب ہم لوگ بھی کسی ایسے سورما جو ان کی تلاش میں ہیں جو طاقت اور قوت میں گگامش سے مقابلہ کرے، اسے نیچا دکھائے تاکہ گل گامش سے ہماری جان چھوٹ جائے اس لیے کہ یہ لوگ ہمارے بتوں کے خلاف بولنے والے ہیں اسی بنا پر ہم انہیں ظالم اور سنگمگر کہتے ہیں۔

سردار تموز کے اس انکشاف پر اشکات کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سردار تموز نے اپنے الفاظ سے میری ساری غلط فہمیاں اور میرے دل میں اٹھنے والے سارے فریب ہی رفع کر دیے ہیں۔ تمہاری گفتگو کے شروع میں میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ شاید گل گامش اپنی رعایا پر ظلم و ستم رکھتا ہوگا۔ لوگوں کو ناجائز تنگ کرتا ہوگا۔ منصف مزاج نہیں ہوگا۔ لوگوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہوں گی۔ اسی بنا پر تم اسے ظالم اور سنگمگر کہتے ہو۔

پر تموز جو وضاحت تم نے پیش کی ہے اس میں اتنی بڑی قباحت تو نہیں گو

سب سے طاقتور جوان ہے۔ میں نے اسے خود دیکھ رکھا ہے۔ بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ سموقان اس وقت دنیا کا طاقت ور ترین انسان ہے یہ تو اس کی ایک صفت ہے اس کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا بھی مالک ہے اور کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے پاس "اسم اعظم" ہے ہم لوگ اسم اعظم کو نہیں مانتے لیکن جو لوگ ہمارے بتوں کی تکفیر کرتے ہیں اور صرف ایک خدا کی عبادت اور بندگی کرتے ہیں۔ وہ اسم اعظم کو مانتے ہیں اور یہاں کے لوگوں کا جو صرف ایک الہ کو مانتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ سموقان کے پاس اسم اعظم ہے۔

اجنبی! اسی اسم اعظم سے اور سموقان کے پاس جو دوسرے علوم ہیں سموقان ساحروں اور ایسے لوگوں کا بڑی آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ سموقان اتنا درجہ کا ہمدرد اتنا درجہ کا فراخ دل اور دردمندی رکھنے والا انسان ہے۔ اگر تم اس سے جا کر ملاقات کرو گے تو وہ فوراً تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا میں تم پر یہ بھی انکشاف کر دوں کہ ہماری سلطنت میں سموقان سب سے زیادہ طاقت ور شخص ہے۔ اس کے بعد سب سے زیادہ طاقتور شخص گگامش ہے۔ گو ان لوگوں میں بہت سی صفات ہیں لیکن ان میں ایک ایسی بد صفتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ان دونوں کو ہی ظالم اور جابر کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ گو یہ اپنی رعایا پر ظلم و جبر نہیں کرتے لیکن ان کی ایک حرکت کی وجہ سے ہم لوگ انہیں ظالم اور ستمگر کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

محترم اجنبی اس وقت دریائے فرات کے کنارے بسنے والی ہماری قوم کے چار بڑے دیوتا ہیں ایک "سین" دیوتا جس کو ہم چاند دیوتا کہتے ہیں، ایک "انو" جو موت کا دیوتا ہے، تیسرا "ان لیل" جسے دیوتاؤں کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے، چوتھا "انگی" جو زمین اور زرخیزی کا دیوتا تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہم لوگ انہی دیوتاؤں کو تسلیم کرتے ہیں، ان کے آگے دست طلب دراز کرتے ہیں اور مشکل کے وقت ان ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن یہ گگامش اور سموقان ایسے ظالم ہیں کہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ گو اس ممانعت میں وہ کسی قسم کا جبر یا ستم نہیں کرتے لیکن ان کا ہمارے دیوتاؤں کے خلاف بولنا یا ان کا ہمارے قدیم اور پرانے دیوتاؤں کی پرستش سے روکنا

ساحر انوکے ساتھ ہیں۔

اشکلات کے استفسار پر سردار تموز نے کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔

اشکلات میرے عزیزنا ساحر انوکے ساتھ سب سے بڑی قوت تو "ارکالا" ہے۔ اور دوسرا انوکا محافظ "ثور فلک" ہے یہ ثور فلک بھی بے پناہ قوتوں کا حامل ہے کہتے ہیں ثور فلک جہاں جسمانی قوتوں میں اپنا جواب نہیں رکھتا وہاں یہ بے شمار سحری اور دوسری خفی اور سری قوتوں کا مالک بھی ہے۔ جو تھے نمبر پر انوکے بیٹی آتی ہے جس کا نام "عشتار" ہے۔ یہ جہاں اپنے حسن اپنی خوبصورتی میں جواب نہیں رکھتی وہاں عشتار بھی اپنے باپ انوکے دست راست ثور فلک کی طرح بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اس کے پاس بھی سحری قوتوں کے علاوہ بہت کچھ ہے۔ میرے عزیز ثور فلک نہ صرف ساحر انوکا شاگرد ہے اس کا دست راست، اس کا محافظ بھی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے لیے رکا دوبارہ وہ اشکلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اس ثور فلک کا مقابلہ ہمارا بادشاہ گل گامش بھی نہیں کر سکتا حالانکہ ہماری سلطنت میں سموقان کے بعد گل گامش طاقتور اور پر قوت انسان خیال کیا جاتا ہے لیکن ثور فلک، گل گامش سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ہے ان قوتوں کا اگر کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو ہمارے ہاں صرف سموقان ہی ہے جو نہ صرف ہمارے بادشاہ کا دوست، رفیق اور مشیر ہے بلکہ یوں جانو کہ گل گامش نے اسے اپنا چھوٹا بھائی بنا رکھا ہے۔

سردار تموز کی اس گفتگو نے بوڑھے اشکلات کو فکر مند کر دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا اپنے ہاتھ اس نے آگ کے آلاؤ کے سامنے پھیلائے رکھے پھر اس نے گہری نگاہ سردار تموز پر ڈالی اور انتہائی فکر گیر آواز میں کہنے لگا۔

سردار تموز اگر ساحر انوکے پاس اس قدر قوتیں ہیں جو بے پناہ سری طاقتوں سے مسلح ہیں۔ میرے عزیز پھر کیسے سموقان اکیلا ان کا مقابلہ کر سکے گا تم نے مجھے ثور فلک اور انوکے بیٹی عشتار کے متعلق تو تفصیل بتادی مگر تم نے یہ نہیں بتایا کہ ملکہ ظلمات ارکالا کون ہے، کہاں رہتی ہے۔ کیا اس کی رہائش بھی ساحر انوکے پاس

ہمارے ہاں بلبلک شہر میں بھی لعل دیوتا کو سب سے بڑا دیوتا تسلیم کیا جاتا ہے لیکن جو لوگ ہمارے دیوتاؤں کو تسلیم نہیں کرتے یا ان کے خلاف زبان کھولتے ہیں ہم انہیں قالم اور سنگر نہیں کہتے۔ ہمارے ہاں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کے پیروکار ہیں پر ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں نہ ان کے خلاف ہماری کوئی نفرت ہے۔

اشکلات یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سردار تموز نے اس کی بات کلٹنے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اشکلات تم نے خوب انکشاف کیا، یہ گل گامش اور اس کے ساتھی بھی اسی قسم کے لوگ ہیں۔ اسی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہی ماننے والے ہیں لیکن یہ صرف اپنے مالک کو الہ مانتے ہیں جسے یہ اللہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں بہر حال تم اس قضیے اس جھگڑے اس تکرار کو چھوڑو تم جو شکایت لے کر آئے ہو میرے خیال میں اس سلسلے میں تمہیں ہمارے مرکزی شہر ایک جانا چاہئے اور گل گامش کے علاوہ اپنی داستان سموقان سے بھی کہنی چلیے۔

اجنبی شمالی لبنان کے حکمران کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف یقیناً گل گامش تمہاری مدد کر سکتا ہے لیکن دنیا کے مانے ہوئے ساحر انوکے خلاف گل گامش تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا لہذا اس سلسلے میں سموقان ہی تمہاری مدد کر سکتا ہے لیکن سموقان کے لیے بھی بتاؤں کہ یہ بہت مشکل بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ ناقابل حل معرکہ ہوگا اگر سموقان تمہاری شہزادی الیم اس کے بھائی ایش اور اس کی منگیتز اراتا کو چھوڑنے میں کامیاب ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ یہ سموقان کا بہت بڑا معرکہ ہوگا اس لیے کہ ساحر انوکے ساتھ اسی جیسی اور بھی قوتیں ہیں۔

اس پر اشکلات نے چونک جانے کے انداز میں سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز تمہارا کن قوتوں کی طرف اشارہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے ساحر انوکے متعلق بہت کچھ سن رکھا ہے وہ بڑے پائے کا بلکہ دنیا کا مانا ہوا ساحر ہے اور اس سے نکرانا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے پر مزید کون سی قوتیں ہیں جو اس

والی سدوری سے رابطہ کرتا ہے۔ پھر سدوری اس کی ملاقات ارشابی سے کرواتا ہے۔ ارشابی پھر اپنی کشتی میں ملاقات کرنے والے کو جزیرہ دلمون کی طرف لے جاسکتا ہے۔ اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ پشیمت بھی بے پناہ سحری اور روحانی قوتوں کا مالک ہے اور اس نے رس بیچنے والی عورت سدوری اور اپنے ملاح ارشابی پر ایسا عمل کر رکھا ہے کہ انویا اس کے حواری ان دونوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

میرے عزیز صرف سموقان ایسا جوان ہے جو ارشابی اور سدوری کے بغیر اپنے استاد پشیمت سے ملاقات کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ سموقان خود پشیمت کی طرح بے پناہ قوتوں کا مالک ہے۔ وہ جس کشتی میں چاہے جزیرہ دلمون کا رخ کر سکتا ہے۔ ساحر انو اور اس کے حواری اپنی بے پناہ قوتوں کے باوجود سموقان کو جزیرہ دلمون کی طرف جاتے ہوئے نہ روک سکتے ہیں نہ اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایک بار پھر سردار تموز کا اس کے بعد اس نے آگ کے جلتے آلاؤ کی روشنی میں ایک گہری نگاہ اشلات پر ڈالی اور گفتگو کا سلسلہ اس نے دوبارہ شروع کیا۔ اجنبی جو تفصیل میں جانتا تھا وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے انو اس کے حواری، ملکہ ظلمات ارکالا کے متعلق بھی تفصیل بتا دی ہے۔ جہاں تک جزیرہ دلمون کے نیک دل شخص پشیمت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق یہ ساری اطلاعات جو میں نے تم سے بیان کی ہیں یہ ہمیں سموقان نے بتائی ہیں۔

سردار تموز کی اس ساری گفتگو سے اشلات کی آنکھوں میں امید کی کرنیں اور آس کی روشنی پیدا ہوئی پھر اس نے بڑی تیزی سے سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز تیری بڑی مہربانی کہ تو نے مجھے اس قدر تفصیل سے آگاہ کیا۔ کیا تو مجھے یہ نہیں بتائے گا کہ سموقان کہاں رہتا ہے تاکہ میں اس سے ملاقات کر سکوں۔ جو اب میں ہلکے تبسم سے سردار تموز پھر کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز یہاں سے اٹھنے کے بعد تو سیدھا ایک شہر کا رخ کرنا وہاں گھگامش کے محل میں جانا سموقان، گھگامش کے محل ہی میں رہتا ہے اس کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی واحد اولاد ہے۔ اس کے ماں باپ بھی گھگامش کے خوب

اشلات کے اس استفسار پر سردار تموز نے تھوڑی دیر تک ہلکے ہلکے، دھیمی دھیمی مسکراہٹ سے اشلات کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

سن اشلات جس جگہ ساحر انو کا مسکن ہے اس سے آگے گہرے سمندر میں قریب ترین دو جزیرے ہیں۔ ایک جزیرے کا نام ”دلمون“ ہے اس کے سامنے ایک اور ایسا ہی بڑا جزیرہ ہے۔ یہی جزیرہ ملکہ ظلمات کی آماجگاہ ہے کہتے ہیں ملکہ ظلمات ارکالا بے پناہ قوتوں کی مالک ہے یہ نہ صرف ساحرہ بلکہ اس کے علاوہ بھی اپنے دشمنوں کے بے بس کرنے والے علوم رکھتی ہے۔ ملکہ ظلمات ارکالا کے سامنے جو جزیرہ دلمون ہے اس میں اللہ کا ایک بندہ ”پشیمت“ رہتا ہے یہ پشیمت سموقان کا استاد، اس کا ہمدرد اور اس کا نگاہ دار اور راہنما بھی ہے۔

اشلات! جس طرح گھگامش اور اس کا دست راست سموقان دین ابراہیمی کا پیروکار ہیں اس طرح دلمون نام کے جزیرے میں رہائش رکھنے والا پشیمت بھی دین ابراہیمی کا پیروکار ہے اس پشیمت کے ساتھ اس کے ساتھی اور شاگرد بھی رہتے ہیں جو اس کے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے محافظ بھی ہیں کہتے ہیں پشیمت بڑا ہمدرد اور بنی نوع انسان کے لیے فلاحی کام کرنے والا ہے۔ لیکن اس پشیمت سے ہر کوئی نہیں مل سکتا اس لیے کہا جاتا ہے کہ پشیمت نیکی کے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔ جبکہ انو گمراہی کی دلالت کرتا ہے لہذا پشیمت اور انو کے درمیان دشمنی اور عداوت چلی آ رہی ہے۔ انو کی حمایت کرتے ہوئے ٹور فلک، انو کی بیٹی عشتار اور ملکہ ظلمات ارکالا بھی پشیمت کے بدترین دشمن ہیں لہذا جو کوئی بھی پشیمت سے ہمدردی اور ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے اور دلمون کے جزیرے کا رخ کرتا ہے۔ انو اور اس کے حواری اسے سمندر ہی میں فنا کر دیتے ہیں۔ صرف دو افراد ایسے ہیں جن سے ملنے کے بعد جزیرہ دلمون میں پشیمت سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔ ان میں سے ایک ”سدوری“ نام کی عورت ہے۔ جس کے بحر روم کے کنارے باغات ہیں اور وہ باغات کے پھلوں کا رس نکال کر بیچتی ہے۔ دوسرا ایک ملاح ہے۔ جس کو پشیمت کا ملاح کہا جاتا ہے۔ اس کا نام ”ارشابی“ ہے۔ سموقان کے علاوہ کوئی اللہ کا بندہ پشیمت سے ملنا چاہے تو وہ پہلے پھلوں کا رس بیچنے

دیا کہ تمہاری سلطنت میں سموتان کے علاوہ کوئی بھی طاقت اور قوت میں گگامش کے برابر نہیں اور تمہارے بادشاہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اگر کوئی اسے طاقت میں پکھاڑ دے گا تو وہ بادشاہت سے دست بردار ہو جائے گا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تمہارے ہاں یہ اصول ہے کہ سب سے طاقتور ہی تمہارا بادشاہ ہوگا۔

جواب میں تموز تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر اشلات کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

اشلات تمہارا اندازہ درست ہے ہمارے ہاں جو سب سے طاقتور ہے وہی بادشاہ بن سکتا ہے۔ تموز کی بات کا نئے ہوئے اشلات پھر بول پڑا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر تمہارا بادشاہ سموتان کو ہونا چاہئے تھا کیونکہ تم خود بتا چکے ہو کہ سموتان، گگامش سے زیادہ طاقتور ہے۔

تموز نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر بڑی خوش دلی سے کہنے لگا۔

اشلات تمہارا سوال بڑا دلچسپ ہے جہاں تک سموتان کی طاقت اور قوت کا سوال ہے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر گگامش جیسے دو جوان ایک طرف ہوں اور اکیلا سموتان ایک طرف ہو تو میرا اندازہ ہے کہ طاقت کا پڑا پھر بھی سموتان کا بھاری رہے گا۔ تمہارا یہ اندازہ بھی درست ہے طاقت اور قوت کو دیکھتے ہوئے ہمارا بادشاہ سموتان کو ہی ہونا چاہئے تھا لیکن سموتان بادشاہت سے دست بردار ہوا تب ہی گگامش کو ہمارے لوگوں نے اپنا بادشاہ چنا۔ اب ہماری سلطنت میں اگر کوئی ایسا شخص اٹھتا ہے جو گگامش کو طاقت اور قوت میں پکھاڑ دے تو پھر گگامش کو بادشاہت سے ہٹا پڑے گا۔ اور وہ شخص بادشاہ ہو گا جو گگامش کو پکھاڑ دے گا اس میں سموتان سے کشتی نہیں ہوگی کیونکہ سموتان اپنے آپ کو بادشاہت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار کر چکا ہے تاہم ہمارے لوگوں کا یہ فیصلہ ہے کہ سموتان ہمارے مرکزی شہری میں رہے گا میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں گا کہ گل گامش کے ہاں سموتان کی حیثیت ہمارے ملک کے سپہ سالار اعلیٰ کی سی ہے اور گل گامش اس کی کسی بات یا اس کے کسی فیصلے کو نالتا نہیں ہے اس لیے کہ وہ اس سے طاقت اور قوت میں بھی زیادہ ہے اور پھر ہمارے ملک کے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ بھی ہے ویسے ہم لوگ جو اپنے چار دیوڑوں کو ماننے

جاننے والے تھے۔ گگامش نے اسے چونکہ اپنا بھائی بنا رکھا ہے لہذا سموتان، گگامش کے محل ہی میں قیام کرتا ہے جہاں تم گگامش سے ملو گے وہاں تم سموتان سے بھی مل سکو گے۔ اس لیے کہ گگامش اور سموتان عموماً دونوں لکھے رہتے ہیں۔ گگامش کی ماں بھی اتہا درجہ کی مہربان عورت ہے اور وہ بھی گگامش کی طرح دین ابراہیمی کی پیروکار ہے۔ گگامش کی ماں کا نام نن سون ہے۔

تموز کے خاموش ہونے پر اشلات کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے تموز کی طرف دیکھا۔

سردار تموز اگر تم اجازت دو تو میں رات کا باقی حصہ یہاں تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر گزار لوں اس لیے کہ میں اور میرا گھوڑا سردی کے مارے ہوئے ہیں۔ میرا گھوڑا آگ کے پاس کھڑا ہو کر سستالے گا میں بھی تم لوگوں کے پاس بیٹھ کر بہترین وقت گزار سکوں گا۔ صبح سورج طلوع ہونے کے بعد میں تمہارے مرکزی شہر ایک کارخ کروں گا۔

اجنبی تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ تم آرام سے یہاں بیٹھو پوری رات یہاں بسر کرو۔ اگلے روز جب سورج طلوع ہو گا تو صبح کا کھانا ہمارے ساتھ کھانے کے بعد پھر تم ایک شہر کارخ کرنا اشلات نے سردار تموز کا شکریہ ادا کیا پھر اسے کچھ یاد آیا۔ دوبارہ وہ تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

تموز اس وقت میرے ذہن میں دو سوال ایسے ہیں جن کے تم سے جواب چاہوں گا اگر تم برا نہ مانو تو وہ سوال میں تم سے ہوں۔

جواب میں سردار تموز کے بچہ پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ بول اٹھا۔

اجنبی تم میری ناراضی کا کوئی خیال نہ کرو۔ تم کیسا ہی ٹیڈھا یا ناپسندیدہ سوال کر دو میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔ کہو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو جواب میں اشلات پھر بول پڑا۔

سردار تموز میرا ہلکا سوال یہ ہے۔ جیسا کہ تم نے اپنی گفتگو کے درمیان بتایا کہ تمہارا بادشاہ گگامش بڑا طاقتور انسان ہے اور تم نے باتوں ہی باتوں میں تجھے یہ اشارہ

ملاحوں اور ریوڑ چرانے والوں کے ساتھ کیا پھر وہ وہاں سے دریائے فرات کے کنارے
کنارے گل گامش کے مرکزی شہر اریک کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

والے ہیں وہ اس فکر میں ضرور ہیں کہ گل گامش کو شکست دینے والا کوئی مل جائے جو
ہمارے بتوں کو ماننے والا ہو تو گل گامش کو ہٹا کر اس شخص کو بادشاہ بنایا جائے تاکہ
اس سلطنت میں ہمارے بتوں کا بول بالا ہو۔

تموز کے خاموش ہونے پر اشلات پھر بول پڑا۔

تموز تم نے میرے ایک سوال کا تسلی بخش جواب دے دیا ہے اب میرا دوسرا
سوال یہ ہے کہ کل جب میں یہاں سے کوچ کرنے کے بعد تمہارے مرکزی شہر اریک
میں داخل ہوتا ہوں تو میں کس طرح گل گامش، سموقان اور گل گامش کی ماں نن
سون سے ملاقات کر سکتا ہوں۔

سردار تموز تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے اشلات کی طرف دیکھتا رہا پھر اس
نے کہنا شروع کیا۔

سن اشلات! اریک شہر میں داخل ہونے کے بعد تو سیدھا گل گامش کے محل
کی طرف جانا۔ محل کے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی ہے۔ جو کوئی بھی کسی
بھی قسم کی شکایت گل گامش سے کرنا چاہتا ہے وہ اس نوبت پر ضرب لگاتا ہے۔ نوبت
پر ضرب لگانے کے لیے اس کے قریب ہی مضارب رکھے ہوئے ہیں۔ نوبت کی آواز سنتے
ہی گل گامش کے محافظ نوبت پر پہنچتے ہیں اور ضرب لگانے والے کو پکڑ کر محل کے اس
کمرے میں لے جاتے ہیں جو اس کام کے لیے مختص ہے۔ وہاں گل گامش اور اس کی ماں
نن سون اور سموقان سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔ میرے عزیز جو کچھ تم نے پوچھا میں نے
اس کا جواب دے دیا پر دیکھ سموقان سے گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہنا۔ ایک تو وہ
سنجیدہ ہے دوسرا اس کی عرت گل گامش کی طرح ہی کرنا اس لیے کہ گل گامش کی ماں
نن سون صرف گل گامش کو ہی نہیں سموقان کو بھی اپنا بیٹا ہی خیال کرتی ہے۔ وہ یہ
نہیں کہتی ہے کہ میرا ایک ہی بیٹا گل گامش ہے بلکہ وہ لوگوں سے یہی کہتی ہے کہ
میرے دو بیٹے ہیں۔ بڑا گل گامش اور چھوٹا سموقان ہے۔ اجنبی جو کچھ تم نے پوچھا میں
نے بتا دیا اب کچھ مزید پوچھنا چاہتا ہے تو کہہ۔

جواب میں اشلات نے سردار تموز کا شکریہ ادا کیا پھر اشلات صبح تک آگ کے
آلاؤ کے پاس بیٹھا رہا۔ اس کا گھوڑا اس کے قریب کھڑا رہا۔ صبح کا ناشتہ اشلات نے انہی

سرگوشی کی جسے سنتے ہی وہ بھاگتا ہوا چلا گیا تھا۔ پھر اس محافظ نے اشلات کو مخاطب کیا۔

عزیز اجنبی اگر تم کسی کے خلاف نالیش یا شکایت لے کر آئے ہو اور تم یہ شکایت صرف ہمارے بادشاہ گل گامش سے کہنا چاہتے ہو تو اس کا اہتمام کیا جاتا ہے تم میرے پاس آؤ۔

اس کے ساتھ ہی اس محافظ نے آواز دے کر کسی کو بلایا اس پر ایک دربان بھاگا بھاگا آیا۔ اس محافظ نے اسے اشلات کا گھوڑا لے جانے کو کہا اور آنے والا جو ان اشلات کے گھوڑے کے لے کر ایک طرف چلا گیا تھا۔ اشلات بیچارہ چپ چاپ اس محافظ کے ساتھ ہولیا تھا۔

اس محافظ نے اشلات کو قصر کے ایک کمرے میں لا بٹھایا۔ پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا میرے عزیز تم یہاں بیٹھو ہم گل گامش سے تمہاری ملاقات کا اہتمام کرتے ہیں اسکے ساتھ ہی محافظ باہر نکل گیا تھا۔ اس کمرے میں اشلات بڑی بے چینی سے گل گامش اور سموقان کا انتظار کرنے لگا تھا۔

اچانک بوڑھا اشلات اپنی جگہ پر اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ تین افراد اس کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ایک بوڑھی خاتون تھی اس کے پیچھے دو جوان تھے وہ دونوں خاتون آگے بڑھ

ہی جوان اپنی تجسیم، اپنی جسمانی ساخت میں دیوہیکل اور کوہ پیکر بنا کر ایک نشست پر بیٹھ گئی تھی۔ اس سے پیچھے آنے والے دو جوانوں نے باری باری اشلات سے پر جوش مصافحہ کیا اور اشلات کے سامنے ایک نشست پر بیٹھ گئے پھر ان میں سے ایک جو بڑی عمر کا تھا اس نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اجنبی میں نہیں جانتا تو کون ہے۔ تیرا نام کیا ہے کن سرزمینوں سے آیا ہے میں پہلے تم سے اپنا تعارف کہوں۔ میرا نام گل گامش ہے میں عراق کا بادشاہ ہوں۔ میرے ساتھ میرا بھائی سموقان بیٹھا ہوا ہے اور یہ جو خاتون بیٹھی ہوئی ہے یہ ہماری مان من سون ہے۔ اب تم کہو تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس کے خلاف شکایت رکھتے ہو۔ اشلات فوراً بول اٹھا۔

عزیز گل گامش میرا نام اشلات ہے۔ میرا تعلق بعلبک کی سلطنت سے ہے اس

تھوڑی ہی دیر بعد بوڑھا اشلات عراق کے حکمران گل گامش کے مرکزی شہر اریک میں داخل ہوا لوگوں سے پوچھتے ہوئے اس نے گل گامش کے قصر کا رخ کیا جب وہ قصر کے سامنے آیا تو اس نے دیکھا۔ قصر کے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی تھی اور نوبت پر ضرب لگانے کے لیے چند مضرب بھی اس کے قریب رکھے ہوئے تھے اپنے گھوڑے سے اتر کر اشلات نے ایک مضرب اٹھایا پھر اس نے نوبت پر ضرب لگانی شروع کر دی تھی۔ چند ضربیں لگانے کے بعد اشلات رک گیا اور رد عمل کا انتظار کرنے لگا۔ اسے کچھ زیادہ دیر تک انتظار نہ کرنا پڑا تھا۔ اس لیے کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے دو محافظ بھاگتے ہوئے قصر کے اندرونی حصے سے نکلے نوبت کے قریب آئے پھر ان میں سے ایک نے اشلات کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

اجنبی تم نے جو نوبت پر ضرب لگائی ہے تو کیا تم کسی کے خلاف کوئی نالیش لے کر آئے ہو۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر اشلات نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ نوبت کے جواب میں تم نے میرا احوال پوچھا تم مجھے اپنے بادشاہ گل گامش کے پاس لے کر چلو میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں گل گامش اور اس کے دست راست سموقان کی موجودگی میں کہوں گا۔

اشلات کے ان الفاظ کے جواب میں ایک محافظ نے دوسرے کے کان میں

بھائی سموقان سے بھی مشورہ کیا ہے اور جو فیصلہ ہم دونوں بھائیوں نے کیا ہے وہ یہ کہ جہاری اس نالش کے خلاف ہم خاموشی اختیار نہیں کریں گے بلکہ تمہاری مدد ہم دونوں بھائی ضرور کریں گے۔ سب سے پہلے جو معاملہ میرے اور سموقان کے درمیان طے پایا ہے وہ یہ کہ ہم دو تیز رفتار قاصد آج ہی شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے مرکزی شہر کیش کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔ میں شمالی لبنان کے حکمران اتانا کو یہ پیغام پہنچا رہا ہوں کہ اس نے جو بعلبک کے حکمران کی سلطنت پر حملہ کر کے اسے تہس نہس نہیں کر دیا ہے اور بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو زندان میں ڈال دیا ہے ہے اور اس کی خوبصورت بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے ایش اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساحرانو کے حوالے کیا ہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

محترم اشلات میں اس پر یہ بھی واضح کر دوں گا کہ ان علاقوں میں وہ لوگ اگر امن دیکھنا چاہتے ہیں تو بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو آزاد کر دیں اس کے علاقوں پر اس کی حکمرانی تسلیم کریں۔ ایلیم، ایش اور ایش کی منسوبہ اراتا پر ساحرانو نے سحر کر کے ان کی زندگیوں کو جو دو حصوں یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تبدیل کیا ہے تو ان پر یہ سحر بھی ختم کرتے ہوئے انہیں باعزت اور بحفاظت بعلبک پہنچایا جائے۔

میرے عزیز اپنے قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کرنے کے بعد میں اس کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اگر شمالی لبنان کا حکمران اتانا میری بات مان جاتا ہے بعلبک کا علاقہ خالی کر کے لوگل باندہ کو دیتا ہے۔ ایلیم، ایش اور اراتا کو بھی ساحرانو کی اسیری سے رہائی دلاتا ہے تو یوں جانو کہ معاملہ رفع دفع ہو گا ہمیں کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف کوئی تنگ و دو نہیں کرنی پڑے گی۔

سن عزیز اگر کیش کا فرمانروا اتانا ہماری بات ماننے سے انکار کر دیتا ہے تو پھر ہم نے کیا قدم اٹھانا ہے یہ میں اور میرا بھائی سموقان آپس میں صلاح مشورہ کے بعد عمل کریں گے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کیش کا فرمانروا بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو رہا کر دے گا۔ اور ہماری بات ماننے کے لیے تیار ہو جائے گا اگر اس نے ایسا نہ کیا تو یقین رکھو میں اور میرا بھائی سموقان اس کے خلاف حرکت میں ضرور آئیں گے اب تم مزید کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔

کے بعد اشلات نے پورے حالات گل گامش، سموقان، اور گل گامش کی ماں نن من سے کہہ دئے تھے۔

اشلات جب اپنے سارے حالات تفصیل سے کہہ چکا تب تھوڑی دیر تک کھر پھسر کرتے ہوئے گل گامش اور سموقان دونوں آپس میں صلاح و مشورہ کرتے رہے اس دوران اشلات بڑے غور سے ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا کچھ دیر تک محل کے اس کمرے میں خاموشی رہی اس کے بعد گل گامش نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز جو حالات تم نے بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کے بیان کئے ہیں انہیں سن کر مجھے اور میرے بھائی سموقان کو سخت دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کے ساتھ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے زیادتی کی ہے۔ سن اشلات اس وقت کئی اندھی قوتیں آپس میں ملاپ کر رہی ہیں۔ کیش کے فرماں روا اتانا کا ساتھ نہ صرف یہ کہ ملکہ ظلمات ارکالا اور دنیا کا مانا ہوا ساحرانو، اس کا سپہ سالار ثور فلک، اس کی بیٹی عشتار دے رہے ہیں بلکہ میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ جنوبی لبنان کا حکمران حمبا بھی اس میں ملوث ہو گا اس لئے کہ جنوبی لبنان کے حکمران حمبا با اور اتانا کے نہ صرف قریبی تعلقات اور روابط ہیں بلکہ ان میں ایک طرح سے دور کا رشتہ بھی ہے لہذا میرے بھائی اگر ہم شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے خلاف تمہاری شکایت کے بعد حرکت میں آتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا ہوگی کہ ہمیں چار بڑی قوتوں سے نکرنا ہو گا ایک شمالی لبنان کا حکمران اتانا دوسرا جنوبی لبنان کا حکمران حمبا با، تیسری ملکہ ظلمات ارکالا اور چوتھی سب سے بھیانک قوت ساحرانو کی ہے جو اپنی ذات میں اہتا درجہ کا مافوق الفطرت انسان ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گل گامش تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر سوچا اس کے بعد اس نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

بزرگ اشلات یہ منت سوچتا کہ ہم تمہاری نالش سننے کے بعد تمہاری مدد سے پہلو تہی کریں گے۔ نہیں تمہارے بتائے ہوئے حالات غور سے سننے کے بعد میں نے

محافظ کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اس محافظ اور اشلات کے جانے کے بعد قصر کے اس کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد گل گامش کی ماں نن سون بول پڑی اس نے گل گامش اور سموقان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گل گامش اور سموقان میرے بیٹو، میرے بیچا بلبلک سے آنے والے اشلات نام کے اس بوڑھے کے سامنے میں نے تم دونوں سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھی۔ تم نے اس سے نامکمل معلومات اور تفصیلات حاصل کی ہیں جس وقت وہ اپنے بادشاہ لوکل باندہ، اس کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے ایش اور ایش کی منسوبہ اراتا کے متعلق تفصیل بتا رہا تھا تو کم از کم تم دونوں میں سے کسی کو تو یہ سوال کرنا چاہیے تھا کہ ساحر انونے ان تینوں پر کس قسم کا سحر کر رکھا ہے۔ اگر اس نے ان تینوں کی زندگیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے اور یہ دو حصے انسانی اور حیوانی ہیں اور ان تینوں کی زندگیاں صبح وشام کی شفقت سے منسلک کر رکھی ہیں تو کم از کم تمہیں اشلات سے یہ تو پوچھنا چاہئے تھا کہ بلبلک کی شہزادی ایلیم، اس کا بھائی ایش اور اراتا آخر جب صبح کی شفقت چھوٹی ہے تو ساحر انو کے سحر سے وہ کس طرح کے جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ میرے بچو جب کسی کی شکایت کسی کی نالاش سنتے ہو تو پوری تفصیل اس سے جانا کرنا کہ تم اس کی بہتر انداز میں مدد کر سکو۔

اپنی ماں نن سون کی اس گفتگو کے جواب میں گل گامش نے سوالیہ انداز میں اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا۔ سموقان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے گل گامش کی بجائے نن سون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے مادر محترم! آپ کا کہنا اپنی جگہ بجا ہے واقعی ہم دونوں سے بھول ہوئی۔ ہمیں اس سے پوچھنا چاہئے تھا کہ جب صبح کی شفقت چھوٹی ہے تو ساحر انو کے سحر کی وجہ سے وہ تینوں کون سے جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بہر حال مادر محترم آپ فکر نہ کریں ابھی تو ایک مہمان کی حیثیت سے اشلات یہیں قیام کرے گا اس وقت تک جب تک ہمارے قاصد واپس نہیں لوٹ آتے اس دوران اس سے ہم آپ کے سوالات کا جواب بھی حاصل کریں گے اس کے علاوہ دوسری ضروری تفصیلات بھی حاصل کرنے

اشلات تھوڑی دیر تک بڑی مومینیت سے گل گامش کی طرف دیکھتا رہا پھر بول اٹھا۔

عزیز گل گامش آپ نے جو میری اہمیت کا جواب دیا ہے اور میری نالاش کے خلاف جو قدم آپ نے اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے لیے میں آپ کا اہتمام درجہ کا شکر گزار ہوں۔ اب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جو قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کریں گے۔ اتانا جانے کیا جواب دیتا ہے۔ آپ کے قاصد کیش سے آپ کے شہر اریک میں داخل ہوتے ہیں تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں واپس اپنے شہر بلبلک کی طرف چلا جاؤں اور وہاں جا کر اپنے بادشاہ لوکل باندہ سے ملوں اور اسے اس سلسلے میں ڈھارس دوں۔

جواب میں گل گامش نے ایک بار پھر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے سموقان سے مشورہ کیا پھر اس نے اشلات کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

اشلات میں اور سموقان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم واپس نہیں جاؤ گے اور ایک معزز مہمان کی طرح یہیں اریک شہر کے شاہی مہمان خانے میں قیام کرو گے اور تم اس وقت تک یہاں ٹھہرو گے جب تک میرے بھیجے ہوئے قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کے شہر سے میرے مرکزی شہر اریک میں نہیں آجاتے۔ اگر کیش کا حکمران ہماری بات مان گیا تو یہ تمہاری، تمہارے بادشاہ لوکل باندہ کی خوش قسمتی ہے۔ اگر اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو ہمارا اگلا قدم کیا ہو گا اس کا فیصلہ وقت آنے پر ہی ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی گل گامش نے اپنے ایک محافظ کو آواز دی۔ اس پکار پر ایک محافظ تقریباً بھاگتا بھاگتا اندر آیا اس کو مخاطب کرتے ہوئے گل گامش کہنے لگا۔

میرے عزیز بلبلک سے آنے والے اس اشلات نام کے بوڑھے کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اس کا قیام ہمارے شاہی مہمان خانے میں ہو گا اس کی حیثیت ایک معزز مہمان کی سی ہوگی اس کی نالاش کے جواب میں میں اپنے دو قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کر رہا ہوں۔ جب تک وہ قاصد واپس نہیں آتے یہ یہیں رہے گا۔ اب تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔

گل گامش کا یہ حکم سن کر اشلات اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چپ چاپ اٹا

سورج آرزوں کے آئینوں کو زنگ خوردہ کرتا، کریم شاموں اور ندیم صبحوں کو ایک نہ ختم ہونے والی کشمکش میں مبتلا کرتا ہوا مغرب کی انجانی منزلوں کے گننام بھنور کی طرف جھک گیا تھا۔ چرواہے اپنے اپنے ریوڑوں کو لے کر اونچے اور نشیبی رستوں پر تاملاتی پیاس اور بھوک کی طرح اپنی اپنی بستیوں کی طرف کوچ کرنے لگے تھے۔ کبوتر افسردہ مزاروں کا رخ کر رہے تھے دن بھر خاک چھانتے طیور اپنی پناہ گاہوں، اپنی فصیلیوں اپنے اپنے حصاروں کی طرف پرواز کرنے لگے تھے۔ سورج کے گمشدہ پانیوں کے اس پار غروب ہوتے ہی راستے اور بدلیاں، خاک اور تتلیاں دور تک پھیلے بے کراں اندھیروں میں اونگھ گئے تھے۔ ہر شے اپنے ہونے نہ ہونے کی سرحد پر کھڑی ہو گئی تھی۔

سردار تموز اپنی بستی کے باہر چند لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ کہ کچھ چرواہے بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر سردار تموز جن لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا ان سے توجہ ہٹاتے ہوئے ان چرواہوں کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ آنے والے بدحواس اور فکر مند سے لگتے تھے۔ تموز کے پاس آکر وہ سارے چرواہے رک گئے تھے۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ان میں سے ایک نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے کئی مہینوں سے اکثر و بیشتر چرواہے آپ

کی کوشش کریں گے پھر سموقان نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ گل گامش میرے عزیز بھائی اب میرے خیال میں اٹھیں اور جن دو قاصدوں کو ہم نے شمالی لبنان کے حکمران اتانا کی طرف بھیجا ہے ان کا انتظام کریں۔ گل گامش نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا۔ پھر گل گامش، اس کی مان نن سون اور سموقان تینوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے دو بہترین اور بے باک قاصد اپنے مرکزی شہر ایک سے شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے شہر کیش کی طرف روانہ کر دئے تھے۔

کرنے کا یہ بہترین موقع ہے میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے لیے آخری موقع ہے کہ ان کدو سے طاقتور کوئی شخص ملے گا ہی نہیں اور اگر ہم نے ان کدو سے فائدہ نہ اٹھایا تو یاد رکھئے گا آپ لوگ گل گامش کے خلاف باتیں کرنا ترک کر دیں اس کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں یا تو اس کے دین کو قبول کر لیں یا پھر ان باتوں کو پسند کریں جو گل گامش اور اس کے ماننے والے ہمارے بتوں کے خلاف کرتے ہیں ویسے سردار تموز سچی بات تو یہ کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کدو ہمارے لئے دیوتاؤں کا تحفہ ثابت ہو گا اس کے ذریعے ہم گل گامش سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

جو اب میں سردار تموز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر سارے چرواہوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تم جانتے ہو گل گامش دل کا برا نہیں ہے اس میں اور اس کے ماننے والوں میں سب سے بڑی برائی یہی ہے کہ وہ ہمیں صرف اپنے ایک خدا، ایک اللہ کی طرف پکارتے ہیں اور ہمارے دیوتاؤں کے خلاف بولتے ہیں اس کے علاوہ نہ گل گامش میں کوئی عیب ہے نہ اس کے ماننے والوں میں کوئی نقص ہے وہ ہمارے لئے مہربان ہیں وہ ہمارے لئے ہم درد ہیں وہ ہمارے بھائی بند ہیں ہماری قوم کا ایک حصہ ہے۔ میرے عزیزو اگر ہم نے ان کدو کو بلایا اسے اپنے ساتھ مانوس کر لیا اس کے بعد اگر اس نے گل گامش کو پکھاڑ دیا تو ہمارے پاس کیا ضمانت ہے کہ یہ ان کدو گل گامش سے زیادہ ہمارے لئے مہربان ہو گا یا اس سے بھی کہیں زیادہ ظالم اور ستم گر ثابت ہو گا جو شخص جانوروں میں زندگی بسر کرتا رہا ہو میرے خیال میں جس شخص نے اپنی زندگی کا سارا حصہ ہی جانوروں کے ساتھ بسر کیا ہو تو وہ ہمیں کہیں جانوروں کی طرح ہی ہانکنا نہ شروع کر دے دیکھو آخری فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لو۔

سردار تموز جب خاموش ہوا تو لوگوں میں سے ایک شخص بول پڑا جو چرواہوں کی آمد سے پہلے سردار تموز سے گفتگو کر رہے تھے۔

سردار تموز اس سلسلے میں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہمیں ان کدو کو یہاں اپنی بستی میں لانا چاہیے۔ اگر وہ گل گامش کو طاقت اور قوت میں زیر کر لیتا ہے اور ہمارا بادشاہ بن جاتا ہے۔ ہمارا بادشاہ بننے کے بعد اگر وہ انصاف سے کام لیتا

کو یہ اطلاع دیتے رہے ہیں کہ جن جنگلوں میں ہم اپنے ریوڑ پراتے ہیں ان جنگلوں میں ایک جنگلی انسان رہتا ہے جو کہ جنگلی جانوروں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا، کھاتا پیتا اور جانوروں کی ہی طرح بڑی تیزی سے بھاگتا دوڑتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ چرواہا تھوڑی دیر کے لئے رکا، دم لیا اس کے بو اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

سردار تموز آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ چرواہوں کی ان باتوں پر نہ ہماری بستی کے لوگ اعتبار کرتے تھے نہ آپ ہماری بات مانتے تھے آج ہم سب چرواہوں نے اسے دیکھا ہے اسے جب ہم نے پیار سے اپنے پاس بلایا تو وہ ہمارے پاس آیا وہ ہماری زبان بہترین طور پر جانتا ہے لگتا ہے اس کے ماں باپ کہیں جنگل میں رہتے تھے وہ مر گئے جس کے بعد اس نے جنگلی جانوروں میں ہی زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہم نے اس کا نام بھی پوچھا اس نے ہمیں اپنا نام "ان کدو" بتایا۔ سردار ہم نے اسے اپنی بستی کی طرف آنے کی پیشکش کی لیکن اس نے ہماری اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اگر میری باتوں پر آپ کو اعتبار نہ ہو تو یہ جو میرے ساتھی ہیں ان سے آپ پوچھ لیں ان سب نے ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو دیکھا ہے وہ جانوروں کی طرح اہتہنی تو انا، اہتہ تار جہ کا طاقتور ہے اور مختصر سے لباس میں جنگلی جانوروں کے اندر رہتا ہے۔

سردار اگر آپ کو میری اور میرے ساتھیوں کی باتوں پر بھی اعتبار نہ ہو تو پھر گل گامش کے ساتھ جنگل کی طرف چلیں آپ اپنی آنکھوں سے ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو دیکھیں پھر آپ کو اعتبار آجائے گا۔ ہم آپ سے یہ بھی کہنے حاضر ہوئے تھے کہ وہ شخص جنگلی جانوروں کی طرح ہی طاقتور اور توانا ہے اگر ہم اسے کسی طرح رام کر کے اپنے سے مانوس کر لیں اور پھر ہم اس کا مقابلہ گل گامش سے کروائیں تو مجھے امید ہے کہ یہ ان کدو گل گامش کو طاقت اور قوت کے مقابلے میں زیر کرے گا۔ ان کدو کو ہم اپنے مذہب پر لگائیں گے اور مجھے امید ہے کہ اگر ان کدو نے گل گامش کو زیر کر لیا تو گل گامش اور اس کے حواریوں سے ہماری جان چھوٹ جائے گی اس کے بعد ہمارے دیوتاؤں کو کوئی برا بھلا کہنے والا نہ ہو گا۔ سردار تموز میں سمجھتا ہوں گل گامش اس کے حواریوں، اس کے ساتھیوں اور اس کے عقیدت مندوں سے چھٹکارا حاصل

ہمارے ساتھ بھیجے اس دیو داسی کو ہم جنگل میں لے جائیں گے ان کدو کو اپنے پاس بلائیں گے اور دیو داسی کو کہیں گے کہ وہ ان کدو کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے میرے خیال میں ان کدو ضرور جنس مخالف کی کشش اس کے حسن اس کی جسمانی ساخت سے متاثر ہوگا۔ میرے خیال میں جب دیو داسی اس سے پیار محبت اور چاہت کا اظہار کرے گی تو ان کدو ضرور اس کے ساتھ ہماری بستی میں آنا پسند کرے گا۔ دیکھ سردار تموز جنس مخالف کی کشش اپنے اندر بڑا زور بڑی قوت رکھتی ہے۔

اس چرواہے کی اس تجویز پر سردار تموز ہی نہیں اس کے ساتھ جو لوگ کھڑے تھے سب کے چہروں پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی پھر تو صغینی انداز میں سردار تموز نے اس چرواہے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو تم لوگوں نے بہترین تجویز پیش کی ہے۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر کوئی تجویز اچھی ہو ہی نہیں سکتی۔ کل دن کے وقت جب تم اپنے ریوڑ چرانے جاؤ تو اس دیو داسی کو اپنے ساتھ لے جاؤ جب ان کدو کو دیکھو تو اس دیو داسی کو ان کدو کے سامنے کرو۔ میرے خیال میں جب حسین و خوبصورت دیو داسی اسکے ساتھ محو گفتگو ہوگی تو ضرور اسے اپنے حسن اپنی جسمانی ساخت سے لہانے میں کامیاب ہو جائے گی اور اگر وہ ان کدو کو بستی میں لے آئی تو پھر میرا دل کہتا ہے کہ ہمارے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اب تم میں سے ایک جائے میرا گھوڑا لے کر آئے میں ابھی اور اسی وقت دیوتا ان لیل کے مندر کی طرف جاتا ہوں اور اس سلسلے میں مندر کے بڑے بھاری سے بات کرتا ہوں میرے خیال میں وہ مندر کی سب سے حسین دیو داسی کو میرے ساتھ روانہ کر دے گا تاکہ وہ جنگلی انسان ان کدو کو لہانے میں کامیاب ہو سکے۔

سردار تموز کے اس فیصلے پر سارے چرواہے اور دوسرے لوگ خوش ہو گئے تھے۔ ایک چرواہا بھاگا بھاگا گیا تھوڑی دیر بعد وہ سردار تموز کا گھوڑا لے آیا سردار تموز اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور سارے لوگوں کو اس نے الوداع کہا پھر اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑھ لگائی اور اپنے گھوڑے کو دریائے فرات کے کنارے کنارے اپنے مرکزی شہر ایک کی طرف سرپٹ دوڑا رہا تھا۔

ہے ہمارے بتوں کا ہمارے دیوتاؤں کا پیر و کار بن کے رہتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ گل گامش سے ہماری جان چھوٹ گئی اور اگر وہ ظالم ثابت ہوتا ہے انسانوں کو جانوروں کی طرح ہانکتا ہے تو پھر گل گامش تو کہیں نہیں گیا ہم گل گامش سے ساز باز کریں گے اور ان کدو کو قتل کروادیں گے اس لیے کہ ان کدو کے پیچھے کوئی نہیں ہوگا ایسا ہم گل گامش کے ساتھ اس لیے نہیں کر سکتے کہ اگر ہم گل گامش کو قتل کریں تو اس کے حواری اس کے عقیدہ مند اس کے ماننے والے بے شمار ہیں وہ ہمارے خلاف برسرِ پیکار ہو جائیں گے اور نہ صرف ہمیں کائیں گے بلکہ ہمارے دیوتاؤں کو بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیں گے۔ لہذا میں خیال کرتا ہوں کہ ان کدو کو ضرور اپنی بستی میں لانا چاہیے وہ یہ صورت میں ہمارے لیے فائدہ مند ہوگا گل گامش کو پکھاڑ گیا تو بہتری، نہ پکھاڑ سکا تب بھی وہ ہمارے لئے مضر ثابت تو نہیں ہوگا میرے خیال میں اب اسے اپنی بستی میں لانے کے لئے کچھ جتن کرنا چاہئے کہنے والا جب خاموش تو پھر وہی چرواہا بول پڑا جو دوسرے چرواہوں کی راہنمائی کرتے ہوئے وہاں تک آیا تھا جس نے پہلے سردار تموز کو مخاطب کیا تھا۔

سردار تموز ان کدو کو رام کرنے اور اسے اپنی بستی میں لانے کے لئے بھی میں اور میرے ساتھیوں نے ایک تجویز سوچ رکھی ہے میرے خیال میں ہماری یہ تجویز آپ لوگوں کو پسند آئے گی اس چرواہے کے ان الفاظ سے سردار تموز کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں اور پھر بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سردار تموز نے اس سے پوچھا۔

میرے عزیزو تم لوگوں نے کیا تجویز سوچی ہے جس کی وجہ سے ہم ان کدو کو اپنی بستی کی طرف لا سکتے ہیں۔

چرواہا پھر بول پڑا۔

سردار تموز آپ جانتے ہیں کہ ہمارے مرکزی شہر ایک میں جو ان لیل دیوتا کا مندر ہے اس میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت دیو داسی ہے اگر آپ اس سلسلے میں دیوتا ان لیل کے بڑے بھاری سے رابطہ کریں اور اسے اس بات پر آمادہ کریں کہ ان لیل کے مندر میں جو سب سے حسین اور خوبصورت دیو داسی ہے وہ

کہو کیا کام ہے اور اس سلسلے میں، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔
انوس کے خاموش ہونے پر سردار تموز نے کہنا شروع کیا۔

تم جانتے ہو میں نے آج تک ہر وہ کام کیا جس میں دیوتاؤں کی خوشنودی تھی میں نے اپنے بادشاہ گل گامش کی اسی بناء پر مخالفت کی کہ وہ ہمارے دیوتاؤں کا مخالف ہے اور سارے دیوتاؤں کی مخالفت کرتے ہوئے وہ ایک ایسی ہستی اور ذات کی بندگی اور عبادت کرتا ہے جسے وہ اللہ کہہ کر پکارتا ہے کبھی کبھی وہ اسے الہ بھی کہتا ہے اب چونکہ گل گامش ہمارے بتوں کے خلاف ہے ہم بتوں کے عقیدت مندوں کو چاہئے کہ گل گامش سے چھٹکارا حاصل کریں اور اس سے چھٹکارا اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہمیں کوئی ایسا جوان ملے جو گل گامش کو طاقت اور قوت میں پچھاڑ کر رکھ دے آج تک ہمیں کوئی ایسا جوان ملا ہی نہیں جو گل گامش کو پچھاڑے پر اب میں نے ایک ایسے شخص کو تلاش کیا ہے جو یقیناً اپنی طاقت اور قوت میں گل گامش سے زیادہ ہو گا اور مجھے امید ہے کہ اگر گل گامش کا مقابلہ اس سے کروایا جائے تو وہ لحوں کے اندر گل گامش کو زیر کر سکتا ہے پر ابھی تک وہ شخص یا یوں کہو کہ ابھی تک وہ جوان جس کی میں نشاندہی کر رہا ہوں وہ میرے قابو میں نہیں ہے۔ اگر اس سلسلے میں تم میرے ساتھ تعاون کرو تو اس پر قابو پا کر اسے گل گامش کے مقابل لایا جا سکتا ہے۔

سردار تموز کی اس گفتگو کے جواب میں دیوتا ان لیل کا بڑا بچاری انوس بڑے عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر کسی قدر خوش کن انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

سردار تموز جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی بساط سے بھی بڑھ کر اس سلسلے میں تمہاری مدد کروں گا۔ پہلے تم اس سلسلے میں تمام تفصیل بتاؤ۔

سردار تموز نے پھر کہنا شروع کیا۔

تم جانتے ہو کہ میری بستی اور قبیلے والے دو ہی کام کرتے ہیں یا تو ماہی گیری یا پھر چرواہوں کا کام کرتے ہیں۔ جو ماہی گیر ہیں وہ مچھلیاں پکڑتے ہیں اس سے اپنا بھی پیٹ پلٹتے ہیں اور فالتو مچھلیاں شہر میں جا کر بیچتے ہیں اس طرح انہیں معقول

شہر میں داخل ہونے کے بعد سردار تموز نے اپنے سب سے بڑے دیوتا ان لیل کے مندر کا رخ کیا مندر کی عمارت بہت بڑی تھی جس کے سامنے ایک کافی کھا میدان بھی تھا جس میں داخل ہونے کے بعد ایک درخت کے ساتھ اس نے اپنے گھوڑے کو باندھ دیا پھر قریب ہی سے گزرنے والے ایک بچاری کو اس نے اپنے قریب بلایا وہ بچاری بڑی تیزی سے اس کے قریب آیا سردار تموز نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز! میں دریائے فرات کی ایک نواحی بستی سے آیا ہوں اس بستی کا میں سردار ہوں میرا نام تموز ہے میں ان لیل مندر کے بڑے بچاری "انوس" سے ملنا چاہتا ہوں تم ایسا کرو اسے میرے آنے کی اطلاع دو وہ میرا اچھا جاننے والا ہے اس سے پہلے بھی میں اس سے کئی ملاقاتیں کر چکا ہوں تم میرے آنے کی اسے اطلاع کر دو مجھے امید ہے کہ میرا نام سنتے ہی وہ مجھے بلا لے گا۔

سردار تموز کی اس گفتگو کے جواب میں وہ بچاری ایک طرف چل دیا تموز اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔ ایک کمرے کے قریب جا کر تموز باہر رک گیا تھا جبکہ بچاری اس کمرے کے اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ بچاری اس کمرے سے باہر آیا اور سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کسی قدر مسکرا کر کہنے لگا، بڑا بچاری انوس اندر ہے اس نے تمہیں اندر بلایا ہے اس کے ساتھ ہی وہ بچاری پھر ایک طرف نکل گیا تھا سردار تموز اس جواب پر خوش ہو گیا تھا پھر وہ اس کمرے میں داخل ہوا اس وقت دیوتا ان لیل کا بڑا بچاری انوس اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا جس وقت سردار تموز اس کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر تموز کا استقبال کیا پھر آگے بڑھ کر اس نے بڑے پر جوش انداز میں تموز سے مصافحہ کیا اور اپنے قریب ہی ایک خالی نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تموز جب اس خالی نشست پر بیٹھ گیا تب اس کی طرف فکر مندی سے دیکھتے ہوئے انوس نے پوچھ لیا۔

تموز میرے عزیز میرے دوست تم نے اس وقت آنے کی کیوں زحمت کی تمہارا اس وقت آنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کسی اہم کام کے سلسلے میں آئے ہو

میرے جن چرواہوں نے ان کدو نام کے اس انسان کو دیکھا ہے انہوں نے اسے پیش کش کی وہ ان کے ساتھ ان کی بستی کی طرف جائے لیکن ان کدو نے جنگل سے بستی کی طرف آنے سے انکار کر دیا اب اسے جنگل سے بستی کی طرف لانے کے لئے میرے پاس ایک تجویز ہے اور اس تجویز کی تکمیل صرف تم کر سکتے ہو۔

سن انوس! عورت کا حسن و جمال اور اس کی جسمانی ساخت، اس کی جنسی کشش مرد کو کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے میرے نظریے کے مطابق ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں صرف ایک ہی حربہ استعمال کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ کل جب میرے چرواہے جنگل میں اپنے جانور چرانے کے لئے جائیں تو ان کے ساتھ ایک اہتائی حسین اور خوبصورت لڑکی کر دی جائے جب وہ جنگلی انسان جس کا نام ان کدو ہے انہیں دکھائی دے تو اسے اپنے پاس بلائیں اور اس لڑکی سے اس کا تعارف کروائیں۔ وہ لڑکی اس سے گفتگو کرے۔ میرے خیال میں اس لڑکی کی جنسی کشش ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف آنے پر مجبور کر دے گی مجھے امید ہے کہ ہم اس سلسلے میں کسی خوبصورت لڑکی کا انتخاب کریں تو وہ لڑکی ضرور ان کدو کو جنگل سے آبادی کی طرف لانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

میں تمہارے مندر میں اس لئے آیا ہوں کہ جو تمہارے مندر میں سب سے حسین اور خوبصورت دیوداسی ہے اس کا چتاؤ کرو، اسے میرے ساتھ کر دو۔ میرے ہاں اس کی حیثیت ایک بیٹی کی سی ہوگی میں اسے اپنی بیٹی کی حیثیت سے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ کل صبح ہی اسے اپنے چرواہوں کے ساتھ روانہ کر دوں گا وہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو اپنی طرف مائل کرے گی اور اسے اپنے ساتھ بستی کی طرف لانے کی کوشش کرے گی۔ مجھے امید ہے کہ دیوداسی ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اگر وہ ایسا کر گئی تو یاد رکھنا ان سرزمینوں میں ہمارے ہی دیوی، دیوتاؤں کا بول بالا ہوگا۔ اب تم بتاؤ اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔

سردار تموز کی اس ساری گفتگو سے بڑا بچاری انوس تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں مسکراتا رہا ایسا لگتا تھا کہ تموز کی گفتگو نے اسے مطمئن اور خوش کر کے رکھ دیا ہو پھر اس کمرے میں بڑے بچاری انوس کی آواز سنائی دی تھی۔

رقم مل جاتی ہے۔ جو چرواہے ہیں وہ اپنے بڑے بڑے ریوڑ چراتے ہیں اس سے انہیں خاصی آمدنی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ دریائے فرات کے کنارے کنارے ہماری بستی کے آس پاس ان گنت چرواہے ہیں۔ میرے عزیز گذشتہ کئی دنوں سے میرے چرواہے اس بات کی نشاندہی کرتے رہے ہیں کہ جنگل میں انہوں نے کئی بار جنگلی جانوروں کے ساتھ ایک نوجوان کو بھاگتے دوڑتے دیکھا ہے وہ جنگلی جانوروں جیسا طاقتور ہے اور انہی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا کھاتا پیتا ہے لیکن میں ان کی ان باتوں پر اعتبار نہیں کرتا رہا۔ پر آج ایسا ہوا کہ سارے چرواہے میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ انہوں نے آج اس جنگلی شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انہوں نے جب اس جنگلی شخص کو اپنے پاس بلایا تو وہ جنگلی جانوروں سے نکل کر ان کے پاس آیا ان کے ساتھ گفتگو کرتا رہا ان کا کہنا ہے کہ وہ ہماری زبان بولتا ہے شاید اس کے ماں باپ جنگل میں زندگی بسر کرتے رہے ہوں وہ وہیں پلا بڑھا ہو اس کے ماں باپ مر گئے ہوں اور اس نے اپنی زندگی کا وہ حصہ جنگل میں ہی گزارا۔ میرے چرواہوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ نوجوان جو جنگلی جانوروں کے درمیان رہتا ہے جانوروں جیسا ہی طاقتور اور پر قوت ہے انہوں نے مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا کہ جنگل میں رہنے والے اس نوجوان نے جو میرے چرواہوں کے بقول طاقت میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اپنا نام انہیں ان کدو بتایا ہے۔

میں اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ میری یہ خواہش میری یہ آرزو ہے کہ ان کدو کو اپنے ساتھ ملایا جائے میں چاہتا ہوں کہ میں اسے اپنی بستی میں لاؤں اس کے بعد اس کا مقابلہ گل گامش سے کرواؤں۔ مجھے امید ہے کہ وہ جنگلی انسان گل گامش کو زیر کر لے گا جب وہ گل گامش کو زیر کر لے گا تو ہم اسے اپنا بادشاہ بنا لیں گے چونکہ ہم نے اس پر احسان کیا ہو گا جنگل سے بستی کی طرف لائے ہوں گے وہ ہمارا ممنون رہے گا اور جیسا ہم کہیں گے ویسا ہی کرے گا اگر ہم اسے بادشاہ بنانے میں کامیاب ہو گئے تو انوس یاد رکھنا ان علاقوں میں اس ان کدو کی وجہ سے ہمارے دیوی، دیوتاؤں کا بول بالا ہوگا۔ پر اسے اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس جنگلی انسان ان کدو کو اپنی بستی میں لانے کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

اور اسے رام کرنے کی کوشش کرے گی۔ زوستا نام کی اس دیودسی کے لئے میں منہ انعام بھی رکھا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اگر یہ ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئی تو ان کدو جس وقت گل گامش کو لپٹنے سے زبرد اور مفتوح کرنے کے بعد ہماری سرزمینوں کا بادشاہ بنے گا تو اس دیوداسی کی حیثیت ہمارے ہاں ملکہ کی سی ہوگی۔ سردار تموز کیا میں نے اس لڑکی کے ساتھ ٹھیک عہد کیا ہے۔

انوس کی اس گفتگو سے سردار تموز خوش ہو گیا تھا پھر وہ کہنے لگا۔
میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جو دیوداسی میرے ساتھ جائے گی اس کی حیثیت میرے ہاں تو میری بیٹی کی سی ہوگی۔ پر جس وقت وہ ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئی تو یقیناً اسے ان کدو سے بیاہ دیا جائے گا۔ ان کدو جب گل گامش کو زیر کرتا ہے تو نتیجتاً ہی دیوداسی ہماری ملکہ ہوگی پھر سردار تموز نے تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد زوستا نام کی اس دیوداسی کو براہ راست مخاطب کیا۔

میری بیٹی! سب سے پہلے تو میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو اس کام لے لئے تیار ہوئی اب تو میرے ساتھ چل یہ رات تو ہمارے ساتھ ہماری بستی میں گزارے گی صبح سویرے تو میرے چرواہوں کے ساتھ جائے گی اور اس کام کی ابتدا کرے گی جس کے لئے تمہیں وہاں تک لے جانے کی زحمت دی جا رہی ہے زوستا سردار تموز کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی بڑبجاری انوس بول پڑا۔

سردار تموز میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ زوستا جہاں اس مندر کی حسین ترین دیوداسی ہے وہاں یہ سب سے بڑھ کر سب سے عمدہ رقاہہ ہے جب یہ رقص کرتی ہے تو دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں میرے عزیز مجھے امید ہے کہ انہی اوصاف کی بنا پر یہ زوستا ان کدو پر ہر صورت میں غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ یہ ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہے میں صرف تمہیں اسے دکھانے کے لیے لایا ہوں اب یہ جاتی ہے اپنا ضروری سامان اور لپٹنے فالتو لباس لے کر آتی ہے اس کے بعد یہ تمہارے ساتھ ہو لے گی پھر بڑے بجاری انوس کا اشارہ پا کر زوستا وہاں سے چلی گئی تھی۔

سردار تموز تم بڑے کام کے آدمی ہو اس سلسلے میں، میں پوری طرح تمہاری مدد کروں گا میں سمجھتا ہوں اگر ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو گل گامش کے مقابل لانے میں کامیاب ہو جاؤ تو یہ تمہارا اپنے دیوی دیوتاؤں پر بہت بڑا احسان ہو گا اور اگر تم گل گامش کو ہٹا کر ان کدو کو اپنا حکمران بنانے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا ہماری آنے والی نسلیں ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں تمہیں اپنا محسن اپنا مربی خیال کرتی رہیں گی۔

سردار تموز جہاں تک میری طرف سے رد عمل کا تعلق ہے تو میں اپنے مندر کی جو سب سے حسین دیوداسی ہے وہ تمہارے ساتھ کرتا ہوں اسے سارا معاملہ سمجھا بھی دیتا ہوں میرے خیال میں وہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو بھانے، اپنی طرف مائل کرنے اور تمہاری بستی میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے گی تم تھوڑی دیر بیٹھو میں ابھی آتا ہوں اس دیوداسی کو لپٹنے کے ساتھ لے کر آتا ہوں جو ہمارے لے یہ کام سرانجام دے گی۔ پھر انوس اٹھ کر اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ان لیل دیوتا کا بڑبجاری انوس لوٹا، اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ ہاتھ کے اشارے سے اس لڑکی کو اس نے نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس موقع پر سردار تموز نے بڑے غور سے اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا۔ اسے دیکھتے ہی سردار تموز خوش ہو گیا تھا۔ اس لیے کہ وہ لڑکی دوریوں میں بکھرتی صبح کی لالہ تاب لو اور آج دھج کے کھلتے غنچہ جمال جیسی خوبصورت تھی۔ وہ لڑکی ست رنگے موسموں میں تتلیوں کے شوخ رنگوں جیسی پرکشش اور دشت بے کنار کی چاندنی رات میں کہکشاں بن کر چمکتے جگنوؤں کی سی اپنے اندر کشش اور جذب رکھتی تھی سردار تموز ابھی اس لڑکی کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اس کے کانوں میں بڑے بجاری انوس کی آواز نکل آئی۔

سردار تموز یہ جو لڑکی تمہارے سامنے بیٹھی ہے اس کا نام "زوستا" ہے اور یہ اس مندر کی سب سے حسین دیوداسی ہے میں نے سارا معاملہ اسے سمجھا دیا ہے یہ تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہے دیوتاؤں کی خوشنودی کے لئے یہ ان کدو کی رضا مندی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر سکتی ہے اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ ہر صورت میں ان کدو کو بھانے

اس نے دیوداسی میں دل چسپی لینا شروع کی۔ دیوداسی کا اصل مقصد اور مدعا بھی یہی تھا کہ ان کدو کو آبادی میں لایا جائے لہذا ان کدو جب چرواہوں کے پاس آیا تو بڑی بے باکی بڑی جرات مندی کا مظاہر کرتے ہوئے زوستا آگے بڑھی۔ نہایت نرمی سے اس نے ان کدو کا ہاتھ لپٹنے ہاتھ میں لیا پھر بڑی شیریں آواز اور حلاوت بھرے لہجے میں اس نے، اس جنگلی انسان ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ان کدو دیوتاؤں نے انسان کی تخلیق اس لئے نہیں کی کہ وہ وحشی صبا کے طرح بے سہارا اڑتا پھرے اجنبی رویوں، انجان بام و در میں کھویا رہے دیوتاؤں نے تخلیق کائنات میں محبت جلوہ گر رکھی تھی اور پھر انسان دیوتاؤں کی قدرتوں کا شاہکار ہے اور اسے کھلکھلاتے قہقہوں۔ خوشی کے گیتوں، سرسبز جنگلوں کے جلو اور پہاڑی بھرنوں کی گنگنائی موجوں کی سی خوش کن زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ طوفانوں کی طرح وحشی بنتا پھرے۔ سراہوں کے بھنور میں کالی ردا میں اوڑھے ہواؤں میں بھٹکتا پھرے انسان تو اس عالم اسباب میں پھیلی سرحدات جمال کی بزم کا اک جام بقاء ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد دیوداسی زوستا کی۔ اس کے بعد اس نے بڑے پیار سے ان کدو کا ہاتھ دباتے ہوئے محبت بھرے انداز میں دوبارہ کہنا شروع کیا۔

ان کدو جس طرح تم جنگل میں زندگی بسر کر رہے ہو اگر اسی طرح تم جنگل میں سرگرداں رہے تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں تمہارے ارادے زنگ آلود دوسوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تمہارے ولولے راستوں کی خاک میں تمہارے گیت نوحوں میں بدل جائیں گے تمہاری خوش گمانیاں وقت کی گرد سے جدا ہو جائیں گی۔ تمہاری زندہ یادیں درد کی ساعتوں کی تہ تلے کسی روزن میں ٹھونس دی جائیں گی۔ پھر اس روز یاد رکھنا تمہاری حالت بدلنے موسم کی دور دراز مٹی میں صدیوں پرانے غبار کی ہو کر رہ جائیں گی یہ ہتھائیاں تمہاری راتوں کو بجر، تمہاری صبحوں کو زخم زخم کر دیں گی جس روز ایسا ہوا ان کدو یاد رکھنا سورج بھی تمہارے لئے شاموں کی غمزدہ دھول بن کے رہ جائے گا۔

ان کدو تو جنگل کی رات ہے میں آبادی کی صبح، تو ایک عجوبہ ہے میں ایک

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی اس نے اپنے ہاتھ میں ایک گٹھری اٹھا رکھی تھی جس میں شاید اس کے فالٹو کپڑے اور ضروری سامان تھا پھر اس نے سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز میں کوچ کرنے کے لئے تیار ہوں اس پر سردار تموز اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ بڑا پجاری بھی کھڑا ہو گیا دونوں اس کمرے سے باہر آئے سردار تموز نے دیکھا جہاں اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا وہاں اب ایک اور گھوڑا بھی تھا جو شاید اس دیوداسی کے لئے تیار کیا گیا تھا پھر بڑا پجاری ان دونوں کو لے کر گھوڑوں کے پاس آیا سردار تموز اپنے گھوڑے پر سوار ہوا بڑے پجاری انوس کے اشارہ کرنے پر دیوداسی بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی۔ پھر سردار تموز زوستا نام کی اس دیوداسی کو لے کر مندر سے نکلا۔ آگے دریائے فرات کا کنارہ تھا پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

○○○

زوستا نام کی اس دیوداسی نے دریائے فرات کے کنارے سردار تموز کی بستی مس رات بسر کی۔ بستی والوں نے دیوداسی کی بہترین مہمان نوازی کی۔ اس کے آنے کی خوشی میں لوگوں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو ان کی بستی میں لانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گی۔

اگلے روز سردار تموز کی بستی کے چرواہے زوستا کو لے کر جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ دیوداسی نے اس وقت ایسا باریک اور جالی دار لباس پہنا ہوا تھا جس میں سے اس کا گلابی جسم جھلکیا دیتا تھا۔ یہ سب کچھ اس نے جنگلی انسان ان کدو کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کیا تھا۔

بہر حال سردار تموز کے چرواہے جنگل میں گئے۔ دوپہر تک انہیں انتظار کرنا پڑا۔ دوپہر کے قریب انہیں ان کدو نام کا وہ جنگلی انسان نظر آیا اسے دیکھتے ہی آوازیں دیتے ہوئے چرواہوں نے اسے اپنے پاس بلایا چرواہوں کی آواز پر وہ ان کے قریب آیا جب اس نے وہاں انتہائی خوبصورت اور نیم عیاں لباس میں دیوداسی کو دیکھا۔ تب

وہ چرواہا جب خاموش ہوا تب تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد ان کدو محبت پھرے انداز میں زوستا کی طرف دیکھتا رہا جس نے ان کدو کا ہاتھ اپنے نرم و گداز ہاتھ میں لیا ہوا تھا زوستا کے ہاتھ کی گرمی، حدت اور محبت کی جلن نے ان کدو کو ایک طرح سے پگھلا کر رکھ دیا تھا پھر ان کدو نے زوستا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے ہوئے کہنا شروع کیا۔

زوستا تمہاری گفتگو نے مجھے بڑی حد متاثر کیا ہے ایسی گفتگو میں نے آج تک سنی ہی نہیں تم مجھے کوئی دیوی لگتی ہو میں تمہارا کہانا لوں گا نہیں، تمہارے ساتھ تمہاری بستی کی طرف جانے کے لئے تیار ہوں، چلو تم مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہو۔ ان کدو کی اس گفتگو نے چرواہوں اور زوستا کی زندگیوں میں گویا ایک نئی لہر دوڑا کر رکھ دی تھی چرواہے بھاگ بھاگ کر اپنے جانوروں کو سمیٹنے لگے تھے پھر وہ اپنے جانوروں کو آگے آگے ہانکتے ہوئے ان کدو اور زوستا کو ساتھ لے کر خوشیوں اور مسرتوں کے گیت گاتے ہوئے اپنی بستی کی طرف چل دیئے تھے۔

بستی میں سردار تموز اور دوسرے سرکردہ لوگوں نے زوستا اور ان کدو کا بہترین استقبال کیا۔ آنے والی رات کو بستی کے اندر جشن کا سماں تھا۔ ساری رات دریائے فرات کے وہ ماہی گیر اور چرواہے جشن مناتے رہے اگلے روز بستی کے سارے لوگ اپنے سردار تموز اور دیو داسی زوستا اور ان کدو کو لے کر اپنی بستی سے اپنے مرکزی شہر ایک کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ تاکہ اپنے بادشاہ گل گامش سے ان کدو کا مقابلہ کروائیں۔ گل گامش کو تخت و تاج سے محروم کر کے ان کدو کو اپنا بادشاہ بنائیں جسے وہ ماہی گیر اور چرواہے طاقت کا دیوتا تسلیم کرنے لگے تھے۔

○○○

سردار تموز اپنے لوگوں کے ساتھ ایک شہر میں داخل ہوا۔ اور گل گامش کے محل کے سامنے رکا اپنے گھوڑے سے اترا اور محل کے باہر جو بہت بڑی نوبت رکھ ہوئی تھی اس پر ضربیں لگانے لگا تھا نوبت کی آواز سنتے ہی محل کے اندر سے دو محافظ بھاگے بھاگے آئے وہ شاید سردار تموز کو جانتے تھے۔ اسے دیکھتے ہی ایک محافظ نے بڑے

قیامت، آؤ دونوں مل کر خوابوں کے درپے سے جھانکتی تعبیروں سے ہمکنار ہوں آؤ روشنی کی آنکھوں سے دھیرے دھیرے اپنے پسندیدہ عکس تراشیں۔ آؤ سپنے کی الجھنوں کو خوش گوار دھڑکنوں میں تبدیل کریں۔ ان کدو میرا ساتھی بن کر میرے ساتھ میری بستی کی طرف چل۔ میں تمہیں ضمانت دیتی ہوں کہ میں تیری زیست تیری زندگی کو سنوار کر رکھ دوں گی۔

جواب میں ان کدو بڑے غور سے دیو داسی زوستا کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے لئے زوستا کی گفتگو میں وفا کا راگ تھا۔ اس کے گدرائے جسم کی خوشبو، اس کی سانسوں کی گلابوں جیسی مہک نے جنگلی ان کدو کو پگھلا کر رکھ دیا تھا وہ اپنے تاثرات، اپنے رد عمل کا اظہار کرنا ہی چاہتا تھا کہ زوستا پھر بول پڑی۔

ان کدو اس جنگلی میں زندگی بسر کرتے ہوئے تو ایک سادہ کاغذ ہے۔ میں اس سادہ کاغذ پر محبتوں کی خوشبو مہکا دوں گی۔ ان کدو تو ایک اداس انسان ہے میں تیرے لئے خوابوں کے بادلوں میں چاند کی طرح خوشیاں سجا دوں گی۔ ان کدو تو ایک خالی پن کی کہانی ہے میرے ساتھ مل میرے ساتھ ملنے ہی سے اس کہانی کی تکمیل پائے گی۔ ان کدو میں تمہیں جنگل سے نکال کر ہنستے گاتے شہروں اور بستیوں کی طرف لے جانا چاہتی ہوں۔ جہاں میں تیرے لئے محبتوں کی لطافتوں کی کہکشاں، طلسمات کے نجسس، بزم کے رنگوں کا ایک دھرم کھڑا کر دوں گی۔

زوستا کی گفتگو کا جواب دینے کی بجائے ان کدو سوالیہ سے انداز میں چرواہوں کی طرف دیکھنے لگا تھا چونکہ چرواہوں کو سارے معاملے کی نوعیت کا علم تھا لہذا ان میں سے ایک چرواہا بولا اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو میرے عزیز میرے بھائی زوستا نام کی یہ لڑکی ٹھیک ہی کہتی ہے اگر تو واقعی جنگل کی زندگی ترک کر کے اس کے ساتھ ہولے۔ اس کے ساتھ آبادیوں میں زندگی بسر کرے تو میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں کہ زوستا تمہاری آگہی کی عذاب ساعتوں کو گلاب رتوں کے شباب، تمہاری رت جگنو کی اذیتوں کو رفاقت کے خوابوں میں اور تمہاری جبر کی جلتی شاموں کو پھولوں کی بارش میں تبدیل کر کے رکھے گی۔

شروع ہو گئے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اریک کے قصر کے سامنے لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو وہاں آن جمع ہوا تھا۔ گل گامش نے جب اندازہ لگایا کہ اریک شہر کے لوگ وہاں جمع ہو گئے ہیں۔ تب وہ سردار تموز کے مزید قریب آیا۔ سموقان اس کے ساتھ تھا اس کی ماں نن سون اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ پھر گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز اب اس جوان کو سامنے لاؤ جس سے تم میرا مقابلہ کروانا چاہتے ہو گل گامش کی اس گفتگو سے تموز خوش ہوا پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہوا جو اس کے ساتھ آئے تھے۔ ان کدو کا بازو پکڑ کر وہ گل گامش کے سامنے لائے۔ ان کدو کے ساتھ زوستا بھی تھی۔ پھر سردار تموز نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گل گامش یہ جوان ہے جو تمہارا مقابلہ کرے گا اس کا نام ان کدو ہے اور یہ ہمارے ماہی گیروں اور چرواہوں کے لئے طاقت اور قوت کا دیوتا ہے۔ سن گل گامش میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کدو آج کے مقابلے میں تمہیں لمحوں کے اندر ڈھیر اور مغلوب کر کے رکھ دے گا۔ لہذا مقابلہ شروع کرنے سے پہلے ہی گل گامش اپنے ذہن میں یہ بات ٹھان رکھنا کہ آج کا دن تمہاری بادشاہت کا آخری دن ہو گا اس لئے کہ آنے والا دن اس ان کدو کو اریک کے تاج و تخت کا مالک بننے ہونے دیکھے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر اس کے بعد اس نے گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

گل گامش میرے ساتھ میرے چرواہے اور ماہی گیر بھی ہیں اریک شہر کے لوگ بھی یہاں جمع ہو گئے ہیں جو زیادہ تر تمہارے ہی ہمنوا ہیں تو کیوں نہ مقابلے کی ابتداء کریں۔

اس موقع پر گل گامش ہی نہیں اس کے دست راست اور طاقتور ترین انسان سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر گل گامش کی بجائے سموقان نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

سردار تموز کسی دھوکے، کسی فریب کسی غلط فہمی میں مت مبتلا ہونا یہ جو تم میرے بھائی گل گامش کو دھمکی دے رہے ہو کہ آج کا دن اس کی بادشاہت کا آخری

مودبانہ انداز میں سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
سردار تموز کیا تم کسی کے خلاف نالاش لے کر آئے ہو اور اپنے بادشاہ گل گامش سے اس کی شکایت کرنا چاہتے ہو۔

جواب میں سردار تموز نے نوبت پر ضرب لگانا بند کر دی۔ آنے والے دونوں محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نہ کسی کے خلاف شکایت لے کر آیا ہوں نہ نالاش۔ اپنے بادشاہ گل گامش کو میرے آنے کی خبر کرو اسے کہو اس سے مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے ایک جوان کا انتخاب کر لیا ہے۔ یہ نوجوان جو ہم لے کر آئے ہیں دیوتاؤں کا فرستادہ ہے۔ گل گامش اس سے مقابلہ کرے اگر گل گامش ہار گیا تو بادشاہت سے دستبردار ہو گا اور جو طاقت اور قوت میں اسے پکھاڑے گا وہی ہمارا بادشاہ ہو گا۔ میری ان باتوں کی خبر جا کر گل گامش سے کرو۔

اس پر وہ دونوں محافظ مڑے اور قصر کے اندر واپس چلے گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عراق کا بادشاہ گل گامش، اس کا منہ بولا بھائی اور اس کا دست راست اور طاقت قوت کا شہسوار، سموقان اور گل گامش کی ماں نن سون نکلے تھے تینوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سردار تموز کے قریب آئے جو نوبت کے قریب کھڑا تھا پھر گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز! مجھے یہ اطلاع کی گئی ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرنے کے لئے تو نے ایک نوجوان کا انتخاب کیا ہے اور تم مجھے بادشاہت سے سبکدوش کرنا چاہتے ہو یہ اس قصر کے سامنے جو کھلا میدان ہے، مقابلے کا اہتمام اسی میں کرایا جائے گا میں نے اپنے کچھ لوگوں کو بھجوایا ہے۔ جو شہر میں گھوم پھر کے منادی کرتے ہیں تاکہ سارے لوگ یہاں جمع ہوں جائیں، بس تھوڑی دیر تک انتظار کرو اس کے بعد اس مقابلے کا اہتمام کیا جائے گا۔

گل گامش کا یہ جواب سن کر تموز خوش ہو گیا تھا پھر محل کے اندر سے کچھ لوگ نکلے وہ ایک کافی مضبوط رسا اٹھائے ہوئے تھے۔ وہ رسا انہوں نے عین اس محل کے سامنے کھلے میدان میں پھیلا دیا تھا۔ اتنی دیر تک اریک شہر کے لوگ وہاں جمع ہونے

دن ہے اور آنے والا دن اور وقت گل گامش کو تخت و تاج سے محروم اور تمہارے ساتھ آنے والے جوان کو اس سلطنت کا بادشاہ دیکھے گا تموز اس قسم کی گفتگو کر کے میں سمجھا ہوں کہ تم اپنے فریب خوردہ عوام کو تسلی اور ڈھارس دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تموز تمہیں یاد ہو گا میں اپنی اس مملکت کی حکمرانی اور اس کے تاج و تخت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار نہیں ہوا۔ میری یہ دست برداری اسی وقت تک ہے جب تک گل گامش ہماری سلطنت کا بادشاہ ہے اس لئے کہ گل گامش میرا بڑا بھائی ہے کہ میں نے اس کی ماں کی کوکھ سے جنم نہیں لیا۔ لیکن اب نن سون ہی میری ماں ہے۔ گل گامش ہی میرا بڑا بھائی ہے۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے جس جوان کو تم اپنے ساتھ لے کر آئے ہو اگر اس نے میرے بڑے بھائی کو طاقت اور قوت میں پخت کر دیا تو یار رکھنا اس سلطنت کا تاج و تخت حاصل کرنے کے لئے تم جس جوان کو اپنے ساتھ لے کر آئے ہو میرا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ مجھے بھی طاقت اور قوت میں زیر کر گیا تو پھر انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک کا تاج و تخت بغیر کسی مزاحمت کے اس جوان کے حوالے کر دیا جائے گا جسے تم اپنے ساتھ لے کر آئے ہو اور جس کا نام تم ان کدو بتاتے ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس دوران وہ ٹیب سے انداز میں سردار تموز کی طرف دیکھتا رہا اس موقع پر گل گامش اور اس کی ماں نن سون بھی بڑے تو صیفی انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے جا رہے تھے اس کے بعد پھر سموقان نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز جو کچھ میں نے کہا ہے میرا اندازہ ہے میرا خیال ہے کہ وہ تمہاری کچھ میں آگیا ہو گا تموز یہ بھی سوچ لو کہ کیا اس سلسلے میں، میں نے کوئی غلط بات کی ہے کیا میں نے بے انصافی پر مبنی فیصلہ کیا ہے۔ سن تموز میں اس آتش فشاں کی طرح ہوں جو وقتی طور پر لاوا اگلنے سے گریز کرتا ہے خاموش رہتا ہے سو میں بھی اس وقت تک چپ ہوں جب تک اس سلطنت کا حاکم میرا بھائی گل گامش ہے اگر کسی نے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنے کے لئے گل گامش کو مقابلے کی دعوت دی اور گل گامش سے کوئی مقابلہ جیت بھی جاتا ہے تو اس کے بعد ایک کا بادشاہ بننے کے لئے اسے طاقت

اور قوت میں مجھے بھی زیر کرنا ہو گا۔ سن یہی انصاف پر مبنی فیصلہ ہے اس لئے کہ میں بھی اس سلطنت کا ایک فرد ہوں اور حق رکھتا ہوں کہ اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ گل گامش کے بعد اگر کسی نے مجھے اس حق سے محروم کرنے کی کوشش کی تو وہ ان سرزمینوں پر زندہ نہ رہے گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سردار تموز کچھ دیر تک اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھتا رہا۔ پھر وہ اپنے پہلو میں کھڑے ان کدو اور بستی کے لوگوں سے صلاح مشورہ کرنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر تموز نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میں نے تمہاری گفتگو کو پسند کیا ہے اس سلسلے میں، میں نے اپنی بستی کے سرکردہ لوگوں کے علاوہ ان کدو سے بھی بات کی ہے ان کدو کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ گل گامش سے طاقت اور قوت کا مقابلہ کرنے کے بعد ہی تمہارے ساتھ مقابلہ کرے گا۔ اس لئے کہ ان کدو کا خیال ہے کہ گل گامش کو زیر کرنے کے بعد تمہیں بھی طاقت اور قوت میں مغلوب کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں آنے والے دور میں تم بادشاہت کا مطالبہ اور تقاضا نہ کر سکو۔

سردار تموز کی اس گفتگو سے سموقان خوش ہو گیا تھا اس موقع پر گل گامش جو اپنی ماں نن سون اور سموقان کے درمیان کھڑا تھا چند قدم آگے بڑھ کر سردار تموز کے قریب ہوا اس کے بعد بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی قدر مسکراہٹ میں گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کیا۔

تموز میرے اور ان کدو کے درمیان جو طاقت اور قوت کا مقابلہ ہونے لگا ہے اس کا منصف میں تمہیں ہی مقرر کرتا ہوں تاکہ تمہیں کوئی شک و شبہ نہ رہے کہ میں نے کوئی حیلہ بہانے سے ان کدو کو اپنے سامنے زیر کر لیا ہے۔ اب تو ایک منصف کی حیثیت سے مقابلہ شروع کرنے کا اعلان کر۔

گل گامش کے اس فیصلے سے سردار تموز خوش ہو گیا تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو پیچھے ہٹنے کو کہا۔ یہ اشارہ ملتے ہی لوگ بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ پھر تموز اور ان کدو تموز کا اشارہ پا کر اس رسے کے قریب گئے تھے جو کھلے

بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ قوت اور طاقت رکھتے ہو۔ میرے عزیز تم نے مجھے بھائی کہہ کر پکارا ہے کیا میں بھی تمہیں اپنا بھائی خیال کر سکتا ہوں تم جانتے ہو کہ میں اس دنیا میں تنہا اور اکیلا ہوں۔ یہ مقابلہ شروع کرنے سے پہلے میں نے دل ہی دل میں سارے بتوں کو اپنی مدد کے لئے پکارا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بت کسی کام کے نہیں، اگر یہ کام کے ہوتے تو اس موقع پر ضرور مدد کرتے۔

ان کدو کی بات کالتے ہوئے گل گامش بھی بول پڑا۔

ان کدو جس طرح تو نے مقابلہ کی ابتداء کرتے وقت اپنے سارے بتوں کو پکارا تھا کہ وہ تمہاری مدد کریں ایسے ہی میں نے رے سے پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے اس اللہ، اپنے اس مالک، اپنے اس رب کو پکارا جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے یاد رکھو میری یہ کامیابی میری یہ فوز مندی، میری یہ کارنامی میرے اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہے ورنہ میں اس کا عاجز بندہ بذات خود کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ میرا اللہ ہی ہے جو ضرورت کے وقت اپنے بندوں کی مدد اور نصرت کرتا ہے اور انہیں نوازتا ہے۔

گل گامش کی اس گفتگو سے ان کدو بڑا متاثر ہوا پھر گل گامش کو اپنے ساتھ لپٹائے ہی لپٹائے اپنا منہ گل گامش کے منہ کے قریب لے گیا پھر اس نے سرگوشی کی۔ گل گامش میرے عزیز بھائی میں اپنی سرزمین کے سارے بتوں پر لعنت بھیجتا ہوں تمہاری طرح میں بھی اسی مالک اور قوت پر یقین رکھتا ہوں جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے جو طاقت اور قوت کا سرچشمہ ہے۔

ان کدو کی یہ ساری گفتگو گل گامش کی ماں نن سون اور سموتان بھی سن رہے تھے اس ساری گفتگو کے جواب میں نن سون آگے بڑھی، ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے ان کدو اور گل گامش کو علیحدہ کیا پھر ان کدو کی طرف دیکھتے ہوئے گل گامش کی ماں نن سون کہہ رہی تھی۔

ان کدو جو گفتگو تم نے میرے بیٹے گل گامش سے کی ہے وہ میں سن چکی ہوں میں خوش ہوں کہ تم گل گامش کو اپنا بھائی بنا رہے ہو تمہارا یہ فیصلہ میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ تم بتوں سے روگردانی کرتے ہوئے اسی اللہ پر ایمان لے آئے ہو جو

میدان میں محل کے محافظوں نے پچھا دیا تھا پھر رے کا ایک سراگل گامش نے اور دوسرا سرا ان کدو نے پکڑ لیا تھا اس موقع پر بلند آواز سے گل گامش اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے تموز کہہ رہا تھا۔

میرے عزیزو تم دونوں مضبوطی سے رے کو تھام لو جس وقت میں اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کروں گا۔ تم دونوں اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقابلے کی ابتداء کر دینا۔ اب تم میرے اشارے کے منتظر رہو۔

اس کے ساتھ ہی گل گامش اور ان کدو دونوں رے پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بڑی بے چینی سے تموز کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اچانک اپنا ہاتھ تموز نے فضا میں بلند کیا اس کے ساتھ ہی دونوں قوت آزمائی کرنے لگے تھے۔ گل گامش رے کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنی کامیابی کے دروازے کھولنا چاہتا تھا۔

تموڑی دیر تک کشمکش جاری رہی پھر لوگوں نے دیکھا کہ ان کدو کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی اس کے بازو لرزنے لگے تھے جو اس بات کا اظہار تھا کہ گل گامش طاقت اور قوت میں اس پر غلبہ حاصل کرتا چلا جا رہا ہے ساتھ ہی ساتھ آہستہ آہستہ ان کدو کے پاؤں زمین سے بھی اٹھنے لگے تھے پھر ایک جھٹکے کے ساتھ گل گامش نے رے کو اپنی طرف زور سے کھینچا اس کا ایسا کرنا تھا کہ ان کدو لڑکھاتا ہوا اس کی چھاتی سے جانکر آیا تھا۔

جس وقت ان کدو ہار کھانے کے بعد گل گامش کی چھاتی سے جا نگا تھا۔ گل گامش نے اس موقع پر کسی تفاخر کسی گھمنڈ کا اظہار نہیں کیا بڑی فراخ دلی اور عاجزی کا مظاہر کرتے ہوئے اس نے ان کدو کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر اس کی پیٹھ، اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے گل گامش، ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو میرے عزیز، میرے بھائی سموتان کے بعد تم پہلے انسان ہو جس میں نے ایسی واقت اور قوت کا مالک دیکھا ہے دیکھ طاقت اور قوت میں مجھ سے زیر ہونے کے بعد جی مت چھوڑنا اس لئے کہ.....

گل گامش یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ان کدو بول پڑا۔

گل گامش میں نے تمہاری طاقت اور قوت کا اندازہ کر لیا ہے میں اس

نہیں سکتے ہاں میں تمہیں ایک دھندلا سا اشارہ سموتان کی طاقت اور قوت کے متعلق اس طرح دے سکتا ہوں کہ اگر میں اور تم ایک ساتھ بھی سموتان سے طاقت اور قوت آزمائی کریں تو میرا خیال ہے کہ سموتان ہم دونوں کو طاقت اور قوت میں زیر کر سکتا ہے اب بولو تمہارا کیا خیال ہے۔

گل گامش میرے عزیز بھائی جو کچھ تم نے کہا ہے مجھے اسے تسلیم کرنے، ماننے سے کوئی توقف تو نہیں ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ پر کیا میں اس کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ سکتا ہوں ان کدو نے بڑے غور سے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

اس موقع پر بڑے غور سے گل گامش نے اپنے پہلو میں کھڑے سموتان کی طرف دیکھا تھا پھر اس کے چہرے سے ٹکاہیں ہٹانے کے بعد گل گامش نے ان کدو کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنایا۔

ان کدو جس رسے سے ہم نے طاقت اور قوت آزمائی کی ہے وہ رسا ابھی تک یہیں ہے۔ سردار تموز بھی کھڑا ہے اس کے ساتھ آنے والے اس کے آدمی بھی یہاں موجود ہیں اریک شہر کے لوگ جو تیرا اور میرا مقابلہ دیکھنے کے لئے آئے تھے وہ بھی یہیں ہیں اب ایسا کرتے ہیں اس رسے پر ایک طرف میں اور تم جبکہ ہمارے مقابلے میں سموتان اکیلا زور آزمائی اور قوت کا مظاہرہ کرے گا پھر دیکھتے ہیں کہ ہم دونوں سے سموتان جیتتا ہے یا ہارتا ہے۔ بہر حال یہ امر طے شدہ ہے کہ اگر میں اور تم فرداً فرداً سموتان سے مقابلہ کرتے ہیں تو یہ ہم دونوں کو لمحوں کے اندر باری باری زیر کر سکتا ہے۔ یہ میرا آزما یا ہوا فیصلہ ہے۔ اب ہم دونوں سموتان سے قوت آزمائی کرتے ہیں پھر تم سموتان کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

ان کدو نے ہنسی گل گامش کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس موقع پر وہ سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ گل گامش کی ماں نن سون بولا، پڑی اس نے تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

گل گامش، سموتان اور ان کدو میرے تینوں بیٹوں میں اس مقابلے کی ابتدا کرنے سے پہلے میں ایک فیصلہ کرنا چاہتی ہوں ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے زوستا نام

اس ساری کائنات کا خالق، مالک اور وارث ہے۔ سن ان کدو پہلے میرے دو بیٹے تھے اب مجھے محز ہے کہ میرے تین بیٹے ہیں گو کہ میں نے اپنی کوکھ سے صرف گل گامش کو جنم دیا لیکن تمہاری آمد سے پہلے میں نے گل گامش اور سموتان میں کوئی فرق نہیں کیا۔ میں دونوں کو ایک جیسا ہی خیال کرتی تھی دونوں کو اپنی کوکھ کا جتا ہوا خیال کرتی تھی۔ اب میرے خدا نے، میرے مالک، میرے اللہ نے تیری صورت میں مجھے تیسرا بیٹا دیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہوں کہ مجھے تم تینوں جیسے طاقتور، جفاکش اور جرات مند بیٹے نصیب ہوئے ہیں۔

یہاں تک کہتے ہوئے گل گامش کی ماں نن سون کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اسی دوران بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کا مشیر، اشلات ان کے قریب آیا۔ پھر بعلبک کا وہ سفیر گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

عظیم گل گامش میں تمہیں اس کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں اس کے بعد اشلات نے گل گامش کی ماں نن سون کی طرف دیکھا۔

خاتون محترم! میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ پہلے گل گامش اور سموتان کی صورت میں آپ کے دو بیٹے تھے اب اس مالک نے جس پر آپ ایمان رکھتی ہیں آپ کو ان کدو کی صورت میں تیسرا بیٹا بھی عنایت کر دیا ہے۔

نن سون اشلات کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی ان کدو بول پڑا اس نے گل گامش کو مخاطب کیا تھا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی اس مقابلے کی ابتداء کرنے سے پہلے میں نے یہ عہد کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد سموتان سے بھی مقابلہ کرنا چاہوں گا اب چونکہ تم اور سموتان دونوں ہی میرے لئے سگے بھائیوں کی طرح ہو۔ میں یہ مقابلہ کچھ حاصل کرنے کے لئے نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں سموتان سے مقابلہ صرف اس بنا پر کرنا چاہتا ہوں کہ میں دیکھوں کہ سموتان کی طاقت اور قوت کس قدر ہے۔

جواب میں گل گامش نے ایک بھر پور اور بلند قہقہہ لگایا۔ پھر بڑے فراخ دلانہ سے انداز میں وہ ان کدو کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو تم میرے چھوٹے بھائی سموتان کی طاقت اور قوت کا اندازہ کر ہی

تھی۔ پھر وہ چند قدم آگے بڑھی، بالکل نن سون کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی اپنا منہ نن سون کے کان کے قریب لے گئی اور سرگوشی کرنے لگی تھی۔

زوستا جب پیچھے ہٹی سب نے دیکھا کہ نن سون کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ نن سون نے اپنے سامنے کھڑے ان کد کو مخاطب کرنا شروع کیا۔

ان کد اب تم اور میرا بیٹا گل گامش میرے تیسرے بیٹے سموتان سے مقابلے کی تیاری کرو۔ مقابلے سے پہلے میں تمہیں یہ خوشخبری دیتی ہوں کہ تمہارے اس مقابلے کے بعد تمہارے اور زوستا کے بیاہ کا اہتمام کیا جائے گا اور تم دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے ہمارے ساتھ ہمارے محل میں رہو گے۔ اس لئے کہ تمہارے ساتھ شادی پر زوستا نے رضامندی اور اپنی خوشی کا اظہار کر دیا ہے۔ نن سون کی اس گفتگو نے زوستا اور ان کد وہی نہیں گل گامش اور سموتان کو بھی خوش کر کے رکھ دیا تھا۔ پھر گل گامش نے تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز جس طرح تم میرے اور ان کد کے مقابلے کے منصف تھے اسی طرح اب تم میرے، ان کد اور سموتان تینوں کے مقابلے کے منصف ہو گے۔ سب سے پہلے یہاں کھڑے لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ اب سموتان کے ساتھ ہم دونوں کا مقابلہ ہو گا۔ اس پر سردار تموز فوراً بولا اور بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ اس مقابلے کی اطلاع کرنے لگا تھا۔ جس پر لوگوں میں ایک ہل سی مچ گئی وہ دلچسپی کا اظہار کرنے لگے اس لئے کہ سموتان جیسے طاقتور جوان کا مقابلہ یقیناً ان کے لئے دلچسپی کا باعث تھا۔

سردار تموز اس مقابلے کا منصف بننے کے لئے تیار ہو گیا تھا اس نے مقابلے کے لئے تیار ہونے کے لئے کہہ دیا تھا۔ جس کے جواب میں رسے کے ایک طرف جا کے سموتان کھڑا ہو گیا تھا۔ دوسری جانب گل گامش اور ان کد کھڑے ہوئے تھے رسے پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سموتان نے اپنے ارد گرد کھڑے اور بیٹھے لوگوں کا جائزہ لیا ایک عاجزانہ، منکسرانہ سی نگاہ آسمان کی طرف ڈالی پھر مقابلے کی ابتداء کرنے کے لئے وہ اپنے خداوند قدوس کو پکار کر کہہ رہا تھا۔

اے اللہ، اے سارے جہانوں کے رب، تو نے ہی ان کا مقابلہ سموتان کے ساتھ

کی اس دیو داسی کو بلایا جس نے اپنے حسن، اپنی خوبصورتی اور اپنی جسمانی ساخت بنا۔ پران کد کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور اسے جنگل سے بستی کی طرف لے کر آئی تھی۔

نن سون کا اشارہ پا کر دیو داسی زوستا آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور نن سون کے پہلو میں کھڑی ہو گئی تھوڑی دیر تک نن سون بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہی۔ اس موقع پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بھی تھی پھر نن سون نے دیو داسی زوستا کو مخاطب کیا۔

سن زوستا جب تک یہ میرے تینوں بیٹے گل گامش، سموتان اور ان کد باہم گفتگو کرتے رہے اس دوران میں نے تموز سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے۔ گفتگو میں تیرا بھی ذکر آیا ہے اور مجھ پر یہ اکتشاف کیا گیا ہے کہ تو ہی ان کد کو جنگل سے آبادی کی طرف لے کر آئی اس بنا پر میں تیری ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تو ان کد کو یہاں لے کر آئی اور ان کد میرا بیٹا بنا اب اس طرح میں تین جوان بیٹوں کا ماں ہوں۔

زوستا کیا میں سمجھوں کہ تو واقعی ان کد کو پسند کرتی ہے یا تموز کے کہنے؛ تو ان لیل کے مندر سے جنگل کی طرف گئی تاکہ اپنے حسن اور جسمانی ساخت سے ان کد کو جنگل سے بستی کی طرف لاسکے اگر تو واقعی ان کد سے دلچسپی رکھتی ہے تو میں تجھے ان لیل کے مندر میں دیو داسی کی حیثیت سے نہیں رہنے دوں گی۔ بلکہ آج سے تو ان محل میں رہے گی اور میں تمہیں ان کد سے بیاہ دوں گی اس طرح تو اس محل میں میرے بیٹے ان کد کی بیوی کی حیثیت سے رہے گی اب بتا تیرے دل میں کیا ہے تاکہ تیری مرضی کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔

جواب میں تھوڑی دیر تک دیو داسی زوستا اپنی گردن جھکانے کھڑی رہی اس دوران وہ کبھی کبھی ان کد اور سردار تموز کی طرف دیکھ لیتی تھی۔ تھوڑی دیر خاموش رہی اس کے بعد نن سون نے پھر زوستا کو مخاطب کیا۔

زوستا اس طرح نہیں میں تمہارے منہ سے کچھ سننا پسند کروں گی۔ ان الفاظ پر زوستا کے چہرے پر مدہم اور دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

تھی۔ اس کے چہرے پر رنگین خوابوں کے جہیزوں اور مصطلحت اندیش فرازون جیسا سکون تھا جبکہ اس کی نگاہوں میں بسی چنگاریوں کے پس منظر میں ظاہر و محفی حقائق اور اسرار آفریں جیسی آسودگی نمایاں ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کے بعد زمین پر بھٹکتے ہوئے سموقان نے رسا تھام لیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ تھوڑی طرف دیکھتے رہے جو نہی تھوڑے اپنا دایاں ہاتھ فضاء میں بلند کیا وہ تینوں اپنی پوری قوت صرف کرتے ہوئے رے کو کھینچنے لگے تھے۔

گل گامش اور ان کدو نے اس وقت اپنی پوری طاقت اور قوت سے جھٹکا دیتے ہوئے رے کو اپنی طرف کھینچنا تھا۔ اس زور دار اور اچانک جھٹکے کے بعد سموقان چند قدم تک آگے آیا تھا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے پاؤں زمین پر جمائے تھے۔ اس کے بعد جب اس نے زور لگایا تو وہ ایک جگہ جم کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک قوت آزمائی ہوتی رہی۔ گل گامش اور ان کدو نے اپنی پوری کوشش اور قوت اور طاقت صرف کرتے ہوئے یہ چاہا کہ سموقان کو اپنی طرف کھینچ لیں لیکن لگتا تھا سموقان نے رے کو کچھ اس طرح مضبوطی سے باندھ دیا جو جیسے گل گامش اور ان کدو موٹے تنے والے درخت سے رسا باندھ کر کھینچ رہے ہوں۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا۔

شاید اس دوران سموقان، گل گامش اور ان کدو کی مشترکہ قوت کا جائزہ لیتا رہا تھا جب اس نے یہ خیال کیا کہ وہ ان کی طاقت کو پوری طرح روک چکا ہے تب اس نے اپنی پوری طاقت صرف کرتے ہوئے رے کو کھینچنا شروع کیا۔ پھر آہستہ آہستہ رے کو کھینچتے ہوئے وہ رے کے بل، اپنے پاؤں کے قریب بڑھانے لگا تھا۔

آہستہ آہستہ لمحہ بہ لمحہ، دھیرے دھیرے سموقان، گل گامش اور ان کدو کو کھینچتا ہوا قریب سے قریب تر لاتا جا رہا تھا یہاں تک کہ جب اس کے اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ کم رہ گیا تب سموقان نے زور دار جھٹکا دیا۔ جس کے جواب میں گل گامش اور ان کدو، سموقان سے ایک ساتھ آنکرائے تھے اس موقع پر سموقان نے رسا چھوڑ دیا پھر وہ گل گامش اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بلند آواز

کیا ہوا ہے ساری کائنات کو تیرا ہی آسرا ہے تیرا کوئی شریک، تیرا کوئی ہم سر نہیں ہے عالم کی ساری اشیاء۔ فناء کی زد میں ہیں۔ صرف تیری ہی ذات کو زوال و فنا نہیں ہے۔ یا الہی! یہ روشنیاں، اجالے سب تیرے ہیں۔ عرش و فرش یہ لوح و قلم، سب تیری ہی ملکیت ہیں۔ روح کی سلطنتیں تیرے دم سے آباد ہیں جسم کے منطوق میں اے اللہ تیرے ہی "کن" کا کمال ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد وہ اپنی دعا جاری رکھے ہوئے تھا۔

میرے اللہ سوچوں کی جھلک میں تو، لکھے حروف کے حوالوں میں تو ہے، پردہ غائب اور ظاہر، ہر دو میں تو ہے۔ میرے اللہ تو ہی تذبذبوں کی گھٹاؤں میں انسانی فکر پر محبتوں کے صحیفے اتارتا ہے۔ تو ہی انسانی قلب کو تجلی کا آئینہ بناتا ہے۔ اے اللہ کسی بھی بزم کو جام بقاء نہیں اس لئے کہ یہ تماشہ شب و روز ایک دن فناء ہو جاتا ہے۔

اے میرے اللہ میں بھی تیرا ایک عاجز اور فانی بندہ ہوں مجھ میں اور دوسروں میں فرق یہ ہے کہ وہ شرک میں مبتلا ہیں۔ تیری ذات کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنائے بیٹھے ہیں۔ اے میرے اللہ میں تجھ پر ہی بھروسہ، تجھ پر ہی تکیہ کرتا ہوں اس لئے کہ تخلیق میں امکان کی حدود کا تعین تو ہی کرتا ہے تو ہی عقل کو شب کی رموز سے واقف کرتا ہے۔ میرے اللہ زیست کے اس قید خانے میں گناہ آلود اس دنیا میں اے اللہ میں عاجز بندہ ہمیشہ تجھے ہی اپنی مدد اپنی استعانت کے لئے پکارتا رہا وہ اس لئے کہ میں تیرے علاوہ کسی کو نہ معبود مانتا ہوں۔ تیرے سوا نہ کسی کے آگے سر بسجود ہونا ہوں اے میرے اللہ میں جس مقابلہ کی ابتداء کر رہا ہوں، جس طرح ماضی میں میرے مالک، میرے آقا میرے اللہ تو مجھے کامیابی اور کامرانی عطا کرتا رہا ہے ایسے ہی مجھے اس مقابلے میں میرے اللہ فوز مند ہی عطا کرنا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا تھا اس کی حالت یکسر بدل گئی تھی جیسے اس نے اپنے خداوند، اپنے مالک، اپنے آقا سے کوئی عہد کر لیا ہو اس لئے کہ دعا مانگنے کے بعد اس کی حالت سمندری طوفانوں کی گرجتی لہروں، خیالوں کے آئینوں میں روشن کامیابی اور جبر کے خلاف نعرہ زن آندھیوں کی بے خونی جیسی ہونگنی

دیا ہے کہ تم دونوں خراں کی خستہ کر دینے والی ہواؤں، موت کو سانسوں کی طرح ہواؤں میں تحلیل کر دینے والی طاقت اور قوت رکھتے ہو تم دونوں دیوتاؤں کی لازوال قوت کی مانند ہو اور ہماری ان سرزمینوں میں تم دونوں یقیناً ہمارے لئے خوشحالی کے تانلوں کے پیش رو ہو۔

سردار تموز تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس کے بعد وہاں جس قدر لوگ جمع تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

یہاں جمع ہونے والے لوگو مجھے غور سے سنو میں تموز بول رہا ہوں تم لوگ یقیناً مجھ سے واقف ہو اس لئے کہ میں دریائے فرات کی نواحی بستیوں کا سردار ہوں اس سے پہلے آج تک میں نے اس گل گامش اور سموقان کے خلاف بدترین عداوت اور نفرت کا اظہار کیا ہے یہاں جمع ہونے والے لوگو مجھے غور سے سنو آج سے میں سموقان اور گل گامش کے خلاف اپنی نفرت کو، اپنے کردہ کو ختم کرتا ہوں میں جان گیا ہوں ان سرزمینوں میں یہ دونوں ہی ناقابل تسخیر ہیں۔ جس وقت میں ان کدو کو ان کے پاس لے کر آیا تھا تو مجھے پورا یقین تھا کہ ان کدو، گل گامش کو ہی نہیں سموقان کو بھی اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر لے گا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا کہ ان کدو جنگلی جانوروں جیسا طاقتور، تیز اور پھر تیلتا تھا۔ پر تم لوگوں کے سامنے جس طرح گل گامش نے ان کدو کو زیر کیا اس کے بعد سموقان نے ان کدو اور گل گامش دونوں کو طاقت اور قوت میں مغلوب کر لیا تب میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوا ہوں کہ گل گامش اور سموقان کو زیر کرنا ان سرزمینوں کے جوانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

میرے عزیز والکھر رکھو کہ آج کے بعد میں اپنی نفرت کو تمام کرتا ہوں اب میں ان دونوں کے لئے خوشی کے ایشار، نورستہ سبزہ زار جیسا نرم رداور اجالوں کے غبار جیسا پر خلوص ہوں۔ گل گامش اور سموقان دونوں ہی وقت کا وہ زور آور طوفان ہیں کہ جو بھی ان کے مقابل آئے گا، ان سے دشمنی کا اظہار کرے گا وہ ان دونوں کے سامنے ناکامی کے سپینے سے شرابور ہوتا چلا جائے گا۔ لہذا گواہ رہنا میں آج تم سب لوگوں کے سامنے اپنی دشمنی، اپنی عداوت کا خاتمہ کرتا ہوں۔ ان دونوں کو خلوص دل سے اپنا رہبر، اپنا راہنما تسلیم کرتا ہوں۔ تاہم مذہب کے معاملے میں میرے اور ان کے

میں سردار تموز بول پڑا۔

سموقان تم نے بیک وقت گل گامش اور ان کدو کو طاقت اور قوت اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد ثابت کر دیا ہے کہ تو ان سرزمینوں کی ایک ناقابل قوت ہے۔ سموقان اریک شہر اور اس کے نواح کے سارے لوگوں کے سامنے ثابت کر دیا کہ تو شاخ شاخ پر پت جھڑ کے طوفان برپا کرتی فصل حراں اور پڑا اترتے اندھیری رات کے عفریت کی طرح طاقت ور، ریگ آلود ہواؤں میں نرتے خشت و سنگ کے طوفانوں اور دن رات کی بھیڑ میں حوادث کے دیکتے شعلوں کی مانند زور آور ہے۔ سموقان تو نے ثابت کر دیا کہ تو مقابلے کے دوران اپنے مقابل بھوکے آیات کی تفسیر، ٹڈی دل کے پروں کی بھوری چھتری اور سیاہ راتوں کے تیز کروں کی طرح چھا جانے والا ہے۔ سموقان تو یقیناً اندھیرے کی گھنی پر چھائوں پر رونق اور خوش بخت گلیوں اور بڑی بڑی قوتوں کو نیست و نابود کر دینے والا ہے۔ طاقت کے متوالوں کو زیر کر دینے والے دیوتاؤں جیسا ناقابل تسخیر ہے۔ سموقان میں تیری لذت کی عربانی، مستی کے لمحوں جیسی جراثمدی، آگ کی طواست، خون تمازت سی تیری زور آوری، بیداری کے سیلاب اور آفتوں کے پتھر برسائی و خشتوں تیری طاقت کو سلام کرتا ہوں۔ یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے رکا۔ اس کے بعد اس نے گل گامش اور سموقان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے شروع کیا۔

سموقان اور گل گامش جو کچھ میں کہنے لگا ہوں غور سے سنو اس سے پہلے تم دونوں اور تمہارے عقیدہ مندوں کے خلاف عمروں کی کڑی دھوپ، تن و جان کھرام برپا کر دینے والی نفرت رکھتا تھا اس سے پہلے میں تم لوگوں کے خلاف ہوس کی آنکھیں پچھاتی دشمنی کی طرح آب دار تھا۔ لیکن میں اپنی اس دشمنی کو ختم کرتا ہوں۔ گل گامش اور سموقان اس مقابلے سے پہلے میں تم دونوں کے خلاف حیلہ سازی، طاق تھا تم دونوں کے خلاف عداوتوں کے شہر آباد کرنے میں ماہر تھا۔ تم دونوں کے خلاف میں حرص و ہوس کی منڈی کا ایک نہ جھکنے والا سوداگر اور جہرز خموں کی ایک ملنے والی مثال تھا پر سموقان اور گل گامش اس مقابلے میں تم دونوں نے یہ ثابت

اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔ اسی روز ان کدو اور دیو داسی زوستا کو رشتہ ازدواج میں پرودیا گیا تھا۔ اس طرح ان کدو اور زوستا میاں بیوی کی حیثیت سے گل گامش، سموقان اور نن سون کے ساتھ اریک کے محل میں رہنے لگے تھے۔

درمیان جو اختلافات ہیں وہ ویسے ہی رہیں گے اور انہیں وجہ تنازعات نہیں بنایا جائے گا یہ اس ہستی کو نہیں چھوڑنے والے، جس کی یہ بندگی اور عبادت کرتے ہیں ہم اپنے دیوتاؤں کو ترک کرنے والے نہیں ہیں۔ لہذا مذہب کے معاملے میں ہم اپنے اپنے رستے پر چلتے رہیں گے۔ لیکن ملکی اور وطنی مفادات میں ہم ایک دوسرے کے شہر بھانہ کام کریں گے۔

تموز جب خاموش ہوا تب گل گامش اور سموقان نے آپس میں تھوڑی صلاح و مشورہ کیا بعد میں اس صلاح و مشورے میں انہوں نے اپنی ماں نن سون کو بھی شامل کر لیا تھا۔ پھر تینوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تموز کی طرف گئے ان کدو بھی ان کے پیچھے تھے۔ تموز کے پاس آکر وہ سب ر کے پھر گل گامش نے تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

تموز اس مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے جو کچھ تم نے کہا ہے تمہاری گفتگو سے میرے سارے شہادت اور تمہارے خلاف میری ساری نفرتیں اور کردہ رہا ہے تم نے میرے اور سموقان کے متعلق یہ بات بھی خوب کہی کہ ہم اپنے اس اللہ ترک کرنے والے نہیں جس کے سامنے ہم سجدہ ریز ہوتے ہیں جس کی ہم بندگی اور عبادت کرتے ہیں ساتھ ہی میں تم پر یہ بھی انکشاف کر دوں کہ چونکہ اب اس عقیدہ میں ان کدو بھی شامل ہو گیا ہے وہ بھی ہمارے ہم نوا، ہم عقیدہ ہے ساتھ میں، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب تمہیں بھی یہ احساس ہو گا کہ بت ہیں انہیں ہم خود بناتے ہیں خود ہی ان کی پوجا پاٹ کرنے لگتے ہیں ورنہ عبادت بندگی اور پرستش کے لائق صرف وہ میرا اللہ ہے جو سارے جہانوں کا خالق، مالک پانے والا ہے۔ تموز اگر آج سے تم ہمارے خلاف اپنی دشمنی اور عداوت اور کردہ ختم کرتے ہو تو ایسا ہی تم اپنے لئے ہمیں بھی پاؤ گے اب جس قدر یہاں لوگ مذہب ہیں میں، سموقان اور ان کدو ان لوگوں کی ضیافت کا اہتمام کریں گے اس کے بعد یہاں سے رخصت ہونا۔

تموز نے گل گامش کو اس گفتگو سے، اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ پھر گل گامش اور سموقان کی طرف سے وہاں جمع ہونے والے لوگوں کی بہترین ضیافت

ایک بول پڑا۔

اے بادشاہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اپنے بادشاہ گل گامش نے آپ کی طرف روانہ کیا ہے۔ گل گامش نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ ماضی میں آپ بلا کسی وجہ کے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہوئے جو کچھ لوگل باندہ کے مشیر نے بتایا ہے وہ یہ کہ لوگل باندہ کی ایک حسین ترین لڑکی ہے جس کا نام ایلیم ہے اس سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے اس نے انکار کر دیا جس کی بنا پر آپ اس کی مملکت پر حملہ آور ہوئے۔ اس کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اسے بعلبک کے زندان میں ڈال دیا جب کہ اس کی بیٹی، اس کے بیٹے اریش اور اریش کی منگیتر کو وسطی لبنان کے ساحر انو کے حوالے کر دیا۔ جس نے اپنے سحر کے ذریعے ان کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی دو حصوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا۔

اے بادشاہ! گل گامش نے ہمیں آپ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ فی الفور بعلبک شہر خالی کر دیں۔ بعلبک کی مملکت جس طرح پہلے تھی اسے بحال کر دیا جائے لوگل باندہ کو پہلے کی طرح بعلبک کا حکمران تسلیم کیا جائے۔ ایلیم، اریش اور اریش کی منگیتر اراتائینوں کو جنہیں آپ نے بدنام زمانہ ساحر انو کے حوالے کیا تھا۔ انو کو حکم دیا جائے کہ ان کی زندگیوں سے اپنا سحر ختم کرے اور انہیں باعزت طور پر بعلبک شہر کی طرف روانہ کیا جائے بس ہمارے بادشاہ کا یہی آپ کے لئے پیغام ہے۔

گل گامش کا قصد جب خاموش ہوا تب شمالی لبنان کے حکمران اتانا نے ایک بلند قہقہہ لگایا۔ اس قہقہے میں طنز بھی تھا، ٹھٹھے و مذاق بھی پہنا تھا۔ پھر اتانا نے اپنے سامنے قریب ہی بیٹھے ہوئے اپنی سلطنت کے سپہ سالار میخو کی طرف دیکھا۔ میخو کے چہرے پر بھی طنزیہ سی مسکراہٹ تھی پھر اتانا نے اپنے سپہ سالار میخو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میخو میرے عزیز گل گامش کے قصدوں نے جو کچھ کہا وہ تم نے سنا۔ گل گامش جو صرف عراق کا حکمران ہے، ہم سے نہ صرف مطالبہ کر رہا ہے بلکہ ہمیں ایک طرح سے حکم دے رہا ہے کہ ہم بعلبک کی سلطنت کو بحال کر دیں۔ ایلیم جس سے ہم

شمالی لبنان کا حکمران اتانا اپنے مرکزی شہر کیش کے محل میں اپنے لشکریوں کے سالار اعلیٰ اور دیگر سرکردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سامنے گل گامش کے دو قصدوں کو پیش کیا گیا جب چو بدار گل گامش کے دونوں قصدوں کو کیش کے فرمانروا اتانا کے سامنے لایا تو اس وقت محل کے اس کمرے میں پوری طرح خاموشی تھی۔ گل گامش کے دونوں قصدوں کو اتانا کے سامنے قریب ہی کھڑا کرنے کے بعد چو بدار اپنے عصا نما نیزے کو سنبھالتا ہوا دونوں قصدوں کے ذرا پیچھے فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔ آخر کمرے کی اس خاموشی کو کیش کے فرمانروا اتانا نے توڑا۔ اس نے گل گامش کے دونوں قصدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

عراق کے حاکم گل گامش کی طرف سے آنے والے قصد، داروغہ نے میرے سامنے پیش کرنے سے پہلے، مجھے تمہارے آنے کی مکمل تفصیل تو نہیں کہی، تاہم اس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تم عراق کے بادشاہ گل گامش کی طرف سے آئے ہو۔ تمہارے پاس گل گامش کا میرے نام کوئی پیغام ہے۔ میرے چو بدار نے تمہارے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد مجھے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ گل گامش کا یہ پیغام بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ سے متعلق ہے اب جبکہ تمہیں میرے سامنے پیش کیا گیا ہے تفصیل سے کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

کیش کا فرمانروا اتانا جب خاموش ہوا تو گل گامش کے قصدوں میں سے

آنے والی نسلوں کے لئے ایک عبرت خیزی ہوگی اس نے ہم سے بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے کا مطالبہ کر کے اہتہا درجے کی گستاخی کی ہے۔ اور اسے اس کی گستاخی کا جواب ضرور ملنا چاہئے۔

اس کے ساتھ ہی اتانا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا سپہ سالار اعلیٰ میٹو اور دوسرے معززین بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ پھر اتانا اس کمرے سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد دوسرے لوگ بھی اس کمرے سے چلے گئے تھے۔ اس کے سپہ سالار میٹو نے اسی روز جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی طرف اتانا کا پیغام دے کر قاصد روانہ کر دیا تھا۔

محبت کرتے ہیں جسے ہم چاہتے ہیں اس کے بھائی اور بھائی کی منگیتراراتا کو انوکھی اسیر سے نکال کر بحفاظت بعلبک پہنچائیں یہ گویا گل گامش کا ہمارے لئے حکم ہے۔ کیا تم نے بھی سنا۔

جواب میں میٹو منہ سے تو کچھ نہ بولا لیکن اپنے چہرے پر طنزیہ اور غصیلی مسکراہٹ سجائے اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلادی۔ اس گردن ہلانے میں بھی اتانا کے لئے ایک پیغام تھا اس کے بعد اتانا نے کچھ سوچا پھر اپنے سامنے کھڑے گل گامش کے دونوں قاصدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

جو مطالبہ تم نے اپنے بادشاہ گل گامش کا ہمارے سامنے پیش کیا ہے اس کا جواب تو مجھے یوں دینا چاہئے تھا کہ تم دونوں کا سر کاٹ کر میں اس کی طرف روانہ کر دیتا لیکن میں تمہاری جان بخشی کرتا ہوں تم آج ہی یہاں سے واپس چلے جاؤ اگر تم نے زیادہ دن یہاں قیام کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تم دونوں کی گردنیں کٹا دوں گا۔ واپس جا کر تم دونوں گل گامش کو میرا یہ پیغام دو کہ اپنی موت کو وہ آوازیں نہ دے وہ ایک چھوٹی سی سلطنت کا مالک ہے اور جب ہم اپنا لشکر لے کر اس پر چڑھ دوں گے تو دنیا کے کسی بھی کونے میں اسے اپنے لئے پناہ گاہ نہ ملے گی بس تم اب جا سکتے ہو۔

اتانا کی اس گفتگو کے جواب میں گل گامش کے قاصد کچھ کہنا ہی چاہتے تھے لیکن پر وہ خاموش رہے۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کیش کے محل میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد میٹو کی طرف دیکھتے ہوئے اتانا بول پڑا۔

میٹو جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا ہمارا بہترین دوست، دست راست ایک طرح سے ہمارا بھائی ہے آج ہی ایک تیز رفتار قاصد اس کے مرکزی شہر چدن کی طرف روانہ کرو اور اسے میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ فی الفور گل گامش کی سرحدوں پر حملے کرنے شروع کر دے اس کی مملکت کے اندر گھس کر تباہی اور بربادی کا کھیل شروع کرے اس طرح گل گامش، حمبابا کے ساتھ ہی مصروف کار رہے گا اور اسے ہماری طرف دیکھنے کی جرات نہ ہوگی اور اگر اس سلسلے میں حمبابا کے خلاف گل گامش کامیاب ہوا تو ہم خود بھی حمبابا کی مدد کے لئے نکلیں گے اور اس گل گامش کو وہ سبق سکھائیں گے جو

گئی تھی۔ لمحہ بھر کے لیے ان کی گردنیں جھک گئی تھیں اس سے گل گامش ہی نہیں سموتان اور ان کدو نے بھی اندر لگا لیا تھا دونوں قاصد کوئی ناپسندیدہ جواب لے کر آئے ہیں پھر قبل اس کے ان تینوں میں سے کوئی بولتا گل گامش کی ماں نن سون بول پڑی۔

میرے بچو بچکاو نہیں، خوفزدہ نہ ہو، تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا جو کچھ اتانا نے کہا ہے بڑی بیباکی سے کہو ہم اتانا سے خوفزدہ ہونے والے نہیں ہیں۔
ان الفاظ سے دونوں قاصدوں کو کچھ حوصلہ ہوا۔ ان میں سے ایک نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

آقا جو پیغام آپ نے ہمیں دیا ہے وہ ہم نے اتانا تک پہنچایا لیکن اتانا نے اس پیغام کا تمسخر اور ٹھٹھہ اڑایا وہ بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے پر رضامند ہے نہ بعلبک کے حکمران لوگل بانده کی بیٹی ایلیم، بیٹے اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساحرانو سے رہائی دلانا چاہتا ہے آپ نے جو اتانا کے نام پیغام دیا تھا اسے اتانا نے اپنے لئے توہین، اپنے لئے بے عزتی خیال کیا ہے اور ہمیں خدشہ اور ڈر ہے کہ اتانا ہمارے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا ہے اس لئے کہ اس کے اطوار بتا رہے تھے۔ آقا یہی وہ پیغام ہے جو ہم اتانا کی طرف لے کر آئے ہیں۔

یہ پیغام سن کر گل گامش کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کی آواز گونجی اب تم جا کر آرام کرو اتانا کے ساتھ ہم نے کس طرح نپٹنا ہے یہ فیصلہ میں، سموتان اور ان کدو کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کروں گا اس کے ساتھ ہی ونوں محافظ نکل گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر گل گامش نے سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

سموتان میرے بھائی ہمارے مطالبے کے جواب میں اتانا نے جو پیغام بھجوایا ہے وہ تم نے سن لیا ہے میرے بھائی اس کے پہلے جس قدر میں نے کام کئے ہیں تمہارے ہی صلاح، مشورے سے کئے ہیں اور ان میں مجھے ہمیشہ کامیابی ہوئی۔ اتانا کے سلسلے میں جو کچھ تم کہو گے اس پر عمل کیا جائے گا اب بتاؤ بعلبک کے بادشاہ لوگل بانده، ایلیم، اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کے سلسلے میں کیا کرنا چاہئے میں

اریک شہر میں ایک روز گل گامش، سموتان، ان کدو اور ان کی ماں نن سون چاروں ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ گل گامش کے محافظوں میں سے ایک اندر آیا اور گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

آقا جو قاصد آپ نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے مرکزی شہر کیش کی طرف روانہ کئے تھے وہ لوٹ آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں پیش ہونا چاہتے ہیں اس انکشاف پر گل گامش ہی نہیں سموتان اور ان کدو بھی چونکے تھے۔ ان کدو کو بھی گل گامش اور سموتان نے سارے حالات بتا رکھے تھے لہذا وہ بھی پرشوق نگاہوں سے گل گامش کے محافظ کی طرف دیکھنے لگا تھا اس دوران گل گامش کی آواز گونج گئی۔

آنے والے قاصدوں کو فوراً میرے پاس لے کر آؤ تاکہ میں جانوں کہ شمالی لبنان کے حکمران اتانا نے میرے مطالبات کا کیا جواب دیا ہے۔

وہ محافظ باہر نکل گیا تھوڑی دیر کے بعد وہی دونوں محافظ کمرے میں داخل ہوئے جو اتانا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جو نہی وہ گل گامش کے سامنے آئے گل گامش نے بڑی بے تابی کا اظہار کرتے ہوئے ان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیزو کہو اتانا نے تمہیں میرے پیغام کے جواب میں کیا کہا ہے۔
گل گامش کے اس استفسار پر دونوں قاصدوں کے چہروں پر افسردگی چھا

میرے قاصدوں نے مجھے یہ بھی اشارہ دے دیا ہے کہ یہ جو پیغام ہم نے اتانا کی طرف بھجوا یا ہے اسے اتانا نے اپنے لئے توہین خیال کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ ہمارے خلاف کوئی انتقامی کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

ہماری آمد سے پہلے تمہارے بادشاہ لوگل بانده کی مملکت کو رہا کرانے، اس کی بیٹی ایلیم، بیٹی اریش اور اتانا کو اسیری سے نجات دلانے کے لئے میں اپنے بھائی سموقان سے مشورہ کرنے لگا تھا کہ تم آگے سن اشلات تم آج ہی اپنے شہر بعلبک کی طرف روانہ ہو جاؤ اپنے بادشاہ لوگل بانده کی خدمت میں حاضر ہونا جو اسیری کی زندگی بسر کر رہا ہے میری طرف سے اسے یہ پیغام دینا کہ عنقریب ہم اس کی رہائی اور اس کی مملکت کی بحالی کا کام سرانجام دیں گے میرے خیال میں تمہارے بادشاہ کے لئے اتنا ہی پیغام کافی ہے اب تم جا سکتے ہو۔

گلگامش کا جواب سن کر اشلات خوش ہو گیا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر اس نے باری باری گلگامش، سموقان اور ان کدو سے مصافحہ کیا آخر میں اس نے نن سون کو سلام کیا اس کے بعد وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد اشلات اریک سے اپنے مرکزی شہر بعلبک کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اشلات کے جانے کے بعد اس کمرے میں پھر تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

گلگامش! میرے بھائی اشلات کے آنے سے پہلے میں اپنی گفتگو کا آغاز کرنے لگا تھا کہ میں رک گیا میرے ذہن میں اس وقت جو تجویز ہے وہ کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے ہمیں بعلبک کے بادشاہ لوگل بانده، اس کی بیٹی ایلیم، بیٹی اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کا سامان کرنا چاہئے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ لوگل بانده کی رہائی سے پہلے ہمیں ایلیم، اریش اور اتانا کو ساعرانو کی اسیری سے نجات دلانی چاہیے۔

اس وقت تک ہمیں شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے رد عمل کا بھی پتہ چل جانے گا اگر ہمارے خلاف وہ لشکر کشی کرتا ہے تو پھر اس کا ہم ایسا منہ توڑ جواب دیں گے کہ اتانا کو سمجھ آجائے گی کہ ہم اس کے لئے کوئی ترنوالہ نہیں اگر وہ ہم سے ٹکراتا ہے تو ہم سے انتقام لینے سے پہلے اسے لوہے کے چنے چبانا ہوں گے۔

چاہتا ہوں کہ اتانا کو ان علاقوں میں سرکشی نہ کرنے دیں۔ اگر آج ہم خاموش رہے تو یاد رکھنا اتانا کے حوصلے بڑھیں گے بعلبک کے بعد وہ کسی اور ہمسائے کی طرف رخ کرے گا اسے بھی اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کی کوشش کرے گا اور پھر ایک روز ہماری بھی باری آئے گی ہم پر وہ بھی چڑھ دوڑے گا قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کیوں نہ ہم اتانا کے رستے پہلے ہی مسدود کر دیں۔

اس وقت سب سے پہلے ہمارا کام بعلبک کی مملکت کو بحال کرنا اور بعلبک کے بادشاہ لوگل بانده کی بیٹی ایلیم، اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساعرانو کے چنگل سے نجات دلانا ہے میرے بھائی بولوا اس سلسلے میں تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ گلگامش کی ساری گفتگو کے جواب میں سموقان گردن جھکائے تھوڑی دیر تک سوچتا رہا اس کے بعد اس نے گلگامش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

گلگامش میرے بھائی اس وقت میرے ذہن میں ایک ترکیب آتی ہے یہاں تک کہتے کہتے سموقان اچانک رک گیا کیونکہ عین اسی وقت جس کمرے میں وہ بیٹھے ہوئے تھے اس کے دروازے پر بعلبک کے حکمران لوگل بانده کا مشیر اشلات داخل ہوا تھا۔ دروازے کے قریب وہ رک گیا پھر گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ عزیز گلگامش! مجھے خبر ہوئی ہے کہ آپ کے جو قاصد شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ وہ لوٹ آئے ہیں اور اتانا کے جواب سے انہوں نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔ کیا اس سلسلے میں آپ سے میں کچھ جان سکتا ہوں۔

جواب میں اشلات کو گلگامش نے ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے کو کہا ایک نشست کی طرف اشلات کو بیٹھنے کا اشارہ بھی کیا اس پر اشلات آگے بڑھا اور جس نشست کی طرف گلگامش نے اشارہ دیا تھا اس پر وہ بیٹھ گیا تھا پھر گلگامش نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اشلات تمہارا کہنا درست ہے جو قاصد میں نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ کئے تھے وہ لوٹ آئے ہیں اتانا نے ہمارے مطالبات کو یکسر رد کر دیا ہے وہ بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے پر تیار نہیں تمہارے بادشاہ لوگل بانده کو بھی رہا نہیں کرنا چاہتا۔ ایلیم، اریش اور اتانا کو وہ ساعرانو کی ہی اسیری میں رکھنا چاہتا ہے اور

یہاں تک کہنے کے بعد گل گامش تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھا۔

سموqان میرے بھائی، میرے عزیز، میرے رفیق میں بھی جانتا ہوں کہ تم بھی بے پناہ سری قوتوں کے مالک ہو پر انو سے مقابلہ کرنا یاد رکھو جان جو کھوں میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

گل گامش کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سموqان کے چہرے پر پھر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

گل گامش میرے عزیز بھائی تمہارا میرے متعلق فکر مند ہونا قدرتی بات ہے اس لئے کہ تم مجھے اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھتے ہو لیکن جو کام ہمارے سامنے آیا ہے اسے ہم نے ہی کرنا ہے اور تو کوئی اس کے لئے آگے نہیں آئے گا سو ایلیم، ایش او اراتا کی رہائی کا سامان بھی مجھے ہی کرنا ہوگا اگر تم برا نہ مانو تو میں آج ہی اپنی مہم کا آغاز کروں گا اور اس مہم کا آغاز اکیلے کو ہی کرنا ہوگا مجھے امید ہے کہ میں انو ہی نہیں اس کے حواریوں کے خلاف خوب حرکت میں آؤں گا یہاں سے کوچ کرنے کے بعد جریرہ دلمون کا رخ کروں گا اپنے استاد محترم پشیمت سے وہاں ملوں گا۔

سموqان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ گل گامش نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

سموqان میرے عزیز بھائی مجھے تمہاری آج کی روانگی پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے لیکن میرے بھائی دیکھنا ساحر انو سے اگر تم نکرانا چاہتے ہو تو میرے بھائی بڑے محتاط رہنا اس کے ساتھ نکرانے سے پہلے اپنے استاد پشیمت سے مشورہ ضرور کرنا پھر جو کچھ وہ کہے اس کے مطابق عمل کرنا میری طرف سے یہ تشبیہ بھی اپنے ذہن میں رکھنا کہ انو اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ اس کی بیٹی عشثار ہے اور میں نے سن رکھا ہے عشثار بھی بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اور پھر انو کا محافظ ثور فلک ہے اس کے متعلق میں نے سنا ہے کہ انو جیسا ساحر ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار عجیب تر قوتوں کا مالک ہے اگر یہ انو، عشثار اور ثور فلک تینوں بیک وقت تمہارے اکیلے کے خلاف حرکت میں آگئے تو ڈرنا ہوں کہ میرے بھائی ان تینوں کے خلاف تم کیا جوابی کارروائی کر سکو گے۔

سموqان جب خاموش ہوا تو بڑی تشویشناک کیفیت میں گل گامش تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ بول پڑا۔

سموqان میرے عزیز بھائی میں جانتا ہوں تم بہت سی سری قوتوں کے مالک ہو اس کے باوجود مجھے خوف اور اندیشہ ہے کہ اگر ہم براہ راست ساحر انو سے نکرانے ہیں تو میرے بھائی کہیں وہ تمہاری ذات کے لئے نقصان دہ نہ بن جائے میں ہی نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ تم بھی اس راز سے واقف ہو کہ انو ایک بے مثال ساحر ہے اس کے پاس بے شمار قوتیں ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا لیکن سن رکھا ہے کہ انو کی سری قوتوں کے علاوہ اس کے پاس ایسی ارواح بھی ہیں جو اس کے لئے کام سرانجام دیتی ہیں میرے بھائی اگر ہم ایلیم، ایش اور اراتا کی خاطر براہ راست انو سے نکرانے ہیں تو کیا وہ ہمارے لئے نقصان کا باعث نہ بنے گا۔

جوب میں سموqان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے گل گامش کی طرف دیکھا۔

گل گامش میرے عزیز اس مہم پر میں اکیلا روانہ ہوں گا تم اور ان کدو نہیں رہو گے اور یہاں بیٹھ کر انتظار کرو گے کہ شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا ہمارے خلاف کیا انتقامی کارروائی کرتا ہے میں اکیلا انو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور انو کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے میں اپنے استاد محترم پشیمت سے اس کے جریرے دلمون میں جا کر ملوں گا۔ اس سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد ہی انو کے خلاف اپنی کارروائیوں کا آغاز کروں گا۔

میرے عزیز بھائی جو کچھ تم نے کہا ہے یہ ٹھیک ہے لیکن میں ڈرنا ہوں خوف کھاتا ہوں کہ انو تمہیں کہیں نقصان نہ پہنچائے میرے بھائی اگر ایسا ہوا تو یاد رکھنا میں گل گامش جیتے جی مرجاؤں گا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں بلکہ یوں کہو یا جانو کہ تمہارے بقیہ میں نہ ہونے کے برابر ہوں میرے عزیز بھائی میں چاہتا ہوں کہ ہمیں اتانا پر ہی زور ڈالنا چاہئے۔ اتانا ہی ساحر انو سے کہے کہ وہ ایلیم ایش اور اراتا کو رہا کر دے۔ میرا ارادہ یہی ہے کہ ساحر انو سے ہم براہ راست نہ نکرانیں۔ گل گامش نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

دھند میں لپٹی آپس اٹھیں گی یہ سب کچھ میں اکیلا نہیں کروں گا ان کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے اپنے رب اپنے اللہ اپنے مالک کو اپنی مدد کے لئے پکاروں گا اور مجھے امید ہے کہ میرا اللہ اپنے ماننے والے ایک حقیر اور عاجز انسان کو مایوس نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ ایک ایسا مہربان آقا ہے جو پکارنے والے کی پکار کو خوب سنتا ہے اور اس کا جواب بھی دیتا ہے اور تو نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ وہ ایسا خالق ہے ایسا رب ہے کہ جو نہ صرف اپنے بندے کے دل کے بھید تک کو جانتا ہے بلکہ مدد کرنے میں وہ اس کی رگوں سے بھی قریب تر ہے۔

سموqان کی اس گفتگو سے گل گامش نے ایک قہقہہ لگایا پھر وہ بول پڑا۔

سموqان تیری اس گفتگو نے میرے سارے خدشات میرے سارے خوف

رفع کر کے رکھ دئے ہیں۔ میرے عزیز بھائی تو نے میرے ارادوں کو میرے عزائم کو میرے دلوں کو جو ان کر دیا ہے اب میں خود یہ ارادہ کئے ہوئے ہوں کہ ہمیں انو ہی نہیں اس کے حواریوں کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے ایلیم، اریٹش اور اراتا کو انو سے رہائی دلانی چاہئے اس کے بعد ہمیں بعلبک کے شہر میں بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو اتانا کی اسیری سے نجات دلانی ہوگی سموqان میرے بھائی تم جو بھی کہتے ہو جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی سموqان اٹھ کھڑا ہوا پھر گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے

کہنے لگا۔

گل گامش میں اپنی زنبیل تیار کرتا ہوں اس کے بعد یہاں سے کوچ کروں

گا پھر گل گامش کے جواب کا انتظار کیے بغیر وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

سموqان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک سکوت طاری رہا اس دوران ان

کدو گہری سوچوں میں کھویا ہوا تھا پھر شاید اس نے کوئی فیصلہ کیا اس کے بعد اس نے

کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ عین اس لمحہ ان کدو کی بیوی زوستا اس کمرے میں داخل ہوئی اسے

دیکھتے ہی گل گامش کی ماں نن سون کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنے ہاتھ کے

اشارے سے اسے نن سون نے اپنے قریب بلایا اور اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا زوستا

ہتھ چپ آگے بڑھی اور نن سون کے پہلو میں بیٹھ گئی تھی اتنی دیر میں ان کدو پھر گل

گل گامش کی اس بات کے جواب میں سموqان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر گل گامش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سموqان کہہ رہا تھا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی پہلے اپنے عقیدے کو درست کرو۔ بدی کی ان قوتوں، گناہ کے ان گناہوں کے سامنے میں اکیلا نہیں ہوں میرا اللہ، میرا آقا، میرا مالک، میرا رب میرے ہاتھ ہے وہ ایسا بہترین، ایسا بے مثال، ایسا رحمدل مالک اور لاشریک آقا ہے کہ وہی آسمان پر بادلوں کی کشتیاں رواں کرتا ہے وہی جھینگروں کی شور کرتی بستیوں کو آباد کرتا ہے پھیلے بکھرے اندھیروں میں وہی جھلملاتی سنہری روشنیاں پھیلاتا ہے وہی لو کے کاندھوں پر بیٹھی زعفران اوڑھے دھوپ کو رواں کرتا ہے۔

گل گامش میں اپنے اسی آقا کے سامنے کشتول گدا دراز کرتا ہوں اپنے اسی مالک کے سامنے میں رحم کا طالب ہوتا ہوں میں اپنے اسی خالق کی بے انت مدد خواہاں ہوتا ہوں وہ میرا ایسا مالک ہے جو ہواؤں کے سمندر میں بے تاب موسموں کی داستاںیں رقم کرتا ہے وہ حرف کن کی اذان پر جمود وقت کو رواں کرتا ہے جو ہزاروں سالوں کے بکھرے صحیفوں کو خامسہ دل پر لکھی سطرود میں ڈھال دیتا ہے۔

گل گامش میں اکیلا نہیں ہوں میرے ساتھ میرا وہ مالک ہے جو جھونکے کو

طوفان، قطرے کو گرداب، ذرے کو صحرا بنا کے رکھ دیتا ہے مجھے امید ہے کہ اپنے اسی

آقا اپنے اسی مالک اپنے اسی اللہ اپنے اسی رب کی مدد کے باعث میں گناہ کے ان گناہوں

کے سامنے اجالوں کے سمندر میں نئے آدرش کی ابتداء کروں گا میں ان کی بدی کی گپھاؤں میں تھرکتی روشنی کی طرح گھستا چلا جاؤں گا ان کے سامنے میں نفرت سے لکھی

عبارتیں کھڑی کروں گا مجھے امید ہے کہ جب ان ظالموں، ان گناہگاروں کے سامنے میں

گزر تا ظالم وقت، روشنیوں کے فرغل، سر بستہ رازوں، برف کے تازیانوں اور آندھیوں

کے کالے رقص کی طرح آؤں گا تو مجھے امید ہے کہ اپنے اللہ، اپنے رب کی مدد کے

سہارے میں ان کے قلب کے آنکھوں میں غموں کی بارش کرتا چلا جاؤں گا میں ان کی

سکھ کی شال میں درد کی بے چہرگی کے بیوند لگاؤں گا اور جب ایسا وقت آئے گا، گل گامش تو دیکھنا ان کے سامنے عذابوں کی کالی راکھ اڑے گی ان کے دل کے معبود

گامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

جلک دو۔ بس ہمیں سموقان کا کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ گل گامش نے بڑے غور سے ان کدو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔
گل گامش یہاں تک کہنے کے بعد دم لینے کے لئے تھوڑی دیر رکھا اس کے بعد اس نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

ان کدو میرے عزیز بھائی تم نے ابھی سموقان کی سری قوتوں کا اندازہ لگایا نہ ان قوتوں کا اظہار اس نے تم پر کیا ہے اور ان قوتوں کا اظہار وہ اکثر و بیشتر نہیں کرتا تا وقتیکہ اس پر کوئی مجبوری نہ آن پڑے جہاں تک اس کے استاد پشیم کا تعلق ہے تو وہ بھی ہماری طرح موحد ہے ایک خداوند قدوس کی عبادت اور بندگی کرنے والا ہے وہ بھی بے شمار سری علوم کا ماہر ہے لیکن ان علوم کو وہ بنی نوع انسانی کی بہتری کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ان کدو تم یہ بھی دیکھ چکے ہو کہ سموقان بے پناہ جسمانی طاقت اور قوت کا مالک ہے اس طاقت اور قوت کا اظہار وہ تمہارے سامنے کر بھی چکا ہے ابھی تم نے سموقان کے ہتھیار نہیں دیکھے وہ ایسی تلوار استعمال کرتا ہے میرے خیال میں جو میں اور تم استعمال نہیں کر سکتے اس وجہ سے نہیں ہم اس تلوار چلانے کا ہنر نہیں جانتے بلکہ وہ تلوار اتنی وزنی ہے کہ چلاتے ہوئے ہم اسے سنبھال نہیں سکتے ابھی سموقان جب تلوار کے آتے تو پھر تم اس کی تلوار دیکھنا جو چلتی ہے تو فضاؤں کے اندر ایک سماں باندھ کے رکھ دیتی ہے اور اس کی تلوار کے سامنے موت سائیں سائیں کرتی ہے۔

میرے عزیز میں نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ انوکا جو محافظ ثور فلک ہے وہ اپنی سری قوتوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی جسمانی طاقتوں کی وجہ سے اس وقت دنیا کا طاقتور ترین شخص خیال کیا جاتا ہے میں نے اسے دیکھ تو نہیں رکھا لیکن سن رکھا ہے کہ ثور بھی ہے کہ ثور فلک جیسا طاقتور انسان آج تک پیدا ہوا ہی نہیں لیکن مجھے اس سلسلے میں شک گزرتا ہے وہ اس بنا پر کہ میں نے بھی سموقان جیسا طاقتور انسان سمجھا ہی نہیں نہ آج تک کوئی دیکھا ہے اگر ثور فلک کا مقابلہ کسی وقت یا کسی روز میرے بھائی سموقان سے ہوا تو میرا دل کہتا ہے کہ سموقان، ثور فلک کو اپنے سامنے بخت کر کے

گل گامش میرے عزیز بھائی جیسا کہ میں اب تمہیں اور سموقان کو بھائیوں کو طرح سمجھنے لگا ہوں تو میں سموقان کے متعلق متفکر ہوں میں نے اس سے پہلے بعلبک کی طرف سے آنے والے بوڑھے شخص اشلات سے بھی کئی ملاقاتیں کی ہیں اس کے علاوہ مجھے تمہارے پاس اور اپنی ماں نن سون کے پاس اٹھتے بیٹھتے ساحر انوکا طاقت اور قوت کا اندازہ ہو چکا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ بے پناہ انوکھی قوتوں کا مالک ہے اور یہ کہ اس کی طرح اس کی بیٹی عشثار اس کا محافظ ثور فلک اسی کی طرح اور گنت خرق عادت قوتوں کے مالک ہیں پھر اس سے بھی بڑی بات کہ ملکہ ظلمات ارکا جو پشیم کے جہیزے کے سامنے ایک جہیزے کی مالک ہے وہ بھی عجیب و غریب طاقتوں اور قوتوں کی مالک ہے اور اس کے ساحر انوکے ساتھ بہترین تعلقات ہیں لہذا سموقان کے خلاف ملکہ ظلمات ارکا بھی حرکت میں آسکتی ہے یوں سموقان کا انوکا عشثار ثور فلک اور ملکہ ظلمات، چاروں کے خلاف اکیلا نکلنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے ان چاروں قوتوں سے گل گامش، میرے بھائی کسی طریقہ، کسی جتن کے ساتھ ہمیں پنپنا چاہئے۔

ان کدو میرے بھائی جن خدشات اور خطرات سے تو نے آگاہ کیا ہے ان کا اظہار میں بھی سموقان سے کر چکا ہوں۔ سموقان نے جو جواب دیا ہے وہ بھی تم سن چکے ہو ان کدو میرے عزیز بھائی اب میں ان خدشات اور خطرات کو جھٹک چکا ہوں میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ سموقان تیرے اور میرے جیسا عام انسان نہیں ہے یہ بھی بے پناہ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے اور سب سے بڑی بات کہ اس کے پاس ام اعظم ہے۔ ہر برے موقع پر یہ ایسا کام کر دکھاتا ہے جو بظاہر ناممکن دکھائی دیتے ہیں اور پھر یہاں سے روانہ ہونے کے بعد یہ براہ راست انوکا، عشثار، ملکہ ظلمات ارکا یا ثور فلک سے نہیں ٹکرانے کا بلکہ یہاں سے یہ سیدھا اپنے استاد محترم پشیم کا رخ رکے گا میرے خیال میں پشیم کے متعلق تم نے سن رکھا ہو گا وہ اسے کوئی اچھا ہی مشورہ دے گا اور ان قوتوں سے پنپنے میں ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی مدد کرے لہذا یہ جو تم سموقان کے متعلق اپنی پریشانی کا اظہار کر رہے ہو تو ان پریشانیوں اور تفکرات کو میری طرح

کو حرکت میں لاسکتا ہے۔ اس لئے کہ سموتان کی تلوار کافی بھاری، وزنی اور غیر معمولی چوڑے پھل کی تھی۔

ان کدو تھوڑی دیر تک اس تلوار کا جائزہ لیتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک توصیفی نگاہ سموتان پر ڈال لیتا تھا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ سے تلوار سموتان کی نیام میں ڈالی۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں بازو پھیلائے اور سموتان سے گلے ملتے ہوئے اس نے سرگوشی کی۔

سموتان میرے بھائی میں جانتا ہوں کہ تم ایک انتہائی خطرناک مہم پر نکل رہے ہو۔ میری تمہاری لئے دعا ہے کہ خداوند دو جہاں اور وہ آقا، وہ مالک جو سارے جہانوں کا مالک اور خالق ہے اس مہم میں تمہاری مدد کرے اور مہم میں تم کامیاب و کامران لوٹو۔

ان کدو کے بعد سموتان آگے بڑھ کر گل گامش سے گلے ملا۔ گل گامش نے بھی اس کی کامیابی کے لئے دعائیں دیں پھر جب وہ پیچھے ہٹا تو نن سون اور زوستا بھی آگے بڑھیں وہ بھی اسے اس کی کامیابی اور فوز مندگی کے لئے دعائیں دینے لگی تھیں۔

اس کے بعد سموتان اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تھا اور اسے ہانک دیا صدر دروازے تک وہ اپنے گھوڑے کو آہستہ آہستہ ہانکتا رہا۔ گل گامش، نن سون اور زوستا اس کے گھوڑے کے پیچھے پیچھے تھے۔ صدر دروازے پر آکر وہ چاروں رک گئے۔ صدر دروازے سے نکل کر سموتان نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسے سرپٹ دوڑا دیا تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان چاروں کی نگاہوں سے اونچھل ہو گیا تھا۔

سموتان کے نگاہوں سے اونچھل ہونے کے بعد وہ چاروں مڑے اور اسی کمرے کی طرف چل دیئے جس میں سے وہ سموتان کے ساتھ چاروں نکلے تھے۔ راستے میں اچانک ان کدو کو کوئی خیال گزر اور گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی جس طرح اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر سموتان یہاں سے نکلا ہے راستے میں اکیلا سموتان اگر انو اس کی بیٹی عشثار یا ثور فلک کے ساتھ نکلے گا تو اس پر حملہ آور ہوتا ہے تو میرے اس سوال کے جواب میں کیا تاثرات ہوں گے۔

رکھ دے گا بہر حال اگر کبھی یہ مقابلہ ہوا تو یہ مقابلہ انتہا درجے کا دلچسپ ہو گا اس لئے کہ دونوں ہی ہار ماننے والے نہیں ہیں۔

گل گامش کی اس ساری گفتگو کا جواب ان کدو دینا ہی چاہتا تھا کہ عین لمحہ سموتان اس کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے اپنے بائیں کندھے پر چڑے کی ایک لمبی زنبیل چڑھار رکھی تھی اس کی پیٹھ پر تیروں سے بھرا ہوا ترکش تھا بائیں کندھے کی کمان لٹک رہی تھی جبکہ اس کے دائیں کندھے پر ایک خاصا بڑا اور وزنی کھانا چڑے کا تھیلا بھی تھا۔ سموتان جس وقت کمرے میں آیا اس وقت اس کی تعظیم میں گل گامش ہی نہیں ان کدو، نن سون اور زوستا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاید وہ اسے رخصت کرنا چاہتے تھے پھر سموتان نے گل گامش کو مخاطب کیا۔ گل گامش میرے عزیز بھائی میں اپنے گھوڑے کو بھی تیار کر کے آ رہا ہوں اب میں تم لوگوں سے رخصت ہوں اس کے ساتھ سموتان مڑا اس کمرے سے باہر آیا گل گامش، نن سون، ان کدو اور زوستا اس کے پیچھے پیچھے تھے اپنے گھوڑے کے پاس آکر سموتان رک گیا اس کے پیچھے چاروں بھی رک گئے تھے کمان اور تیروں کا ترکش اس نے گھوڑے کی زین سے باندھ لیا اور اپنا چرمی تھیلا بھی زین سے اس نے باندھ دیا تھا اس موقع پر ان کدو، سموتان کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سموتان میرے عزیز بھائی تمہاری غیر موجودگی میں گل گامش نے تمہارا تلوار کی تعریف کی ہے کیا میں تمہاری تلوار دیکھ سکتا ہوں۔

ان کدو کے اس سوال پر سموتان کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس کا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر چلا گیا جب اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار نیام سے کھینچی، ان کدو کی آنکھیں چند یا کر رہ گئی تھیں وہ ایک برق کی طرح چمکتی ہوئی تلوار تھی جس کا پھل کافی چوڑا تھا تلوار خاصا لمبی تھی۔ تلوار کے نچلے حصے میں بالکل دستے کے قریب گہرے آتشی رنگ میں نمایاں طور پر لفظ "اللہ" لکھا ہوا تھا۔ ہاتھ بڑھاتے ہوئے ان کدو نے سموتان سے تلوار لے لی۔ تلوار کو پکڑے ہوئے ان کدو دنگ رہ گیا تھا اس لئے کہ تلوار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد کدو اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ اس تلوار کو اس طرح نہیں چلا سکتا تھا جس طرح وہ اپنی

جواب میں گل گامش نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر وہ ان کدو کی طرز دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ان کدو یہ جو سموقان یہاں سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر گیا ہے تو صرف طاہری بھرم رکھنے کے مترادف ہے ورنہ یاد رکھنا سموقان کے پاس ایسی کئی سری قوتیں ہیں کہ وہ انسانی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہوئے لمحوں کے اندر، مہینوں کے فاصلے سمیٹ سکتا ہے لیکن اپنی ان قوتوں کو سموقان ضرورت کے بغیر استعمال نہیں کرتا انتہائی اہم ضرورت کے وقت وہ ایسی قوتوں کو حرکت میں لاتا ہے ورنہ وہ اپنی عام زندگی میں عام انسانوں جیسا ہی تاثیر دیتا ہے۔ اب اگر یہ اکیلا گھوڑے پر سوار ہوا ہے تو تم فکر مندی نہ کرو وہ گھوڑے کے بغیر بھی سفر کر سکتا ہے اگر یہ چاہے تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے لمحوں کے اندر اپنے استاد محترم پشیم کے پاس جا جائے لیکن اکثر و بیشتر وہ اپنی ایسی قوتوں کو استعمال نہیں کرتا۔ گل گامش تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

ان کدو میرے بھائی تم جانتے ہو کہ سموقان کو میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز خیال کرتا ہوں گو میں نے اس پر انکشاف نہیں کیا لیکن میں ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے کچھ مخبر اس کے پیچھے روانہ کرنے لگا ہوں جو مجھے سموقان کی خیریت اور اس کے حالات کے متعلق اطلاع دیتے رہیں گے تاکہ میں اس کے متعلق مطمئن رہوں تم اپنا کمرے میں بیٹھو میں کچھ مخبروں کو روانہ کر کے آتا ہوں۔

نن سون، ان کدو اور زوستا جا کر اسی کمرے میں بیٹھ گئے تھے جہاں سے انہوں نے اٹھ کر سموقان کو الوداع کیا تھا۔ گل گامش محل کے دوسری طرف چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوٹا اس نے سموقان کے پیچھے اپنے مخبر روانہ کر دیئے تھے۔ پھر وہ اسی کمرے میں ان کدو، اپنی ماں نن سون اور زوستا کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر وہ شمال لبنان کے بادشاہ اتانا کے متوقع جوابی حملے کے متعلق گفتگو کرنے لگے تھے۔

آتش گرفتہ سورج اپنے رنگوں کی خوش تابی، اپنی زرفشاں روشنیوں کی ردا کو سمیٹتا ہوا نئی سمتوں کے سفر کا آغاز کرنے کے لئے پیاسی ریت پر چلتا چلتا اپنی اڑانوں کے افق کے اس پار غروب ہو رہا تھا۔ شام تنہائی میں شفق کی پکھلتی پرچھائیاں مکھڑ گئی تھیں۔ روشنیوں کے تھکے چور بدن، زرد پتوں کی کہانیوں، دھول اڑاتے راستوں کی داستاؤں کی طرح کوچ کرنے لگے تھے۔ چاروں طرف صحرا کی طرح خالی شب اور خود سے کوسوں دور آگہی کے سلسلوں کی طرح خاموشی طاری ہونے لگی تھی۔ اندھیرے ہر شے پر کچھ اس طرح وارد ہونے لگے تھے جیسے سوچوں کی دہلیز پر خوفناک آسیب اور سراب نزل کرتے ہیں۔

اپنے گھوڑے کو بھگاتا ہوا سموقان بحرہ روم کے کنارے ایک سرانے بنا بوسیدہ سی عمارت کے سامنے رک گیا وہ عمارت بڑے بڑے پتھروں سے بنائی گئی تھی دو منزلہ تھی اور اپنی بنیت اور قدامت کی بناء پر آسیوں کا مسکن لگتی تھی۔ یہ عمارت سدوری نام کی اس عورت کی تھی جو ان علاقوں میں پھلوں کے رس نکال کر بیچنے کا کاروبار کرتی تھی۔ ان علاقوں میں دو ہی ایسے اشخاص تھے جو سموقان کے استاد پشیم کے خیر خواہ اور اس کی حفاظت میں تھے ایک سدوری نام کی عورت جو پھلوں کا رس نکال کر بیچتی تھی دوسرا ارشا بنی نام کا وہ ملاح تھا جو اپنی کشتی کے ذریعے بحرہ دلمون میں رہائش پذیر، خدا کے برگزیدہ بزرگ پشیم سے رابطہ قائم کر سکتا تھا۔

نہیں کر سکتا۔ اگر اس مہم کو سر نہ کیا گیا تو یاد رکھنا ان علاقوں کے لوگ تمہارے استاد پشیم کی اہمیت کو کم کر دیں گے۔
سدوری کی اس گفتگو سے سموقان کسی قدر پریشان ہو گیا تھا پھر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
سدوری کھل کے کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو اس کے بعد میں تمہاری گفتگو کا جواب دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینے کی بجائے سدوری نے اس شخص کو مخاطب کیا جو ابھی تک سموقان کے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا تھا۔

سموقان کے گھوڑے کو اندر لے جاؤ اس کی زین اتار دو۔ زین کے ساتھ سموقان کا جو سامان بندھا ہوا ہے اسے زین کے ساتھ ہی رہنے دو تاہم گھوڑے کے چارے دانے کا بندوبست کر دو۔ میں سموقان کو اپنے کمرے کی طرف لے جا رہی ہوں۔ اس پر وہ جوان فوراً حرکت میں آیا سموقان کے گھوڑے کو اس عمارت کے اندر لے گیا۔ سدوری، سموقان کی طرف متوجہ ہوئی۔ سموقان میرے بچے میرے بیٹے میرے ساتھ آؤ اندر بیٹھ کے میں تفصیل سے تمہارے ساتھ گفتگو کرتی ہوں۔ سموقان جب چاپ سدوری کے ساتھ ہوا لیا تھا۔

سدوری اسے ساتھ لے کر عمارت کے ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ خود نشست پر بیٹھ گئی، اپنے سامنے اس نے سموقان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب سموقان وہاں بیٹھ گیا تب سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان قبل اس کے کہ میں تمہیں اس مہم سے آگاہ کروں پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے۔

جواب میں بڑی تفصیل کے ساتھ سموقان نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہونے، اس کی مملکت پر قبضہ کرنے، اس کی حسین و جمیل بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے ایش اور ایش کی منسوبہ اراتا کو ساحر انوکے حوالے کرنے اور انوکے ان تینوں کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی دد حصوں میں تقسیم کرنے سے متعلق تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ

اس پرانی اور بوسیدہ عمارت کے سامنے آکر جب سموقان اپنے گھوڑے سے اترتا تو ایک شخص بھاگا بھاگا آیا اور اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی شاید وہ سموقان جاننے والا تھا اسے دیکھتے ہی سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ سموقان بڑھ اس کی طرف بڑھا تو اس نے گھوڑے کی نگام چھوڑ دی شاید وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ سموقان اس سے مصافحہ کرے گا لہذا اس نے مصافحہ کرنے کے لئے اپنے دونوں بازو بڑھا دیئے تھے۔ سموقان پھر آگے بڑھا اس نے اس شخص کے بڑھے ہوئے ہاتھ ہٹا دیئے اور اسے اپنے ساتھ بغل گیر کر لیا تھا۔ سموقان کی اس حرکت سے وہ شخص خوش ہو گیا تھا۔ جب سموقان علیحدہ ہوا تو اس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کیا سدوری اندر ہے؟ میں اس سے مل سکوں گا میں زیادہ دیر تک یہاں قیام نہیں کروں گا مجھے ارشابی سے بھی ملنا ہو گا اسی کی کشتی میں بیٹھ کر میں اپنے استاد پشیم کی طرف جاؤں گا اور اپنے گھوڑے کو یہیں رہنے دوں گا۔
وہ شخص سموقان کی اس گفتگو کا

جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس عمارت کے اندر سے ڈھلتی ہوئی عمر کی ایک عورت نکلتی اسے دیکھتے ہی سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ اس کی طرف بڑھا بڑی ارادتمندی سے اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سدوری! محترم خاتون تم کیسی ہو وہ عورت جسے سدوری کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا آگے بڑھی، بڑے پیار بھرے انداز میں اس نے سموقان کے سر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا پھر بڑی شفقت سے وہ کہنے لگی۔

سموقان میرے بیٹے مجھے تمہارے آنے کی اطلاع تو نہیں تھی۔ دروازے کے قریب ہی تھی کہ مجھے باہر تمہاری آواز سنائی دی۔ تم جانتے ہو کہ تمہارا آواز کو میں پہچان سکتی ہوں اسی لیے میں بھاگی بھاگی باہر چلی آئی۔ میرے بیٹے تم کہو؟ تمہارا بادشاہ گل گامش کیسا ہے؟ گل گامش کی ماں نن سون کس حال میں ہے اور یہ تو کہو کہ تم اب ان علاقوں میں آئے ہو تو تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟

سموقان میرے عزیز بیٹے! یہاں سے کوچ کرنے سے پہلے ان علاقوں میں ایک ایسی مہم تمہاری منتظر ہے جسے میرے خیال میں تمہارے علاوہ اور کوئی سر نہ

دشمن خیال کریں۔

سومقان میرے بچے! میخو اور اس کی بیٹی نوط پشیم کے انتہا درجے کے دفا دار ہیں ابھی تک وہ ثور فلک کی باتوں میں نہیں آئے نہ اس کا کہا انہوں نے مانا ہے۔ میرا خیال ہے ثور فلک یہاں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرے گا۔ ایک دو دن وہ شاید دیکھے اور اگر میخو اور اس کی بیٹی نوط نے اس کا کہا نہ مانا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ وہ ان دونوں کو یہاں سے اٹھا کر لے جائے گا تم جانتے ہو کہ ثور فلک بے پناہ قوتوں کا مالک ہے۔ لہذا کوئی بھی میخو اور اس کی بیٹی نوط کی مدد نہیں کر سکے گا۔ میرے بیٹے میں سمجھتی ہوں کہ تم بڑے اچھے وقت پر آئے ہو اپنی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے تم میخو کے ہاں جاؤ اور ثور فلک سے اس کی جان چھڑاؤ ورنہ یاد رکھنا اگر اس موقع پر ثور فلک کے خلاف ان لوگوں کی ہم نے کوئی مدد نہ کی تو پھر یقین رکھنا کہ سب لوگ ثور فلک کے دباؤ اور میخو اور نوط کے کہنے پر ہمارے استاد پشیم کے خلاف ہو جائیں گے۔

میرے بیٹے، میرے بچے! میں استاد محترم کے ملاح ارشابی کو اس کی طرف روانہ کرتی لیکن ارشابی گذشتہ کئی دنوں سے استاد محترم پشیم کی طرف ہی گیا ہوا ہے شاید وہ ایک دو دن تک لوٹ کر آئے۔ چونکہ ارشابی یہاں نہیں ہے لہذا میں ثور فلک کی ران حرکتوں کی اطلاع پشیم کو نہیں دے سکتی۔ میرے بیٹے شاید میرے خداوند کا ان علاقوں پر رحم اور کرم ہے کہ اس نے تمہیں ادھر روانہ کر دیا ہے میرے خیال میں اگر میں پشیم کو اس کی اطلاع کرتی تو وہ بھی ثور فلک سے نپٹنے کے لئے تمہیں ہی روانہ کرتے تو میرے عزیز بیٹے میں تم سے یہ درخواست کروں گی کہ ان علاقوں کے سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط کو ثور فلک سے بچاؤ۔

سدوری کی اس ساری گفتگو کا جواب سومقان دینا ہی چاہتا تھا کہ ایک دیوہیکل نوجوان اس کمرے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی سومقان کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی اس نوجوان کو دیکھتے ہوئے سدوری بھی خوش ہو گئی تھی پھر سدوری اپنی جگہ سے اٹھی اور آنے والے اجنبی نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی، ارشابی تم کب آئے ہو میرے بیٹے میں تمہارے لئے بڑی پریشان تھی ان علاقوں میں تمہاری غیر موجودگی میں ایک مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے اس مسئلے سے میں پشیم کو آگاہ

وہ انو سے ایلیم، ایش اور اراتینوں کو رہا کرنا چاہتا ہے اپنی اس مہم کی ابتدا کرنے سے پہلے وہ اپنے استاد محترم پشیم سے ملنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں اس سے مشورہ کرنا چاہتا ہے۔

سومقان میرے بیٹے تم بہت اچھی اور نیک مہم پر نکلے ہو لیکن جس مہم میں نشانہ ہی کرنا چاہتی ہوں وہ مہم بھی شاید اسی مہم کی ایک کڑی ہے میرے بیٹے! میرے بیٹے! گو جس مہم پر تم نکلے ہو یہ انتہا درجہ کی خطرناک اور دشوار گزار ہے لیکن مجھے امید ہے کہ تم جو ایک خدا، ایک اللہ کو ماننے والے ہو اپنے اس خالق کی مدد اور نصرت کے سہارے اس مہم کو کامیابی سے سر کر لو گے۔ میرے بچے! میرے بیٹے! میری دعا ہے کہ خداوند قدوس تمہیں، تمہاری اس مہم میں کامیاب و کامران کرے۔ میرے بیٹے! جس مہم کی نشانہ ہی میں تم سے کرنا چاہتی ہوں وہ کچھ اس طرح ہے۔

تم جانتے ہو کہ ساحر انو کے پاس ایک شخص ایسا ہے جس کا نام ثور فلک ہے۔ کہتے ہیں یہ جنگلی جانوروں سے بھی زیادہ تیز اور طاقت میں اس قدر ہے کہ کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جسمانی طاقت اور قوت کے علاوہ انو کی مانند اس کے پاس بے شمار سری قوتیں ہیں۔ یہ سحر کا بھی ماہر ہے جیسا کہ پشیم کے شاگرد کی حیثیت سے تم جانتے ہو کہ پشیم اور ساحر انو ایک دوسرے کو اپنا بدترین دشمن خیال کرتے ہیں۔ ہمارا استاد پشیم، نیکی کی علامت ہے۔ انو بدی کا پرستار ہے۔ انو کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ ہمارے علاقوں کے اکثر لوگ پشیم کے عقیدت مند ہیں۔ سومقان میرے بیٹے! ان ساری بستیوں کا ایک سردار ہے جس کا نام میخو ہے اس میخو کی بیوی مرچکی ہے اس کی اولاد صرف ایک بیٹی ہے جس کا نام "نوط" ہے یہ نوط بڑی خوبصورت ہے ساحر انو نے اپنے دست راست ثور فلک کو ان علاقوں کی طرف بھیجا ہے اور اسے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ ان علاقوں کے سارے لوگوں کو پشیم کے خلاف کیا جائے۔ چونکہ ان علاقوں کا سردار میخو ہے لہذا ثور فلک نے میخو سے رابطہ قائم کیا ہے۔ وہ گذشتہ دو دن سے میخو کے ہاں مقیم ہے اور میخو کو اس بات پر آمادہ اور تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ یہاں کے رہنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ پشیم سے اپنی ارادتمندی ختم کر کے اپنا پیشوا انو کو تسلیم کریں اور انو کو اپنا بہترین دوست اور پشیم کو اپنا بدترین

سدوری اور ارشابی اس کمرے میں ہی رک کر سموقان کا انتظار کرنے لگے تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لوٹا اس کے کندھے پر اس کی بڑی چرمی زنبیل لٹک رہی تھی۔ اس کی ڈھال، اس کا تیروں بھرا ترکش اس کی پیٹھ پر تھا۔ اس کی کمان، زنبیل والے کندھے پر لٹک رہی تھی۔ سر پر آہنی خود تھا۔ اس حالت میں وہ سدوری اور ارشابی کے پاس آیا اور پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دونوں میرے ساتھ آؤ میٹھو کی حویلی کی طرف چلتے ہیں۔ سدوری اور ارشابی چپ چاپ اس کمرے سے نکلے اوجھ وہ اس پرانی اور قدیم عمارت کے صدر دروازے پر آئے تب ایک دم دروازے پر سموقان رک گیا تھا۔ اس لئے کہ اس کے سامنے کچھ گھڑ سوار آکر رکے تھے۔ جنہیں دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ انہیں جان اور پہچان چکا ہے۔ یہ وہی لوگ تھے جنہیں گل گامش نے سموقان پر نگاہ رکھنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے روانہ کیا تھا۔ سموقان نے جب انہیں دیکھا تو تھوڑی دیر تک وہ مسکراتا رہا پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یقیناً تمہیں میرے بھائی گل گامش نے میرے پیچھے اسی لئے روانہ کیا ہو گا کہ تم مجھ پر نگاہ رکھو میں جانتا ہوں کہ میرے متعلق وہ بڑا فکر مند رہتا ہے میں نے ٹھیک کہا ہے نا؟

جواب میں آنے والے وہ سوار اپنے گھوڑوں سے اتر گئے پھر ان میں سے ایک سموقان کے قریب گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

عظیم سموقان! تمہارا کہنا درست ہے۔ گل گامش نے ہمیں آپ کے پیچھے اسی لئے روانہ کیا تھا کہ آپ کی سلامتی، آپ کی حفاظت کی خاطر ہم آپ پر نگاہ رکھیں۔ جواب میں سموقان نے انہیں ان سارے حالات کی تفصیل بتادی تھی۔ جو سدوری نے اس سے کہے تھے اس پر وہ سارے سوار سموقان کے گرد جمع ہو گئے پھر وہ کہنے لگے۔

محترم سموقان! ہم اپنے گھوڑوں کو اس حویلی کے اندر باندھ لیں پھر ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ سموقان نے اس سے اتفاق کیا انہوں نے اپنے گھوڑوں کو حویلی کے اندر باندھا پھر وہ بھی سموقان، سدوری اور ارشابی کے ساتھ ہوئے تھے۔

کرنا چاہتی تھی لیکن تمہیں نہیں تھے اس لئے میں بڑی پریشان تھی پھر خداوند قدوس! شکر ہے کہ تمہاری غیر موجودگی میں سموقان میرے پاس آ گیا ہے۔ مجھے امید ہے سموقان اس مسئلے کو ضرور حل کر لے گا۔

آنے والا نوجوان پشیم کا ملاح ارشابی تھا وہ ایک خالی نشست پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھے ہی سدوری نے میٹھو اور نوط کے متعلق سارے حالات تفصیل کے ساتھ کہہ دیئے تھے جواب میں ارشابی بول پڑا۔

سدوری، خاتون محترم اب ٹور فلک میٹھو اور اس کی بیٹی نوط پر زیادتی کرنا چاہتا ہے تو اس کی اطلاع پشیم کو کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہمارا بھائی سموقان یہاں چکا ہے میرے خیال میں یہ بڑے احسن طریقے سے ٹور فلک سے پیٹ لے گا گو اس سے پہلے ٹور فلک کا سموقان سے ٹکراؤ نہیں ہوا پر میرا دل کہتا ہے خداوند قدوس، ٹور فلک کے خلاف ہماری مدد کرے گا اور اگر سموقان اپنے خداوند، اپنے اللہ، اپنے رب کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہوا خم ٹھونک کر ٹور فلک کے سامنے آیا تو ٹور فلک کو ان علاقوں سے مار بھگانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ارشابی کی اس گفتگو کا سموقان نے کوئی جواب نہ دیا تاہم وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے بعد سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

ایسے حالات سے میں نظر پوشی نہیں کر سکتا۔ جہاں بدی اپنا گل کھلانا چاہے وہاں سے میں نظریں نہیں پھیر سکتا۔ ہم نیکی کے مناسدے ہیں جہاں کہیں بھی بدی ہے اس سے ٹکرانے کا عہد ہم نے کر رکھا ہے۔ سو سدوری اٹھ ان علاقوں کے سردار میٹھو کی رہائش گاہ تک میری راہنمائی کر میں دیکھتا ہوں ٹور فلک کیسے اس پر زیادتی کرتا ہے۔ گو میں نے سن رکھا ہے کہ ٹور فلک جسمانی طاقتوں اور اپنی خرق عادت قوتوں میں کوئی جواب نہیں رکھتا لیکن میں ایک خدا، ایک اللہ کو ماننے والا ہوں اور خداوند دو جہاں کے ماننے والے بدی کی قوتوں کے سامنے روگردانی نہیں کرتے۔ سدوری! اٹھ میٹھو کی رہائش گاہ تک میرے ساتھ چل۔ تھوڑی دیر رک میں اپنے گھوڑے سے اپنی زنبیل اتارتا ہوں اس کے بعد تمہارے ساتھ چلتا ہوں اس کے ساتھ ہی سموقان اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو، اور کس حیثیت سے تم نے اس حویلی میں قیام کر رکھا ہے۔ پر سنو جو سوال تم نے کیا ہے ایسا سوال سننے کا میں بھی عادی نہیں ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ثور فلک کے بھرے پر روح کی گہرائی تک انجانے سفر کی طرح غیض و غضب پھیل گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کے جھروکوں میں بے صوت بیابان کی درندگی کی سی بے کرائی اور ویرانگی چھا گئی تھی۔ اس نے پھر کھا جانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

اجنبی تیری بے ہنگم زہریلی باتیں، تیرا نفرت سے عبارت لہجہ، تیرا انداز گفتگو، چمکتی کرودھ کی لمبوں کی مانند ہے جسے میں نے یکسر ناپسند کیا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے ثور فلک رکا۔ اس لئے کہ عین اس موقع پر سردار میخو اور اس کی حسین و جمیل بیٹی نوط وہاں آن موجود ہوئے۔ وہ کچھ پوچھنا ہی چاہتے تھے کہ ثور فلک ایک بار پھر سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ اٹھا۔

اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے لیکن میں اپنا تعارف تم سے کراؤں کہ میرا نام ثور فلک ہے۔ میں جب حرکت میں آتا ہوں تو ہر ایک کے لئے حدیث غم انسان، مسلسل عذاب کا لمحہ، دور تک پھیلتی درد کی ریت اور بادلوں کے شور میں تشنہ لبوں کی بیاس بن جاتا ہوں۔ میں جب اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آتا ہوں تو ران کے دل کے رباب، ان کے تار انفاس پر ایسی ضرب لگاتا ہوں کہ انہیں توڑتا ہوں بادلوں کی زخمی چیخوں، پانی کی وحشی لہروں کی طرح ان پر چھا جانے کا فن اور صنایع بھی جانتا ہوں۔

دوسری جانب جب سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط دروازے پر آئے تو سدوری اور ارشابی نے انہیں آنکھ کا مخصوص اشارہ کیا جس پر وہ کسی قدر مطمئن ہو گئے تھے۔ اس موقع پر ثور فلک، میخو کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان کے متعلق کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ سموقان پہلے ہی بول پڑا۔

اجنبی سن میرا نام سموقان ہے میں اپنے چلنے والوں کے لئے، اپنے حمایتیوں کے لئے شعروں کے ملبوس معانی، پھولوں کی جوانی، رنگوں کی کہانی، فن پارہ معانی

سدوری کی اس قدیم حویلی کے عقبی حصے سے تھوڑی ہی دور ایک بڑا شروع ہو گئی تھی۔ سب اس بستی میں داخل ہوئے پھر ارشابی اور سدوری ایک حویلی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ سدوری نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ سموقان میرے عزیز بیٹے! یہ حویلی ان علاقوں کے سردار میخو کی ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس حویلی کے دروازے پر دستک دینی چاہئے؟ یا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

سموقان چند قدم آگے بڑھا اور اس نے حویلی کا جائزہ لیا۔ وہ ایک محل نما اور کافی وسیع و عریض حویلی تھی۔ حویلی کے اطراف کا بھی اس نے جائزہ لیا۔ حویلی کے دائیں بائیں اور پشت پر دور تک مکانوں کا سلسلہ تھا۔ تاہم حویلی کے سامنے ایک کھلا اور وسیع میدان تھا۔ تھوڑی دیر تک اس حویلی کے محل وقوع کا جائزہ لینے کے بعد سموقان آگے بڑھا اور خود اس نے حویلی کے دروازے پر دستک دی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد حویلی کا دروازہ کھلا اور دروازہ کھولنے والا خود ثور فلک تھا۔ ان سب نے دیکھا وہ ایک دیو پیکر، خوب کڑے اور کسے ہوئے جسم کا جوان تھا اپنے قد کاٹھ اور جسمانی ساخت میں وہ بالکل سموقان جیسا ہی تھا۔ دروازہ کھولنے کے بعد وہ تھوڑی دیر تک سموقان کو بڑی غور سے دیکھتا رہا پھر پوچھنے لگا۔

تم کون ہو اور اس حویلی کے دروازے پر تم نے دستک کیوں دی ہے۔ سموقان نے ایک گہری نگاہ ثور فلک پر ڈالی پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہنے لگا۔

اس حویلی میں میرا اکثر و بیشتر آنا جانا ہوتا ہے۔ پر اس حویلی میں تم مجھے اجنبی لگتے ہو۔ میں خود تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کون ہو؟ اور کس حیثیت میں تم نے حویلی کا دروازہ کھولا ہے؟ سردار میخو سے تمہارا کیا تعلق ہے؟

ثور فلک نے ایک کھا جانے والی نگاہ سموقان پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

میرے سوال کا جو جواب تم نے دیا ہے اجنبی! ایسا جواب سننے کا میں عادی نہیں ہوں۔ سموقان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ اور کسی قدر گہری نگاہوں سے ثور فلک کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

جانے دوں تب -----؟ اس پر سموتان آگ کے کھولتے لاوے کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ ایک دم وہ حرکت میں آیا اس نے ایسا زور دار دھکا ٹور فلک کو دیا کہ وہ لڑکھاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ پھر سموتان حویلی میں داخل ہوا اس کے پیچھے پیچھے سدوری، ارشاہی اور گنگا مش کے پیچھے ہوئے سارے مخبر بھی اس حویلی میں داخل ہو گئے تھے۔ جس وقت سموتان نے ٹور فلک کو زور سے دھکا دیا تھا اور ٹور فلک پیچھے ہٹ گیا تھا تو سموتان کی اس طاقت اور قوت کا اندازہ کرتے ہوئے لمحہ بھر کے لئے وہ پریشان ہوا تھا۔ سوچوں میں کھو گیا تھا کہ اس کی انہی سوچوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سموتان، سردار میخو اور نوط کے پاس گیا اور انہیں کہنے لگا۔

میں تم دونوں کا ہمدرد ہوں۔ میرا نام سموتان ہے۔ سدوری مجھے سارے حالات سے آگاہ کر چکی ہے۔ تم دونوں فکر مند نہ ہونا میں تمہاری مدد کے لئے پہنچ گیا ہوں۔ تم میرے استاد محترم لپشیتیم کا ہی عقیدت مند رہنا، ٹور فلک تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموتان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اتنی دیر تک ٹور فلک سنبھل کر قریب آیا اور قہر بھرے انداز میں سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اجنبی! میں جانتا ہوں کہ تو اپنا نام سموتان بتا چکا ہے۔ تیرے رویے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تیرا میرا نکر او ضرور ہو گا۔ تجھ پر وارد ہونے سے پہلے تجھ پر ضرب لگانے سے قبل، تیرا استیاس کرنے سے پہلے، تیرا حلیہ، تیرا چہرہ، تیرا جسم بگاڑ دینے سے پہلے بتا کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ تیرے حسب نسب کی کیا حیثیت ہے؟ تاکہ میں جانوں میرا دشمن کون ہے؟ اور تجھے کیسی اذیت سے اسے مارنا ہے؟

سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط سے ہٹ کر سموتان، ٹور فلک کی طرف متوجہ ہوا اور بڑی نرم روی سے کہنے لگا۔

ٹور فلک تو میرا نام تو جان چکا ہے۔ رہی بات حسب نسب اور حیثیت کی تو میں ایک ایسے آقا کا غلام ہوں جو بڑا مہربان ہے۔ میں ایک ایسے مالک کا بندہ ہوں جو صرف نوازا جاتا ہے اور مہربانی میں بڑا لاجواب ہے۔

سموتان کا یہ جواب سن کر ٹور فلک نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔ پھر اس نے

جیسا نرم رو، اور اراق مصور کے جمال، فطرت کے مرقع کمال جیسا جاں نثار اور تیز رو بام اور روشن رخ ایام جیسا قربانی دینے والا ہوں۔ سن لپنے دشمنوں لپنے مخالفوں کے لئے میں دھرتی کا سینہ ہلا دینے والی سمندر کی وحشی آوازوں، اندھی کالی راتوں کے پلٹے خوف، اور بے اعتمادی کے دھوپ چھاؤں کا خونی کھیل بن جاتا ہوں۔

جواب میں ٹور فلک نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا پھر اس کی کھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اجنبی لگتا ہے تو اپنی باتوں سے مجھے خوف زدہ کرنا چاہتا ہے اور میں خود دوسروں کے لئے نفس میں چھلکتے سورج کی تپش جیسا خوف بن جاتا ہوں۔ میں جب اپنی طاقت اپنے رنگ میں آتا ہوں تو پیڑوں کی شاخوں پر سمٹے پنکھ پکھیروں تک ہم جاتے ہیں۔ اگر میرے متعلق تفصیل سے سننا چاہتے ہو تو پھر غور سے سنو، میں ہی اپنے عزیزوں کے لئے چرواہوں کے بے ضرر گیت، سپنوں پر حقیقت کے پرتو جیسا نرم رو، عہد طفلی کی بساط، ہونٹوں کو چومتی فصاحتوں اور گنگنائی رواہتوں جیسا بے ضرر ہوں۔ جب کہ تیرے جیسے دشمنوں کے لئے تو میں کالی راتوں، بجز دنوں کی بجز، کتابوں کا خونی صفحہ، انسانیت کو مصلوب کر دینے والا جبر کا ڈنگ اور شام کے پیغام میں رقص ماتم خیز بن جاتا ہوں۔ اب تو بتاؤ مجھے میرا کون سا روپ پسند ہے۔

کون سا روپ تیرے سامنے لے کر آؤں تاکہ تو جان سکے کہ ٹور فلک کیا ہے؟

ٹور فلک کی اس گفتگو سے سموتان تاؤ کھا گیا تھا۔ پھر اس نے ابلتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

سنو ٹور فلک! میں خود اپنی ذات میں بجز توں کا بت شکن موسم، زرا صحراؤں میں طوفانوں کے بے روک جلال کی مانند ہوں میں خود حیات و قوت کا راز خواں اور لپنے قدموں میں ایک کارواں رکھتا ہوں۔ پہلے پیچھے ہٹ مجھے اندر جا کے علیحدگی میں سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط سے گفتگو کرنے دے اس کے بعد میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تمہاری ذات کا کون سا پہلو پسند ہے۔

جواب میں ٹور فلک دروازے پر اٹک گیا اور کہنے لگا کہ اگر میں تمہیں اندر

کھا جانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے درندوں کی سی غزاہٹ میں شروع کیا۔

سموقان! میں نہیں جانتا تھا کہ تم اس قدر ذلیل، اس قدر حقیر اس نر پست اور اس قدر گھٹیا نکلو گے۔ غلام ہو کر میرے منہ لگتے ہو۔

سموقان نے کھا جانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ بڑھڑھاتی ہوئی آواز میں بول پڑا۔

ٹور فلک! میں جس آقا کا غلام ہوں اس کے سامنے ہر انسان، ہر ذی روبر ہر جاندار کا عزم مفقود، زبان گنگ اور پاؤں شکستہ ہو جاتے ہیں۔ ہر چیز کے پاس!

وہی مستحق ہے وہی وہ عالی ذات ہے جو روزی رزق عطا کرتا ہے۔ ہر شے کے آثار احوال، اعمال اور انفس تک سے وہ واقف ہے۔ ٹور فلک میرا وہ ایسا لاجواب آقا ہے

کہ سینے میں چھپے رازوں تک کو جانتا ہے۔ وہی آسمان سے سحاب اور شفق اتارتا ہے۔ احمق اور نادان سن! میرا وہ بے مثال آقا ہی مہ و خورشید کو درخشندگی اور

ہر پکھیر و کو اس کی بولی عطا کرتا ہے وہ اس ساری کائنات کا مالک ہے میں اسے اپنا اللہ اپنا رب، اپنا مالک، اپنا خالق کہہ کر پکارتا ہوں۔ ظالم! وہی مہربان آقا ہے جو غلاموں

ہست و نیست کا کھیل رچاتا ہے۔ وہی رحمتوں کے مسکن، وہی برکتوں کی بستیاں آباد کرتا ہے۔ یہ کوہستان یہ بیابان، یہ خیابان، یہ گلستان اس کے لفظ کن کے باعث ہیں۔

وہ ایسا آقا ہے جو اپنے ایک اشارے سے روح و بدن کا تعلق قائم کرتا ہے۔ سمندروں کے پیچ و خم بھی وہی کھڑے کرتا ہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے تھوڑی دیر کے لئے ٹور فلک سوچوں میں کھو گیا تھا۔ پھر اس نے غیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تو اپنے جس آقا کا ذکر کر رہا ہے میں اسے نہیں جانتا پہلے یہ بتا کہ کن دیوتا دیوتاؤں کو ماننے والے ہوتا کہ میں تیرے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے تفصیل جان سکوں۔

سموقان نے اس بار پہلے سے بھی زیادہ قہر بھرے انداز میں کہنا شروع کیا۔ ٹور فلک میں صرف اپنے ایک رب، ایک اللہ کا ماننے والا ہوں۔ وہی بندگی

میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کے قابل ہے۔ اس کی شان ہی اس لائق ہے کہ ضرورت کے وقت اسے ہی مدد کے لئے پکارا جائے۔ اس کے علاوہ جتنے الہ ہیں جتنے بت، جتنے دیوی دیوتا ہیں میں ان پر لعنت

بھیجتا ہوں ظالم! میں تو بت شکن ہوں بت پرست نہیں۔ ٹور فلک نے ایک بار پھر سموقان کو مخاطب کیا۔

جس آقا کا تو ذکر کر رہا ہے اسے ذرا میرے سامنے تو لاتا کہ میں براہ راست اس سے گفتگو کروں۔

جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا تو کیسا نادان، جاہل اور احمق ہے وہ ایسا آقا ہے کہ کوئی بھی انسانی آنکھ اسے دیکھنے، اس کی ذات کا احاطہ کرنے

کی جرات، جسارت اور طاقت ہی نہیں رکھتی۔ وہ ہر جگہ موجود ہے چھوٹے سے چھوٹے ذرے، بڑے سے بڑے پتھر و کوہستانوں تک کے احوال وہ جانتا ہے۔ انسان کے ذہن

میں اس کے شعور میں، لاشعور میں بھی جو خیال نہیں آئے ہوتے میرا آقا، میرا وہ مالک ان کی بھی خبر رکھتا ہے۔ سموقان کی اس گفتگو سے ٹور فلک کے چہرے پر طنزیہ سی

مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا۔ ٹور فلک کچھ سوچتا رہا اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

سموقان تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اس قسم کی گفتگو کی ہے۔ تو پہلا شخص ہے جس نے میرے سامنے ایسی بے تمیزی کی باتیں کرنے کی جرات اور جسارت

کی ہے درنہ تیرے جیسی گفتگو کرنے والوں کو میں صرف ایک لمحے ہی میں بساط کی طرح لپیٹ کر رکھ دیتا ہوں۔ تو پہلا شخص ہے جس سے مجھے ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کا

لطف آئے گا جو کچھ میں تیرے خلاف کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کارروائی کو شروع کرنے سے پہلے میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ آج کا دن تیری زندگی کا آخری دن ہو گا اور

تیری عمر رواں کو زندگی کی آنے والی صبح دیکھنا نصیب نہ ہوگی۔ سموقان سے ہٹ کر ٹور فلک نے سردار میخو کی طرف دیکھا اور بڑے تلخ لہجے

میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ میخو ابھی اور اسی وقت اپنی بستی کے لوگوں کو حکم جاری کر دو کہ تمہاری

جوٹیلی کے سامنے جو کھلا میدان ہے اس میں جمع ہو جائیں۔ تم اور تمہاری بیٹی بھی وہاں

اے خدائے لازوال! تو بڑے بڑے آلات و سامان جنگ و جدل رکھنے والے شہنشاہوں کو لمحوں کے اندر بے ثروت و بے تنگ و نام کر دینے والا ہے۔ میرے اللہ تیری بخشش و سخاوت بے مثال ہے تو عاجزوں کو بے بسوں کو صرف اپنے حرف کن سے قہر ذلت سے نکال کر بے پایاں خلوص اور مہر میں کھڑا کرتا ہے۔

اے میرے اللہ میں تیرا ایک ادنیٰ غلام ہوں تیری ہی ذات کا وظیفہ خواں ہوں۔ میرے مولا میرے مالک تو ہی مخلوقات و موجودات کو جذبہ و احساس کی بنا لگیوں سے نوازتا ہے۔ البتہ یہ دشمن بچھ پرندامت کے بارگراں اور ہوس کی دلدل کی طرح نزل کرنا چاہتا ہے اس کے مقابلے میں یا اللہ مدد فرما میری نصرت کا سامان کر۔

اے اللہ میرا مقابل ان لوگوں میں سے ہے جو آدم کو مقام بشریت سے گراتے ہیں۔ جو لفظوں سے معافی کی ضیاء چھینتے ہیں۔ میرے اللہ تو ہی آندھیوں میں جگمگاتے چراغوں کی حفاظت کرتا ہے۔ تو ہی شکستہ دروہام کو زلزلوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ میرے اللہ تو ہی فطرت سے جوت و جوالا سے گرد آلود غموں کی بستیوں کو آشکارا کرتا ہے۔ میرے اللہ میں تیرا ماننے والا ہوں تیری ہی عبادت کرنے والا ہوں بوقت ضرورت صرف تیرے ہی سامنے دست طلب دراز کرنے والا ہوں۔ میرے اللہ مجھے اس قدر استطاعت دے کہ میں مقابل کے جسم و جان کی نیلی رگوں میں سمندر کے بیچ و خم کی طرح وارد ہو جاؤں۔ میرے اللہ مجھے قوت دے کہ میں محبت کو بے ثمر، چاہت کو بے اثر کرنے والے دشمن دین، اس دشمن انسان پر قلم زہر کی طرح وارد ہو کر اس کی ہر جراثیمی، اس ی ہر دلیری، اس کی ہر بے دینی اس کی بت پرستی کو بے بسکت، بے تہمت کرنا چلا جاؤں۔ میرے اللہ میری مدد فرما۔ میرے اللہ میری نصرت کا سامان کر۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا۔ وہ ایک طرح سے مطمئن تھا۔ پھر وہ اپنے آگے آگے چلنے والے ثور فلک پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے خاموشی سے آگے بڑھنے لگا تھا۔

ثور فلک اور سموقان، سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط کے ساتھ جب حویلی کے باہر کھلے میدان میں جمع ہونے والے لوگوں کے درمیان پہنچے تب میخو اور اس کی بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے ثور فلک کہنے لگا۔

موجود رہے۔ لوگوں کو جمع کرنے کا مقصد یہ کہ کہ تمہاری بستی کے لوگوں کو خبریہ جانے کہ میں کیسا طاقتور اور دراز دست ہوں۔ سموقان کی بدترین حالت میں ان سرداروں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں اور آخر میں اسے میں ذلت کی وہ موت ماروں گا۔ برسوں یادگار بنی رہے گی۔ جب تمہاری بستی کے لوگ اس سے کو دیکھیں گے تو اس کا منظر دوسری بستیوں کے لوگوں کے سامنے بھی پیش کریں گے۔ یوں سارے بستی کے لوگوں کو احساس ہو جائے گا کہ کسی بھی صورت میری اور ساحر انو کی نافرمانی نہیں کرنی۔ اب تم جاؤ اور بستی کے سارے لوگوں کو اپنی حویلی کے سامنے جمع ہونے کے لئے کہو پھر میں اس سموقان کے ساتھ اپنی اگلی کارروائی کی ابتداء کرتا ہوں۔

سموقان اپنی جگہ پر مطمئن اور خاموشی کھڑا رہا۔ اس کے پیچھے سدوری ارشابی اور گلگامش کے مخبر بھی کھڑے تھے۔ سردار میخو نے کچھ لوگوں کو حکم جاری کر دیا کہ وہ بستی کے سارے لوگوں کو اس کی حویلی کے سامنے جمع ہونے کا حکم دیں۔ حکم ملتے ہی ان کی آن میں مناد بستی میں گھوم گئے، پھر آناً فاناً سارے لوگ میخو کی حویلی کے سامنے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس کے بعد ثور فلک نے سموقان کو مخاطب کیا۔ سموقان! اگر تو میرا مقام، میری طاقت اور قوت دیکھنا ہی چاہتا ہے تو پھر میخو کی حویلی کے سامنے چل دیکھ وہاں کس قدر لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ وہاں میں تمہارے بتاؤں گا کہ کون زیر، کون زبر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ثور فلک حویلی کے پرانا میدان کی طرف ہو لیا تھا۔ سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط بھی اس کے ساتھ تھے۔ پچھلے سموقان، سدوری، ارشابی اور مخبر بھی ہو لئے تھے۔ میدان کی طرف جاتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سموقان نے بڑی عاجزی سے، بڑی انکساری سے ایک بار آسمان کی طرف دیکھا پھر وہ سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی عاجزی، بڑی رقت میں کہہ رہا تھا۔

اے اللہ، تو ہی میرا حفظ و والی، تو ہی میرا آقا اور مولا ہے۔ میرے اللہ جو میدان کی طرف میں جا رہا ہوں اس میں مجھے کامیاب و کامران رکھنا۔ اے میرے رب کریم تو ہی جذبوں کی صداقتیں، تو ہی فکر کی رفعتیں کرتا ہے۔ تو ہی طبقاتی تصادم اور دینی تضاد کو رفع کرتا ہے۔

تم دونوں باپ بیٹی باہر لوگوں میں جا کر کھڑے ہو جاؤ ایسا نہ وہ کہہ کر
سموقان کے ساتھ غصے اور غضبناکی میں، میں تم دونوں کا بھی خاتمہ کرتا چلا جاؤں۔ تم
وقت ٹور فلک سردار میخو اور اس کی بیٹی سے گفتگو کر رہا تھا۔ سموقان نے بھی سردار
اور شاہی اور گھاگھا کے مخبروں کو ارد گرد کھڑے لوگوں میں چلے جانے کا اشارہ کیا تھا
سموقان کا اشارہ ملتے ہی وہ سب پلٹے اور پیچھے ہٹ کے کھڑے ہو گئے تھے۔
کھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سموقان نے اپنی پیٹھ پر بندھا ہوا ترکش اور ڈھال اتار کر ایک طرف رکھ
دی۔ اس کے کندھے پر جو زنبیل اور کمان لٹک رہی تھی۔ وہ بھی اس نے اتار کر ترکز
کے پاس رکھی۔ پھر وہ ٹور فلک کے پاس آن، کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنی تلوار جو اس کی
سے لٹک رہی تھی اپنے پاس ہی رہنے دی تھی۔ جس وقت سموقان، ٹور فلک کے پاس
آیا، ٹور فلک نے بڑے زہریلے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔
سموقان اچھے تو نے پکارنا ہے پکار لے۔ تو نے اپنی مدد اپنی اعانت کے لئے
جس کو آواز دینی ہے دے لے۔ اس کے بعد میں جانتا ہوں کہ تیری زندگی کا خاتمہ
جائے گا کوئی تیری آواز سننے والا نہ ہوگا۔

سموقان چند قدم آگے بڑھا اور ٹور فلک سے بھی زہریلے انداز میں کہنے لگا۔
ٹور فلک تو بکتا ہے۔ بدی کے گماشتے تو نے ابھی تک میرا رنگ دیکھا
نہیں، میں نے اپنے جس آقا، اپنے جس رب، اپنے جس اند اپنے جس مالک کو پکارنا
پکار چکا اور وہ ایسا مہربان آقا ہے کہ تیرے جیسے گناہ کے گماشتے کے سامنے وہ میری
ضرور کرے گا۔ بلکہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تو نے اپنے جن بتوں، جن دیوتاؤں
آواز دینا ہے دے لے۔ اس لئے کہ میرا نام سموقان ہے، بت شکنی میرا کام ہے، تیرے
دیوتاؤں، تیرے بتوں کی شکنی کے ساتھ ساآ، یاد رکھنا میں تیری بھی شکنی کرتا چلا جاؤں
گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رکا تھا اس کے بعد پھر اس نے ٹور فلک
مخاطب کرتے ہوئے سلسلہ کلام جاری رکھا۔
ٹور فلک! یہ ارد گرد کھڑے لوگ تیرا اور میرا مقابلہ دیکھنے کے لئے
چین ہیں، آگے بڑھ کر مجھ پر پہلی ضرب لگا اور پھر اس کا رد عمل اور انجام دیکھ۔ میں

سموقان اتیری زبان پارہ چرب ہے۔ تیری باتوں میں زہر کا قلم، تیرے
انداز میں نفرت کی جواالا اور تیرے لہجے میں کرودھ کی گونجتی پیچھیں ہیں۔ ظالم میں جس
کے ساتھ انگاروں کا کھیل کھیلتا ہوں اسے بے منزل و بے ہدف بنا کے رکھ دیتا ہوں۔
جسے میں اپنا دشمن سمجھتا ہوں اس پر میں ہواؤں کی تلیوں کی طرح نزول کرتا ہوں۔
اسے بے سوز، بے رنگ و نانا توں بناتا چلا جاتا ہوں اور میرے سامنے اس کی حالت سونی
گیوں، دیران راستوں، بکھری راتوں اور بھولی باتوں کی سی ہو کر رہ جاتی ہے۔ جب تم
پر میری ایک ہی ضرب پڑے گی تو لکھ رکھ تو اپنے آپ کو فاصلوں کے سمندر میں دیار عم
کے مسافر کی طرح محسوس کر رہا ہوگا۔ اس وقت میری ضرب سے تیری سماعتوں میں
بے حسی، تیری بساطوں میں گرد اڑتی دکھائی دے گی۔
ٹور فلک جب خاموش ہوا تو سموقان نے اسی کی سے انداز میں بولتے ہوئے
اپنا شروع کیا۔
بدی کے پروردہ! گناہ کے گماشتے! مجھے باتوں میں اٹھا کر وقت مت ضائع
کرد۔ میں تجھے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں تمہیں پہلے ضرب لگانے کا موقع دیتا ہوں۔
آگے بڑھ کر مجھ پر ضرب لگاؤ۔ پھر اس کے بعد دیکھو کہ میں کیسے تمہارے تعصب کے
زندہان میں پل پل سکتے، لہجہ لہجہ جلتے عناصر کی طرح داخل ہوتا ہوں۔ میں تم پر یہ بھی
داخل کر دیتا ہوں کہ میری چند ہی ضربیں پڑنے سے تو اپنے جسم کو برف کی سل کی طرح
مجموعہ محسوس کرے گا پھر نہ اوسان تیرے بس میں رہیں گے نہ احساس تیری گرفت میں
باقی رہ جائیں گے۔ ٹور فلک میں دشت کا آئین ساز اور اجالوں کا پیغام رساں ہوں۔
تیرے جیسے گمراہ انسان جب بھی مجھ سے ٹکراتے ہیں میں ان کے کئے باعث درد و عذاب
بناتا ہوں۔ ان کے لئے میں تشنہ ناکامی کا فسوں کھڑا کرتا ہوں۔ آگے بڑھ کر مجھ پر ضرب

ایک دوسرے پر ضربیں لگانے لگے تھے۔
کافی دیر تک وہ ایک دوسرے کو اپنا ہدف بناتے رہے۔ ٹور فلک نے کئی ناقابل برداشت ضربیں سموقان کے پیٹ، اس کے کندھے، اس کے سر اور پسلیوں پر لگائیں تھیں۔ سموقان نے بھی کئی بار ٹور فلک کے پیٹ کو ڈھول کی طرح بجایا تھا اور اس کے کندھوں، اس کی گردن اور پسلیوں پر ایسی ضربیں لگائی تھیں جیسے کوئی پہلوان کسی کو اپنے گرز کا ہدف بناتا ہے۔

کچھ دیر تک دونوں جہم کر ایک دوسرے پر ضربیں لگاتے رہے۔ آخر ٹور فلک، سموقان کے سامنے دبتا دکھائی دینے لگا تھا۔ سموقان نے اس کی اس کیفیت کو بھی پہچان لیا تھا۔ لہذا اس نے پہلے سے بھی زوردار انداز میں ٹور فلک کو اپنی ضربوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ چار پانچ جب مزید ضربیں سموقان نے اپنی پوری طاقت اور قوت سے لگائیں تب ٹور فلک انتہائی بے بسی، انتہائی لاچارگی میں زمین پر گر پڑا تھا۔ سموقان آگے بڑھا اور اپنا دایاں پاؤں پوری طاقت اور قوت سے اٹھا کر ٹور فلک کے پیٹ میں دے مارا تھا۔ ٹور فلک تکلیف اور درد کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا۔ پھر بالوں سے پکڑ کر ٹور فلک کو سموقان نے اوپر اٹھایا اور اس کے منہ کے دائیں بائیں حصے پر لگاتار دو دو ایسے طمانچے مارے کہ ٹور فلک چکر کر رہ گیا تھا۔ پھر ٹور فلک کو بالوں سے پکڑے ہی پکڑے اس کا سر ایک بار اپنے سر پر رکھے آہنی خود سے ٹکرایا، پھر طنزیہ سے انداز میں سموقان نے ٹور فلک کو مخاطب کیا۔

ٹور فلک مقابلے سے پہلے میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرا نام سموقان ہے اور میں دشت کا آئین ساز اور اجالوں کا قاصد ہوں۔ دیکھ اب تو میرے سامنے بے بس بھی ہے لاچار بھی ہے۔ اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر تو ان علاقوں کے لوگوں کو میرے استاد محترم پشیم کے خلاف کر دے گا تو یہ تیری بھول ہے۔ میں تیرا عضو عضو کاٹ کر رکھ دوں گا پھر بالوں سے پکڑے ہی پکڑے سموقان نے اس کو ایک جھٹکا دیا اور اسے دور گرا دیا تھا۔

ٹور فلک نے اندازہ لگایا تھا کہ سموقان طاقت اور قوت میں اس سے کہیں زیادہ ہے لہذا جسمانی طاقت سے اس نے اگر سموقان کا مزید مقابلہ کیا تو سموقان پوری

لگا۔ پھر دیکھ میں کیسے غضب کی برف باری کی طرح تجھ پر وارد ہو کر تیری حالت ناسور اور کرم خوردہ کتابوں جیسی بنا کر رکھتا ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو نے ٹور فلک کو اور زیادہ غضبناک اور پاگل کر رکھ دیا تھا۔ لہذا وہ آگے بڑھا اپنی پوری طاقت اور قوت کو مجتمع کرتے ہوئے اپنی طاقت ہاتھ کی ضرب اس نے سموقان کے دائیں کندھے پر لگائی تھی۔ ٹور فلک خیال کرتا تھا اس کی پہلی ضرب پر ہی سموقان لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گرے گا اور دم توڑ جائے گا۔ ٹور فلک کی حیرت کی انتہا، اس کے تعجب کا کوئی اندازہ نہ تھا اس لئے کہ وہ ضرب سموقان کے رد عمل کا اندازہ کرنے لگا رد عمل اس کی امیدوں کے بالکل خلاف تھا۔ سموقان کسی کو ہستانی سلسلے کی طرح اس کے سامنے جما کھرا تھا۔ ضرب کھانے باوجود وہ نہ اپنی جگہ سے ہلاتھا نہ لڑکھڑایا تھا تاہم یہ ضرب پڑنے پر اس کے چہرے غضبناکی کے اثرات پہلے کی نسبت زیادہ نمایاں ہو گئے تھے۔

پھر وہ کسی برف کے کوندے کی طرح آگے بڑھا، تھوڑا سا وہ ہوا میں ایک ایک کارگر ضرب پہلے اس نے ٹور فلک کے سر پر دوسری اس کے شانے پر دے دی تھی۔ یہ دو ضربیں پڑتے ہی ٹور فلک اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا تھا تکلیف اور اذیت باعث ایک بار اس نے اپنے کندھوں کو اچکایا تھا اور سر کو دائیں بائیں خوب ہٹاتا تھا۔

ٹور فلک پر دو ضربیں لگانے کے بعد سموقان پیچھے ہٹا، ہلکا سا ایک ہتھوڑے نے لگایا تھا۔ پھر ٹور فلک کو اس نے مخاطب کیا تھا۔

ٹور فلک! تو نے میرا رنگ بھی دیکھ لیا، مقابلہ شروع ہونے سے پہلے میں نے تمہیں کہا نہ تھا کہ میری ضرب تیرے اوسان خطا کرے گی۔ تجھے تیرے احساسات محروم کرتی چلی جائے گی۔ تو نے دیکھا کہ تیری ضرب پڑنے پر میں اپنی جگہ سے ہلاکتا تھا۔ جب میں نے تم پر دو ضربیں لگائیں، تو نے اپنے کندھوں کو بھی اچکایا اور سر کو پاگل کتے کی طرح بلایا۔ آگے بڑھ اور میرے ساتھ ٹکرا۔ اس کے بعد اپنا انجام دیکھ۔ سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں کسی پاگل بھینسے کی طرح ٹور فلک آگے بڑھا تھا تا کہ سموقان پر ضرب لگائے۔ سموقان بھی آگے بڑھا پھر اندھا دھند

جو بوڑھا نوجوان اور خوبصورت لڑکی کے ساتھ ٹورفلک کے پہلو میں اچانک نمودار ہو گیا تھا اس نے سموقان کو دیکھتے ہی ایک وحشی قہقہہ لگایا اور سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

بدبخت سموقان! میں تمہیں پہچان چکا ہوں تو پشیم کا شاگرد رشید ہے۔ میں انہوں میرا نام تو نے سن رکھا ہو گا۔ میرے جیسا ساحر اس وقت دنیا کے کسی حصے میں نہیں ہے میرے ساتھ میری بیٹی عشتار ہے تم نے یہ بھی سن رکھا ہو گا کہ ٹورفلک میرا شاگرد رشید ہے۔ پھر میں تیرے جیسے اوباش کے ہاتھوں ٹورفلک کو جسمانی اور سری قوتوں میں کیسے مغلوب ہوتا دیکھ سکتا تھا اب میں اپنی بیٹی عشتار کے ساتھ یہاں موجود ہوں تو اپنی جسمانی طاقتوں اور سری قوتوں کو بھی حرکت میں لائیں دیکھتا ہوں تو ہمارا کیا بگاڑتا ہے۔ اس کے بعد جب میں اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لاؤں گا تو یاد رکھنا دنیا کے کسی بھی کونے میں تمہیں اپنے لئے جانے پناہ نہیں ملے گی۔

سموقان نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسم اعظم کو سامنے ہی رکھا اور اپنے دائیں بائیں ہلارہا تھا اس کے دائیں ہاتھ میں اس کی تلوار تھی جو اس نے بالکل سیدھی کی ہوئی تھی اور وہ انو، ٹورفلک اور انو کی بیٹی عشتار کی طرف سے اچانک کسی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل مستعد تھا۔ پھر انتہائی غضبناکی میں اس نے انو کی گفتگو کا جواب دیتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

انو دنیا کے غلیظ ترین انسان! گناہوں کے پروردہ! تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہارے آنے سے یہ ٹورفلک مجھ پر غالب رہے گا۔ تم میری پناہ گاہ کو کیا خراب کرو گے۔ مجھے پناہ دینے والا میرا وہ اللہ ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ یاد رکھنا جب تو اس کے قہر، اس کے عذاب کا حقدار ہو جائے گا تو دنیا کی کوئی طاقت میرے آقا کے قہر، میرے مالک کے عذاب سے نہ بچا سکے گی۔ انو! ذرا اس ٹورفلک سے پوچھ مارا کے میں نے اس کی کیا حالت کی ہے۔

سانس لینے کے لئے سموقان رکا پھر اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

انو! تم اور تمہاری بیٹی عشتار غور سے سنو، تم دونوں ہی نہیں، تمہارے

طرح اس پر حاوی ہو جائے گا اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دے گا۔

لہذا جس وقت بالوں سے پکڑ کر سموقان نے ٹورفلک کو جھٹکا دیا تھا۔ اس پر وہ پیچھے گرا تھا۔ ٹورفلک فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اپنے دونوں ہاتھ جو نہی اس نے سامنے کئے اس کے ہاتھوں سے برق کے شعلے نکلے اور سموقان کی طرف لپکے۔ سموقان بھی چوکس ہو گیا تھا۔

ٹورفلک کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اپنی تلوار با نیام کی، اسے دائیں ہاتھ میں اپنے سامنے کیا۔ بائیں ہاتھ کو اس نے اپنے لباس کے اندر ڈالا پھر ایک دم جھٹکے سے وہ ہاتھ بھی باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ اس نے سامنے کھینچے۔ اب اس کے ایک ہاتھ میں اپنی چوڑے پھل کی تلوار تھی جس کے دستے کے قریب موٹے اور جلی انداز میں سرخ رنگ سے لفظ اللہ لکھا ہوا تھا جب کہ دوسرے کے بائیں ہاتھ میں اسم اعظم تھا جو اس نے لباس کے اندر سے نکال لیا تھا۔

برق کے وہ کوندے جو ٹورفلک کی طرف سے سموقان پر لپکے تھے۔ سموقان کی تلوار اور اس کی بائیں ہاتھ کے قریب آ کر ختم ہو گئے تھے۔ ٹورفلک نے جب دیکھا کہ اس کی سری قوتیں بھی سموقان کے خلاف ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہیں انہوں نے لمحہ بھر کے لئے ٹورفلک پریشان ہو گیا تھا۔ شاید وہ اپنی سری طاقتوں کو استعمال کرنے ہوئے سموقان کے خلاف کوئی دوسرا قدم اٹھانا چاہتا تھا کہ اس دوران سموقان حرکت میں آیا اپنے بائیں ہاتھ کو اس نے اپنے سامنے ہی پھیلا کے رکھا۔ جس میں اس نے اسم اعظم تھا م رکھا تھا اور اس ہاتھ کو اپنے سامنے اب وہ دائیں بائیں ہلاتا جا رہا تھا اپنے دائیں ہاتھ میں اس نے بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنی تلوار تھامی پھر وہ اپنی تلوار کو ہرانا ہوا ٹورفلک کی طرف بڑھا تھا شاید وہ اپنی بھاری بھر کم تلوار ٹورفلک پر گراتے ہوئے اس کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔

دوسری جانب ٹورفلک نے بھی جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار نکال لی تھی۔ عین اسی وقت دھلتی ہوئی عمر کا ایک شخص ٹورفلک کے پہلو میں نادیدہ طور پر نمودار ہوا گیا تھا۔ اس کے بعد اسی کے سے انداز میں ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بھی اس کے پہلو میں نمودار ہوئی تھی۔

جلادینے والی رشنیاں عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف لپکی تھیں۔ سموقان بڑا مسند تھا اس کی نگاہیں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جو روشنی عشتار کی طرف سے پھوٹی تھی اس نے اسے اپنے بائیں ہاتھ پر اسم اعظم پر روکا تھا۔ ثور فلک کی طرف سے جو روشنی اس کی طرف لپکی تھی اس نے اپنی تلوار کے دستے کے اس حصے پر روکا تھا جہاں سرخ رنگ میں نمایاں اور جلی طور پر حرف اللہ لکھا ہوا تھا۔ پر وہ ان روشنیوں کے سامنے اپنا دفاع نہ کر سکا جو روشنیاں ساحر انوکھی طرف سے پھوٹی تھیں۔ نیچے جھکتے ہوئے، اس نے اپنے آپ کو ان روشنیوں سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن برق کی طرح کوندتی ہوئی وہ روشنیاں سموقان کے سر پر رکھے ہوئے آہنی خود سے ٹکرائیں تھیں۔ پس اس روشنی کا اس خود سے ٹکرانا تھا کہ سموقان اہتائی بے بسی اور لاچارگی میں ہوا میں پلٹیاں کھاتا ہوا پشت کی جانب ایک چٹان کے قریب جا کر اٹھا۔ اس کے سر سے اس کا خود اتر کر چٹان سے جا ٹکرایا تھا۔

اس صورتحال نے ارد گرد کھڑے لوگوں کو پریشان اور خوفزدہ کر دیا تھا اور وہ وہاں سے اپنے گھروں کی طرف بھاگنے لگے تھے دیکھتے ہی دیکھتے میدان خالی ہو گیا تھا۔ اس موقع پر سموقان جو ابھی تک اس چٹان کے قریب گرا ہوا تھا۔ اس نے اپنا رخ پچھے کیا اور اپنی پشت پر کھڑے پشیمت کے ملاح ارشابی کو مخاطب کیا اور اسے کہنے لگا۔ ارشابی میرے بھائی! سدوری اور گلگامش کے مخبروں کو لے کر یہاں سے بھاگ جاؤ اور اپنی جانیں بچاؤ خبردار یہاں مت کھڑے ہونا۔ جواب میں ارشابی نے بڑی عاجزی سے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بھائی! میں تمہیں ان گناہ گاروں کے سامنے اکیلا چھوڑ کے کیسے بھاگ جاؤں۔ یہ بات جب پشیمت کے پاس پہنچے گی اور اسے خبر ہوگی کہ میں سدوری اور باقی ساتھی تمہیں ان گناہ گاروں کے سامنے اکیلا چھوڑ کے اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگ گئے تو کیا ہمارا یہ رویہ پشیمت کے لئے ناپسندیدگی کا باعث نہیں ہوگا۔

ارشابی کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے پہلے کی نسبت زیادہ بلند آواز میں کہا۔

ارشابی میں تمہیں کہتا ہوں یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ تم سب کی

حواریوں کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ثور فلک جیسی کوئی طاقت اور قوت نہیں رکھتا۔ کس قدر لوگ یہاں موجود ہیں ان کی موجودگی میں، میں نے اسے مارا کر زمین بہت گرایا۔ یاد رکھنا اگر تم نے بھی میرے آڑے آنے کی کوشش کی تو میں تمہاری تمہاری بیٹی عشتار کی حالت اس سے بھی بدترین کر دوں گا۔

سموقان کی گفتگو کے جواب میں غصے اور غضبناکی سے ساحر انوکھی تک بل کھاتا رہا۔ پھر اس کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ سموقان میں جانتا ہوں کہ تو پشیمت کا دست راست ہے۔ اور کچھ ظاہری کچھ مخفی قوتوں کا بھی مالک ہے۔ لیکن یاد رکھنا تیرا استاد پشیمت نہ سہی لیکن تیری ساری ظاہر اور مخفی قوتوں کو تو میں یہاں بالکل منجمد اور پتھر کر کے رکھ دوں گا۔ میں تیرے خلاف حرکت میں آنے لگا ہوں دیکھ سارے لوگوں کے سامنے تیرا کیا انجام ہوتا ہے اس بار سموقان نے انوکھی سے بھی زیادہ بھیاں تک اور کھولتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

انوکھی اس دھوکے اور فریب میں مت رہنا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے میں تین ہو۔ میرے ساتھ میرا وہ اللہ، میرا وہ رب ہے جس کی ذات کے سامنے صدیوں جلتے چراغ اس کے کن کی صرف ایک پھونک سے بجھ جاتے ہیں۔ وہ قادر و قیوم ہے رکھنا اس کے سامنے کبھی میں نے اپنی اطاعت و فرماں برداری میں لاف زنی نہیں کی اپنی عبادت اور بندگی میں کبھی گزاف نہیں کیا۔ میں اپنے اسی اللہ کو پکارتے ہو۔ تیرے خلاف حرکت میں آؤں گا اور تجھے یقین دلاتا ہوں کہ اپنے اللہ کی مدد اور نصرت کے سہارے تیری خواہشوں کی نیام میں خوف کی چٹاؤں کا دھواں بھروں گا۔ وقت بدترین انقلابوں کی طرح تیری زیست کی تہوں، تیری روح میں سزا مند بھروں گا۔ تیرے گناہوں کی دہلیز پر موت کے قہقہوں کی دستک دوں گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں ساحر انوکھی نے باری باری دائیں بائیں ثور فلک اور اپنی بیٹی عشتار کی طرف دیکھا شاید ان دونوں کے لئے کوئی اشارہ تھا۔ پھر وہ تینوں ایک ساتھ حرکت میں آئے انہوں نے اپنے ہاتھ اکٹھے فضا سے بلند کئے اور اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لائے۔ پھر ان تینوں کے ہاتھوں کی طرف

عبادت کرنے والا ہوں۔ میرے اللہ! میں جانتا ہوں کہ تو مجھے مایوس نہیں کرے گا۔
سموقان ایک بار پھر اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا چند قدم وہ آگے بڑھا۔ پہلے کی
طرح اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا اسم اعظم اپنے سامنے کر لیا تھا۔ تلوار بھی اس
کے سامنے تھی اب وہ تلوار اور اسم اعظم کو دائیں بائیں اوپر نیچے ہرانے لگا تھا تاکہ اگر
تینوں سری قوتوں کی ضرب لگائیں تو اپنے آپ کو محفوظ کر سکے۔
اس موقع پر ان کی کھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے سموقان کو مخاطب

کیا تھا۔

سموقان! ابھی ہم تینوں نے ہلکی پھلکی ایک ہی ضرب تم پر لگائی ہے تم نے
دیکھا ہے کہ تمہارے پاؤں تلے سے ہم نے زمین کو اڑھو دیا ہے تمہارے خیالات کے
دائرہ میں بے ضمیری کی کٹافٹیں بھر دیں ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے آنگن میں شکست و
زوال کے معرکے کھڑے کر کے رکھ دئے ہیں۔

سموقان! اب تو چند گیزی کا جہان ہے۔ تھوڑی دیر تک ہم تیری سانسوں
میں جلتی قضا، تیری رگ رگ میں کھولتی مرگ بھریں گے۔ سن سموقان قبل اس کے کہ
تیری زندگی کا سایہ ڈھلے۔ قبل اس کے کہ تیری روح کی روشنی ختم ہو۔ قبل اس کے کہ
تو ہمارے سامنے اس میدان میں بوسیدہ ستون کی طرح گرے پکار؛ جس کو پکارتا ہے
اپنی مدد کے لئے تاکہ تیرے دل میں کوئی حسرت نہ رہے کہ تو ہمارے سامنے ہمارے
ہاتھوں اکیلا مارا گیا۔

سموقان نے بھی ساعر انو کو بلند آواز سے مخاطب کیا۔

انو! سن یہ دنیا فقط دھوکہ، یہ دنیا عبرت گاہ ہے یاد رکھنا میں تم تینوں کے
مقابلے میں اکیلا نہیں ہوں۔ جس آقا کو میں نے پکارنا تھا۔ پکار چکا، جس مالک کا میں
غلام ہوں اسے میں اپنی مدد کے لئے آواز دے چکا ہوں اور وہ ایسا مہربان آقا ہے کہ اس
کی عطا کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایسا مہربان مالک ہے کہ مجھے امید ہے کہ تم تینوں کے
سامنے وہ مجھے تمہاری انا کو روندنا جبر بنا کے رکھے گا اور مجھے اس قابل بنائے گا کہ یہاں
اس میدان میں تمہاری یکسو آتما کو بے کل کروں اور چٹکی بھر میں تمہاری خوشیاں شبنم
کے گریہ میں تبدیل کر کے رکھوں۔

زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی میں ان سے نپٹوں گا اور خوب نپٹوں گا۔ وہ
بار وہ مجھے ڈرانے اور پسا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا میں ہر
ایمان رکھتا ہوں اس سے مایوس نہیں ہوں ان گناہگاروں اور بدی کے گماشتروں
مقابلے میں میرا اللہ میری مدد ضرور کرے گا اب تم وقت ضائع نہ کرو یہاں سے
جاؤ۔

سموقان کے کہنے پر سدوری، ارشابی اور گنگامش کے مخبر دوسرے
کے ساتھ بھاگ گئے تھے۔ لوگ قریبی مکانوں کی دیواروں کے پیچھے اور لمبی
چٹانوں کی اوٹ میں رہ کر یہ تماشہ دیکھنے لگے تھے۔

ارشابی، سدوری اور مخبر جب دوسرے لوگوں کے ساتھ بھاگ کر
چٹانوں کے پیچھے پناہ لینے کے لئے چلے گئے تو سموقان نے زمین پر لیٹے لیٹے سب
گرا ہوا اپنا خود اٹھایا اپنے سر پر رکھا پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور اتہالی
انکساری اور کپکپاتی ہوئی آواز میں وہ کہہ رہا تھا۔

میرے اللہ! تیری نگاہ ہر شے کو دیکھنے والی ہے۔ میرے اللہ! تو دار
بھید بھی خوب جانتا ہے۔ میں تیرا عاجز، تیرا فرمانبردار بندہ، میں شیطانوں کے
اکیلا ہوں۔ میرے اللہ! اڑتے لٹوں کی رفتار میں گرد سے اٹی گریزاں ان سامعین
میرے اللہ بربادی کی رتوں کی دھول میں اور ان زہر گھلی فضاؤں میں میری
میرے اللہ! ان دہموں کے پروردہ ابلیسیوں کے سامنے میری نصرت کا سامان کر۔
اللہ! یہ تیرے ایک بندے کو اپنے سامنے زیر کرتے ہوئے تیرے منکر تیرے گناہ
چاہتے ہیں۔ تیرے ہوتے ہوئے میرے اللہ! یہ میرے حرجان میں زہر، میرے
نفرت کا قہر بھر کے زمین کے سینے کو میرے لئے آلاؤ اور آسمان کو میرے لئے زہر
فلک میں تبدیل کرنے کے درپے ہیں۔ اے میرے اللہ! ان تینوں کے سامنے
ایک عاجز، اپنے ایک حقیر بندے کے لئے کن کی کرامات کا کوئی لمحہ دکھا۔ میرے
ان گناہگاروں کے سامنے اپنے ایک بندے کے لئے قبول مناجات کی کسی
مظاہرہ کر۔ میرے اللہ! ان گماشتوں، ان گناہگاروں، ان ابلیسیوں، ان شیطانوں
منکروں، ان مشرکوں کے سامنے تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ میں

پرائیک ان دیکھا خوشگوار تبسم تھا۔ سموقان نے جب گہری نگاہ سے اس لڑکی کا جائزہ لیا تو وہ دنگ رہ گیا۔
وہ لڑکی دوریوں کی خلیج پلٹنے، قربتوں کے کھلتے کنول، چاندنی رات میں سجے جذبوں کے جواہر اور آنچلوں، پھولوں، خوابوں اور دھنک رنگوں جیسی خوبصورت تھی۔
وہ انوکھی لڑکی سرخ گلابوں پر تیرتی، برق نغموں کے جلال و جمال میں سردی لطافتوں کی طرح پر جمال تھی، اس کا حسن، اس کا شباب، وجدان کے نملیم نغموں کے گوہر، گل رنگ صداؤں اور موتیوں کی نرم خوشبو کی مانند تھا۔ اس کی جسمانی کشش، گداز رنگتوں، جذبوں کی حرارت، محبت کی تمتاز اور پیار کی خوشبو کی مانند تھی۔ اپنے جسم کے ہر عضو سے وہ سموقان کے لئے موسموں کے ایک روپ کا پیغام دکھائی دے رہی تھی۔

سموقان اس انوکھی، اس عیب اور ناآشائے لڑکی کے حسن و جمال میں کھوسا گیا تھا کہ اس کا گلاب چہرہ ستاروں، قوس قزح اور ہکشاں کی مانند تھا۔ اس کی شہاب جبین، رات کی ظلمتوں میں رقص کنناں چاندنی کا سماں پیش کر رہی تھی۔ اس کی حسین نیلی آنکھوں میں ایک ان دیکھی صبحوں کے عروج، مسرتوں کے سرد اور بہار لمحوں کی لذتوں کا شمار تھا۔ اس کا جسم، اس کی جوانی، اس کا شباب اس کی خوبصورتی، اس کا جمال، سموقان کو ایک طرح سے اتصال کی برہنہ ترغیب، انوکھی ناآشائے لذت لمس پیش کر رہے تھے۔ جب کہ اس کی جسمانی حرکات میں ناشائے افسانوں کا انوکھا فنس تھا۔ سموقان نے یہ بھی دیکھا کہ اس لڑکی کے گلاب ہونٹوں پر اس سے ایک ایسا تبسم تھا جس میں ان کبے حرفوں کی سی شراوری تھی۔ جس انداز میں آگ کے بگولے کے اندر سے وہ لڑکی سموقان کو دیکھ رہی تھی اس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سموقان کے لئے تعبیروں کے دکھ میں ستاروں کی چمک، دکھ کے استعاروں میں بے نام بحر کے اجالے کھڑے کرنے کے لئے آئی ہو۔

اچانک سموقان چونک سا پڑا اس لئے کہ اس لڑکی نے شہد رنگ برساتی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم پریشان ہو گے کہ میں کون

انو، ثور فلک اور عشتر تینوں نے جب دیکھا کہ سموقان اپنے سلمنے اور اسم اعظم اور اپنی تلوار کو دائیں بائیں اور اونچے ہرا رہا ہے اور اپنے آپ کو کسی قدر محفوظ کر چکا ہے تب انہوں نے کھس پھس کرتے ہوئے آپس میں صلاح مشورہ کیا پھر آواز تو اپنی جگہ کھڑا رہا لیکن ثور فلک اور عشتر دائیں بائیں پھیلنے لگے۔ سموقان سمجھ گیا کہ اسے گھیر کر تین اطراف سے اس پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اور ہر صورت میں اسے اپنے سلمنے زیر کرنا چاہتے ہیں اس موقع پر عجیب سے انداز میں سموقان نے آسمان کی طرف دیکھا تھا بس عین اسی لمحہ ایک ان دیکھا انجانا خونی انقلاب رونما ہوا۔

وہ اس طرح کہ اچانک دھول دھول ہواؤں اور غبار غبار فضاؤں میں آگ کا ایک بگولہ نمودار ہوا وہ اس تیزی سے چکر لگا رہا تھا جیسے کسی بہت بڑے آتشیں طوفان کا پیش خیمہ ہو۔ آگ کا وہ بگولہ کسی ان دیکھے سفر کی گرد اڑاتا ہوا اپنے اندر انگنت آتشی سراب لپیٹے بڑی تیزی سے اس میدان میں داخل ہوا تھا۔ ساحر انوار سموقان کے نیچوں بیچ جو فاصلہ تھا اس میں سے گزرتا ہوا وہ آتشی بگولہ عین سموقان کے سلمنے آن رکا تھا۔ اس بگولے کو دیکھتے ہوئے انو، عشتر اور ثور فلک جہاں تھے وہیں رک گئے تھے۔ وہ آتشی بگولے کی طرف بڑی پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ آتشی بگولہ جب سموقان کے سلمنے آن رکا، تب سموقان یہی سمجھا کہ انو، عشتر اور ثور فلک کی طرف سے اس پر کوئی نئی مصیبت نازل کی جا رہی ہے لیکن جب وہ آگ کا بگولہ اس کے سلمنے آ کے رکا تو وہ دنگ رہ گیا دو چیزوں نے اسے پریشان اور ششدر کر کے رکھ دیا تھا۔

پہلی یہ کہ جب وہ آتشیں بگولہ اس کے سلمنے آن کے رکا تو اسے اس بگولے کی تپش بالکل محسوس نہیں ہوئی تھی۔ دوسری بات جو اس کے لئے اہتمام کا پریشان کن تھی وہ یہ کہ اس آتشیں بگولے کے اندر ایک لڑکی کچھ اس طرح سے رقص کنناں تھی جیسے آگ کے بڑے آلاؤ کے اندر شعلے ایک عجیب طرح کا دھماکا ڈالتے ہیں۔ سموقان کو یقین ہو گیا تھا کہ آگ کے بگولے میں رقص کرتی ہوئی لڑکی اس کے لئے کوئی خطرہ، کوئی غدشہ نہیں بن سکتی، اس لئے کہ جب اس نے آگ کے اندر ہولے ہولے شعلوں کی طرح دھماکا ڈالتے ہوئے دیکھا تو اس لمحہ اس کے چہرے

ہوں؟ کیا ہوں؟ کہاں سے آئی ہوں؟ کس نے مجھے بھیجا ہے میں جانتی ہوں کہ ذہن میں میرے متعلق اس وقت بہت سے سوال اٹھ کھڑے ہوں گے۔ سنو، "ننتورا" ہے میری ذات کے متعلق کوئی سوال کرنے کی کوشش مت کرنا۔ تم پر واضح ہو جائے گا کہ میں کون ہوں کیوں تمہاری مدد کے لئے آئی ہوں۔ موجودہ حیثیت کیا ہے آگ کے اس بگولے کے اندر میں کیسے سما چکی ہوں فی الحال تمہیں صرف اتنا ہی یاد رکھنا چاہئے کہ میں تمہاری ایک ساتھی تمہاری ایک تمہاری ایک مددگار تمہاری استعانت کرنے والی ہوں بدی کی ان قوتوں میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر سلسلہ کلام رکھا۔

سموqان، انو، ثور فلک اور عشqار تمہارے خلاف حرکت میں آئے۔ میرے آنے کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے فکر مند اور پریشان ہوئے تھے لیکن تمہارے خلاف حرکت میں آنے سے باز نہیں رہیں گے اگر وہ تمہیں چاروں طرف گھیرتے بھی ہیں تو تم فکر مند نہ ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں ان تینوں شیطانی کواوہ سبق سکھائیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔

سموqان اس لڑکی کی شیریں اور خوش کن آواز میں دلچسپ رہ گیا تھا بار پھر اس نے ننتورا کی طرف غور سے دیکھا۔ آتشیں بگولے کے اندر اس کے گلابی رنگ کا جو لباس تھا وہ اس کے جسمانی خدوخال کو واضح، نمایاں اور عیاں پھر سموqان کے دیکھتے ہی دیکھتے ننتورا نے آگ کے بگولے کے اندر لپنے دائیں ہاتھوں کو قدرے بلند کیا اس کے بعد اس نے سموqان کو مخاطب کیا۔

سموqان! اپنے اسم اعظم اپنی تلوار پر لکھے خداوند قدوس کے نام کو میں لاؤ اور اپنی سری قوتوں کا بھی رنگ دکھاؤ اور میرے دونوں بازوؤں کے ان پر اپنی ان قوتوں کی ضرب لگانے کی کوشش کرو پھر دیکھو میرے آگ بگولے سے نکل کر تمہاری قوتیں کیا رنگ کیا ڈھنگ پکڑتی ہیں۔

ننتورا کی اس گفتگو سے سموqان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ

ہوئی تھی پھر اس نے سب سے پہلے اسم اعظم کو اپنے سامنے کیا۔ اپنی تلوار بھی اپنے سامنے لایا اس کے بعد اس نے تلوار کی نوک پر اپنا کوئی سری عمل کیا پھر اپنی ان قوتوں کو ننتورا کے بازوؤں کے نیچے سے گزارنے کا فعل کیا۔ اس کا یہ فعل شروع کرنا تھا کہ اس کے بائیں ہاتھ میں جو اسم اعظم تھا اس پر سے برق پھوٹی تھی اس نے تلوار کی نوک پر اپنا جو سری علوم کا اثر دکھایا تھا وہاں سے بھی چنگاریوں کی صورت میں شعلے برسے تھے اور لفظ اللہ سے ایسی روشنی پھوٹی تھی کہ جو نگاہوں کو چکاچوند کر دے یہ تینوں روشنیاں جب اس لڑکی کے بازوؤں کے نیچے سے آگ کے اس بگولے کے اندر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھیں تھیں تو ایک طوفان کھڑا ہو گیا تھا ایسا لگتا تھا جیسے نہ رکنے والے، نہ ٹپنے والے برق کے شعلے دوسرے جانب کھڑے انو، ثور فلک، اور عشqار کی طرف لپکے ہوں۔

انو، ثور فلک اور عشqار نے ان شعلوں کو اپنی طرف لپکتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور انہوں نے اپنے سری علوم اور قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنا دفاع بھی کیا تھا اس کے باوجود ننتورا اور سموqان کی طرف سے ان پر لپکنے والے شعلوں نے تینوں کو زمین پر چرچ کر رکھ دیا تھا ان کی حالت ایسے ہو گئی تھی جیسے کسی کھلونے کو اٹھا کر کسی نے مٹلے کے انداز میں زمین پر پھینک دیا تھا اور وہ اس طرح چٹخنے چلانے لگے تھے جیسے ان پر آسمانی برق گر پڑی ہو۔

اس صورتحال پر ننتورا کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر سموqان نے دیکھا کہ آگ کا وہ بگولہ جس کے اندر ننتورا تھی بچھے ہٹا تھا۔ اتنی دیر میں ساحر انو، ثور فلک اور عشqار اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر آگ کا بگولہ ایسی تیزی سے گول دائرے کی شکل میں رقص کرنے لگا تھا جیسے وہ طوفان کھڑا کرنے لگا ہو پھر اچانک اس بگولے کے اندر سے ایک بار پھر ننتورا نام کی اس لڑکی کی آواز سموqان کی سنائی دی سموqان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

سموqان میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میرا نام ننتورا ہے میں ایک مانوق الشفرت قوت ہوں اپنے متعلق میں وقت آنے پر ضرور تفصیل کے ساتھ بتاؤں گی میں کون ہوں، کیوں تمہاری مدد پر آمادہ ہوئی ہوں میں جانتی ہوں کہ جب تک میں تمہیں

سوقان سن لیا ہے میں تیرا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ تو نے حوادث کے ایک گمشتے، نگاہ کے ایک نقیب کو ہمارے علاقے سے مار بھگایا۔

میرے عزیز جس وقت یہ شیطان جہارے ساتھ نکر او کرنے لے لئے تمہیں میدان میں لایا تھا میں جہارے متعلق بڑا نکر مند تھا اس لئے کہ میں ٹور فلک کی قوت سے تو آگاہ تھا لیکن جہاری طاقت نہیں جانتا تھا تم نے ٹور فلک کو اس میدان میں ظاہری قوت اور طاقت میں زیر کر کے کمال کر دکھایا میرے عزیز بیٹے میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔

سردار میخو اپنی گفتگو ابھی جاری رکھنا چاہتا تھا کہ اس دوران اس کی بیٹی نوط آگے بڑھی اور سوقان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سوقان! میرے عزیز بھائی میرا کوئی بھائی نہیں ہے تو نے میرے باپ کی جان بچائی ہے ہماری عمت افزائی کی ہے لہذا آج سے میں تمہیں اپنا بھائی ہی تصور کرو گی۔ سن میرے بھائی جس طرح تو نے ظاہری جراثندی اور دلیری اور باطنی اسرار کو کام میں لاتے ہوئے انو، ٹور فلک اور عشتار کا مقابلہ کیا میں سمجھتی ہوں کہ یہ کسی دوسرے انسان کے بس کا روگ نہ تھی تم نے بڑی جرأت مندی کا اظہار کیا اور میں جہاری اس دلیری اور جرات کو سلام کرتی ہوں، پر میرے بھائی جس وقت انو، ٹور فلک اور عشتار تم کو گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے آگ کا ایک گولہ نمودار ہوا تھا آگ کا وہ گولہ جہارے قریب آن کھڑا تھا اور اس کے اندر ایک انسانی ہیولہ بھی دکھائی دے رہا تھا کیا تم بتا سکتے ہو آگ کا وہ گولہ کیا تھا اس کے اندر کیا چیز حرکت کر رہی تھی۔

نوط کے اس استفسار پر سوقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سردار میخو کی بیٹی میں خود نہیں جانتا کہ آگ کا وہ گولہ کیا چیز تھی تاہم آگ کے اس گولے کے اندر ایک انتہائی خوبصورت، انتہائی پرکشش اور پر جمال لڑکی تھی اس نے میری ہمت بندھائی، اس نے میری ڈھارس بندھائی کہ میں ان تین شیطانوں کو مقابلے پر اکیلا نہیں ہوں بلکہ وہ میری مدد کرے گی تم لوگوں نے دیکھا کہ اس نے کیا خوب میری مدد کی بلکہ وہ ان تینوں کو اپنے آگے بھگاتی ہوئی اس میدان سے دور لے

اپنے متعلق نہیں بتاؤں گی تم ایک تجسس ایک جستجو میں پڑے رہو گے لیکن مجھ پر ہے جب تک وہ مناسب وقت نہیں آتا اس وقت تک میں اپنا آپ تم پر ظاہر نہیں کروں گی لیکن جاتے ہوئے میں تم سے ایک بات کہتی ہوں کہ جب تمہیں جہاری ضرورت پڑے، جب تمہیں دشمن کے سامنے مصیبت اذیت کا سامنا کرنا پڑے میرا ہاتھ پکارتے ہوئے مجھے آواز دینا تم دیکھو گے کہ میں جہاری مدد کو خوب پہنچوں گی۔

اس کے ساتھ ہی آگ کے اس گولے کے اندر سے ننتورا کی آواز آنا شروع ہو گئی اور ساتھ ہی وہ گولہ پھلے کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ چکر کاٹنے لگا تھا پھر گولہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا اس کے بعد اس کی رفتار میں اضافہ ہوا اور وہ بڑی تیزی سے انو، ٹور فلک اور عشتار کی طرف بڑھا تھا۔

انو، ٹور فلک اور عشتار نے دیکھ لیا تھا کہ آگ کا وہ گولہ انہی کا رخ کیا ہوئے ہے وہ ابھی تک حیران اور پریشان تھے کہ آگ کا وہ گولہ کیا ہے؟ وہ کونسی تیز ہے جو گولے کی صورت میں سوقان کی مدد کے لئے آئی ہے جوں جوں گولہ ان کے قریب ہوتا جا رہا تھا تو ان کے اوسان خطا ہوتے جا رہے تھے۔ آپس میں مشاورہ کرنے کے بعد وہ تینوں بھاگ کھڑے ہوئے۔

گولہ بھی ان کے تعاقب میں لگ گیا تھا چند قدم چلنے کے بعد سامنے ٹور فلک اور عشتار تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور انسانی نگاہ سے اوجھل ہو گئے تھے ایسا کرنے کے تھوڑی دیر بعد آگ کا وہ گولہ بھی فضا میں تحلیل ہو گیا اور وہ گولہ گیا تھا تاہم سوقان فاتح کی حیثیت سے اسی میدان میں موجود تھا۔

سامع انو، ٹور فلک، عشتار اور آگ کے گولے کے اوجھل ہونے کے بعد لوگ چھپ گئے تھے وہ اپنی اپنی گھات سے نکل کر سوقان کی طرف بڑھنے لگے تھے لوگوں میں سردار میخو اس کی بیٹی، ارشابی، سدوری اور گگامش کے منہ اور دیگر لوگوں سے لوگ تھے۔

یہ سب لوگ سوقان کے گرد آکر جمع ہو گئے پھر سردار میخو نے سوقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز اس سے پہلے تیرا میرا تعارف تو نہیں لیکن میں نے جہا

گئی اور انہیں بھاگ جانے پر مجبور کیا اس لحاظ سے میں آگ کا بگولہ مناس لڑکی کا ہونے کے بعد میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اس کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کروں گا لیکن درجہ کا شکر گزار ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رکا پھر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سردار میرا بھی میرا نہیں انتظار کریں گے۔ ارشابی بھی میرے ساتھ نہیں جائے گا میں صرف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا وہاں پشیم سے اس سے پہلے بول پڑا۔

سموقان! میرے عزیز بیٹے تم نے ہم پر ہی نہیں ساری بستی پر احسان کیا ہے صلاح مشورہ کروں گا اس کے بعد انو سے بعلبک کے حکمران کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے لہذا میری خواہش ہے کہ تم چند یوم تک معزز مہمان کی حیثیت سے میرے ہاں قیام اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کا کوئی سامان کروں گا۔ میرے خیال میں مجھے کرو جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

سردار میخو یہ سدوری اور ارشابی دونوں میرے پرانے جاننے والے ہیں ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سدوری، ارشابی اور گلگامش کے مخبر بھی انہیں معلوم ہے کہ میں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں ان سرزمینوں کی طرف جا رہا ہوں اور آج ہی میں جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا اس لئے میں معذرت خواہ ہوں کہ تمہارے ہاں قیام نہیں کر سکوں گا تاہم میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ کچھ حویلی سے نکل کر سموقان ساحل سمندر پر آیا اس وقت پھرا ہوا سمندر لبنان کی ساحلی تمہارے ہاں قیام ضرور کروں گا تمہارے ہاں قیام پر میں ہمیشہ فخر کرتا رہوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سردار میخو کی بیٹی نوط بول پڑی۔ سموقان میرے عزیز بھائی جب بھی تم ہماری بستی کا رخ کرو تمہاری حیثیت ہمارے ہاں ایک معزز مہمان کی ہی نہیں بلکہ میرے بھائی اور میرے باپ کے ہر دل سے بیٹے کی سی ہوگی آپ نے صرف ہمارے لئے ہی نہیں ہماری بستی والے لوگوں کے لئے کارنامہ انجام دیا ہے جو کسی انسان کے بس کا روگ نہ تھا میں ایک بار پھر آپ کا رگزاری کو سلام کرتی ہوں۔

جواب میں سموقان نے نوط کا شکریہ ادا کیا۔ سردار میخو اس کی بیٹی اور اپنے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے جب کہ سموقان بھی سدوری، ارشابی اور گلگامش کے مخبروں کے ساتھ سدوری کی حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ ایک بار پھر سب آکر سدوری کے دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھے۔

نے گفتگو کا آغاز کیا۔ سدوری میری محترمہ پہلے میں نے ارادہ کیا تھا کہ ارشابی کے ساتھ میں سوار ہو کر جزیرہ دلمون کی طرف جاؤں گا وہاں اپنے استاد محترم کی خدمت میں

بن جاتی ہے تمہارا ان سرزمینوں کی طرف آنا لگتا ہے کسی اہمیت کا حامل ہے تمہارا چہرہ
بھی بتاتا ہے کہ تم مجھ سے بہت کچھ کہنے کے لئے آئے ہو۔
سموقان علیحدہ ہوا پھر پشیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم پشیم پہلے آپ تشریف رکھیں اس کے بعد میں بتاتا ہوں کہ میں کیا
کہنا چاہتا ہوں۔ پشیم آگے بڑھا ایک نشست پر بیٹھ گیا سموقان بھی اس کے سامنے والی
خالی نشست پر بیٹھا۔ اس کے بعد سموقان نے شروع سے لے کر سارے واقعات
تفصیل سے بتادیئے تھے۔

سارے واقعات تفصیل سے سننے کے بعد پشیم کچھ دیر تک گہری سوچوں

میں کھویا رہا پھر وہ بول پڑا۔

سموقان میرے بیٹے یہ ساحر انوا اتہتادرجہ کا گناہ اور بدی کا پروردہ انسان ہے
اس کا دست راست ثور فلک اس کی بیٹی عشثار بھی اسی جیسے ہیں بلکہ یہی نہیں ان کی
چوتھی دست راست بھی ہے اور وہ ملکہ ظلمات ارکا لاپے۔ میرے بیٹے میرے بچے صرف
یہی چاروں مافوق الفطرت قوتوں اور سحر کے شاسا نہیں ہیں بلکہ اس ساحر انو کے بہت
سے شاگرد اور ماننے والے بھی ہیں جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے بدی کے
ارکاب کا جرم کرتے ہیں۔ نیکی کے مناسدوں کی حیثیت سے ہمیں ان کے خلاف حرکت
میں آنا چاہئے لیکن دیکھو میرے اس قدر ذرا نفع نہیں ہیں کہ میں بدی کی ان قوتوں کے
خلاف اکیلا حرکت میں آؤں۔ تو دیکھتا ہے میں بوڑھا ہوں لہذا صبر بھی نہیں کر سکتا ہاں
میرے بچے تو اس حالت میں ہے کہ بدی کی ان قوتوں کے مقابلے میں نیکی کے ستون
کی طرح جم جائے۔ جو ان ہے تو انا ہے طاقتور ہے یہ جو تو نے لبنان کے ساحل پر انو،
ثور فلک اور عشثار کو بدترین شکست دی ہے تو میرے بیٹے اس کے لئے تو اس قابل ہے
کہ میں پشیم تجھے سلام کروں۔

پشیم مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے اس کی بات
کاٹ دی۔

محترم پشیم آگ کے بگولے کی صورت میں جو لڑکی نمودار ہوئی اور جس
نے اپنا نام مجھے ننتورا بتایا تھا اس کے متعلق میں ایک تجسس، ایک کریدنی اور ایک

لبنان کی ساحلی پٹھان سے روپوش ہونے کے بعد سموقان لے
جزیرہ دلمون کے وسطی حصے میں ایک بستی کے باہر نمودار ہوا۔ جزیرہ دلمون خوب
اور جزیرے کے وسطی حصے میں جو سب سے بڑی آبادی تھی اسی میں سموقان نے
پشیم نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ بستی میں داخل ہونے کے بعد سموقان ایک بہت
حویلی میں داخل ہوا وہ حویلی پشیم کی ہی تھی جس کے ارد گرد اس کے عقیدت مند
کا ایک طرح سے پہرہ تھا اور پوری بستی ہی پشیم کے عقیدت مندوں پر مشتمل تھی۔
سموقان حویلی کے قریب نمودار ہوا سارے لوگوں نے پر جوش انداز میں اس کا استقبال
کیا پھر لوگوں نے بھاگ بھاگ اس کی آمد کی اطلاع پشیم کو کر دی تھی۔

حویلی میں داخل ہونے کے بعد سموقان نے حویلی کے اس دیوانہ
رخ کیا جس میں پشیم، لوگوں سے ملاقات کیا کرتا تھا۔ دیوانہ خانے میں وہ نمودار
دیر بیٹھا تھا کہ پشیم اس کمرے میں داخل ہوا وہ ڈھلی ہوئی عمر کا ایک بوڑھا تھا۔
کا خوب تھا۔ جسمانی ساخت بھی اچھی تھی اسے دیکھتے ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھ
ہوا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پشیم نے سموقان کو گلے لگانے کے لئے اپنے
بازو پھیلا دیئے تھے جس پر سموقان آگے بھاگا پھر وہ پشیم سے بھگتیر ہو گیا تھا۔
اس کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر عجیب سی پدرانہ شفقت میں پوچھنے لگا۔

پسر محترم تم کیسے ہو تمہاری آمد اس حویلی میں میرے لئے خوشی کا

ساتھ مل گیا تھا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی وہ میری مدد کرتی رہے گی اب میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا مجھے ایلیم، اریٹش اور اراتا کی مدد کے لئے نکلنا چاہیے۔
پشیم نے بغیر کسی توقف کے سموقان کی طرف ہلکے ہلکے تبسم میں دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان! اس سلسلے میں تمہیں مجھ سے صلاح مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی تم اگر اریک سے ہی ایلیم، اس کے بھائی اریٹش اور اریٹش کی منسوبہ اراتا کی مدد کے لئے روانہ ہو جاتے تو تمہیں یقیناً میری رضامندی حاصل ہوتی بیٹے نیکی کا کام جہاں کہیں بھی کرنے کو ملے اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے اگر تم ایلیم، اریٹش اور اراتا کی رہائی کے لئے ساحر انو کے مسکن کا رخ کرنا چاہتے ہو تو میرے بیٹے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں مجھے امید ہے کہ خداوند قدوس بدی کی ان قوتوں کے خلاف تمہاری مدد کرے گا تمہیں کامیاب و کامران رکھے گا۔ سن میرے بیٹے، میرے بچے بدی کی قوتوں کے خلاف جب کبھی حرکت میں آؤ اپنے خداوند قدوس کو یاد کر لینا میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس بدنی طاقت اور قوت بھی ہے تمہارے پاس سری طاقتیں بھی ہیں لیکن ان دونوں طاقتوں کو استعمال کرنے سے پہلے اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری سے مدد کی التجا ضرور کرنا اس طرح تم اپنی ظاہری اور سری قوتوں سے بھی بڑھ کر خداوند قدوس کی اعانت اس کی مدد کے حق دار ہو جاؤ گے اور جب ایسا ہو تو یاد رکھنا دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں اپنے سامنے ہچکھاڑ نہیں سکے گی۔

پشیم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

بزرگ پشیم مجھے آپ سے ایسے ہی جواب کی توقع اور امید تھی آپ میرے لئے دعا گو رہیں گا خداوند قدوس نے چاہا تو میں بدی کی قوتوں کے خلاف کامیابی ضرور حاصل کروں گا یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ پشیم فوراً بیچ میں بول پڑا۔

سموقان میرے بیٹے بیٹھو میں تم سے ایک انتہائی اہم بات پوچھنا چاہتا ہوں ساتھ ہی میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ کھانا کھا کر جانیوں فی الفور کوچ نہ کرو۔

کھوج میں مبتلا ہو گیا ہوں مجھ سے رخصت ہوتے وقت اس نے مجھے نصیحت کی تھی اگر کبھی مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑے میں اس کا نام لے کر اس کو پکاروں تو میری مدد کے لئے پہنچے گی۔ استاد محترم میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا کہ وہ کون ہے کس نے اسے میری مدد کے لئے روانہ کیا ہے وہ کہاں سے آتی ہے کیا آپ بتا سکیں گے کہ وہ لڑکی کون ہے۔

سموقان کے اس سوال پر پشیم ایک طرح سے تفکرات اور تجسس پر مبتلا ہو گیا تھا۔ اس کی گردن جھک گئی تھی کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا پھر اس نے بڑے لگاؤ سے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان! خود میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ لڑکی کون ہے؟ تاہم کیا یہ ہمارے لئے حوصلہ افزاء نہیں؟ کہ وہ لڑکی جس نے تمہیں اپنا نام ننتورا بتایا تھا تمہارے حق میں کام کرنے لگی ہے اور تمہارے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے کہ بوقت ضرورت وہ تمہاری مدد کیا کرے گی تم نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ لڑکی نے تم سے بھی وعدہ کیا ہے کہ مناسب وقت پر تمہیں بتائے گی کہ وہ کون ہے کہاں سے آئی ہے میرے خیال میں اگر اس نے تم سے یہاں تک وعدہ کیا ہے پھر اس کی طرف سے تمہارے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں تو اس کا احسان مند اور شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انو، ثور فلک اور عشتار کے خلاف آگ کے سرگرداں بگولے کی صورت پر نمودار ہو کر تمہاری مدد کی، بلکہ میں خداوند قدوس سے دعا گو ہوں کہ وہ آئندہ بھی ایسے مواقع پر تمہاری مدد کرتی رہے اس کے لئے میں پشیم اس کا احسان مند اور شکر گزار ہوں۔

پشیم جب خاموش ہوا تو سموقان نے کہنا شروع کیا۔
محترم پشیم میں اریک شہر سے روانہ تو اس لئے ہوا تھا کہ بعلبک بادشاہ لوگل بانہ کی بیٹی ایلیم، اسکے بیٹے اریٹش اور اریٹش کی منسوبہ اراتا کی مدد سے صلح مشورہ کروں لیکن راستے میں میرے ساتھ انو، ثور فلک اور عشتار کا ٹکراؤ ہو گیا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ ٹکراؤ اچھا ہی ثابت ہوا اس لئے کہ تمہارے شکل میں مجھے ایک مدد کرنے والی عیب سی مافوق الفطرت قوتوں کی مالک لڑکی

سموقان بیٹھنے کو تو بیٹھ گیا پھر وہ کہنے لگا۔

سماح انوکے مسکن کا رخ کروں گا میں نے اس سے پہلے انوکا مسکن دیکھا تو نہیں لیکن مجھے امید ہے کہ میں وہاں سے الیم، ایش اور اراتا کو نکلنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ ان تینوں کو وہاں سے نکلنے کے بعد استاد محترم میں بعلبک شہر کا رخ کروں گا وہاں میں ان تینوں کو کسی خفیہ ٹھکانے پر رکھوں گا۔ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ سے ملنے کی کوشش کروں گا جسے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانہ نے زندان میں ڈال رکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح لوگل باندہ کو بھی زندان سے نکالوں اور پھر ان چاروں کو لے کر میں اپنے مرکزی شہر اریک کا رخ کروں گا۔ جب چند دن وہاں قیام کرنے کے بعد انوکے طرف سے رد عمل کا انتظار کروں گا ہو سکتا ہے شمالی لبنان کا بادشاہ اتانہ بھی لوگل باندہ کی رہائی پر کسی سخت رد عمل کا اظہار کرے یہ رد عمل دیکھنے کے بعد جب حالات درست ہوئے تب میں آپ کی طرف آؤں گا اور الیم، ایش اور اراتا کو یہاں آپ کے پاس چھوڑوں گا۔

جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ان تینوں کو احتیاطاً رہیں رکھا جائے گا جب کہ میں ایک بار پھر اپنی مہم پر نکلوں گا میں نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ نیکی کی قوت کی حیثیت سے میں صرف انوکے نہیں، ثور فلک، عشتار اور ملکہ ظلمات اراکالا کے خلاف بھی حرکت میں آؤں گا اور ان تینوں کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کروں گا جب تک میں ان کا خاتمہ نہیں کرتا بزرگ پشیمت! مجھے سکون نہیں ملے گا کیا آپ میرے اس لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہیں۔

سموقان کے اس استفسار پر پشیمت تھوڑی دیر تک ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کی شفقت بھری آواز سنائی دی۔

سموقان میرے بیٹے میں پوری طرح تمہارے لائحہ عمل تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی عقیدت مندی اور ارادتمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر یہ بات ہے تو پھر میں آپ کے یہاں سے کوچ کرتا ہوں اب میں سیدھا سدوری اور ارشابی کا رخ کروں گا ان کے پاس تھوڑی دیر تک قیام کرنے کے بعد ساعر

آپ مجھ سے پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں جہاں تک کھانے کا تعلق ہے کھانا واپس جا کر سدوری کے پاس ہی کھاؤں گا کیونکہ اس کی حویلی سے نکل کر مشرق کی طرف جاتے ہوئے میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ سے مشورہ کرنے کے بعد لوگوں کا اور کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں گا اس لئے کہ سدوری کے علاوہ ارشابی اور گلگامش کے منبر بھی میری واپسی کا انتظار بڑی بے چینی سے کریں گے اب آپ پوچھیں آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جواب میں پشیمت تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھ کر رہا پھر وہ بول پڑا۔

میرے بچے میرے بیٹے! تم نے سارے حالات مجھے تفصیل سے بتائے لیکن ایک تفصیل تم نے نہیں بتائی وہ یہ کہ انوکے الیم، ایش اور اراتا کی زندگی کو تو دو حصوں، یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تقسیم کر رکھا ہے سو انوکے سحر کی سے انہیں کن جانوروں میں تبدیل کرتا ہے سموقان کچھ سوچتا رہا پھر پشیمت کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

استاد محترم! بعلبک کی طرف سے آنے والے بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کے مشیر اشلات نے میرے اور گلگامش کے سامنے انکشاف کیا تھا کہ انوکے تینوں پر سحر کیا ہوا ہے اس سحر کی وجہ سے جس وقت سورج طلوع ہوتے ہوئے پھوٹی ہے تو لوگل باندہ کی حسین و جمیل بیٹی الیم ملی، اس کا بھائی ایش اور اس کا منسوبہ اراتا، بندر اور بندریا کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس طرح جب سورج غروب ہوتے ہوئے شام کی شفق پھوٹی ہے تو یہ تینوں اپنی اصلی انسانی حالت میں جاتے ہیں اس طرح ساعر انوکے اپنا کوئی سحر اور طلسم استعمال کرتے ہوئے ان کی حیوانی زندگی کو صبح کی شفق کے ساتھ، انسانی زندگی کو شام کی شفق کے ساتھ منسوخ کر دیا ہے۔

میرا یہ لائحہ عمل ہے کہ آپ سے رخصت ہونے کے بعد میں شام کی سدوری، ارشابی کے پاس قیام کروں گا شام کے وقت میں وہاں سے کوچ کروں گا

محترم خاتون میں شام تک یہاں قیام کروں گا سورج غروب ہوتے ہی میں یہاں سے انوکھے مسکن کی طرف کوچ کروں گا مجھے امید ہے کہ ایلیم، اس کے بھائی اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا تینوں کو قید سے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ ارشابی! میرے بھائی تم ایک کام کرنا میرے گھوڑے کے دانے چارے کا خوب اہتمام کرنا تاکہ یہ رات بھر سفر کر لے تم جانتے ہو کہ سردی بھی ہے اگر گھوڑے کا پیٹ بھرا ہو گا تو سردی محسوس نہیں کرے گا۔ سموقان نے بڑے غور سے ارشابی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جواب میں ارشابی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا سموقان میرے عزیز بھائی تم تھوڑی دیر آرام کر لو شام کے وقت تم نے کوچ کرنا ہے تمہارے گھوڑے کے دانے چارے کا عمدہ انتظام کرنا، گھوڑے کی زین کے ساتھ جو خوراک کا توبرہ ہے اسے بھی بھر دیتا ہوں اس کے علاوہ بھی اگر تمہیں کوئی چیز چاہئے تو کہو میں تیار کرانے دیتا ہوں۔

سموقان نے تجسس آمیز لہجے میں ارشابی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا ارشابی میرے عزیز بھائی مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہئے بس تم میرے گھوڑے کی تیاری کر دینا اس موقع پر سدوری بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کی طرف دیکھتے ہوئے گلگامش کے مخبر بھی کھڑے ہو گئے تھے سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے تو نے چونکہ شام کو یہاں سے کوچ کرنا ہے لہذا میں اور گلگامش کے مخبر جاتے ہیں تم اسی کمرے میں شام تک آرام کر لو پھر شام کا کھانا کھانے کے بعد یہاں سے کوچ کر جانا۔

سموقان نے سدوری کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سدوری اور گلگامش کے مخبر اس کمرے سے نکل گئے تھے۔

شام تک سموقان نے اس کمرے میں آرام کیا۔ شام کا کھانا اس نے سدوری، ارشابی اور گلگامش کے مخبروں کے ساتھ کھایا اور پھر جب سورج غروب ہونے کے بعد فضاؤں میں گہری تاریکی اور اندھیرا چھا گیا تب سموقان اپنے گھوڑے پر سوار ہوا سدوری، ارشابی اور گلگامش کے مخبروں کو اس نے الوداع کہا پھر وہ رات کی تاریکی میں سدوری کی حویلی سے ساحر انوکھے کے کوہستانی مسکن کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

انوکھا رخ کروں گا۔

پشیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا ایک بار اس نے گلے لگا کر سموقان کی طرف پر بوسہ دیا پھر اپنی حویلی کے صدر دروازے تک سموقان کو وہ چھوڑنے آیا۔ وہاں سے رخصت ہونے کے بعد جریرہ دلمون کی اس بستی سے نکلا تھوڑی دیر میں وہ سے باہر آیا ایک دیران جگہ آکر وہ کھڑا ہوا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں پھیرا اپنا کوئی سری عمل کیا اس کے بعد وہ دھوئیں کی طرح فضا میں تحلیل ہو گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لبنان کے ساحل پر سدوری کی حویلی کے نمودار ہوا آگے بڑھتے ہوئے جو نہی وہ صدر دروازے سے سدوری کی حویلی میں داخل سب سے پہلے ارشابی کی نگاہ اس پر پڑی اور وہ حویلی کے اندرونی حصے سے بھاگتا ہوا بڑھا اور سموقان سے لپٹ گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد سدوری بھی باہر نکل آئی اور اس کی دلچسپی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہی تھی۔ گلگامش کے مخبر بھی ابھی تک قیام کئے ہوئے تھے پھر سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے کیا تم ہمیں استاد محترم کے ساتھ اپنی ملاقات تفصیل نہیں بتاؤ گے۔

سدوری تھوڑی دیر کی پھر اپنے منہ پر وہ ہلکا سا طمانچہ مارتے ہوئے کہے میں سدوری بھی بالکل پاگل ہو گئی ہوں تم ابھی آئے ہو کھڑے ہو اور میں نے تم سوال کر دیا آؤ پہلے دیوان خانے میں چل کر بیٹھتے ہیں اور تم واقعات تفصیل سے کرو۔

سموقان ان کے ساتھ ہو لیا سب دیوان خانے میں آئے بیٹھ گئے۔ سموقان نے انہیں اس ساری گفتگو سے آگاہ کر دیا تھا جو اس کے اور پشیم کے درمیان ہوئی تھی۔

سموقان جب خاموش ہوا تب سدوری نے بڑے تعجب سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

سموقان تم کب تک میرے ہاں سے ساحر انوکھے کے مسکن کی طرف کرنا پسند کرو گے جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

کوئی آباد ہونے کی کوشش بھی نہیں کرتا تھا لہذا وہ آگے والا سارا علاقہ ایک طرح سے
ساحرانو کی ہی ملکیت خیال کیا جاتا تھا۔

سموقان شاید اپنے کام کی ابتداء کسی مناسب وقت پر کرنا چاہتا تھا لہذا
سرائے میں اس نے کمرہ حاصل کیا اور اس میں قیام کر لیا صبح کا کھانا کھانے کے بعد پہلے
اس نے اصطبل میں اپنے گھوڑے کی خوراک کا جائزہ لیا پھر وہ سرائے کے مالک کے پاس
آیا اس وقت وہ سرائے کے امور کی نگرانی کر رہا تھا سموقان کو دیکھتے ہوئے سرائے کا
مالک جب اس کی طرف متوجہ ہوا تب سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا
شروع کیا۔

میرے محترم میرے عزیز میں ان سرزمینوں میں اجنبی ہوں میں فلسطیوں کی
سرزمینوں کی طرف سے آ رہا ہوں میرے ساتھ میرے تین ساتھی بھی ہیں جو پہلے ہی ان
سرزمینوں کی طرف آئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ساتھ لے کر واپس اپنی سرزمینوں کی
طرف کوچ کروں گا ان تینوں کیلئے مجھے گھوڑے درکار ہوں گے میرے عزیز کیا تم تین
عدہ قسم کے گھوڑوں کا انتظام کر سکتے ہو رقم کی پرواہ اور فکر نہ کرنا گھوڑے اچھے توانا
اور اچھی نسل کے ہونے چاہیں رقم جس قدر ان کا مالک مانگے گا میں موقع پر ادا کروں
گا۔

جواب میں سرائے کے مالک نے تھوڑی دیر تک بڑی ممنونیت سے سموقان
کی طرف دیکھا پھر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اے اجنبی اور محترم انسان تمہیں میری سرائے میں قیام کرتے ہوئے کسی
شے کسی چیز کے متعلق فکر مند نہیں ہونا چاہئے آپ جیسے مسافر ہی ہمارے لئے محترم
اور قابلِ عزت ہیں اور انہی کی وجہ سے ہماری روزی کا سامان ہوتا ہے یہ تو کہو کہ یہ
گھوڑے تمہیں کب تک چاہیں۔

سموقان نے خاموش رہ کر کچھ سوچا اس کے بعد اسے دوبارہ سرائے کے
مالک کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز اپنے ساتھیوں کے ساتھ میں کل یہاں سے کسی بھی وقت کوچ
کر سکتا ہوں۔

رات زیست کے ہنگاموں کو خاموش کرتی ہوئی، شوق کے پردوں میں دل
کی دھڑکنوں کی طرح بھاگی جا رہی تھی چاروں طرف ادھام کی دیواروں اور دریاں
دیولانوں کی سی خاموشی اور چپ بھی آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور زمین
کی طرف کافی جھک بھی چکے تھے لگتا تھا برفباری شروع ہونے والی تھی تخی زدہ فضاؤں
کے ٹھنڈے ہاتھ مجھد ہونے لگے تھے کبھی کبھار بادلوں کے رتھ پر زور سے چلی پہنچی۔
چمک کے تھوڑی ہی دیر بعد رعد کی ایسی آوازیں بلند ہوئیں گویا زمین کی چوٹ اُ
خوب ہلا کر رکھ دیں گی۔ بادلوں کے گرجنے سے یوں لگتا تھا گویا خیر و شر کے ہنگامے اڑ
کھڑے ہوئے ہوں یا اہل تمدن کی بد مزاجیاں دلوں کے معصوم رشتوں پر قضا بن کر
ٹوٹنے لگی ہوں۔

سموقان برفیلیے موسم اور غزاتے بادلوں سے بے نیاز اپنے گھوڑے کو
کوہستانی سلسلے میں دوڑاتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا یہ سفر صبح تک جا رہا
رہا اور صبح سے تھوڑی دیر پہلے برفباری شروع ہو گئی تھی زمین بڑی تیزی سے سفید ہونے
لگی تھی اور برف کی تہہ لہجہ بہ لہجہ اپنی موٹائی میں اضافہ کرتی چلی گئی تھی ساحرانو کے
مسکن سے لگ بھگ پانچ میل کے فاصلے پر سموقان ایک سرائے میں داخل ہوا اس نے
کہ اس سرائے سے ساحرانو کے مسکن کی طرف جانے کے لئے آگے کوئی آبادی نہ تھی
بس کوہستانی ویرانے تھے اور ان کوہستانی حصوں میں ساحرانو کے خوف کی وجہ سے

سموقان تھوڑی دیر تک برفباری میں کھڑا ہو کر اپنے سامنے چاندنی اور برفباری میں ڈوبے ہوئے ساحرانو کے مسکن کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دھویں کی طرح تحلیل ہوتے ہوئے اس بار وہ بالکل مسکن اندر نمودار ہوا۔

مسکن کی عمارت کے باہر ایک کافی بڑی اور بلند چٹان تھی۔ سموقان اس کی اوٹ میں بیٹھ گیا اور انوکھے مسکن کا جائزہ لینے لگا اس نے دیکھا ہر عمارت کے سامنے راہداری کی صورت میں لمبے برآمدے بنے ہوئے تھے جن کے اندر جگہ جگہ مشعلیں روش تھیں اور ان راہداریوں میں مسلح جوان پہرہ دے رہے تھے۔

یہ سارا منظر دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر نہ جانے کیا سوچتے ہوئے مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ اس چٹان کی اوٹ سے نکلا جس میں وہ چھپا ہوا تھا برف پر بیٹھتے ہوئے وہ آگے بڑھا اور جو قریب ترین عمارت تھی اس کے برآمدے کے ستون کی اوٹ میں کھڑا ہو کر اس پہرے دار کی واپسی کا انتظار کرنے لگا جو برآمدے کے اس حصے میں متعین تھا۔

اس حصے میں پہرہ دینے والا تھوڑی دور جا کر مڑا اور دوبارہ وہ اس ستون کی طرف بڑھا تھا جس کی اوٹ میں سموقان نے گھات لگا رکھی تھی جب وہ اس ستون کے قریب آیا اور اس سے صرف ایک ہی قدم آگے گیا ہو گا کہ سموقان کھانے والے پیتے کی کئی بھرتی سے ستون سے نکلا اپنا ایک ہاتھ اس نے پہرہ دینے والے کے منہ پر رکھا دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا اور خنجر کی نوک اس نے اس کی پیٹھ پر دباتے ہوئے کسی قدر ٹھکانا انداز میں کہا۔

سن میں نہیں جانتا تیرا نام کیا ہے تو کون ہے پر ایک بات یاد رکھنا اگر تم نے شور کرنے کی کوشش کی کسی کو اپنی مدد کے لئے آواز دی یا چہنچہنے چلانے کی کوشش کی تو میرا زہریلا خنجر تیرے جسم سے پار ہو جائے گا اور لمحوں کے اندر تیری روح تیرے جسم کو چھوڑ کر پرواز کر جائے گی۔

سموقان کی گرفت میں پہرہ دینے والا پھردھرایا لیکن سموقان کی گرفت ایسی آہنی ایسی زوردار تھی کہ اپنی پوری قوت صرف کر دینے کے باوجود وہ پہرے دار ایسے ہی

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سرائے کے مالک نے اس کی بات دی۔

سن میرے عزیز فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں میں کل صبح تک تیرے عمدہ گھوڑوں کا اہتمام کروں گا میں کل گھوڑوں کے ایک سو داگر کو یہیں بلا لوں گا تمہیں گھوڑے دکھا دے گا جس قدر تمہیں گھوڑوں کی ضرورت ہوگی اس سے حاصل لینا۔

سرائے کے مالک کے اس جواب سے سموقان خوش ہو گیا تھا پھر وہ ادا کرتے ہوئے اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنے لگا تھا۔

○○○

آنے والی رات جب آدھی کے قریب گزر چکی تب سموقان سرائے میں کمرے سے نکلا پہلے اس نے باہر کا جائزہ لیا برف باری ابھی تک جاری تھی فضا میں چاروں طرف چاندنی برف سے بھنگلگ ہو کر ایک عجیب سا سماں پیش کر رہی تھی برف کے گالے آسمان سے تیزی کے ساتھ گرتے ہوئے زمین پر برف کی تہہ کو بڑھاتے چلے رہے تھے سردی اپنے جو بن، اپنے عروج پر آگئی تھی۔

سموقان تھوڑی دیر تک اپنے کمرے سے بارہ نکل کر اس منظر سے اندوز ہوتا رہا پھر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی کچھ سوچتے ہوئے نے اپنی کمرے کو باہر سے زنجیر لگائی اپنے دائیں بائیں دیکھا چاروں طرف ایک سکوت تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی سرائے میں نہیں قبرستان میں کھڑا ہو پھر اسے حسب معمول اپنے دونوں ہاتھوں کو فضاء میں بلند کیا اپنی سری قوتوں کو حرکت لایا پھر وہ دھویں کی طرح برف باری اور چاندنی میں تحلیل ہو کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لبنان کے ایک بلند ترین اور برف کو ہستانی سلسلے کے اوپر نمودار ہوا کو ہستانی سلسلے کے اوپر دائیں بائیں اور آگے تک ہتھ کی عمارتیں بنی ہوئی تھیں یہی بدنام زمانہ ساحرانو کا مسکن تھا جو اس نے برف پوش کو ہستانی سلسلے کے اوپر بنا رکھا تھا۔

اور ہاتھ ڈالا اور کپڑے کی اس نے دو پٹیاں نکالیں ایک پٹی اس کے منہ پر کس کر
باندھی تھی دوسری پٹی سے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیئے تھے پھر اپنا منہ
سموکان اس کے کان کے قریب لے گیا اور کہنے لگا۔

اب اٹھ کھڑا ہو اور ہاتھ کے اشارے کرتے ہوئے مجھے اس عمارت کی
طرف لے چلو۔

اس پر وہ پہرے دار اٹھ کھڑا ہوا سموکان اپنے ہاتھ میں خنجر لئے اس کے پیچھے
بیٹھے تھا وہ پہرے دار سموکان کی راہنمائی کرتا ہوا چھوٹی سی ایک ایسی عمارت کے سامنے
جا کھڑا ہوا جو کوستانی سلسلے کی ایک بلند ترین چوٹی پر بنی ہوئی تھی وہ عمارت تین چار
کمروں پر مشتمل تھی اور اس عمارت کے سامنے راہداری کی صورت میں ایک برآمدہ تھا
اس برآمدے کے اندر بھی دو مشعلیں روشن تھیں مشعلوں کی روشنی میں سموکان نے
دیکھا کہ دو پہرے دار وہاں کھڑے پہرے دار رہے ہیں ایک برآمدے کے دائیں جانب
دوسرا بائیں جانب۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سموکان اپنا منہ اس پہرے دار کے کان کے
قریب لے گیا اور کہنے لگا مجھے یہاں لانے سے تمہارا مقصد یہ ہے کہ وہ جو سامنے عمارت
دکھائی دے رہی ہے اس میں اہلیم، ایش اور اراتا کو رکھا گیا ہے جواب میں اس پہرے
دار نے اثبات میں گردن ہلادی تھی۔

اس پہرے دار کے ایسا کرنے پر برفباری اور چاندنی رات میں سموکان کے
چہرے پر خوش گوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے کچھ سوچا اور اس کے بعد
پہرے دار کے دونوں ہاتھ پشت پر جس پٹی سے بندھے ہوئے تھے وہ پٹی سموکان نے
اس عمارت کے قریب ہی ایک درخت کے ساتھ باندھ دی اس طرح اس پہرے دار
کے منہ پر پٹی بندھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ بول نہیں سکتا تھا جس پٹی میں اس
کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اب چونکہ سموکان نے وہ ایک درخت سے باندھ دی تھی
لہذا وہ پہرے دار اب حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا۔

برفباری میں اس درخت کے قریب تھوڑی دیر تک کھڑے ہو کر سموکان
کچھ سوچتا رہا پھر شاید اسے کوئی ترکیب سوچی تھی اس کے بعد اس نے ایسا کیا کہ ایک

تھا جیسے کسی کو آہنی پنجرے میں بند کر کے رکھ دیا گیا ہو جب اس نے اندازہ لگایا کہ
گرفت کرنے والے کی طاقت اور قوت کے سامنے مزاحمت کرنے میں کامیاب نہیں
سکتا تب اس نے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑتے ہوئے اس کے حوالے کر دیا۔ سموکان نے
اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا برآمدے سے باہر نکلا جس چٹان کی اوٹ میں بیٹھا
نے گھات لگائی تھی اس چٹان کی اوٹ میں وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا پھر اسے اپنے
سامنے بٹھایا اس کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور اس کی گردن پر
اپنا خنجر رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

شور کرنے کی کوشش مت کرنا جو کچھ میں پوچھتا ہوں چپ چاپ بات
چلے جانا اگر تم نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں لمحوں کے اندر
ڈھیر کر کے رکھ دوں گا دیکھ اس وقت سردی اپنے عروج پر ہے برفباری ہو رہی ہے
میں پوچھوں بتاتے چلے جانا تم نے اگر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تم پر ایسا
ایسی ضرب لگاؤں گا کہ اس سردی میں میری ضرب تجھے نڈھال اور مجھد کر کرے
دے گی تو یہ بتا کہ شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے کہنے پر تمہارے ساحر انونے
کے حکمران لوگل باندھ کی بیٹی اہلیم، بیٹی ایش اور ایش کی منسوبہ اراتا کو کہاں قید
رکھا ہے مجھے دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا مجھے بھٹکانا بھی مت ورنہ میں تمہیں
بھٹکانوں گا کہ موت سے جا ہمکنار ہو گے نہیں بیٹھے بٹھائے یہ بتاؤ کہ جس عمارت
ان تینوں کو اسیر بنا کر رکھا ہوا ہے وہ عمارت کدھر ہے؟

وہ پہرے دار سموکان کے اس سوال پر گہری سوچوں میں کھو کر رہ گیا تھا
تذبذب کا شکار تھا سموکان نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ اس کے سوال کا جواب نہیں
چاہتا لہذا اس نے اپنے خنجر کی نوک پر دباؤ ڈالا جو اس کی گردن پر رکھی ہوئی تھی
ہی دباؤ سے وہ پہرے دار بلبلا اٹھا پھر وہ کہنے لگا۔

تم اپنے خنجر کو میری گردن سے دور رکھو میں اس عمارت تک نہیں
راہنمائی کرنے لئے تیار ہوں جس میں لوگل باندھ کی بیٹی اہلیم، بیٹی ایش اور
کی منسوبہ اراتا کو اسیر رکھا گیا ہے۔

پہرے دار کے جواب پر سموکان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے اپنی ذہنی

زمین پر رکھی اور آگے بڑھ کر جب اس نے چاہا کہ درخت کے ساتھ بندھے اپنے ساتھی کو کولے اچانک سموقان ایک بڑے پتھر کی گھات سے نکل جو پہرے دار مستعد کھڑا ہوا تھا اس کی گردن پر اس زور سے اپنی تلوار کا دستہ مارا کہ وہ نیم بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا تھا۔

اتنی دیر تک دوسرا جو پہرے دار کے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنا چاہتا تھا سنبھلا ہلکا، چاہتا تھا کہ تلوار اٹھا کر سموقان کے سامنے آئے لیکن اتنی دیر میں سموقان حرکت میں آچکا تھا اس کی گردن پر بھی اپنی بھاری بھر کم تلوار کے دستے کی ضرب لگائی اور اسے بھی اس نے نیم بے ہوشی کی حالت میں زمین پر گر دیا تھا۔

اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سموقان مزید حرکت میں آیا جس پہرے دار کو اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اس کے منہ سے اس نے جو نئی کھولی تھی اس پٹی سے اس نے بے ہوش ہو کر گرنے والوں میں سے ایک کے ہاتھ کس کر پشت پر باندھ دئے پھر اپنی زنبیل سے ایک اور پٹی نکالی اور تیسرے کے ہاتھ بھی اس نے پشت پر باندھ دئے تھے۔

جس پہرے دار کو اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اسے بھی درخت سے کھولا بے ہوش ہونے والے دونوں پہرے داروں کو اس نے اپنے دائیں بائیں کندھے پر اٹھایا اور جسے اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اس کی گردن پر اپنے دائیں ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے وہ تقریباً گھسیٹتا ہوا اس عمارت کی طرف لے گیا تھا۔

تینوں کو اس نے عمارت کے برآمدے میں ڈال دیا جو ہوش میں تھا اسے اس نے سرگوشی کے سے انداز میں مخاطب کیا۔

یہاں چپ چاپ بیٹھ جاؤ حرکت کرنے یا شور کرنے کی کوشش کی تو اپنی گردن کٹوا بیٹھو گے میں تم سے وعدہ کر چکا ہوں تمہیں قتل نہیں کروں گا تمہیں ہی نہیں یہ جو تمہارے ساتھ دو دوسرے ہیں انہیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا بس میرا مقصد تم تینوں کی جانیں لینا نہیں میں کسی اور ہی مقصد کے تحت ان سرزمینوں کی طرف آیا ہوں مجھے اپنی کام کی تکمیل کرنے دو چپ چاپ اپنے دونوں ساتھیوں کے

بار پھر وہ اپنا منہ اس پہرے دار کے قریب لے گیا اور اسے کہنے لگا دیکھ سامنے والی عمارت کے دائیں بائیں دو پہرے دار کھڑے پہرے دار ہیں میں تیرے منہ سے کچھ کہتا ہوں تو انہیں مدد کے لئے پکارا اگر تو ایسا کرے گا تو وہ بھاگے بھاگے تیری طرف آئیں گے اور میں اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا دیکھ تو نے اگر میرے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش کی یا ان پر میری ذات کا انکشاف کیا تو، تو زور نہیں بچے گا اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بے نیام کرتے ہوئے سموقان نے جب اپنی تلوار اس کے سامنے کی تو وہ پہرے دار لرزنا پڑ گیا تھا سموقان نے پھر سرگوشی کی۔

ذرا میری تلوار کی طرف دیکھ یہ انسانی جسم ہی نہیں لوہے کو بھی کاٹ دیتی ہے اگر تو میرے کہنے پر عمل کرتا ہے تو یاد رکھنا میں تمہیں موت کے گھاٹ نہیں اتاروں گا اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد تمہیں زندہ چھوڑ جاؤں گا میں تمہیں زندگی کی ضمانت دیتا ہوں۔

وہ پہرے دار منہ سے تو کچھ نہ بولا تاہم اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلا دی پھر سموقان پیچھے ہٹا اور ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا پکارا اب سامنے والے دونوں محافظوں کو اپنی مدد کے لئے پکار۔

سموقان کا یہ کہنا تھا کہ وہ محافظ جسے اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا دلی سسکی کی سی آواز میں مدد کے لئے پکارنے لگا تھا۔

اس کے ایسے کرنے پر سامنے والی عمارت میں جو دونوں محافظ پہرے دار رہے تھے وہ چونکے پہلے بھاگتے ہوئے دونوں جمع ہوئے صلاح مشورہ کیا پھر جس سمت سے انہیں آواز آئی تھی دونوں اس سمت بھاگے تھے۔

جب وہ اس پہرے دار کے پاس آئے جس کو سموقان نے درخت کے ساتھ باندھ رکھا تھا دونوں دنگ رہ گئے ان میں سے ایک پوچھنے لگا تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے تمہاری تقرری تو اس وقت دوسری عمارت کی طرف تھی۔ جسے سموقان نے درخت سے باندھا تھا وہ منہ سے تو کچھ نہ بولا بس نڈھال سے انداز میں اس نے اپنی گردن لٹکادی ان میں سے ایک تو مستعد ہو کر اپنی جگہ پر کھڑا ہوا دوسرے نے اپنی تلوار

پاس بیٹھ جاؤ۔

جو پہرے دار ہوش میں تھا اس پر سموقان کی دھمکی کا گر ثابت ہوئی وہاں وہ چپ چاپ بیٹھ گیا پھر سموقان نے اس عمارت کا جائزہ لیا اس عمارت میں سات کمرے تھے ایک کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی جب وہ اس کمرے سے سامنے آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر چھوٹی سی ایک مشعل روشن تھی کہ کا دروازہ لوہے کی موٹی سلاخوں کا تھا کمرے کے اندر جو چھوٹی سی مشعل روشن تھی اس کی روشنی میں سموقان نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر تین افراد فرش پر گہری نیند سو رہے تھے سموقان نے اندازہ لگا لیا کہ تینوں اہلیم اریٹھ اور اراتا ہی ہو سکتے ہیں۔

یہ سوچتے ہوئے سموقان نے اپنی تلوار نیام میں کی تھوری دیر تک اس دروازے کا جائزہ لیا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی دروازے کی دو سلاخوں کو اس نے اپنے دائیں بائیں ہاتھ میں تھاما پھر اس نے جو زور لگایا تو سلاخوں کے ایک چرچر اہٹ پیدا ہوئی سلاخوں کو سموقان نے اپنی طاقت اور قوت سے دوہرا کر رکھ دیا تھا اور سلاخوں کے اندر اس نے اس قدر راستہ بنا لیا تھا کہ وہ باسانی گزرا کرے میں داخل ہو سکتا تھا۔

سلاخوں میں راستہ بنانے کے بعد سموقان پہلے مڑ کر اس جگہ آیا جہاں نے پہرے داروں کو ڈالا تھا ان پہرے داروں کو اٹھا کر اس نے سلاخوں میں جانے والے راستے کے ذریعے کمرے کے اندر پھینک دیا تیسرے کو بھی اس نے کہا وہ کمرے کے اندر داخل ہو جائے تیسرا چپ چاپ اس کے آگے اس کمرے میں داخل گیا دو کو اٹھا کر اس نے کمرے کے کونے میں ڈال دیا تیسرے کو ان کے پاس بیٹھ گیا وہ چپ چاپ جب ان کے پاس بیٹھ گیا تب سموقان ان افراد کی طرف بڑھا جو نیند سوئے ہوئے تھے۔

انہیں آواز دے کر جگانے کی بجائے سموقان نے اپنی ڈھال اس عمارت دیوار کے ساتھ ہلکے ہلکے ٹکراتے ہوئے آواز پیدا کی جس پر ان تینوں میں سے ایک حرکت کی پھر ان میں سے ایک جو لڑکی تھی اٹھ بیٹھی اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے سموقان تعجب اور ورطہ حیرت میں ڈوب کے رہ گیا تھا اس لئے کہ وہ لڑکی رات کے اندر

میں شبم میں دھلے سبزے اور بوسیدہ حالت میں کسی تازہ دانش کی طرح پرکشش تھی وہ لڑکی من کے کورے کاغذ پر پیار کی خوشبو، پرہت کی حرمت، چاہت کی عمت، اپنائیت کی حدت اور وصل کی شدت جیسی جاذب نظر تھی وہ چاندنی راتوں کے فسوں، شام کی گل رنگ شفق جیسی حسین اور خوبصورت تھی اسکی مسکراتی بلوریں آنکھیں رنگ و نگہت و نورس میں ملبوس صبح کے نور کے ہالے کی مانند تھی۔ اس کے مرمیں رنگ و رنگیہ تھے جیسے دھنک کے رنگین ہالے، اس کے لب گلابوں کے درمیان رکھے بازو ایسے تھے جیسے دھنک کے رنگین ہالے، اس کے لب گلابوں کے درمیان رکھے مرجان اور احمر کی مانند تھے اس کے جگمگاتے ریشمی رخسار کچھ ایسے تھے گویا شفق کی سرخی میں نرم و نازک لطیف کرنیں ڈوب کے رہ گئی ہوں۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے سموقان تھوڑی دیر کچھ نہ کہہ سکا اس کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ اس لڑکی کی عنایاتی آنکھوں اور تاثیر سخن کی مستی میں کھو گیا تھا وہ اس کے سرخ ہونٹوں کی شفق رنگ کہانیوں اور احساس جوانی میں لپٹے ہر ایک سے داد تحسین موصول کرتے اس کے رنگین خدو خال میں بھٹک سا گیا تھا سموقان کی ابھی یہی حالت تھی کہ اس لڑکی کی آواز اس کمرے میں سنائی دی۔

اجنبی! تم کون ہو؟ اس کمرے میں کیسے داخل ہوئے اور یہ جو کونے میں تو نے ان تین اشخاص کو قیدیوں کی طرح رکھا ہے ان کے کیا احوال ہیں۔

لڑکی کے اس سوال پر سموقان چونک سا پڑا تھا تاہم اس نے اندازہ لگایا کہ لڑکی کی آواز میں انتہائی عنایت کا آہنگ اور حسن بیان کی چاشنی تھی پھر قبل اس کے کہ سموقان اس کے سوال کا جواب دیتا لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اس کا اٹھنا ایسے ہی تھا جیسے پردوں کو ترستی اڑان جیسے ہواؤں میں تحلیل ہونے کو تڑپتا نفس، جیسے قلمز میں بھٹکے موتیوں کی تلاش میں سیپ، جیسے نموی مٹلاشی زندگی جیسے آسمان کے زینوں پر سربستہ رازوں کی طرح کھل جانے والی حسن کی کوئی رمز عیاں ہو کر رہ گئی ہو۔

پھر پہلی بار سموقان نے اس لڑکی کو مخاطب کیا سن لڑکی اگر میں غلطی پر نہیں تو تیرا نام اہلیم ہے اور تیرے قریب ہی جو دو دوسرے افراد پڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک تیرا بھائی اریٹھ اور اس کی منسوبہ اراتا ہے کیا میں نے درست کہا ہے یا میں غلطی پر ہوں۔

ہوتے بول پڑا۔
سن ایلیم اچھے لپنے بھائی اور اس کی منگیترا کو جگاؤ اس کے بعد میں تم پر
اشکاف کرتا ہوں کہ میں کس کے کہنے پر تم تینوں کی رہائی کے لئے آیا ہوں۔

سموقان کے ان الفاظ سے اہم مزید خوش ہو گئی تھی آگے بڑھ کر اس نے
لپنے بھائی اور اس کی منگیترا کو جگایا۔ زبان نے دیکھا کہ اراتا بھی ایلیم کی طرح بے
حد حسین اور خوبصورت تھی تھوڑی دیر ان دونوں کے ساتھ ایلیم نے سرگوشی کی جسے
سن کر اریش اور اراتا تینوں اٹھ کھڑے ہوئے پھر اریش آگے بڑھا پر جوش انداز میں
سموقان کو مخاطب کیا اور کہنے لگا۔

میرے عزیز تمہارے متعلق تھوڑی سی تفصیل میری بہن ایلیم نے بتائی ہے
اؤ اس بستر پر بیٹھ کر ہمارے ساتھ گفتگو کرو سموقان آگے بڑھا جس بستر سے ایلیم اٹھی
تھی وہ اس بستر پر بیٹھ گیا پھر اس نے ان کی مدد کے لئے ان کے باپ لوگل باندہ کے
مشیر اشلات کے گگامش کے مرکزی شہر اریک میں آنے، مدد کی درخواست کرنے، ان
کدو کے ساتھ گگامش کے مقابلے پھر ان کدو اور گگامش دونوں کے ساتھ لپنے مقابلے
کے علاوہ اریک سے روانگی راستے میں ساحرانو، اس کے دست راست ثور فلک، اس کی
بہنی عشتر سے نکرانے اور لپنے استاد محترم پشسیم کے پاس جانے اور وہاں سے ان کی مدد
کے لئے وہاں آنے تک کے سارے حالات تفصیل سے سنا ڈالے تھے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ایلیم بول پڑی اجنبی تو نے صرف تفصیل بتا
دی لیکن اپنا نام نہیں بتایا۔ جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

میرا نام سموقان ہے ایلیم نے پھر بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔
سموقان تم مجھے طاقت اور قوت کا دیو تا لگتے ہو جس طرح زندان کے کمرے
کی لوہے کی سلاخوں کو دوہرا کیا ہے ایسا کوئی عام انسان کر ہی نہیں سکتا میں سب سے
پہلے تیرا لشکر یہ ادا کرتی ہوں کہ تو نے ہمیں اس اسیری سے نجات دلانے کے لئے اتنا بڑا
خطرہ مول لیا ہے تو نے یہ تو بتایا نہیں کہ جن تین کو تو نے ہمارے کمرے میں لا ڈالا ہے
وہ کون ہیں؟

سموقان مسکراتے ہوئے پھر بول پڑا سن ایلیم یہ تینوں ساحرانو کی ان

سموقان کی اس گفتگو سے اس لڑکی کے چہرے پر سر سے لے کر پاؤں تک
ایک چاہت اور محبت کا لرزہ طاری کر دینے والی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے
اس کمرے میں ایک بار پھر اس کی آواز سنائی دی تھی۔

اجنبی! تمہارا اندازہ درست ہے میرا نام ایلیم ہے جو ابھی تک سوئے ہوئے
ہیں ان میں سے ایک میرا بھائی اریش ہے دوسری اس کی منگیترا اراتا ہے پر یہ تو کہنا
کون ہو میں یہ تو اندازہ لگا چکی ہوں کہ تم اس کمرے میں کیسے داخل ہوئے ہو اس
کہ دیکھ رہی ہوں کہ اس کمرے کا جو لوہے کی سلاخوں پر مشتمل دروازہ ہے تو نے
کی سلاخوں کو دوہرا کر کے اس میں سے لپنے لئے راستہ بنایا ہے اور ان تین افراد کو
جنہیں تو لپنے ساتھ لے کر آیا ہے جن میں سے دو تو بے ہوش پڑے ہیں ایک مجھے بے ہوش
میں لگتا ہے پر کہو تم کس مقصد کے تحت اس کمرے میں داخل ہوئے ہو۔

سموقان مزید کچھ دیر تک کھوئے کھوئے سے انداز میں ایلیم کی طرف دیکھ
رہا پھر اس نے اس کو مخاطب کیا۔

دیکھ لڑکی جیسا کہ تو بتا چکی ہے کہ تیرا نام ایلیم ہے تو کیا مجھے اجازت
کہ میں تمہیں تیرے نام سے مخاطب کر سکتا ہوں اس پر ایلیم کے چہرے پر مسکراہٹ
نمودار ہوئی اور کہنے لگی۔

تمہیں مجھے میرے نام سے مخاطب کرنے کے لئے مجھ سے اجازت لینے
ضرورت نہیں ہے اس پر سموقان جھٹ سے بول پڑا۔

سن ایلیم! اگر یہ معاملہ ہے تو پھر لپنے دل میں یہ بات واضح کر لو کہ
تمہیں تمہارے بھائی اریش اور اراتا کو ساحرانو کی اسیری سے رہائی اور نجات دلانے
لئے آیا ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم حیران اور رنگ سی رہ گئی تھی تھوڑی دیر
وہ سموقان کا جائزہ لیتی رہی پہلے کی نسبت زیادہ خوش کن اور شہد بر ساقی آواز میں
پڑی۔

اجنبی! ابھی تک تم نے اپنا نام بھی نہیں بتایا کیا تم یہ اشکاف نہیں
گے کہ تمہیں ہماری رہائی کے لئے کس نے بھیجا ہے جواب میں سموقان بھی

ایک بار پھر لپٹے دونوں ہاتھ دروازے کی آہنی سلاخوں پر جمائے اور زور لگاتے ہوئے سلاخوں کو سیدھا کر دیا پھر اس نے ایلیم اریٹش اور اراتا کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔

کوئی کھینکا اور آواز پیدا کئے بغیر میرے پیچھے پیچھے بھاگتے چلے آؤ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے اس مسکن سے دور نکلنا چاہئے اس کے ساتھ ہی سموقان ایک طرف ہو گیا تھا ایلیم، اریٹش اور اراتا میں سے کسی نے بھی اس بات کا جواب نہ دیا وہ پوری طرح اس کے پیچھے اس کا ساتھ دے رہے تھے یوں سموقان کی راہنمائی میں وہ بڑی تیزی سے اس کو ہستانی سلسلے سے اترنے لگے تھے برفباری ابھی تک جاری تھی اور سردی نے ہر چیز کو ٹھہرا کر رکھ دیا تھا۔

کوہستانی سلسلے کا آدھا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک جگہ سموقان رگ گیا جس جگہ وہ رکا تھا وہاں ایک چھوٹا سا غار تھا۔ غار کے اندر خشک لکڑیوں اور گھاس کے ڈھیر لگے ہوئے تھے ان تینوں کو لے کر سموقان اس غار میں داخل ہوا ان تینوں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

اس کوہستانی سلسلے کی چوٹی پر جاتے ہوئے میں یہاں پر رکا تھا اور اس غار میں میں نے خشک لکڑیاں اور گھاس جمع کر دیا تھا میں جانتا تھا کہ جب میں تمہیں لے کر کوہستانی سلسلے سے برفباری میں اتروں گا تو تم یقیناً سردی بھی محسوس کرو گے میں چاہتا ہوں کہ صبح تک ہم چاروں یہیں رکے رہیں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جو نہی صبح کی شفق چھوٹے گی تم تینوں کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو جائے گی تم میں سے ایلیم بلی، اور اریٹش اور اراتا دونوں نر اور مادہ بندر میں تبدیل ہو جائیں گے۔ شفق کے طلوع ہونے تک اسی غار کے اندر قیام کیا جائے جب مشرق سے شفق طلوع اور تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو تب دیکھو میرے کندھے پر یہ کافی بڑی زنبیل ہے تم تینوں کو اس میں ڈال کر بڑی آسانی سے اس سرانے کی طرف جاسکتا ہوں جہاں میں نے گذشتہ شب قیام کیا تھا اس طرح انویا اس کے گماشتے میرے تعاقب میں لگتے ہیں تو تم تینوں کو اپنی زنبیل میں ڈالنے کے بعد میں بہتر انداز میں اپنا دفاع کر سکتا ہوں۔

اگر میں اسی حالت میں تم تینوں کو اپنے ساتھ لے کر چلوں اور تعاقب میں

عمار توں کے پہریدار ہیں انہیں میں نے بڑے طریقے سے قابو میں کیا ہے میرے سامنے اب تم تینوں اٹھ کھڑے ہو تم تینوں کو لے کر میں اس کمرے سے نکلتا ہوں اور اس کی سلاخوں کو پھران کی پہلی جگہ لاتا ہوں اس کے بعد یہاں سے بھاگ جاتے ہیں یہ خیال میں ہمیں تاخیر نہیں کرنی چاہئے تاخیر ہم چاروں کے لئے نقصان کا باعث ہے جن تین پہرے داروں پر ہم نے قابو پایا ہے انہیں میں قتل بھی کر سکتا تھا لیکن ان پر زیادتی نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ تم لوگوں کی اسیری کے معاملے میں ان کا دوش، کوئی قصور نہیں ہے ساحر انو نے انہیں روزینے اور معاوضے پر رکھا ہو گا اس کے ملازم ہیں اس کا حکم اس کا کہا مننے پر مجبور ہیں اب تم تینوں اٹھ کھڑے ہو تینوں نے اپنے اوپر جو کھیل لے رکھے ہیں ان میں سے ایک ایک لو ان سے اپنے تم ڈھانپو اس لئے کہ باہر برفباری ہو رہی ہے اور ہمیں کسی محفوظ ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے پیدل سفر کرنا ہو گا اس لئے کہ ساحر انو کا یہ مسکن کوہستانی سلسلے کے باہر ہے یہاں پر اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آتا تو گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی جاتی اس طرح میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا میں نے اپنے گھوڑے ایک قریبی سرانے میں رکھا ہے میں پہلے تم تینوں کو اسی سرانے میں لے کر جاؤں گا جہاں کے مالک سے میں نے مزید گھوڑوں کی بات کی ہوئی ہے وہاں پہنچ کر میں گھوڑے خریدوں گا اس کے بعد میں تم تینوں کو لے کر تمہارے مرکزی شہر بعلبک کی طرف روانہ ہوں گا میں نے عہد کر رکھا ہے کہ بعلبک میں، میں تمہارے باپ کا سامان بھی کروں گا اس کے بعد تم سب کو لے کر میں اپنے مرکزی شہر اریٹش آئیں گے جس نے حملہ آور ہو کر نہ صرف تمہاری مملکت کو اپنی سلطنت میں ضم کر لیا بلکہ تمہارے باپ کو بھی بعلبک میں اسیری میں ڈال دیا اب وقت ضائع نہ کرو کھڑے ہو میں نے تم تینوں کو اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کر دیا ہے۔

سموقان کے ان الفاظ کے ساتھ ہی ایلیم، اریٹش اور اراتا تینوں نے کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے اوپر ایک ایک کھیل لے لیا تھا سموقان بھی اپنی کھڑا ہوا پھر وہ اس کمرے سے نکلا وہ تینوں بھی اس کمرے سے باہر نکلے۔

دست راست ٹور فلک کو آگاہ کر دے بہر حال معاملہ جس طرح کا بھی ہو انوکے گماشتے ہمارا تعاقب ضرور کریں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر گفتگو کا سلسلہ اس نے جاری رکھا۔

اس نوع کی گفتگو میں تم لوگوں کے ساتھ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ اگر دشمن کے ساتھ میرا ٹکراؤ ہو تو تم اپنا دفاع میرے ساتھ مل کر کر سکو اگر شفق پھوٹنے سے پہلے ہی پہلے انوکے گماشتے ہمارا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچ جاتے ہیں تو یاد رکھنا میں غار کے منہ پر کھڑا ہو جاؤں گا تم تینوں غار کے اندر رہنا جب تک میں غار کے منہ پر رہوں گا مجھے امید ہے کہ میرے خداوند نے چاہا تو میں کسی کو بھی اس غار کے اندر داخل ہونے اور نقصان پہنچانے نہ دوں گا۔

اگر وہ شفق پھوٹنے کے بعد ہمارے تعاقب میں نکلتے ہیں تو پھر ہمارا کام آسان ہو جائے گا تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو جائے گی اور میں تم تینوں کو اپنی زنبیل میں ڈال کر یہاں سے چلتا ہوں گا یہ بات اپنے دل اپنے ذہن میں لکھ رکھنا اگر وہ ایسے وقت میں ہمارے سر پر آن پہنچے جب تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو رہی ہو اور تم ابھی تک میرے ساتھ میری زنبیل سے باہری ہو تو تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ تم فوراً میرے کندھے سے لٹکتی چڑے کی اس بڑی زنبیل میں داخل ہو جانا میں اس کا منہ کھلا رکھوں گا ایک بار تم زنبیل میں داخل ہو گئے پھر دیکھنا میں انوکے اور اس کے حواریوں سے کیسے دفاع کرتا ہوں۔

یہاں تک کہتے ہوئے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں حسین و جمیل الیم بول پڑی تھی اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان! ہمارے عمن، ہمارے مربی، جس وقت آپ کے ساتھ ہماری گفتگو زندان کے کمرے میں ہوئی تھی اس وقت میں نے آپ کو لفظ تم سے مخاطب کیا تھا لیکن آپ اس لفظ سے بالا فرغ ہیں آپ نے ہمارے لئے وہ کام سرانجام دیا ہے جو ہمارا کوئی عزیز بھی نہ دیتا لہذا آپ کے لیے میں، ایش اور اراتا اتہائی اعلیٰ عقیدت پر مبنی الفاظ استعمال کر سکتے ہیں اور کرنے چاہیں۔

ساحر انوکے، ٹور فلک اور عشتار اور ان کا کوئی اور غیر معمولی قوتوں کا گماشتہ لگتا ہے تو اسے مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے تم تینوں کا دفاع کرتے ہوئے دقت پیش آئے گی میں دقت سے بچنا چاہتا ہوں دراصل میرا مدعا یہ ہے کہ تم تینوں کو خرید و عافیت کے ساتھ بخلبک میں لے کر چلوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا تھا پھر اس کے بعد سرگوشی اور ازداری کے ساتھ اس نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

میرے عزیزو سنو! اس غار کو اپنے قیام کے لئے منتخب کرنے کی ایک وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ ذرا اپنی پشت کی طرف دیکھو سامنے صاف شفاف پانی کا ایک چشمہ ہے اور اس غار کے قیام کے دوران چشمے کے اس پانی سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

ایلم ایش اور اراتا تینوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ میں داخل ہوئے جلدی جلدی کچھ گھاس سے انہوں نے آگ روشن کی اور اوپر لگایا ڈال دیں اس طرح غار کے اندر انہوں نے آگ کا آلاؤ روشن کر دیا تھا آگ کا آلاؤ روشن ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد غار گرم ہو گیا تھا اس دوران سب چپ چاپ اپنی جگہ بیٹھے رہے پھر کچھ سوچتے ہوئے سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

ایش میرے عزیز جو کچھ میں کہنے والا ہوں خصوصیت کے ساتھ تم عمومیات کے ساتھ ایلم اور اراتا غور سے سنو جن محافظوں کو میں نے اس کمرے میں اسیر کیا ہے جس میں تم بند تھے انہیں میں قتل بھی کر سکتا تھا اگر میں انہیں قتل کرنا چاہتا تو انوکے اور اس کے حواریوں کو تمہارے فرار کی خبر ہو جاتی اب جبکہ میں انہیں قتل نہیں کیا تب بھی انوکے اور اس کے گماشتوں کو یہ خبر ہو جائے گی کہ کوئی تینوں کو ان کے زندان سے لے بھاگا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ پوری رات تک تمہارے فرار کی خبر انوکے اور اس کے حواریوں کو نہ ہو سکے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کے وقت ہی کوئی محافظ کو زندان کے اس کمرے میں دیکھے اور معاملے کی ساری نوعیت سے انوکے اور اس کے حواریوں کو

نہیں ہونا چاہئے میں ہر دو طرح تم لوگوں کی خفاظت کے لئے ان سے مقابلہ کروں گا مجھے امید ہے کہ میں تمہاری خفاظت کر سکوں گا۔

میرے عزیز و اب ہمارا لائحہ عمل یہ ہے کہ شفق پھوٹنے تک ہم نے اسی غار میں رہنا ہے شفق پھوٹنے کے بعد جب تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہوگی تب تم تینوں کو اپنی ذنبیل میں ڈال کر یہاں سے رخصت ہوں گا جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہ چکا بہر حال تم تینوں کو انو، ثور فلک یا ان کے حواریوں سے کسی قسم کا ڈر، خطرہ اور خوف محسوس نہیں کرنا چاہئے میرے خیال میں اب اس موضوع پر گفتگو بند کرتے ہیں۔

ایلم، اریٹھ اور اراتا نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا پھر تینوں مل کر سموقان سے اس کے ذاتی احوال کے علاوہ گھگامش، اس کی ماں، ان کدو اور زوستا کے متعلق سوال کرنے لگے تھے اس طرح اس موضوع پر باہم گفتگو کرتے ہوئے وہ وقت گزارنے لگے تھے یہاں تک کہ رات گزرتی ہوئی اپنے انجام کو پہنچنے لگی اور شفق پھوٹنے کا وقت قریب آگیا۔

ایلمے میں اراتا اپنی جگہ سے اٹھی باری باری وہ سموقان اور اریٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی میں چشمے سے پانی پی کر آتی ہوں۔

اس پر سموقان نے اریٹھ کی طرف دیکھا وہ اریٹھ کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اریٹھ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اراتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

تمہاریوں اکیلے جانا ٹھیک نہیں چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں سموقان اور ایلم دونوں نے اریٹھ کی بات سے اتفاق کیا دونوں نے خوشی اور رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی گردنیں بھی اٹھاتے ہیں ہلائی تمہیں اریٹھ اور اراتا دونوں غار سے نکل کر چشمے کی طرف چلے گئے تھے۔

اریٹھ اور اراتا کے جانے کے بعد سموقان اور ایلم دونوں چپ چاپ اور خاموش بیٹھے رہے اس دوران حسین و جمیل ایلم نے اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لئے اپنے ہاتھ آگ کی طرف پھیلا رکھے تھے اور نگاہیں اس نے آگ کے بھڑکتے اٹھتے شعلوں پر تھما رکھی تھیں دوسری جانب سموقان اپنی جگہ چپ اور خاموش تھا جیسے دونوں ہی اس

سموقان آپ نے جو گفتگو کی ہے وہ یقیناً ہمارے لئے حوصلہ افزا ہے ہم تینوں کو زندان سے نکالنا یہ بہت بڑا معرکہ اور خطرے کا کام تھا آپ نے ان کے لوہے کے دروازے کی سلاخوں کو دوہرا کیا اور ہمیں وہاں سے نکالنا یہ آپ کی طاقت اور قوت کا بہترین مظہر تھا اس سے ایک بات تو ظاہر تھی کہ آپ بے پناہ جسمانی طاقت اور قوت کے مالک ہیں پر شاید آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ انو کا دست راستہ فلک بے پناہ طاقت اور قوت کا مالک ہونے کے علاوہ اپنی سری قوتوں کو بھی استعمال کر سکتا ہیں۔

جہاں تک اس کی جسمانی طاقت کا تعلق ہے میرے خیال میں آپ ان غالب رہیں گے لیکن میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی سری قوتوں کا اثر آپ کیسے کریں گے جواب میں سموقان نے پہلے سردار میخو کی بستی میں جو ثور فلک اور عشتار کے ساتھ سری قوتوں کا ٹکراؤ ہوا تھا وہ تفصیل کے ساتھ سنایا اس کے بعد سری قوتوں کے ٹکراؤ کو فراموش کر گیا تھا یہ سری تفصیل بتانے کے بعد وہ تمہیں رکھا پھر خصوصیت کے ساتھ بڑے غور سے اس نے ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلم! میں خصوصیت کے ساتھ تمہاری تسلی اور تشنی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ انو اور ثور فلک کی طرح میں بھی بے شمار سری قوتوں کا مالک ہوں اور سری قوتوں کے ذریعے میں ان دونوں جی نہیں ان کے حواریوں کی بھی سری قوتوں کا مقابلہ کر سکتا ہوں اس کے علاوہ میری پیٹھ پر ایک ایسی قوت بھی ہے جسے میں جانتا کہ وہ کون ہے کہاں سے آتی ہے اس کا نام ننتورا ہے میرا اس کا سامنا پہلی بار میخو کی بستی میں انو اور ثور فلک کے ساتھ ٹکراؤ کے دوران ہوا جس کی تفصیل تمہیں بتا چکا ہوں اس ننتورا نام کی لڑکی نے جو آگ کے بگولے کی صورت میں ہوتی ہے اس نے جاتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ جب کبھی مجھے اس کی ضرورت پڑے گی تو اس کا نام لے کر پکاروں وہ میری مدد کے لئے پہنچے گی، ہو سکتا ہے کہ میرے خداوند قدوس طرف سے میرے لئے یہ ایک انعام اور تحفہ ہو بہر حال تم تینوں کو انو اور ثور فلک کی بیٹی عشتار یا انو کے حواریوں کی طرف سے ان کی سری قوتوں کا کوئی خطرہ

ہے تب بھی تم میری پشت پر رہنا پر اپنے ہاتھ سے میرے جسم کے کسی حصے کو چھو کر رکھنا یا میرے کندھے پر ہاتھ رکھنا یا میری پیٹھ پر اپنا ہاتھ جمالینا اس طرح مجھے امید ہے کہ میرے پاس جو اسم اعظم اور دوسرے علوم ہیں ان کی بنا پر میرے ساتھ تم بھی ان کی سری قوتوں کے حملوں سے محفوظ رہو گی۔

ایلم نے سموقان کو اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کی یقین دہانی کرائی پھر اس کے بعد دونوں غار سے نکلے چہنٹے پر آئے انہوں نے دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا یہ صورتحال یقیناً ایلم اور سموقان کے لئے پریشان کن تھی چہنٹے پر کھڑے ہو کر سموقان نے دو ایک بار کسی قدر دھیمی آواز میں اریش اور اراتا کو پکارا جب اسے جواب میں کچھ سنائی نہ دیا تب سموقان فکر مند ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک اس نے اپنی نگاہیں چہنٹے کے پانی پر جمائے رکھیں جو ایک جھنکار کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اوپر سے پستی کی طرف جا رہا تھا پھر وہ چونک سا پڑا نہ جانے اسے کیا ہوا اچانک اس نے ایلم کا ہاتھ پکڑا پھر ایلم کو اس نے ایک دم لپٹے دونوں بازوؤں پر اٹھایا اور پوری رفتار سے غار کی طرف بھاگا تھا ایلم کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ سموقان نے ایسا کیوں کیا ہے غار میں داخل ہونے کے بعد سموقان نے آگ کے آلاؤ کے پاس ایلم کو ڈالا اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے اسم اعظم لپٹے بائیں ہاتھ میں لے لیا تھا ایک جھنکے کے ساتھ اس نے اپنی تلوار بے نیام کر لی تھی اور غار کے منہ پر آن کھڑا ہوا تھا ایلم سمجھ گئی تھی کہ ضرور ان کی طرف سے کسی قسم کے خطرے کو سموقان نے بھانپ لیا ہے اسے یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ اس کا بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا پھر انو اور اس کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں ان خیالات نے اسے پہلے سے بھی زیادہ متفکر، عملگن اور پریشان کر دیا تھا۔

سموقان کچھ دیر تک غار کے دہانے پر اسی طرح کھڑا رہا جب کسی رد عمل کا اظہار نہ ہوا تب سہمی سہمی ڈری ڈری خوفزدہ سی ایلم سموقان کی پشت پر آئی بڑے بڑے انداز میں اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔
عظیم سموقان آپ مجھے چہنٹے سے اٹھا کر یہاں لائے کیا آپ نے کوئی خطرہ محسوس کیا تھا۔ ایلم کے اس استفسار پر سموقان نے مڑ کر اس کی طرف نہیں دیکھا اپنی

بات کے منتظر تھے کہ تنہائی کے اس لمحہ میں کون گفتگو کا آغاز کرے کافی دیر تک نہ دونوں خاموش رہے تب گفتگو کا آغاز ایلم نے کیا ایک قسم کی تڑپ ایک طرح کی تڑپ تابی میں اس نے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز غار میں گونجی تھی۔

سموقان میرے محسن کیا میرے بھائی اریش اور اراتا نے آنے میں دیر نہیں کر دی چشمہ غار کے بالکل قریب ہی تو ہے انہیں واپس آنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے تھی میں ان کے متعلق فکر مند ہوں میرے دل میں ان کے لیے عجیب سے دوسرے اندیشے اٹھ رہے ہیں کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ میں اور آپ دونوں غار سے باہر نکل کر ان دونوں کی خبر گیری لیں۔

ان دونوں کے متعلق سموقان شاید خود بھی تفکرات میں کھویا ہوا تھا ایلم کی گفتگو نے اسے فکر مند کر دیا تھا اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے پھر وہ تڑپ کر اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا ایلم تم مجھے مخاطب نہ کرتی تو جن اندیشوں کا اظہار تم نے کیا ہے ایسے ہی خطرات کا اظہار میں تم سے کرنے والا تھا تم ہمیں بیٹھو میں باہر جاتا ہوں اور ان دونوں کو دیکھتا ہوں ان پر ایلم فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

نہیں اس غار کے اندر میں اکیلی نہیں رہوں گی اس طرح خطرات سے دوچار ہو سکتی ہوں میں سمجھتی ہوں کہ اگر میں آپ کے ساتھ رہوں گی تو میں محفوظ ہوں۔

ایلم کی اس گفتگو نے سموقان کو اور زیادہ متفکر اور پریشان کر دیا تھا نا کے دہانے کی طرف جاتے ہوئے وہ رک گیا پھر وہ ایلم کی طرف بڑھا اور کہنے لگا۔

ایلم تم نے مجھے زیادہ تفکرات میں ڈال دیا ہے۔ دیکھ اریش اور اراتا دونوں کو اب تک لوٹ آنا چاہئے تھا اگر وہ کسی مصیبت سے دوچار ہو گئے ہیں تو ہم تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ مصیبت ساحر انویا اس کے گماشتوں کی طرف سے ہے اگر ہم دونوں غار سے باہر نکلے ہیں اور خود انو، ثور فلک یا ان کا کوئی آدمی ہمارے خلاف حملہ آور ہوتا ہے تو تم یہ کام کرنا کہ میری پشت پر رہنا میں اپنی اور تمہاری حفاظت خوب کروں گا اور اگر ان میں سے کوئی اپنی سری قوتوں کو ہمارے خلاف استعمال کرنا

دیکھتے ہوئے ایلیم دنگ رہ گئی تھی جب کہ سموتان کے چہرے پر اس بگولے کو دیکھتے ہوئے ایک اطمینان بخش مسکراہٹ تھی پھر بگولے کے اندر سے ننتورا نے اپنی شیریں مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اور شہد بکھیرتی آواز میں پوچھا۔

سموتان کیا اس غار میں تمہارے لئے کوئی خطرہ ہے؟

سموتان نے ننتورا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

ننتورا! میں ان تینوں کو ساحرانو کی اسیری سے نکال کر اس غار میں لایا تھا ایش اور اراتا دونوں چشمے پر پانی پینے گئے تھے میرے خیال میں وہ انوکے ساتھیوں کے ساتھ چلے گئے ہیں میرے خیال میں انوکے ساتھی ارد گرد منڈلا رہے ہیں یہ میرے پیچھے ایلیم کھڑی ہے اس کی طرف دیکھو یہی بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی ہے پھر سموتان نے مڑ کر ایلیم کی طرف دیکھا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ایلیم! یہ جو میرے سامنے آگ کے بگولے کے اندر لڑکی ہے یہی ننتورا ہے یہ میری محسنہ ہے یوں جانو کہ یہ میرے لئے میرے خداوند قدوس کی طرف سے ایک انعام ایک تحفہ ہے۔

ایلیم کی طرف سے رخ پھیرنے کے بعد سموتان دوبارہ ننتورا سے مخاطب

ننتورا دیکھ میں ایلیم کے ساتھ یہاں سے بائیں طرف لگ بھگ دس میل کے فاصلے میں ایک سرائے ہے اس کا رخ کروں گا اس دوران مجھ پر اور ایلیم پر نگاہ رکھنا سامنے کا حصہ میں خود سنبھال لوں گا پشت کی طرف سے مجھ پر اچانک کوئی حملہ آور ہونے کی کوشش کرے تو مجھے اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ میری حفاظت کا سامان بھی کرنا۔

جواب میں ننتورا کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی آگ کے آلاؤ کے اندر اس کے چہرے پر ایک عزم کے آثار نمودار ہوئے پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سموتان تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے شفق چھوٹنے والی ہے میرے خیال میں تم غار سے نکلو اور ایلیم کے ساتھ اس سرائے کی طرف کوچ کرو جس کی تم نے نشانہ ہی کی ہے میں تمہاری پشت کی طرف سے حفاظت کروں گی بلکہ اگر سامنے

نکلیں اس نے سامنے ہی جمائے رکھیں اور ایلیم کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لگا۔

ایلیم جس وقت میں اور تم دونوں چشمے کے پانی کے کنارے کھڑے تھے میں رات کی تاریکی میں اپنے دائیں پہلو میں کچھ متحرک سامنے دیکھے تھے اسی بنا پر تمہیں اٹھا کر غار میں لے آیا تھا وہ سامنے یقیناً انوکے گمشتے تھے۔ ایلیم برامت مانتا ہے نے تمہیں اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھایا یہ سب میں نے تیری حفاظت کے لئے کیا تھا یہاں تک کہتے کہتے سموتان کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں اب بول پڑی۔

عظیم سموتان آپ کو اس سلسلے میں معذرت خواہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے اپنے دونوں بازوؤں میں اٹھا کر لائے یہ آپ کا مجھ پر گویا بہت احسان ہے اس کے لئے میں آپ کی ہمیشہ شکر گزار اور ممنون رہوں گی لیکن پریشان ہوں جن سایوں کو آپ نے دیکھا وہ ہمارے تعاقب میں اس غار تک کیوں آئے۔

جواب میں سموتان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی ہوا۔

بول پڑا۔

ایلیم لگتا ہے ان سایوں کے ساتھ انوکا دست راست ٹور فلک بھی میری طاقت اور قوت سے آگاہ بھی ہے میرے خیال میں وہ کسی مناسب موقع پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا تا کہ مجھے نقصان پہنچائے میں اسے ایسا نہیں کروں گا۔

اچانک سموتان خاموش ہو گیا پھر وہ زور زور سے پکارنے لگا۔ ننتورا!

ننتورا! ننتورا!

سموتان کے اس طرح پکارنے پر ایلیم پریشان اور خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ہی دیر بعد سموتان کی اس پکار کا رد عمل ظاہر ہوا اس لئے کہ غار کے دہانے کے چکر کا وہی بگولہ نمودار ہوا تھا جس کے اندر ننتورا رقص کتاں تھی آگ بگولہ طوفانی انداز میں چکر کاٹتا ہوا غار کے دہانے کے سامنے آن کھڑا ہوا اس

طرح دور اور دفع کیا جاسکتا ہے اس لیے کہ یہ ایک اہتمام درجہ کا بیچیدہ اور اعلیٰ پائے کا ساحر ہے جس کا عمل جس کا توڑ تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔

جب تک میں ایلیم کو لے کر بعلبک اور پھر وہاں سے اپنے استاد پشتمیم کے ٹھکانے پر نہیں پہنچ جاتا سن ننتورا تو ایک کام کرنا اس دوران تو اریش اور اراتا کی تلاش میں نکلنا اگر تو انہیں دھونڈنے ان کا کوچ لگانے میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ جس جگہ بھی ہوں گے میں ان کی رہائی کا سامان کرو گا اس لئے کہ جب تک میں ان دونوں کو ان کی اسیری سے نجات نہیں دلا لیتا چین سے نہیں بیٹھوں گا میرے خیال میں اب مجھے سرائے کی طرف کوچ کر لینا چاہئے کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ وہ وقت کب آئے گا کہ جب تم مجھے اپنی ذات کے متعلق تفصیل بتاؤ گی جو اب میں آگ کے بگولے کے اندر رقص کے انداز میں اپنے جسم کو بل دیتی حسین اور خوبصورت ننتورا کے چہرے پر آتش مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے سموتان کی طرف دیکھنے ہوئے بڑی بیٹھی آواز میں کہنا شروع کیا۔

سن سموتان جب وہ سمائے گا تمہیں مجھ سے کہنے کی یا پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اول تو حالات خود ہی تم پر واضح کر دیں گے کہ میں کون ہوں کہاں سے آتی ہوں بالفرض ایسا نہ ہو اتو میں خود اس راز سے پردہ اٹھا دوں گی کہ میں کون ہو میرے خیال میں تم اب اپنی منزل کی طرف کوچ کر جاؤ میں یہاں سے تحلیل ہونے لگی ہوں اس کے ساتھ ہی آتشیں بگولے نے حرکت کی، بڑی تیزی کے ساتھ وہ گومتا ہوا لحوں کے اندر سموتان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اس موقع پر سموتان نے بھی اپنے ہاتھ فضا میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو وہ حرکت میں لایا اس کے بعد وہ دعویٰ کی طرح فضاؤں میں تحلیل ہو گیا تھا۔

کی طرف سے کوئی آیا تو اسے بھی بکھیرتی چلی جاؤں گی۔

یہاں تک کہتے کہتے ننتورا کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ عین اسی وقت مشرق سے شفق پھوٹی تھی اور ان دونوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ایلیم جو اس وقت کی پشت پر کھڑی ہوئی تھی پلک جھپکتے میں ایک سفید مٹی میں تبدیل ہو گئی جو مٹی مٹی میں تبدیل ہوئی اس نے ایک چھلانگ لگائی پہلے سموتان کے کندھے پر بیٹھی سموتان کی چڑے کی اس زنبیل کے اندر چلی گئی تھی جو سموتان نے اپنے کندھے پر رکھی تھی۔

ایلیم کے اس رد عمل پر سموتان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس نے ننتورا سے کہا۔

ننتورا، شفق پھوٹ چکی ہے ایلیم کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو چکی ہے اب نے دیکھا کہ تیرے دیکھتے ہی دیکھتے ایلیم میری زنبیل میں چلی گئی ہے یہ بات میں اسے پہلے سے سمجھا رکھی تھی کہ جب اس کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو اور دشمن کی طرف سے خطرہ ہو تو وہ میری زنبیل میں چلی جایا کرے اس نے میرے کہنے پر عمل کرے ہوئے میری زنبیل میں پناہ لے لی ہے۔ اب میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے ایلیم سمیت اس سرائے کا رخ کر سکتا ہوں۔

ننتورا میرا لائحہ عمل یہ کہ میں سب سے پہلے ایلیم کے ساتھ بعلبک کروں گا وہاں سے اس کے باپ کو رہائی دلاؤں گا شاید تم جانتی ہو گی کہ اس کے باپ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے بعلبک کے زندان میں ڈال رکھا ہے اسے زندان نکلانے کے بعد پہلے میں ان دونوں باپ بیٹی کو کسی محفوظ جگہ پہنچاؤں گا اور یہ محو فی الوقت جو میری نظر میں ہے صرف میرے استاد پشتمیم کی حویلی ہے میں ان دونوں وہیں چھوڑوں گا اسکے بعد میں ایلیم کے بھائی اریش اور اس کی منگیترا اراتا کو تلاش کروں گا جب تک وہ دونوں مجھے مل نہیں جاتے اور انہیں میں ان کی اسیری سے نجات دلا لیتا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

انہیں رہائی دلانے کے بعد پھر ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ ساحر انونے اور زندگیوں کو جو انسانی اور حیوانی حصوں میں شفق سے منسلک کر دیا ہے اسے

سموqان ابھی کھانا کھا ہی رہا تھا کہ سرائے کا مالک اس کے پاس آیا تھوڑی دیر تک وہ مسکرا کر سموqان کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد اس کی نگاہیں تھوڑی دیر کے لئے ایلیم پر جم گئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک وہ مسکراتا رہا پھر وہ سموqان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم! میرے عزیز مہمان! یہ تو نے ملی بڑی خوبصورت اور اعلیٰ پائے کی پال رکھی ہے جس وقت تم سرائے میں قیام کرنے آئے تھے یا جس وقت تم نے گھوڑوں کے متعلق میرے ساتھ گفتگو کی تھی اس وقت تمہارے پاس یہ ملی تو نہ تھی میں نے اپنی زندگی میں ایسی خوبصورت، ایسی اچھی نسل کی ملی نہیں دیکھی کیا تم

چند ہی ساعتوں کے بعد سموqان سرائے میں اپنے کمرے کے سامنے ہوا بیٹھا پسند کر دے گا۔

سموqان نے جواب میں ہلکا سا ایک قہقہہ لگا پھر کہنے لگا۔

میرے عزیز! تیری نگاہوں کا یہ دھوکا اور فریب ہے یہ ملی میں نے بیچنے والی نہیں رکھی ہوئی اسے میں نے محنت اور جانفشانی سے پالنا شروع کیا یہ بیچنے کے لئے نہیں رکھی تھی اپنا منہ باہر نکالا بڑے غور سے سفید رنگ کی اس ملی نے سموqان کی طرف سے میرے علاوہ یہ کسی اور کے پاس رہ بھی نہیں سکتی۔

جواب میں سرائے کے مالک نے تیز نگاہوں سے دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

رکھنے کو تو میں رکھ لوں گا تم بیچنے کے لئے ہاں کرو کیا میں اسے ہاتھ لگا کر دیکھ سکتا ہوں۔ سموqان کے جواب دینے سے پہلے ہی سرائے کا مالک آگے بڑھا دونوں کے ہاتھ بڑھاتے ہوئے چاہتا تھا کہ ایلیم کو پکڑے، ایلیم پہلے غرائی پھر اس طرح سرائے کے مالک کی طرف بڑھی کہ سرائے کا مالک دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ سموqان نے ایک قہقہہ لگا یا پھر کہنے لگا۔

دیکھا اس عجیب و غریب ملی کا رد عمل یہ میری پالی ہوئی ہے میری سدھائی ہوئی ہے اگر تم اسے ہاتھ لگاتے تو یاد رکھنا یہ تمہیں بری طرح زخمی کر کے رکھ دیتی کیا اب مجھی تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم ایسی ملی رکھ سکتے ہو۔

سرائے کا مالک خوفزدہ ہو گیا تھا کہنے لگا نہیں میں ایسی ملی رکھنا پسند نہیں کروں گا یہ میری طرف ایسے جھپٹی ہے جیسے کوئی انتہائی خوفناک چیتا حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہنے کے بعد سرائے کے مالک نے گفتگو کا رخ بدلا۔

ہوا۔ اپنے کمرے کا دروازہ اس نے کھولا اس وقت تک مشرق سے سورج طلوع ہوا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ زنبیل اتار کر اس نے مسہری پر رکھی پھر اس زنبیل کا منہ پوری طرح کھول دیا۔ جس میں سے سفید رنگ کی ملی نے جو حقیقت ایلیم تھی اپنا منہ باہر نکالا بڑے غور سے سفید رنگ کی اس ملی نے سموqان کی طرف سے میرے علاوہ یہ کسی اور کے پاس رہ بھی نہیں سکتی۔ دیکھا اس کے بعد بڑی تیزی اور پھرتی سے ملی باہر آگئی تھی سموqان نے اس کے سر پر پھیرا۔ جواب میں ملی جو ایلیم تھی کبھی اپنا چہرہ اور کبھی اپنی دم سموqان کی ناگواری رکھتی اسے اٹھا کر سموqان نے مسہری پر بٹھایا پھر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ایلیم! تم یہاں بیٹھو میں اپنے لئے کھانا اور تمہارے لئے دودھ لے رہا ہوں۔

جواب میں ایلیم نے منہ سے بڑی عجیب طرح کی آوازیں نکالیں پھر وہ اور سموqان کے کندھے پر ہو بیٹھی تھی سموqان سمجھ گیا کہ وہ وہاں اپنے لئے خطرہ نہ کرتی ہے لہذا اسے کندھے پر بٹھائے ہی بٹھائے سموqان اپنے کمرے سے نکل کر اس کے بھٹیاریخانے کی طرف گیا اپنے لے اس نے کھانا اور ایلیم کے لئے اس نے ایک دودھ حاصل کیا، بھدی سی ایک میز پر بیٹھ کر اس نے کھانا شروع کیا ساتھ والی طرف پر اس نے دودھ رکھ دیا تھا اور اس نشست پر بیٹھ کر ایلیم دودھ پینے میں مصروف تھی۔

میرے عزیزا تو نے مجھے گھوڑوں کے لئے کہا تھا اس تاجر کو میں باہر نکال گیا تھا۔
 ہوں اگر تم کہو تو میں اسے یہیں لے آؤں۔
 سموتان اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ اس تاجر کو تم باہر ہی لے آؤ۔
 کھانا کھا کر باہر آتا ہوں پھر اس سے بات کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی سرائے کی طرف
 باہر نکل گیا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد سموتان اٹھ کھڑا ہوا ایلیم کو اٹھا کر اس نے کہا: تم
 بٹھالیا پھر وہ بھٹیاری خانے سے نکلا اس نے دیکھا کہ سرائے کا مالک ایک شخص کے
 کھڑا باتیں کر رہا تھا۔ سموتان نے اندازہ لگالیا کہ یہی شخص گھوڑوں کا سوداگر ہوگا۔
 ان دونوں کے قریب گیا اور ان سے اس نے پر جوش مصافحہ کیا انہیں مخاطب کر
 کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی سرائے کا مالک بول پڑا اور جس شخص کے
 باتیں کر رہا تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم مہمان! یہی گھوڑوں کا سوداگر ہے یہ تمہارے کہنے کے
 تین گھوڑے تو نہیں لاسکا فی الحال یہ دو عمدہ نسل کے گھوڑوں کا اہتمام کر رہا ہے۔
 تم انہیں لینا چاہو تو گھوڑے اس نے اصطبل میں باندھے ہیں انہیں پسند کر لو۔
 سموتان نے کچھ سوچا پھر سرائے کے مالک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
 کہنے لگا۔

میرے محترم! جن لوگوں کے ساتھ مجھے یہاں سے رخصت ہونا
 تھوڑی دیر پہلے مجھ سے مل کر گئے ہیں ان میں سے فی الحال میرے ساتھ ایک
 کرے گا باقی کچھ عرصہ بعد آئیں گے لہذا فی الوقت مجھے صرف ایک ہی گھوڑا
 ضرورت ہے لہذا دو گھوڑے جو منگوائے گئے ہیں مجھے وہ دکھاؤ تا کہ میں ان میں
 ایک کا انتخاب کر سکوں۔

سرائے کے مالک اور گھوڑوں کے سوداگر نے ایک دوسرے کی طرف
 پھر دونوں اصطبل کی طرف ہولے تھے سموتان ان کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا۔
 تینوں اصطبل میں داخل ہوئے، گھوڑوں کے سوداگر نے اصطبل
 بندھے ہوئے دو عمدہ نسل کے گھوڑوں کی طرف اشارہ کیا۔ سموتان سمجھ گیا کہ

جو سوداگر لے کر آیا ہے۔ سموتان کسی رد عمل کا اظہار کرنے ہی لگا تھا کہ:
 تجھے ہیں جو سوداگر لے کر آیا ہے۔ سموتان کسی رد عمل کا اظہار کرنے ہی لگا تھا کہ:
 گھوڑوں کا سوداگر سموتان کے گھوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔
 تجھے بتایا گیا ہے کہ یہ گھوڑا تمہارا ہے یہ تم نے کہاں سے حاصل کیا، ایسا
 عمدہ ایسا تو انا اور اچھی نسل کا گھوڑا میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اجنبی تم کہاں سے
 آئے ہو۔
 سموتان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر کہنے لگا۔
 میرے عزیز میں ایک بدیسی مسافر ہوں میری منزل بڑی دور ہے میں ایک
 مہر پر نکلا ہوں بس دعا کرو کہ میں اپنی اس مہم میں کامیاب ہو جاؤں یوں جانو کہ میں
 دور دس سے آیا ہوں پر دیکھو اب تجھے گھوڑے دیکھنے دو۔ ان دو میں سے میں ایک کو
 پسند کرنا چاہتا ہوں تھوڑی دیر تک سموتان بڑی گہری نگاہ سے ان گھوڑوں کا جائزہ لیتا رہا
 پھر ایک گھوڑے کی گردن اس نے ہولے سے تھپتھپائی اور کہنے لگا میں اپنے لئے یہ گھوڑا
 پسند کرتا ہوں۔
 گھوڑوں کے سوداگر نے سموتان کے اس انتخاب پر سموتان کی تعریف کی۔
 دونوں میں معاملہ طے ہوا سموتان نے قیمت چکانی اور سرائے کا مالک اور سوداگر دونوں
 اصطبل سے نکل گئے تھے۔ سموتان بھی ایلیم کو اپنے کندھے پر اٹھائے اپنے کمرے کی
 طرف چلا گیا تھا۔
 دن کا باقی حصہ سموتان نے ایلیم کے ساتھ سرائے ہی میں گزارا۔ جب
 سورج جھکنے لگا تب ایلیم کو لے کر وہ اصطبل میں آیا، دنوں گھوڑوں پر زمینیں ڈالنے کے
 بعد انہیں اصطبل سے نکالا اپنے گھوڑے کی زمین کے پچھلے حصے سے اس نے دوسرے
 گھوڑے کی باگ باندھ دی تھی وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ایلیم اس کے آگے عجیب سے
 انداز میں کچھ اس طرح بیٹھی تھی جیسے برسوں کی وہ اس کی پالتو ہو۔ گھوڑے پر ایک
 عرصہ اس کے ساتھ سفر کرتی رہی ہو۔ سرائے سے نکل کر سموتان نے اپنے گھوڑے کو
 ایڑ لگاتے ہوئے اسے بھگانا شروع کیا اور پچھلا گھوڑا بھی اسی رفتار سے بھاگ اٹھا تھا۔

سموتان نے تھوڑی ہی مسافت طے کی تھی کہ سورج غروب ہونے لگا پھر
 اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ہلی کی صورت میں اس کے آگے بیٹھی ہوئی ایلیم کی ہیئت بدلی

اور ایلم انسانی روپ دھار گئی تھی۔ سموقان کے آگے بیٹھے ہی بیٹھے حسین فوج اور پر جمال ایلم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ سموقان کی آنکھیں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہنے لگی میرے مہربان، میرے محسن میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے آپ نے سرائے میں میری بڑی خدمت کی سرائے کے مالک کے ہاتھ مجھے پیچھے انکار کر دیا اور میری خوراک کا عمدہ انتظام کیا اس کے لیے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ جواب میں سموقان نے ایک ہتھہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلم! تمہیں اس طرح کے الفاظ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہر تمہارا محافظ ہوں اور محافظ کی حیثیت سے کیا یہ سب کچھ کرنا میرے فرائض ہیں نہیں ہے اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنے گھوڑے کو روک لیا تھا پھر دوبارہ ایلم کو مخاطب کیا۔

پہلے تم نیچے اترو پھر میں نیچے اترتا ہوں تمہیں تمہارے گھوڑے پر ہوں میرے آگے بیٹھے بیٹھے سفر کرتے ہوئے تم تکلیف محسوس کرو گی۔ اپنے گھوڑے بیٹھو اس طرح تم پر سکون انداز میں سفر کر سکو گی اور تھکاوٹ بھی محسوس نہیں کی۔

ایلم نے بھی سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر جب وہ گھوڑے اترنے لگی تو سموقان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ایلم نے اس کا ہاتھ تھاما اور سہارا بنا نیچے اتر گئی۔ سموقان بھی چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اترے۔ جو گھوڑا اس نے اپنے لئے خریدنا تھا اس کی نگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین سے کھولی ایلم کو سہارا اس کے گھوڑے پر بٹھایا خود بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر دونوں پہلو بہ پہلو گھوڑوں کو بلبلب کے رخ پر سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

کچھ دور تک مسافت طے کرنے کے بعد اچانک ایلم نے اپنے گھوڑے کی رفتار کم کر دی اس کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے بھی اپنے گھوڑے کی رفتار کم کر دی اس کی رفتار کم کر دی تھی پھر سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے ایلم نے مخاطب کیا ایلم نے شاید اپنے گھوڑے کی رفتار اسی لئے کم کر دی تھی کہ وہ تمہیں مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہتی تھی۔

ایلم کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو صرف میرا نام لے کر ہی مجھے مخاطب کرے تو ہر بار میرے نام کے ساتھ محسن کا لفظ کیوں لگاتی ہے کیا اس لفظ کو تو ہمیشہ کے لئے میری ذات کے ساتھ چسپاں کر دینا چاہتی ہے اگر تمہارا ایسا ارادہ ہے تو میں کہوں گا کہ یہ بہت بری بات ہے آج کے بعد تو مجھے محسن نہ کہنا ہاں تو میں تمہارے سوال کا جواب کچھ اس طرح دیتا ہوں کہ ہم بلبلب کے قریب پہنچ کر بلبلب کی ایک نواحی سرائے میں قیام کریں گے۔ سرائے میں سب سے پہلے میں ایک اور گھوڑا خریدوں گا جو تمہارے باپ کے لئے ہو گا تمہیں سرائے میں چھوڑ کر میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے بلبلب کے زندان کا رخ کروں گا وہاں سے میں تمہارے باپ کو نکالوں گا سرائے میں آؤں گا تم دونوں باپ بیٹی وہاں ملنا پھر رات کے وقت ہی ہم سرائے سے کوچ کر جائیں گے۔ دراصل میں تم دونوں کو محفوظ جگہ پہنچانے کے بعد پھر تمہارے بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کی تلاش میں نکلوں گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں ایلم نے کسی قدر چوہکتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

آپ مجھے اکیلا سرائے میں چھوڑ کر نہیں جاسکتے نہ ہی میں سرائے میں اکیلی رہوں گی آپ نے دیکھا جبل نکام کے اندر جب میرا بھائی اور اراتا پانی پینے کے لئے گئے تھے تو وہ دونوں لوٹے نہیں بلکہ انوکھے کے ساتھ ان دونوں کو اٹھا کر لے گئے اگر آپ مجھے اکیلا سرائے میں چھوڑ کر جائیں گے تو یاد رکھیے گا میری حالت میرے بھائی اور اراتا سے مختلف نہ ہوگا لہذا مجھے سرائے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جائیں گے جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلم نے بھی سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر جب وہ گھوڑے اترنے لگی تو سموقان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ایلم نے اس کا ہاتھ تھاما اور سہارا بنا نیچے اتر گئی۔ سموقان بھی چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اترے۔ جو گھوڑا اس نے اپنے لئے خریدنا تھا اس کی نگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین سے کھولی ایلم کو سہارا اس کے گھوڑے پر بٹھایا خود بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر دونوں پہلو بہ پہلو گھوڑوں کو بلبلب کے رخ پر سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

سامی بت سے منسوب ہیں۔ اس بت کا نام عزیز ہے اور لبنان ہی میں نہیں بلکہ شام اور عراق کے کچھ حصوں میں عزیز نام کے اس بت کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے البقاء کی ان وادیوں میں بڑے نشیب و فراز ہیں لیکن فی الجملہ یہ ایک ہموار میدان ہے اس میں کھیتی باڑی خوب ہوتی ہے اس علاقے میں چونکہ بے شمار ندیاں ہیں لہذا آبیاری کا بھی اچھا انتظام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ان کو ہستانی سلسلوں کے چشمے ہمارے شہر بعلبک تک چل گئے ہیں۔

ان علاقوں میں دو بڑی ندیاں ہیں ایک کا نام عاصی ہے جو اپنے منبع سے نکل کر شام کی جانب بہتی ہے اور آگے بڑھتی ہوئی ایک خاصے بڑے دریا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دوسری ندی کا نام لیطانی ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم تھوڑی دیر کے لئے رکی کچھ سوچا اور اس کے بعد ان نے کہنا شروع کیا۔

سموقان! لبنان کا منظر اپنے حسن کی بدولت دنیا کے سب سے زیادہ شاندار مناظر میں سے ہے ایک طرف رنگ برنگ پہاڑیاں ہیں دوسری طرف سمندر، جس کا اصل رنگ گہرا نیلا ہے سورج کی کرنیں اس پر پڑتی ہیں تو اس کی کیفیت بوقلموں ہو جاتی ہے اور لبنان کے یہ قدرتی اور طبعی رنگوں کا حسن ہمیشہ یہاں کے شاعروں، موسیقاروں اور ادیبوں کے کلام میں چڑھتے جادو کی طرح پایا جاتا ہے۔

لبنان کے کوہستانی سلسلوں اور وادی البقاء کی سب سے بڑی پیداوار صنوبر اور شاہ بلوط ہوتے ہیں یہ دونوں سدا بہار ہوتے ہیں خزاں میں پت جھڑ شروع ہوتی ہے ان کے علاوہ بید، شمشاد، اخروٹ، غرنوب اور ایسے ہی دوسرے درخت بھی موجود ہیں جہاں سطح زمین مربوط ہوتی ہے وہاں ببول پایا جاتا ہے۔

لبنان کے خطوں میں دیگر نباتات بھی پائی جاتی ہیں۔ نباتات کی متعدد پہلو بہ پہلو اقسام ان سر زمینوں میں موجود ہیں ساحلی میدان اور مغربی ڈھلانوں کے نشیبوں میں وہ پھول بافراط نظر آتے ہیں جو بحر روم کے قریب کے علاقوں سے مختص ہیں۔

درختوں میں زیادہ تر کھجور، صنوبر، انجیر، ببول، شہتوت، انگور، کیلا، سنگترہ، مانا اور اس طرح کے پھلوں کے دوسرے درخت پائے جاتے ہیں لبنان کے لوگ لکڑی

ایلیم تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر میں نے سرائے میں اکیلا چھوڑ کر جاؤں گا تو تمہاری حفاظت کا بھی انتظام کروں گا سراسر نکلنے سے پہلے میں منتورا کو طلب کروں گا اور اسے تمہاری حفاظت پر چھوڑوں گا اور بعد میں زندان کا رخ کروں گا کیا تم میری اس گفتگو سے مطمئن ہو جو اب مسکراتے ہوئے ایلیم نے اشدت میں گردن ہلائی تب سموقان پھر بول پڑا۔

ایلیم تو نے اپنی گفتگو میں جبل نکام کا ذکر کیا ہے کیا یہ وہی پہاڑ ہے جسے ساحر انوکا مسکن ہے مجھے لبنان کی ان وادیوں سے بڑی دلچسپی ہے تم چونکہ خود لبنان کی رہنے والی ہو کیا تم مجھے لبنان کے متعلق تفصیل بتاؤ گی۔

سموقان کے اس سوال پر ایلیم کے چہرے پر بڑی خوشگوار مسکراہٹ ہوئی تھی پھر وہ کہہ رہی تھی۔

یوں جانو لبنان کی سرزمین دو طویل کوہستانی سلسلوں پر مشتمل ہے ان کوہستانی سلسلوں کے درمیان جو سرزمین ہے یہ کاشت کی جاتی ہے یہاں بہتر زراعت ہوتی ہے ہر قسم کا پھل بھی پایا جاتا ہے۔

پہلا کوہستانی سلسلہ جبل نکام ہے اسی جبل کی چوٹی پر ساحر انوکا مسکن بنا رکھا ہے اور جبل نکام کی یہ چوٹی تقریباً سارا سال ہی برف سے اٹی رہتی ہے کوہستانی سلسلہ شمال میں ارض شام سے لے کر جنوب میں جزیرہ منائے سینا تک گیا ہے۔

دوسرا کوہستانی سلسلہ جسے شرقی کوہستانی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ اسے سیر کہہ کر پکارتے ہیں یہ کوہستانی سلسلہ اپنی بلندی اور طول میں تقریباً مغربی کوہستانی سلسلے نکام کی ہی مانند ہے جگہ جگہ اس کی بلندی گھٹتی بڑھتی ہے شام سے لے کر جنوب میں یہ جو نمکین پانی کا سمندر ہے (بحر لوط) اس سے بھی جنوب میں چلا گیا ہے۔

ان دونوں کوہستانی سلسلوں کے درمیان لبنان کے وسیع عریض میدان ہیں ان میدانوں کو البقاء کا نام دیا گیا ہے۔

البقاء کی یہ وادیاں دو حصوں میں تقسیم ہیں ایک بعلبکی اور دوسری عزیز۔ بعلبکی ہمارے مرکزی شہر بعلبک سے نسبت رکھتی ہیں اور عزیز

سوار تھا اور اہلیم کے گھوڑے کی نگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین کے پچھلے حصے سے باندھ رکھی تھی۔ ہلی کی صورت میں اہلیم اس کی زنبیل کے اندر تھی اسی حالت میں سموتان سرانے کے اندر داخل ہوا پچھلے وہ اصطبل کی طرف گیا اصطبل کے محافظ سے گفتگو کی دونوں گھوڑوں کو اندر باندھ کر اس نے ان کے دانے اور چارے کا اہتمام کیا اس لئے کہ لگاتار سفر کرتے ہوئے گھوڑے تھک چکے تھے پھر اصطبل کے نگران کے پاس وہ آیا چند سکے اسے تھمائے پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز میں اکیلا نہیں میرے ساتھ ایک خاتون بھی ہے جس کے یہاں کچھ ملنے والے ہیں وہ ان کے پاس گئی ہے تھوڑی دیر تک وہ اس سرانے میں آئے گی ہمارے دونوں گھوڑوں کا خاص خیال رکھنا لگاتار سفر کرتے ہوئے یہ تھک چکے ہیں ہیں ان کی زینیں اتار کر ان کو کھیرہ کر دینا تاکہ یہ تھکاؤ محسوس نہ کریں۔ زین کے ساتھ میرا جو سامان بندھا ہوا تھا وہ میں نے اتار لیا ہے تم ایسا کر دوزین کے ساتھ جو بستر باندھ ہوئے ہیں وہ کھول کے ایک طرف رکھ دو میں کمرہ لے کر بستر اپنے کمرے میں لے جاؤں گا۔

سموتان نے اصطبل کے نگران کو جو سکے دیئے تھے وہ ان سکوں کو تھوڑی دیر تک الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے مسکراتا رہا پھر سموتان کا شکریہ ادا کیا اور اسے یقین دہانی کرائی کہ وہ اس کے گھوڑوں کا بہترین خیال رکھے گا پھر سموتان سرانے کے مالک کے پاس گیا اور اپنے لئے ایک کمرہ حاصل کیا اصطبل سے سامان اٹھایا اور کمرے میں لے گیا تھا۔

سورج غروب ہونے تک سموتان اپنے کمرے ہی میں رہا دراصل اسے اہلیم کے انسانی روپ میں آنے کا انتظار تھا جب سورج غروب ہونے لگا اور مغربی ساحل پر شفق بھگی گئی تب اہلیم جسے ہلی کی صورت میں سموتان نے اپنی زنبیل سے نکال کر مسہری پر بٹھایا ہوا تھا ایک دم اپنے اصل روپ میں آگئی تھی سموتان کو دیکھتے ہی وہ مسکرا کر کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ سموتان اس سے پچھلے ہی بول پڑا۔

اہلیم اٹھتے تھمارے اپنے اصلی روپ میں واپس آنے کا انتظار تھا دیکھو سورج غروب ہو رہا ہے بلکہ تمہارا اصل روپ میں آنا ہی اس بات کی نشاندہی ہے کہ سورج

سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً ہلکے درختوں کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتے اور بھاری شہتیروں کو ان کچے مکانوں میں استعمال کرتے ہیں جن کی چھتیں گرتی ہوتی ہیں۔

سموتان لبنان کی تاریخ اور ادب میں دو درختوں کا خاص طور سے ذکر ایک زیتون اور دوسرا دیودار، زیتون مشرق قریب کا مقامی درخت ہے اس کے پتوں کے مرتبان گھروں میں بڑی سجاوٹ سے رکھے جاتے ہیں۔ حضرت نوح نے جو نافرمان کشتی سے گردو پیش کا حال معلوم کرنے کے لئے اڑی تھی وہ زیتون کا ہی ایک پتہ چونچ میں لے کر لوٹی تھی اس لئے اسی وقت سے زیتون امن کا نشان خیال کیا جاتا ہے تب کہتے کہتے اہلیم بیچاری خاموش ہو گئی اس کے اچانک خاموش ہو جانے پر سموتان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ اپنے بدن کو سمیٹ رہی تھی اس کی حالت دیکھتے ہوئے سموتان نے کسی قدر پریشانی میں پوچھا۔

اہلیم کیا ہوا! ایک تو تم گفتگو کرتے کونے خاموش ہو گئی اور دوسرے دیکھتا ہوں تم اپنے بدن کو اس طرح سمیٹ رہی ہو جیسے تم سردی محسوس کرتی ہو جواب میں اہلیم نے مسکراتے ہوئے کہا آپ کا کہنا درست ہے میں سردی محسوس کر رہی ہوں جواب میں سموتان نے اپنے گھوڑے کو روک لیا ایک کمبل اس نے اہلیم کے گھوڑے کی زین کے نیچے ڈالا تاکہ اہلیم آرام وہ حالت میں سفر کر سکے دوسرا کمبل ان جسم پر اوڑھنے میں مدد دی تھی جب وہ کمبل اوڑھ چکی تب سموتان دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر دونوں گھوڑوں کو ایڑ لگاتے ہوئے انہیں سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

پہلی رات سموتان اور اہلیم نے لگاتار سفر کیا تھا اس لئے کہ ان دونوں کو خطرہ تھا کہ ساحل انویا ان کے گمشتے ان کا تعاقب ضرور کریں گے لیکن جب کسی تعاقب نہ کیا تب دونوں رات کا ایک حصہ کسی سرانے میں کہیں نہ کہیں آرام کرنے دونوں نے اس کے بعد باقی حصے میں سفر جاری رکھا یوں ایک روز وہ اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے بعلبک شہر کی ایک نواحی سرانے کے سامنے آن رکے۔

سرانے کے صدر دروازے سے ذرا دوز ہی سموتان نے اپنے گھوڑے کو روک دیا اس وقت سورج غروب ہونے کے لے جھک رہا تھا سموتان اپنے گھوڑے

سموقان بھی اٹھ گیا اپنے کمرے کا دروازہ انہوں نے باہر سے زنجیر کیا اس کے بعد پھر
ندشات بھری آواز میں سموقان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم اپنے چہرے پر نقاب ڈال لویہ تو مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ یہ تمہارا
اپنا شہر ہے ہو سکتا ہے تمہیں کوئی پہچان لے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنا جو
کوئی حاکم یہاں مقرر کیا ہے اسے اس کی اطلاع کر دے اور تمہیں گرفتار کرنے کی
کوشش کرے اس لئے کہ میرے خیال سے انوکے مسکن سے تمہارے بھاگنے کی
اطلاع اس وقت لبنان کے بادشاہ اتانا تک پہنچ چکی ہوگی۔

سموقان کے ان الفاظ سے تھوڑی دیر کے لئے ایلیم مسکراتی رہی پھر کہنے لگی۔

اس دروازے سے بھٹیاری خانے تک تو میں اپنے چہرے پر نقاب ڈال لوں
گی پر وہاں جب میں آپ کے پاس بیٹھ کر کھانا کھاؤں گی کیا مجھے نقاب نہ اتارنا ہوگا
میرے خیال میں نقاب ڈالنے کی ضرورت نہیں آپ کی جسمانی طاقت اور قوت اور آپ
کی سری قوتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ آپ میری حفاظت خوب
کر سکتے ہیں لہذا میں آپ کے ساتھ چہرے پر نقاب ڈالے بغیر جاؤں گی۔

ایلیم کے ان الفاظ کے جواب میں سموقان نے کچھ نہ کہا تھا جواب میں وہ
مسکرا کر رہ گیا تھا پھر دونوں آگے پیچھے بھٹیاری خانے کی طرف ہولتے تھے۔

بھٹیاری خانے میں فرش پر چٹائیاں پٹھی ہوئی تھیں جہاں بیٹھ کر کچھ لوگ
ہٹلے سے کھانا کھا رہے تھے سموقان اور ایلیم بھی دونوں جا کے ایک چٹائی پر بیٹھ گئے
سموقان نے سرائے کے ملازم کو کھانا لانے کے لئے کہا اس نے کھانا پیش کیا دونوں
ہتپ چاپ بھٹیاری خانے کے کونے میں چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

کھانا کھانے کے دوران مٹی کے پیالے میں جس وقت ایلیم پانی پینے لگی تو
چونکہ سی پڑی سلسلے کی چٹائی پر بیٹھ کر کچھ جوان کھانا کھا رہے تھے ان میں سے دو لگاتار
بڑے غور سے ایلیم کی طرف دیکھ رہے تھے ان کی طرف سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے ایلیم
نے پانی پیا پھر اپنی نگاہیں کھانے پر جماتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھے بغیر اس نے
دیکھی سی آواز اور سرگوشی کے سے انداز میں کہنا شروع کیا۔

سموقان لگتا ہے سرائے کے اس بھٹیاری خانے میں میرے اور آپ کے لئے

غروب ہو گیا ہے لگاتار سفر کرتے ہوئے میں خود بھی بھوک محسوس کر رہا ہوں میں
ہوں کہ تم بھی بھوک اور تھکاوٹ محسوس کر رہی ہوگی تم یہیں کمرے میں بیٹھ کر
سرائے کے بھٹیاری خانے میں جا کر کھانا لاتا ہوں پھر دونوں یہاں بیٹھ کے کھانا کھا
ہیں اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے یہ آپس میں مل کے لائحہ عمل طے کریں گے۔
سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم پریشان اور فکر مند ہو گئی تھی سموقان نے
خاموش ہوا تب اس نے کہنا شروع کیا۔

عزیز سموقان آپ کس قسم کی گفتگو کرتے ہیں میں نے آپ سے پہلے بھی
تھا کہ آپ میرے محسن اور مربی ہیں آپ نے مجھے نئی زندگی دی ہے میں کسی بھی موقع
آپس سے علیحدہ اور اکیلی نہیں رہوں گی اس سے پہلے آپ جانتے ہیں جبیل لکام میں جب
میرا بھائی اور اراتا صرف پانی پینے کے لئے گئے تھے انویا اس کے حواری ان پر وارد ہوا
اور انہیں ہم سے جدا کر دیا اگر آپ مجھے سرائے کے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر جاتے ہیں
یاد رکھئے آپ کے واپس آنے تک ساعر انو اور اس کے گمشدے مجھے یہاں نہیں رہنے
دیں گے وہ صرف آپ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے مجھ پر وارد نہیں ہوتے لہذا میری گزارش
ہے بلکہ میری التماس ہے آپ جہاں کہیں بھی جائیں مجھے اپنے ساتھ رکھیں میر حفاظت
میری بقاء میرا برومندی اسی میں پہنا ہے مجھ امید ہے کہ آپ میرے خیالات
اتفاق کریں گے۔

ایلیم مجھے افسوس ہے کہ میں خطرہ کو فراموش ہی کر گیا تھا کہ انوکسی وقت
بھی ہم پر وارد ہو کر تمہیں اریش اور اراتا کی طرح غائب کر سکتا ہے میں اپنی اس
پر شرمندہ ہوں۔ تم میرے ساتھ چلو ہم دونوں سرائے کے بھٹیاری خانے میں جا کر کھا
کھاتے ہیں کھانے کے بعد واپس آتے ہیں پھر مل کے لائحہ عمل طے کریں گے
تمہارے باپ بادشاہ لو لنگل باندہ کو زندان سے ہمیں کس طرح نکالنا چاہئے۔
نے بڑے معذرت طلب انداز میں ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کا جواب سن کر ایلیم خوش ہو گئی تھی پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کر
ہوئی اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی میرے خیال میں ہمیں اب چلنا
اس لئے کہ میں خود بھی بھوک محسوس کر رہی ہوں اس کے بعد میں آرام کرنا چاہوں

مخاطب کرتے ہو۔
سموقان کے ان الفاظ سے وہ نوجوان سچ پا ہو گیا تھا غصے میں اس کا ہاتھ
اپنی تلوار کے دستے کی طرف چلا گیا تھا پھر اس نے دوبارہ سموقان کو مخاطب کیا۔

ہم دو ہیں ہمارے پیچھے ہمارے مزید چار ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب
مسلح ہیں ہمارے چھ کے مقابلے میں تم اکیلے ہو تمہارے ساتھ یہ نازک لڑکی ہے
میرے اندر کے مطابق اس کا نام ایلیم ہے اور یہ بعلبک کے سابق حکمران لوگل
باندہ کی بیٹی ہے تم اسے کہیں سے بھگا کر لائے ہو اگر یہ صورت حال ہے تو ہم اس کے
متعلق پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اس لئے کہ اگر ہم اس کی موجودگی کی اطلاع بعلبک کے
موجودہ والی کو کر دیں تو وہ ہم چھ کو مالا مال کر سکتا ہے اس لئے کہ یہاں کا والی لبنان
کے حکمران اتانا کا ماتحت ہے اتانا ایلیم کو دل و جان سے پسند کرتا ہے اور ایلیم نے چونکہ
اتانا سے شادی سے انکار کر دیا تھا لہذا اتانا نے اسے ساحرانو کے مسکن میں محفوظ کر دیا
تھا اب جو ایلیم کو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ تم ایلیم کو وہاں سے بھگا لانے
میں کامیاب ہو گئے ہو۔

نوجوان ہمارے ساتھ لٹھنے، جھگڑا کرنے کی کوشش نہ کرنا اگر ایسا کرو
گے تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور ایلیم کو پکڑ کر ہم بعلبک کے موجودہ حاکم کے
سامنے پیش کریں گے تمہاری بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ اصل راز سے پردہ اٹھا
دو کہ ایلیم کو تم کہاں سے لائے ہو اور کہاں لے جانا چاہتے ہو اور اسے تم نے ساحرانو
کے مسکن سے کیسے نکالا اگر تم ہمارے سوالوں کے جواب نہیں دو گے تو یاد رکھنا
ہماری تلواں حرکت میں آئیں گی اور تم دونوں کو پکڑ کر ہم والی کے سامنے پیش
کر دیں گے وہ ایلیم سے تو کچھ نہ کہے گا لیکن تمہاری تکہ بوٹی ضرور کرا دے گا۔

جب تک وہ شخص بولتا رہا سموقان اسے عیب سے انداز میں دیکھتا رہا اس
کے بہرے پر کبھی خفگی کبھی ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوتے رہے کبھی اس کے
ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ کھیلتی تھی اور کبھی اس کا چہرہ اہتدار جہ کے غیظ و
غضب میں ڈوب کر رہ جاتا تھا تاہم وہ نوجوان جب خاموش ہوا تب سموقان نے باری
باری ان دونوں کو ایک بار سر سے پاؤں تک دیکھا لگتا تھا وہ بڑی گہری نگاہ سے ان کا

کوئی خطرہ اور خدشہ اٹھنے والا ہے اپنی پشت کی طرف دیکھئے کچھ جوان بیٹھے کر لکنا
رہے ہیں ان میں سے دو کی نگاہیں برابر مجھ پر جمی ہوئی ہیں لگتا ہے وہ مجھے پہچان چکے ہیں
پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں اگر وہ پہچان چکے ہیں تو میرے خیال میں وہ ذرا
اندازی ضرور کریں گے لہذا ان سے نپٹنے کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہئے۔

ایلیم کے ان الفاظ سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی
سموقان نے ان جوانوں کی طرف دیکھے بغیر ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم پریشان اور فکر مند مت ہو اب جب کہ تم اپنی حفاظت کا کام لے
سو نپ چکی ہو تو یاد رکھنا میں اپنے فرائض کو خوب نبھاؤں گا یہ تو دو جوان ہیں قسم
اس خود ندرتوں کی جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے اگر یہ زیادہ ہوتے تب بھی
ان سے مقابلے میں تیرا دفاع خوب کرتا تم پر سکون انداز میں کھانا کھاؤ اگر یہ مدافع
کرتے ہیں تو میں ان سے نپٹ لوں گا اگر نہیں کرتے تو کھانا کھانے کے بعد چپ چاپ
اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم خوش ہو گئی تھی پھر وہ پھلے کے سے انداز
خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد جب سموقان اور ایلیم اٹھنے لگے تب وہ دونوں
فوراً اپنی جگہوں سے لٹھے، تیز تیز چلتے ہوئے سموقان اور ایلیم کے پاس آئے ان میں
ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں تم کون ہو کہاں سے آئے ہو سرائے میں
کرنے سے تمہارا کیا مقصد ہے اور تمہاری منزل کیا ہے۔

اس جوان کے اس سوال پر کھا جانے والے انداز میں سموقان نے اس
طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کیا۔

اے عزیز میں نہیں جانتا تو کون ہے تیرا بعلبک کے کس حسب نسب سے
ہے میں تو تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ تم نے ہمارے معاملات میں دخل اندازی کیوں
جو سوال تم نے مجھ سے پوچھے ہیں کیا تم ہم سے ایسے سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہو
نہ تم سے ایسے سوال پوچھے ہیں جب میں تمہیں مخاطب ہی نہیں کیا تو تم مجھ

مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی حالت ایلیم کے وجہ سے فراق و درد کی بھیانک اور اذیت ناک عمر میں تبدیل نہ کر اؤ یا تو ہمارے ساتھ ایلیم کو لے کر بعلبک کے حاکم کے پاس چلو یا یہاں سے دفع ہو جاؤ ایلیم کو ہمیں دے جاؤ ہم اسے حاکم کے پاس لے جائیں گے ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ تمہارے لئے نہیں ہے۔

وہ نوجوان جب خاموش ہوا تب عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے سموقان نے اپنے لبوں پر زبان پھیری مسکرانے کے سے انداز میں ایک بار اس نے اپنے پہلو میں کھڑی ایلیم کی طرف دیکھا ایلیم کے چہرے پر پریشانی اور فکر مندی کا ایک بوم تھا اس کی طرف اسے نگاہیں ہٹا کر سموقان نے اس جوان کی دیکھا پھر دھیے سے لہجے میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے نوجوان میں جانتا ہوں کہ اپنے پانچ چھ ساتھیوں کی وجہ سے اس وقت میرے خلاف تیری تیخ اناتیری شکتی تیرا ابل تیرا حوصلہ جوش مار رہا ہے کھول رہا ہے پر دیکھ میرے عزیز بیابان کا ہر لمحہ موسموں کی گنگاری مٹانے والا نہیں ہوتا ہر لفظ ساہبان محبت اور ہر بلندی عظمت کی ضمانت نہیں ہوتی۔

میرے عزیز اگر تیرے ساتھ تیرے پانچ چھ ساتھی ہیں تو یاد رکھنا وقت اور موسموں کے تیروں سے سچے ان حالات میں میں بھی اکیلا نہیں ہوں میں اپنی ایک ایسی طاقت اپنے ایک ایسے آقا اور مالک پر ایمان رکھتا ہوں جو میرے حالات میں میرا ساہبان میرا مہربان محافظ ہوتا ہے جو میرا عمدہ میساجو میرا چارہ گر بنتا ہے وہ میرا اللہ ہے جسے میں ہر ضرورت کے وقت مدد کے لئے پکارتا ہوں اور وہ ایسا مہربان آقا ہے جو میری مدد کا سامان خوب کرتا ہے میرے عزیز تیری میری کوئی عداوت کوئی دشمنی نہیں ہے اگر اس کے باوجود تو مجھ سے ٹکرانے کا تو پھر یاد رکھنا اپنے لئے تو دست نادیدہ میں دکھ کا مرہم تلاش کرے گا اگر تو مجھ سے اٹھے گا تو یاد رکھنا زینہ زینہ فضاؤں سے اترتی بد بختیاں تیری زندگی میں رقص کرنے لگیں گی لہذا میں آخری بار تم سے کہتا ہوں کہ جا یہاں سے چلا جا یہ لڑکی ایلیم نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ تم کس ایلیم کی بات کر رہے ہو بہر حال یہ ایلیم نہیں ہے جس کی تم لوگوں کو تلاش ہے اور اسے تم بعلبک کے سابق حکمران لوگل بانده کی بیٹی کہتے ہو اس کے باوجود اگر تم میں سے کسی کو شک و شبہ ہو تو میرے

جائزہ لے رہا ہے پھر جس نوجوان نے اسے مخاطب کیا تھا اس کی طرف دیکھا۔
تو نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے یا مزید کچھ کہنا چاہتے ہو اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو کہہ لو تا کہ میں ایک بار تمہارے سارے سوالوں، تمہاری ساری گفتگوں کا جواب دوں۔

جواب میں وہ نوجوان اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر لے گیا پھر کھل اٹھا تمہاری باتوں میں ایک طرح کا زہریلا پن اور تیز دھار کی کاٹ پہاں ہے ہو تم کوئی ٹیڈے انسان ہو اور تلوار برستے بغیر سیدھے نہیں ہو گے سن اجنبی میں یہ جانتا تیرا کیا نام ہے تو کن سرزمیوں کی طرف سے آیا ہے ایلیم کو تو نے کہاں سے حاصل کر لیا ہے پر ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھنا یہ بعلبک شہر ہے جہاں بڑے خیالات کا منبع ہے وہاں اچھے خیالات کی انتہا بھی ہے ہمارے ساتھ ٹھیک طریقہ سے چلو گے تو فوز مندی میں رہو گے ہمارے ساتھ طنز بر تو گے، ٹیڈھا پن استعمال گے تو پھر یہ بھی لکھ رکھنا کہ تیری زیست کو ہم اس شہر میں دکھ سکھ کے چہروں میں لکھ کے رکھ دیں گے اس لئے کہ ہم تو ایسے لوگ ہیں جو وقت کے گرتے، پھٹتے بگھرتے عناصر کو پلک جھپکتے میں اندھے گونگے لمحوں میں تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں یہ دیکھتا ہوں کہ ایلیم کو پالینے کے بعد تو اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب بڑا نیک بخت کر رہا ہو گا پر یاد رکھنا یہ ساز فطرت کا فسوس سدا نہیں رہتا میں اور میرے ساتھیوں کے اندر تیری خوشگوار حیرت آسمانوں کی رفعت جیسی جرأت مندی حسن کی دلہن عشق کی سفارت جیسے سکون نغمہ محبت اور عظمت جیسی تیری جو انمردی، حسین خوشگوار آبشاروں کی راحت جیسی تیری خوشیوں کو ایسے پاؤں تلے پامال کر کے دیں گے ہم تو ارمغان جنت تک کو فراموش اور آئین مشیت تک کو کرچی کرچی دینے والاے لوگ ہیں لہذا تیری بہتری تیری بھلائی اسی میں ہے چپ چاپ ایسے ہم چلے ہیں اگر تو نے اپنی مرضی کرنے کی کوشش کی تو پھر ہمارے سامنے مرکزیت قائم نہیں رہے گی یہیں کھڑے کھڑے تیرے سارے عزائم کو ہم تہمت بدنام، ایک عظمت بد انجام میں تبدیل کریں گے۔ تیری حالت ہمارے غلامی کے جبر، ابو میں ڈوبی اداس شام سے بھی بدتر رہے گی لہذا میں تمہیں

ساتھ بیٹھ کے گفتگو کرے اگر یہ لڑکی اہلیم ثابت ہو جائے تو میں اسے تمہارے نور
 کر دوں گا اور اگر یہ اہلیم ثابت نہ ہو تو پھر تم اپنے لئے بھی کوئی لکڑی اور معقول
 کر رکھو۔

سموqان یہاں تک کہتے کہتے خاموش ہو گیا اس لئے کہ جو دو جوان اس
 ساتھ محو گفتگو تھے ان کے باقی چار ساتھی بھی اپنی جگہوں سے اٹھ کر ان کے پاس
 کھڑے ہوئے تھے ابھی تک ان چھ کو یہی خبر ہوئی تھی کہ سموqان کے ساتھ اہلیم ہے
 موقع پر سموqان نے عجیب سے انداز میں اہلیم کی طرف دیکھا پھر اپنا منہ اس کے کان
 قریب لے گیا اور کہنے لگا اہلیم ذرا اپنے چہرے پر نقاب ڈال لو سموqان کی آواز صرف
 کو سنائی دی تھی ان چھ جوانوں نے اسے نہ سنا تھا اس لئے کہ اہلیم کے کان کے قریب
 سموqان نے سرگوشی کی تھی اس سرگوشی کو سنتے ہی اہلیم نے فوراً اپنے چہرے پر نقاب
 ڈال لیا تھا پھر ان چھ جوانوں کی طرف دیکھتے ہوئے سموqان کہنے لگا۔

یہ سرائے کا بھٹیاری خانہ ہے میرے عزیزو! یہاں اگر ہم لگے، بحث و تکرار
 پڑے تو یاد رکھنا اس کا کاروبار تباہ ہو گا میں ایسا نہیں چاہتا اس لئے کہ اس میں بڑے
 کے ملاک کا کوئی قصور نہیں ہے کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ سرائے سے باہر نکل کر
 آپس میں کوئی فیصلہ کر لیں اس پر ان میں سے ایک بول پڑا۔

ہم تمہارے ساتھ کوئی فیصلہ نہیں کرتے تمہیں ابھی اور اسی
 ہمارے ساتھ بعلبک کے حاکم کے پاس جانا ہو گا۔

سموqان نے دیکھا کہ حالات لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ ہوتے جا رہے تھے اس لئے
 اس سرائے میں اور بھی لوگ موجود تھے انہیں اہلیم کے متعلق خبر تو نہ ہوئی تھی لیکن
 چھ تو آگاہ ہو چکے تھے اور اگر گفتگو بڑھتی یا ان کے ساتھ سموqان کی تکرار طول
 سرائے کے مالک بلکہ سرائے میں کام کرنے والے ملازموں اور وہاں آنے والے
 کو بھی پتہ چل جاتا کہ سموqان کے ساتھ بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ کی بیٹی
 اس لئے سموqان ہی نہیں اہلیم کے لئے بھی مسائل اٹھ کھڑے ہوتے اپنی جگہ پر کھڑے
 سموqان کچھ دیر تک مسکراتا رہا پھر کہنے لگا چلو میں تمہارے ساتھ بعلبک کے حکمران
 پاس چلتا ہوں اس لئے کہ میں نے جرم نہیں کیا اور میں حکام کے سامنے بھی ثابت

سوائے اور بعلبک شہر کے درمیان اس ویرانے میں سموqان جیسے خطرناک
 دشمن کے سامنے وہ دونوں جوان انتہائی بے بسی اور لاپرواہی محسوس کر رہے تھے تاہم
 انہوں نے اپنے چہروں پر کسی قسم کے تفکرات اور پریشانی کو ظاہر نہ ہونے دیا وہ
 سموqان کی تلوار اور اس کے دستے کے قریب لکھے اس سرخ رنگ میں چمکتے حرف اللہ کو
 دیکھتے ہوئے بھی پریشان اور بے حوصلہ ہو رہے تھے پھر ان دونوں نے ایک عجیب سے

وہ سرائے چونکہ بعلبک شہر سے ذرا باہر فاصلے پر تھی اور انہوں نے یہ بھی
 حماقت کی تھی کہ انہوں نے سموqان کو غیر مسلح بھی نہیں کیا تھا وہ سموqان کی ظاہری
 جہانی طاقت، قوت اور باطنی سری قوتوں سے بھی بے خبر تھے دوسری جانب سموqان
 اپنی قوتوں اور اپنے اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے ان کے آگے آگے چل رہا تھا جب وہ سرائے
 اور بعلبک شہر کے قریب ایک ویران سی جگہ آئے تب سموqان نے ایک جھٹکے کے ساتھ
 اپنی چمکتی ہوئی بھاری تلوار بے نیام کی حملہ آور ہونے والے چھتے کی طرح پلٹا اور اس
 انداز میں ان پر حملہ آور ہوا کہ اپنی پہلی ہی بھپٹ میں اس نے ان میں سے تین کی
 گردنیں کاٹ کر رکھ دی تھیں اتنی دیر میں باقی تینوں نے اپنی تلواریں بے نیام کر لی
 تھیں پھر قبیل اس کے کہ وہ سموqان پر حملہ آور ہوتے اتنی دیر میں سموqان نے ان کے
 چوتھے ساتھی کو بھی ڈھیر کر دیا تھا اب باقی دورہ گئے تھے جنہوں نے سرائے کے اندر اس
 سے گفتگو کرنے میں پہل کی تھی۔

نہیں جو تو دیکھ لے ہم ایسا آئینہ بھی نہیں جس میں تو اپنی کامیابی کو جان لے۔ اجنبی ہم دونوں تو بلبک شہر اور اس کے درمیانی حصے میں موت کی گونجتی اذان، مرگ کی چہتی کرنوں کا پیغام، بربادی کے پروں پر سوار قضاء کا نغمہ، زندوں کا رزمیہ گیت ثابت ہوں گے تو کیا سمجھتا ہے کہ سامنے کی طرف سے اچانک مڑ کے ہمارے چار ساتھیوں کا خاتمہ کر کے تو اپنے سامنے ہمیں بھی زیر کر لے گا۔

اجنبی اس میں کوئی شک نہیں کہ تجھے سرائے سے بلبک شہر کی طرف لے جاتے ہوئے ہم سے ایک حماقت اور بے وقوفی ہوئی ہم کو تمہیں ہنسا کر لینا چاہئے تھا اگر ہم یہ جانتے کہ تو اس طرح کی فریب کاری سے کام لے کر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اب تک ہم تمہاری گردن کاٹ چکے ہوتے۔

اس نوجوان کی گفتگو کو سموقان نے بڑے تحمل سے بڑے صبر کے ساتھ سنا تھا جب وہ خاموش ہوا تب سموقان نے ہتنگوں میں وحشی ہواؤں کی پیچوں اور تلخ بھاری آواز میں اسے مخاطب کیا۔

تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں کسی دھوکے کسی فریب میں نہ رہوں میں تم دونوں کو تپتہہ کرتا ہوں کہ تم کسی دھوکے کسی فریب میں مت رہنا تمہارے چار ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد بھی میں تم دونوں کے سامنے قبرستانوں کی تاریکی، وہوں کے سائے، خواب آلود دوہوں کے پرانے زخمی گیت اور ہتھروں کے شہر میں، کوکتی بجلی کی سی کیفیت پھیلا کے رکھ دوں گا میں سموقان تم دونوں کے بدن کے پیچ و نم پر تکلیف دہ درد کی یلغار بن کر وارد ہوں گا اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنی بھاری بھر کم تلوار بھرائی پھرا بھرتے شراروں کی سعی کی طرح آگے بڑھا اور ان دونوں پر بے سحر راتوں میں پھیلتے موت کے خوف اور قضا کی دائمی تلخیوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

انہوں نے بے شک بڑھ چڑھ کر لفاظی استعمال کرتے ہوئے اپنی گفتگو سے سموقان کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی تھی لیکن جب سموقان ان پر حملہ آور ہوا تو ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے اپنے تیز حملوں میں اس نے ان دونوں کو آگ کے گولوں میں ڈال کے رکھ دیا تھا وہ آندھی اور طوفانوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا تھا اور وہ دونوں بڑی مشکل سے مل کر بھی اس کے حملوں کو روک رہے تھے اور پھر اس کی

انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا ان میں سے اس نے سموقان کو مخاطب کیا اور نے سرائے کے اندر زیادہ دیر سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کی تھی وہ کہہ رہا تھا تو کون ہے اور یہ حرکت تو نے کیوں کی جواب میں سموقان بری طرح برس پڑا جس وقت تو نے میرے ساتھ سرائے کے اندر گفتگو کی تھی اس وقت ہجر وادیوں کی گزرگاہ سا انجانا، تیرا اندازرات کی تہوں میں ناچتے زہر کی مانند تھا اور بار بار میری طرف پکارتے کرب اور رنگتے درد کی طرح دیکھتا تھا سن میں تیرا نام نہیں پوچھوں گا یہ بھی نہیں جانوں گا کہ بلبک شہر میں تیری کیا حیثیت ہے میں یہ بھی پوچھنا پسند نہیں کروں گا کہ بلبک شہر کے حکمران کے ساتھ تیرا کیا تعلق اور رابطہ ہے تم پر یہ واضح کروں کہ ان لوگوں کے لئے جو میرے ساتھ رفاقت اور جاں نثاری رکھتے ہیں سارہ صحرا، سبزہ ہکشاں جیسا بے ضرر اور سود مند ہوں لیکن جو لوگ مجھ سے عداوت رکھتے ہیں میرے ساتھ دشمنی کا اظہار کرتے ہیں ان کے لئے میں ابرے لٹے طوفانوں کھولتے چنگاٹھاتے، سدا بے چین متحرک بگولوں کی صورت اختیار کرنا ہوں۔

اے بد بخت نوجوان اس سرائے میں، میں نے تم پر اپنا پورا انکشاف کر دیا تھا اب میں تجھے اپنے پورے تعارف سے آگاہ کرتا ہوں میرا نام سموقان ہے میرا تعلق گنگامش کے مرکزی شہر ایک سے ہے میرے ساتھ لڑکی ایلیم ہی ہے میں اسے سامنے کی اسیری سے نکال کر لایا ہوں سرائے میں تو نے یہ نہ سوچا کہ اگر میں ایلیم کو اوجہ ناقابل تسخیر ساحر کی اسیری سے نجات دلا سکتا ہوں تو کیا میں تم جیسے بد بختوں سے ان کی حفاظت نہیں کر سکتا ہوں۔

سموقان شاید مزید کچھ کہتا لیکن ان میں سے ایک نے بولتے ہوئے اور سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی تھی۔

سن اجنبی! ہمارے چار ساتھیوں کا دھوکہ دہی سے خاتمہ کر کے کسی فریب کسی دھوکے میں بسلا نہ ہونا یہاں تو اکیلا ہے ہم تیرے سامنے دو ہیں ہم کوئی بے داستان ہیں جو تو آسانی سے دوسروں کو سنا ڈالے ہم وہ نغمہ بھی نہیں جو تو آسانی سے گالے ہم وہ نرم آواز بھی نہیں جو تیری سماعت میں رس گھول دے ہم وہ طوفان

ذبحہ و مسخ اور ایک ناآشناسی آگہی اور ادراک کی شناسائی تھی۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے حسین و جمیل ایلیم کا چاندنی میں دھلا چندن سا بدن لرز رہا تھا اور اس کے چہرے پر روشن حیا کی سرخ دھوپ رقص کر رہی تھی تھوڑی دیر تک اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

آپ یقیناً اپنے دشمنوں کے لئے تنہائی کے زندان کی کراہ، بے بسی کے منہ سے نکلی آہ اور اپنوں کے لئے عہد بہاراں کی روشنی اور زندگی اور بلندی اور پستی کو یکجا کرتا سکون کا سمندر ہیں میں آپ کی جرات مندی، آپ کی دلیری، آپ کی اس کارگزاری کو سلام پیش کرتی ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم تھوڑی دیر کے لئے رکی تھی اس گفتگو کا جواب سموقان دینا ہی چاہتا تھا کہ ایلیم ایک بار پھر اس سے پہلے ہی بول پڑی۔

ان اوباشوں کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ سرانے کا رخ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں کیا ہمارے لئے پھر وہاں کوئی خطرہ تو نہ اٹھ کھڑا ہوگا میں اپنے فعل اپنے عمل پر انتہا درجہ نجی شرمندہ ہوں اس لئے کہ جس وقت کھانا کھانے کے لئے آپ مجھے لے کرے سے نکلے تھے آپ نے مجھے چہرے پر نقاب ڈالنے کے لئے کہا تھا اس وقت میں آپ کا کہانتے ہوئے اگر چہرے پر نقاب ڈال لیتی تو یقیناً یہ صورتحال دیکھنا نصیب نہ ہوتی کھانا کھانے کے دوران بھی میں اپنے چہرے کا کچھ حصہ ڈھانپ کر کھانا کھا سکتی تھی میں اس وقت آپ کا کہانتے ہوئے انتہا درجہ کی فحالت اور شرمندگی محسوس کر رہی ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری اس غلطی کو معاف کر دیں گے۔

ایلیم کے خاموش ہونے پر سموقان اپنی جگہ پر کھڑا کچھ دیر مسکراتا رہا پھر اس کی آواز ایلیم کے کانوں سے نکل آئی۔

ایلیم! تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو ہونا تھا ہو چکا اس وقت تم نے میری ذات پر بھروسہ کیا تھا کہ میں تمہاری خوب حفاظت کر سکتا ہوں پھر میں کیسے تمہاری بات نہ مانتا پر اس وقت میں تمہاری بات کو رد کرتا تو یہ میری طرف سے ایک طرح کا اظہار تھا کہ میں تمہاری پاسبانی، تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا اب بھی میں تمہیں عہد دیتا ہوں کہ بدترین حالات میں بھی میں تمہاری حفاظت کا سامان خوب

بھاری بھری تلوار اس طاقت اور قوت کے ساتھ گرتی تھی کہ ان کی تلواریں ہی ان کے بازو بھی لرز کانپ جاتے تھے وہ زیادہ دیر تک سموقان کے سامنے ہم نہ سہنے اور سموقان نے ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

ان دونوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سموقان نے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کی پھر اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا قریب ہی ایک گہرا گڑھا تھا اس گڑھے دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ ان چاروں کی لاشوں گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا لاشوں کو اس نے گڑھے میں ڈالا اس کے بعد جب وہ خنجر سے زمین کھود کھود کر گڑھے میں مٹی ڈالنے لگا تو اس کام میں اس کی مدد کرنے لئے ایلیم بھی بھاگ کر آگے بڑھی وہ بھی اس گڑھے میں مٹی ڈالنے لگی تھی دونوں گڑھے میں جب لاشوں کو مٹی سے ڈھانپ دیا تب اپنا خنجر صاف کر کے سموقان نیام میں ڈال لیا پھر اس نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم یہ کارروائی کرتے ہوئے ہمیں کسی نے دیکھا نہیں ہے سراسر بلبلیک شہر کے درمیان کافی فاصلہ ہے اور یہ علاقہ بھی اس وقت اجڑا جڑا ہے لہذا یہ خوش قسمتی ہے کہ ان چھ کا خاتمہ کرتے ہوئے ہمیں کسی نے دیکھا نہیں ہے خیال میں آؤ اب سرانے میں چلتے ہیں کھانا تو ہم دونوں کھا ہی چکے ہیں شام تک روٹے لپٹے کمرے میں کچھ دیر آرام کرتے ہیں۔ پھر میں اپنے کام کی ابتداء کروں گا اور تمہارے باپ لوگل بانہ کو بلبلیک شہر کے زندان سے نکلنے کی کوشش کروں گا اس کے ہمیں کیا کرنا ہے تم خود ہی دیکھتی جانا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں اپنی جگہ پر کھڑی ہو کر ایلیم تھوڑی تک مسکراتی رہی اس کے بعد اس نے بڑے غور بڑے انہماک سے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

اگر آپ برانہ ماین تو اس موقع پر میں آپ سے کچھ کہنا چاہوں گی ان کے آپ کے ساتھ رہتے ہوئے میں کافی حد تک جان اور سمجھ چکی ہوں آپ ان اوباشوں اور بد معاشوں کے سامنے کیا خوب کانٹوں بھری تیزیوں اور فرقتوں کے خونی غنائے اور دیکھے اور اجنبی سرزمینوں کے زہر کی طرح آئے۔ آپ کے حملوں میں ایک

سکراتے ہوئے اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلادی تھی ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے
ایلم جو ننگہ پریشان اور خوفزدہ ہو رہی تھی لہذا سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

ایلم! میں تمہاری کیفیت اور حالت بڑے غور سے دیکھ رہا ہوں۔ ننتورا کو
دیکھ کر تم خوفزدہ ہو رہی ہو اس سے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں یوں جانو کہ تمہاری
بہترین دوست، تمہاری بہترین محافظ ثابت ہوگی جب تک میں نہیں لوٹتا یہ اسی کمرے
میں رہے گی اور یاد رکھنا اس سے بہتر کوئی اور تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا مجھے امید
ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کرو گی۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم کو کسی قدر حوصلہ ہوا اپنے آپ کو سنبھالا پھر
ہلکی مسکراہٹ میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگی۔

میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق کرتی ہوں کہ آپ کے بعد ننتورا سے بہتر
کوئی اور میری حفاظت نہیں کر سکتا اور پھر جس مقدس کام پر آپ نکلنے والے ہیں وہ کام
مجی میری ہی ذات کا ایک حصہ ہے آپ اس سے پہلے مجھے میرے بھائی اور اراتا کو انوکے
جنگل سے بچا چکے ہیں میرے بھائی اور اراتا کی بد بختی کہ وہ پھر ان کے جنگل میں پھنس
گئے ہیں اب اگر آپ میرے باپ لوگل باندہ کو بھی بعلبک کے زندان سے نکالتے ہیں تو
میں تمھوں گی کہ آپ کا یہ ہم پر ایسا احسان ہو گا جسے پشتوں تک فراموش نہ کیا جاسکے
گا۔

سموقان نے ایلم کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ننتورا کی
طرف دیکھتے ہوئے وہ سارے حالات اسے سنا ڈالے تھے جو تھوڑی دیر پہلے اس سرانے
میں اسے پیش آئے تھے پھر سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

ننتورا میری غیر موجودگی میں ایلم کی خوب حفاظت کرنا یہ خوفزدہ اور سہمی
ہوئی ہے اس لئے کہ اس سے پہلے ساحر انویا اس کے گماشتوں نے اس کے بھائی اور اراتا
کو اس سے علیحدہ کر دیا ہے اسے محفوظ مقام پر پہنچانے کے بعد میں اس کے بھائی اور اس
کی منسوب اراتا کی تلاش میں نکلوں گا میں اب جاتا ہوں۔

میرے بعد تم اس کمرے میں کسی کو داخل مت ہونے دینا پھر مڑتے
ہوئے سموقان نے ایلم کی طرف دیکھا۔

کروں گا تا وقتیکہ میرے اللہ کی حمایت میرے رب کی نصرت میرے ساتھ رہے۔
سموقان کی اس گفتگو سے ایلم خوش ہو گئی تھی اس کے بعد دونوں نے
چاپ مڑے اب وہ جس رستے پر آئے تھے اسی پر ہوتے ہوئے واپس سرانے کی طرف
رہے تھے۔

سرانے کے اندر داخل ہونے کے بعد دونوں پہلو پہلو چلتے ہوئے دروازے
پہلے اصطلیل میں داخل ہوئے اپنے گھوڑوں کا جائزہ لیا۔ اصطلیل کے نگران نے ان کے
گھوڑوں کی خوب دیکھ بھال کی تھی چارہ بھی بہترین مہیا کیا تھا گھوڑوں کو اس نے
کھیرہ بھی کر دیا تھا۔ گھوڑوں کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان اور ایلم
دونوں اپنے کمرے میں داخل ہوئے۔ ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے ایلم کو مہرے
پر بیٹھنے کے لئے کہا جب اس مہرے پر ایلم بیٹھ گئی تب سموقان اس کمرے کے
دروازے پر آیا اپنے دونوں ہاتھ اس نے اپنے منہ کے دائیں بائیں جمائے پھر دروازے
سے اس نے پکارا۔ ننتورا، ننتورا، ننتورا۔

تین بار اس طرح پکارنے کے بعد سموقان، ایلم کے سامنے دوسری مہرے
آ کے بیٹھ گیا تھا تھوڑی ہی دیر بعد ننتورا کا رقص کرتا ہوا آگ کا بگولہ سرانے کے
کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا پھر اس بگولے کے اندر ننتورا مسکراتی ہوئی کمرے میں
داخل ہوئی وہ عجیب سی حالت میں تھی اس کے ارد گرد کھولتا اور چکر لگاتا ہوا آگ کا بگولہ
تھا اور اس بگولے کے اندر وہ بسممل اور پارہ کی طرح اس طرح بے چینی سے حرکت بنا
تھی جیسے وہ دل موہ لینے والے انداز میں لگ کے اس بگولے کے اندر رقص کناں بنا
ننتورا جب اپنے آگ کے اس بگولے میں سموقان کے سامنے آئی تو سموقان نے اسے
مخاطب کیا۔

ننتورا میں ایلم کے باپ لوگل باندہ کی رہائی کے لئے نکلنا چاہتا ہوں
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے بعلبک کے زندان پر وارد ہوں گا اور لوگل
باندہ کی رہائی کا سامان کروں گا ایلم کو میں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا اس لئے
طلب کیا ہے کہ جب تک میں زندان سے نہیں لوٹتا تو اس کمرے میں رہ کر ایلم کی
حفاظت کرنا سموقان کو اس گفتگو کے جواب میں ننتورا منہ سے تو کچھ نہ بولی

کو ٹھہری میں داخل ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلا جو کام کیا وہ یہ کہ لوہے کی سلاخوں پر زور لگاتے ہوئے انہیں وہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں لے آیا تھا اس کے بعد آہستہ آہستہ دبے پاؤں وہ کمرے سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں کوئی گہری نیند سوایا ہوا تھا۔

آگے بڑھ کر سموقان نے اس کا پاؤں پکڑ کر بڑی نرمی سے ہلایا جس پر سونے والا چونک کر اٹھ بیٹھا وہ بعلبک کا سابق حکمران لوگل بانده ہی تھا۔ سموقان کو دیکھتے ہوئے وہ دنگ رہ گیا تھا ایک نگاہ اس نے زندان کی اس کو ٹھہری پر ڈالی۔ لوہے کا دروازہ چونکہ بند تھا لہذا لوگل بانده تفکرات میں ڈوب کر رہ گیا تھا کچھ دیر تک وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر زندان کی اس کو ٹھہری میں اس کی آواز دہمی سی لے کے ساتھ گونج گئی۔

میرے عزیز تو کون ہے میں نہیں جانتا تو نے مجھے کیوں جگایا ہے اس کا بھی مجھے علم نہیں اور میں اس پریشانی میں بھی مبتلا ہوں کہ تو زندان کی اس کو ٹھہری میں کیسے گھس آیا میں دیکھتا ہوں کہ اس کو ٹھہری کا لوہے کا دروازہ بند ہے دروازے کے اندر لوہے کی جو مضبوط سلاخیں ہیں وہ بھی اپنی جگہ قائم دائم ہیں پھر میرے ذہن میں اس دقت خلیجان اٹھا ہوا ہے کہ تم اس کو ٹھہری میں کیسے داخل ہو گئے۔

لوگل بانده کی اس پریشانی پر سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی لوگل بانده کے قریب ہی وہ بیٹھ گیا پھر وہ کہنے لگا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو آپ بعلبک کے سابق حکمران لوگل بانده ہیں اگر ایسا ہے تو پھر میں اپنی گفتگو کا آغاز کروں اگر آپ لوگل بانده نہیں تو پھر جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ میں نہیں کہوں گا۔

جواب میں ایک گہری نگاہ اس نے سموقان پر ڈالی پھر پہلے کی نسبت شفقت آمیز آواز میں اس نے سرگوشی کی۔

میرے عزیز آہستہ بول گو اس وقت باہر کوئی پہریدار نہیں ہوگا اس لئے کہ اس زندان کے ارد گرد ایک خاصی بڑی فصیل ہے جس کی وجہ سے دن یارات کے کسی حصے میں قیدیوں کی کوٹھڑیوں کے سامنے پہریدار نہیں ہوتے میں تم پر انکشاف کروں

ایلم اٹھو دروازے کو اندر سے زنجیر لگا لو اس کے بعد اگر کوئی حادثہ پیش ہے تو جس طرح ننتورا کہے گی تم اس طرح کرنا۔ ایلم نے سموقان کے ان الفاظ پر اتفاق کیا۔ سموقان کمرے سے باہر نکلا۔ ایلم نے اندر سے کمرے کو زنجیر لگا لی ننتورا نے اپنا آگ کے بگولے سا روپ ختم کر دیا اور ایک عام سی لڑکی کی طرح باہر پاس بیٹھ کر اس کی حفاظت کرنے لگی تھی۔

کمرے کے باہر جو چھوٹی سی دیوار تھی اس کے پاس کھڑے ہو کر ہونے کے حساب معمول اپنے دنوں ہاتھ فضاء میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو وہ مکر لایا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ فضاؤں کے اندر دھویں کی طرح تحلیل ہو کر رہ گیا تھا۔ ٹھوڑی ہی دیر کے بعد سموقان بعلبک کے زندان کی اس کو ٹھہری کے

نمودار ہوا جس کے اندر بعلبک کا سابق بادشاہ لوگل بانده بند تھا اس کمرے کے چھوٹی سی ایک مشعل روشن تھی جس نے کمرے کو کسی حد تک روشن کر دیا تھا ہونے دیکھا کمرے کے کونے میں کوئی اپنے بدن کو سردی سے بچانے کے لئے بیٹھ سو رہا تھا۔ سموقان نے اندازہ لگایا کہ سونے والا وہ لوگل بانده ایلم کا باپ ہی ہوگا اپنی کارروائی شروع کرنے کے پہلے سموقان نے اپنے دائیں بائیں

وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ زندان کی لمبی قطار میں کوٹھڑیوں کے سامنے ایک برآمدہ جس کے اندر ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی چونکہ وہ سارے کمرے زندان کے اندر نے زندان کے باہر گول دائرے کی صورت میں فصیل جیسی بلند اور اونچی دیوار تھی ان کوٹھڑیوں کے سامنے کسی محافظ یا پہریدار کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔

دائیں بائیں سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ٹھہری کی لوہے کی سلاخوں پر جمادے تھے پھر جب اس نے زور لگایا تو لوہے کی سلاخوں کے اندر چرچراہٹ نمودار ہوئی پھر ان کے اندر اس قدر فاصلہ ہو گیا جس سے سموقان اندر جا سکتا تھا۔

ایک بار پر اس نے دائیں بائیں دیکھا اس کے کندھے پر جو رسالے تھے وہ اس نے درست کیا پھر لوہے کی سلاخوں کے بیچ میں سے جو راستہ بنا تھا ان ذریعے وہ کوٹھہری میں داخل ہوا تھا۔

فصل ہے اس کی ایک محفوظ جگہ جو فصیل پر پہرہ دینے والوں سے قدرے پوشیدہ ہے
منبوطر سا باندھ کر آیا ہوں ایک فالتور سامیرے پاس بھی ہے مجھے امید ہے کہ اس کی
ضرورت نہیں پڑے گی اب میں اور آپ دنوں زندان سے نکلے ہیں اس کے بعد میں اب
اور آپ کی بیٹی کو کسی محفوظ مقام پر پہنچانے کے بعد آپ کے بیٹے ایش اور اراتا کی
تماش میں نکلوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو نے لوگل باندہ کو کافی حد تک پرسکون اور مطمئن کر
دیا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کچھ سوچا اور پھر سموقان سے کہنے لگا۔

میرے عزیز آج سے تم میرے بیٹے ہی نہیں مرے محسن بھی ہو اب جو
کارروائی تم کرنا چاہتے ہو اس کی ابتداء کرو میں پوری طرح تمہارے ساتھ ہوں یوں
جانو کہ اب میرا جینا مرنا تمہارے ہی ہمراہ ہے۔

سموقان بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پہلے وہ دروازے کے قریب آیا جس
طرح کو ٹھہری میں داخل ہوتے وقت لوہے کی سلاخوں میں راستہ بنایا تھا ویسے ہی اس
نے لوہے کی سلاخوں کو دوہرا کرتے ہوئے راستہ بنایا اس کی یہ طاقت اور قوت دیکھتے
ہوئے لوگل باندہ حیران پریشان اور دنگ رہ گیا تھا تاہم وہ منہ سے کچھ نہ بولا سموقان
جب سلاخوں کے بیچ بنے ہوئے رستے سے باہر نکلا تو پیچھے پیچھے لوگل باندہ بھی باہر نکل گیا
سموقان نے لوہے کی سلاخوں کو پھر اپنی پرانی حالت پر کر دیا تھا اس کے بعد اس نے
لوگل باندہ کا ہاتھ پکڑا اور اس مخاطب کر کے کہنے لگا۔

آپ خاموشی سے میرے ساتھ آئیں یہ جو سامنے والی عمارت ہے اس کی
دروازے کے ساتھ ساتھ مجھے اور آپ کو فصیل کے مغربی حصے کی طرف جانا ہو گا۔

سموقان میرے عزیز بیٹے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا
اپنا شہر ہے یہ زندان بھی میرا ہی تعمیر کردہ ہے میں اس کے ایک ایک چپے سے واقف
ہوں تم جس سمت میں کہو گے میں بڑی رازداری سے اسی سمت میں چلوں گا لوگل باندہ
نے بڑے خوشن انداز میں سموقان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا اس کے ساتھ ہی
دونوں بڑی تیزی سے زندان کی فصیل کے اس مخصوص حصے کی طرف جا رہے تھے جس
کی نشانہ ہی سموقان نے کی تھی۔

کہ میں ہی بعلبلک کا سابق حکمران لوگل باندہ ہو میرے علاقوں پر لبنان کے
اتانے قبضہ کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا ہے اب جب کہ میں تم پر انگیزش
دیا ہے کہ میں ہی لوگل باندہ ہوں، کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

لوگل باندہ کا یہ جواب سن کر سموقان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے سارے
حالات شروع سے لے کر آخر تک لوگل باندہ سے کہہ سنائے تھے کہ کس طرح اس
مشیر اس کے حکمران گگامش کے پاس گیا اور کس طرح وہ اس کی بیٹی ایلیم کو
کروانے میں کامیاب ہوا۔

سموقان جب سارے حالات کہہ چکا تب لمحہ بھر کے لئے لوگل باندہ
چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے پہلے کی نسبت زیادہ شفقت
سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز تو نے ہم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے ایسا کام کوئی اپنا
ہی سرانجام دے سکتا ہے لہذا میں مجھے بیٹا ہی کہہ کر پکاروں گا بات یہ ہے کہ سب
پہلے میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میری بیٹی ایلیم کو ساحرانو کی اسیری سے نجات
دلانی مجھے اس بات کا دکھ بھی ہے کہ میرے بیٹے ایش اور اس کی منسوبہ اراتا پر انہوں
پھر قبضہ کر لیا ہے لیکن تمہاری گفتگو سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ عنقریب تم میرے
بیٹے اور اس کی منسوبہ اراتا کو بھی ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو جاؤ گے میرے عزیز
بتا سکتے ہو کہ ایلیم میری بیٹی اس وقت کہاں ہے اگر تم اسے کہیں اکیلا چھوڑ کے آئے

تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ ساحرانو یا اس کے گمشدے سے پھر پکڑ کر لپٹے مسکن میں
جائیں گے میں امید رکھتا ہوں کہ تو نے میری بیٹی کی حفاظت کا کوئی نہ کوئی ساہا
ہو گا۔

سموقان نے بڑے غور سے لوگل باندہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
کیا۔

لوگل باندہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کی بیٹی ایلیم
مخوف ہے میں اس کی حفاظت کا اہتمام کرنے کے بعد آپ کی طرف آیا ہوں میں
کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ زندان کی اس کو ٹھہری میں کیسے داخل ہو زندان کے

اور کمر بند ہوگی۔ رات کی تاریکی میں لوگل بانده نے سموقان کے قریب ہو کر سرگوشی

سموقان میرے بیٹے میں تیری اس کارگزاری پر اہتہادرجہ کا ممنون ہوں۔
لوگل بانده اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ سموقان نے اس کے منہ

بنا دیا رکھا پھر اس سے سرگوشی کی۔
آپ بننا بھی کہتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کچھ نہ کہنے
کا چپ چاپ میرے ساتھ چلے شہر سے باہر نکل کر آپ جو کہنا چاہیں گے میں سنوں گا
سموقان کے کہنے پر لوگل بانده خاموش ہوا پر اس کے بعد دونوں بڑی تیزی سے بلبلک
شہر اور سرائے کے درمیان پڑنے والی مسافت کو طے کرنے لگے تھے۔

سرائے کے صدر دروازے کے قریب سموقان رک گیا پھر لوگل بانده کی
طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم آپ اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیں آپ جانتے ہیں کہ سرائے کا
کچھ عہد رات کے وقت بھی جاگتا ہے تاکہ آنے والے مہمانوں کا استقبال کر سکے۔ آپ
بلبلک کے حکمران رہے ہیں لہذا یہاں کا سارا عملہ آپ کو جانتا اور پہچانتا ہو گا کسی نے
آرک آپ کو پہچان لیا تو بلبلک کے نئے حاکم سے آپ کی شکایت کر دے گا اس طرح
ہمارے لئے مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں ہمیں ایلیم کو یہاں سے لے کر فی الفور اپنی منزل
کی طرف کوچ کرنا ہو گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں لوگل بانده نے فوراً اپنے چہرے پر
نقاب ڈال لیا تھا پھر دونوں سرائے میں داخل ہوئے سموقان اپنے کمرے کے سامنے آیا
اور دروازے پر دستک دی پہلی ہی دستک پر ایلیم کی دھیمی سی اور خوفزدہ سی آواز سنائی دی
"کون ہے" جواب میں رازدار نے سی آواز میں سموقان بول پڑا۔

ایلیم دروازہ کھولو میں سموقان ہوں۔ جواب میں ایلیم نے فوراً دروازہ کھول
لوگل بانده اور سموقان کے درمیان میں داخل ہوئے اپنے باپ
سے پرسش کی تھی۔ ایلیم بھاگی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے وہ لوگل بانده

لوگل بانده نے دیکھا کہ وہاں پہلے سے فصیل پر ایک رسا بندھا ہوا
وہاں پہنچ کر سموقان نے لوگل بانده سے سرگوشی کی۔

میرے محترم! میں فصیل کے باہر جاتا ہوں کیسے جاؤں گا یہ آپ
تھوڑی دیر میں دیکھ لیں گے دوسری جانب جا کر میں اس رسے کو ہلاؤں گا جب آپ
کو ہلتا ہوا دیکھیں تو آپ اس رسے کے ذریعے فصیل پر چڑھ جائیں اور پھر فصیل
لیٹ جائیں میں دوبارہ اس سمت میں نمودار ہوں گا جب میں اس سمت آؤں تو
فصیل سے باہر نکلنے ہوئے رسے کے ذریعے فصیل سے نیچے اتر جانا اس کے بعد
آپ کے پاس آجاؤں گا دونوں پھر اس سرائے کی طرف چلیں گے جہاں میں ایلیم
کرا آیا ہوں۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں لوگل بانده کچھ کہنا ہی چاہتا
کہ سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دوسرے ہی لمحے وہ فصیل سے
نمودار ہوا تھا۔

لوگل بانده کو اس کے اس فعل پر حیرت اور پریشانی نہ ہوئی تھی زنگار
کو ٹھہری میں سموقان اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتا چکا تھا اب لوگل بانده
چینی سے رسے کے ہلنے کا منتظر تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جب رسا ہلاتا لوگل بانده
ایک بار رسے کو کھینچ کر دیکھا رسا مضبوطی کے ساتھ سموقان نے پکڑا ہوا تھا لہذا
بانده رسے کے ذریعے فصیل پر چڑھنے لگا فصیل پر چڑھنے کے بعد وہ فصیل پر
دیکھتے ہی دیکھتے سموقان دوسرے ہی لمحے فصیل کے اندر نمودار ہوا تھا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے لوگل بانده پھر اٹھا رسے کے دوسرے
ذریعے وہ فصیل سے باہر نیچے اتر گیا تھا جو نہی اس کے پاؤں زمین پر ٹکے اس نے
عین اسی وقت ہی سموقان اس کے قریب ظاہر ہوا تھا سموقان نے پہلے رسا کو
لٹک رہا تھا اسے کھینچتے ہوئے لپیٹا اسے اپنے کندھے سے لٹکایا پھر لوگل بانده
کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم! ہم نے اپنی اس مہم کا بڑا معرکہ سر کر لیا ہے اب آپ
کی طرف چلتے ہیں اس لئے کہ ایلیم میری اور آپ کی واپسی کے لئے اہتہادرجہ کی

ہمسایہ ہو جائیں یہاں سے ہم تیسوں سیدھے اصطبل جائیں گے اپنے گھوڑوں پر زمینیں ڈالیں گے اور فی الفور اس سرائے سے نکل جائیں گے فی الحال ہماری منزل ہمارا مرکزی شہر ایک ہو گا اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے یہ وہیں فیصلہ ہو گا۔ میں جانتا ہوں آپ آگ کے اس بگولے کو دیکھ کر بھی پریشان ہیں اس کی تفصیل راستہ میں ایلیم آپ کو بتا دے گی۔

لوگل باندہ اور ایلیم دونوں باپ بیٹی سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر تینوں نے اپنا جو مختصر سامان تھا وہ سمینا اس کمرے سے باہر نکلے سرائے کے مالک کے ساتھ سموقان نے اپنا حساب بیباک کیا اس کے بعد تینوں اصطبل میں آئے تھے سموقان آگے بڑھ کر گھوڑوں پر زمینیں ڈالنے لگا تھا۔

دونوں گھوڑوں کو پکڑ کر سموقان اصطبل سے باہر لایا پھر جس گھوڑے پر ایلیم بیٹھ کے آئی تھی اس کی باگ سموقان نے لوگل باندہ کو تھماتے ہوئے کہا اس گھوڑے پر آپ سفر کریں گے اس کے بعد سموقان نے ایلیم کی طرف دیکھا۔

ایلیم امیرے خیال میں تم اپنے باپ کے پیچھے بیٹھ جاؤ اس طرح تم پر سکون انداز میں سفر کر سکو گی۔

سموقان کے ان الفاظ پر ایلیم نے تیز اور چبھتی ہوئی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگی نہیں میں آپ کے پیچھے گھوڑے پر سوار ہوں گی یا آپ کے آگے بیٹھوں گی اس لئے کہ۔

ایلیم یہاں تک کہنے پائی تھی کہ اس کے باپ لوگل باندہ نے بیچ میں بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے بیٹے ایلیم ٹھیک کہتی ہے میسے بچے تو جانتا ہے کہ شفق ہونے کے ساتھ ہی ایلیم کی دوسری زندگی کی ابتداء ہو جائے گی جیسا کہ زندان کی کوٹھڑی میں تو پورے حالات مجھے تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہے کہ حیوانی زندگی کی جو نہی ابتداء ہوتی ہے ایلیم تمہاری ذنبیل میں داخل ہو جاتی ہے لہذا جس طرح تم دونوں نے جمل نکام سے بولبک کی اس سرائے تک سفر کیا ہے ایسے ہی اب بھی تم سفر کرو گے ایلیم تمہارے آگے یا پیچھے جس طرح بھی وہ اپنے لئے آسانی سمجھے سفر کرے گی تم دیکھتے

لوگل باندہ نے بھی اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اس کی پیشانی اس کے پر طویل بو سے دئے پھر اسے علیحدہ کیا اور کہنے لگا میری بچی میری بیٹی میں اتنا خوش ہوں کہ تو بخیریت ہے مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ تجھے وہاں بے آواز کیا گیا اور تو اپنی جان اپنی عصمت کو لے کر سموقان کے ساتھ ان سرزمینوں کی طرف آنے میں کامیاب ہو گئی ہے تاہم مجھے اس بات کا دکھ اور افسوس ہے کہ تمہارا اریش اور اراتا ایک بار پھر ساحر انو کے چنگل میں پھنس گئے ہیں مجھے امید ہے سموقان ان دونوں کو بھی ایک نہ ایک روز رہا کرانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا اپنے باپ لوگل باندہ کی اس گفتگو کا جواب ایلیم دینا ہی چاہتی تھی کہ سے پہلے ہی منتورانے آگ کے بگولے کی صورت اختیار کر لی پھر وہ حرکت میں سموقان کے قریب آئی اس موقع پر اس کے خوبصورت، گلگالی موتیوں جیسے لبوں پر زہد شکن مسکراہٹ تھی اس کا جنسی کشش سے بھرپور جسم اپنے پورے انداز ساتھ دل موہ لینے والے انداز میں حرکت کر رہا تھا سموقان کے قریب ہونے کے منتورانے مسکراہٹ بھری سرگوشی میں اسے کہنا شروع کیا۔

سموقان تمہارے اس سرائے میں قیام کے دوران لوگل باندہ اور ان بیٹی ایلیم کے لئے خطرات اٹھ سکتے ہیں تم فی الفور بلکہ ابھی اور اسی وقت یہاں سے منزل کی طرف کوچ کر جاؤ۔

یہاں تک کہنے کے بعد منتورا خاموش ہو گئی تھی پھر سموقان، لوگل اور ایلیم نے دیکھا کہ آگ کا وہ بگولہ ایک بار بڑی تیزی سے گردش میں آیا تھا پھر آگ کے اس بگولے میں سرائے کے اس کمرے سے نکل کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

منتورا کے جانے کے بعد اس کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر کے بعد سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا اس نے لوگل باندہ اور ایلیم کی طرف دیکھ کر کہنا شروع کیا تھا۔

محترم لوگل باندہ! آپ ایک بار پھر اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیں اب بھی اپنا چہرہ ڈھانپ لو اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ مزید حادثے کے بغیر

اریک شہر کے قصر میں ایک روز گگامش اس کی ماں نن سون، بانکدو اور اس کی بیوی زوسا ایک کمرے میں بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ گگامش کا ایک مخبر دروازے پر نمودار ہوا اندر آنے کے لئے اس نے گگامش کی اجازت چاہی۔ گگامش نے جب اپنے سر کو اثبات میں بلایا تب وہ مخبر اندر آیا مخبر کے چہرے پر اس لمحہ گگامش نے دیکھا کہ خوشیاں رقص کر رہی تھیں اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے گگامش نے ہلکے تبسم میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

میرے عزیز تیرا چہرہ بتاتا ہے۔۔۔ کہ تو کوئی اچھی خبر کے کر آیا ہے بتا تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ جواب میں وہ آنے والا مخبر بول پڑا۔

آقا میں آپ کو سموتان کی آمد سے آگاہ کرنے آیا ہوں تھوڑی دیر تک وہ محل میں داخل ہوگا اس کے ساتھ دو مہمان بھی ہیں ان میں سے ایک بعلبک کا بادشاہ لوگل بانندہ اور دوسری اس کی بیٹی ایلیم ہے۔

اپنے مخبر کے اس انکشاف پر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گگامش اپنی نگہ پراٹھ کھڑا ہوا پھر وہ اس کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

قسم خداوند وحدہ لا شریک کی اس سموتان سے مجھے ایسی ہی امید تھی پر وہ اس قدر جلدی بعلبک کے بادشاہ لوگل بانندہ اور اس کی بیٹی کو رہا کرانے میں کامیاب ہو جائے گا اسکی تو میں توقع ہی نہیں رکھتا تھا۔ پھر خلاؤں میں گھورتے ہوئے گگامش

ہو میرے بیٹے رات کا کافی حصہ جا چکا ہے صبح کی شفق پھوٹتے ہی جب اس کی ماں تبدیل ہوگی تو یہ حسب معمول تمہاری چرمی زنبیل میں چلی جائے گی اس طرح میرے خیال میں زنبیل کے اندر ایلیم محفوظ رہے گی اگر دشمن کا کہیں بھی ہمارے ساتھ نہ ہو جاتا ہے تو تمہیں صرف میرا دفاع کرنا ہوگا ایلیم پہلے ہی چونکہ تمہاری چرمی زنبیل کے اندر ہوگی لہذا تمہیں اس کے متعلق فکر مند ہونے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

سموتان مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کرو گے میرے خیال میں میرا بیٹی ایلیم بھی یہی کہنا چاہتی تھی اور میں نے بیچ میں بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ لی تھی۔

اپنے باپ کے ان الفاظ پر ایلیم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی پھر اس کی چاہت بھری آواز سنائی دی۔

اے میرے باپ آپ نے یقیناً میرے باطن کی ترجمانی کر دی ہے میرے سموتان سے یہی کہنا چاہتی تھی یہ مجھے اپنے ساتھ بٹھانے پر اس لئے پس و پیش کر رہے تھے کہ انہیں شاید یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس کے خلاف احتجاج اور اعتراض کریں گے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم رکی اس کے بعد اس نے اس بار سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں اپنے والد محترم کی شکر گزار اور ممنون ہوں کہ خود انہوں نے میرا جذبات میرے احساسات میرے خیالات کی ترجمانی کر دی ہے میرے خیال میں آپ کو مجھے اپنے ساتھ بٹھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جواب میں سموتان مسکرا کر رہ گیا تھا سہارا دے کر ایلیم کو اس گھوڑے پر بٹھایا تھا خود اس کے پیچھے بیٹھا اس کے بعد سموتان اور لوگل بانندہ دونوں اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگائی پہلے وہ سرائے کے صدر دروازے سے باہر نکلے پھر اپنے گھوڑوں کی رفتار تیز کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں وہ اس شاہرہ پر آئے جو بعلبک سے اریک شہر کی طرف جاتی تھی پھر وہ دونوں اس شاہرہ پر اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

میرے عزیز بھائی سموقان، قسم خداوند و حدہ لاشریک کی میرے پاس الفاظ نہیں جنہیں استعمال کرتے ہوئے میں تیری کارگزاری پر تیرا شکریہ ادا کر سکوں۔

سموقان، گگامش کے ان الفاظ پر فوراً تڑپ کر علیحدہ ہو گیا۔ گگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

گگامش میں تمہارا بھائی ہوں تمہیں میری کسی بھی کارگزاری پر میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی دیر تک نن سون آگے بڑھی اس نے سموقان کو لپٹا کر اس کی پیشانی پر طویل بوسہ دیا پھر آگے بڑھ کر سموقان ہانکدو سے بخلگیر ہوا اس کی بیوی زوسا کا احوال پوچھا پھر سموقان نے گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا سزودع کیا۔

گگامش ان سے ملو یہ بعلبک کے سابق حکمران لوگل بانده ہیں یہ جو میرے گھوڑے پر تم سفید رنگ کی بلی بیٹھی دیکھتے ہو یہ ان کی بیٹی ایلیم ہے۔ سورج اب غروب ہو رہا ہے شفق پھوٹنے لگی ہے اس لئے میں نے اسے اپنی زنبیل سے نکال کر اپنے گھوڑے پر آگے بٹھادیا ہے۔ کیونکہ یہی وقت ہے۔ جب اس کی حیوانی زندگی کا خاتمہ اور انسانی زندگی کی ابتدا ہونے والی ہے۔ اس ظالم انونے اس پر ایسا سحر کر دیا ہے۔ جس کا کوئی توڑ ہی نہیں ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان خاموش ہو گیا اس لیے کہ اتنی دیر تک گگامش آگے بڑھا، لوگل بانده کو اس نے لپٹا کر اس کا استقبال کیا پھر انکدو آگے بڑھا اس نے بھی لوگل بانده سے مصافحہ کیا اس کے بعد گگامش کی ماں نن سون اور انکدو کی بیوی نے لوگل بانده کو خوش آمدید کہا۔ عین اسی لمحہ شفق چھوٹی اور گھوڑے پر بیٹھی بلی ایک دم ایلیم میں تبدیل ہو گئی تھی سب نے دیکھا وہ اتہادر جبر کی خوب صورت تھی اس کے بہرے پر گہری مسکراہٹ تھی اپنے گھوڑے سے اتر کر ایلیم، سموقان کے پہلو میں آن کھڑی ہوئی تھی۔ سموقان نے سب سے اس کا تعارف کروایا اتنی دیر تک نن سون اور زوسا آگے بڑھیں اور دونوں نے پیار سے ایلیم کو اپنے ساتھ لپٹا کر بہترین انداز میں اس کا استقبال کیا۔

اس دوران گگامش کے حکم پر اس کے کچھ محافظ سموقان اور لوگل بانده کے

کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی تو اپنے دشمنوں کے دل کا آئینہ کر چکی اور اپنی روح کا پیمانہ پارہ پارہ کر دینے والا ایک ایسا طوفان ہے۔ جو اپنے دشمنوں کے موصوں کے ذائقے، مخللوں کی رونقیں تک چھین لیتا ہے۔ میرے عزیز بھائی میں جاننا ہوں دشمن کے لئے تیرے حروف تیر، الفاظ تلوار بن جاتے ہیں تو میرے لئے بڑے موسموں میں زندگی کا دھارا، برقباریوں کی رت میں آلاؤ کی آگ اور آتش چھارہ ہے۔ سموقان میں تیری گرتے آبشاروں جیسی عظمت، خیمہ صحرا میں ستم گر ہواؤں جیسی تیری جراتمندی، سسکتی تہناؤں میں سیلابی ریلے کی بے روک یورش سی تیری شجاعت کو سلام کرتا ہوں۔

سموقان میرے عزیز بھائی تو میرے لئے یقیناً سراب سوچوں کے دشت پر رنگ درویشی بکھیرتا ایک ایسا ستارہ ہے۔ جو رہبر و راہنمائی کا کام دیتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گگامش خاموش ہو گیا پھر وہ اپنے بائیں جانب بیٹھی اپنی ماں نن سون ہانکدو اور زوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا ہمیں قصر سے باہر نکل کر سموقان، بعلبک کے بادشاہ لوگل بانده اور اس کی بیٹی ایلیم کا استقبال کرنا چاہئے۔

گگامش کی ماں نن سون نے گگامش کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر چاروں اس کمرے سے نکلے اور قصر کے صدر دروازے کے قریب آن کھڑا ہونے لگے۔

اس وقت سورج غروب ہونے کے لئے جھک رہا تھا۔ عین اسی لمحہ صدر دروازے کے قریب سموقان نمودار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ اس کے پیچھے بعلبک کا بادشاہ لوگل بانده تھا۔ سموقان، نن سون ہانکدو اور زوسا کے دیکھتے ہی گگامش نے اپنی زنبیل سے ایک بلی نکال کر اپنے آگے بٹھالی تھی اس کے بعد سموقان نے اپنے گھوڑے کو ہانکتا ہوا صدر دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر آکر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور گگامش سے بخلگیر ہونے کے لئے بھاگا تھا۔ اسے دیکھتے ہی گگامش نے اپنے بازو پھیلا دئے تھے جو نہیں سموقان قریب آیا گگامش نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔

اس کی پیشانی جو می پھر وہ کہنے لگا۔

زینب دی ہے کہ وہ ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہو۔ حمبا باگو جنوبی لبنان کا آزاد حکمران ہے لیکن وہ ایک طرح سے اتانا کا دست راست ہے اور اتانا کا بھائی بھی بنا ہوا ہے لہذا میں تم پر انکشاف کروں کہ حمبا با عنقریب ہم پر حملہ آور ہوگا لیکن میں نے اس کی سمت اپنے جاسوس روانہ کر رکھے ہیں لشکریوں کو بھی میں نے لیس کر رکھا ہے جو نہی میرے خبروں نے اطلاع کی، میں حمبا با کا مقابلہ کرنے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا میرے عزیز بھائی تو بڑے وقت پر پہنچا ہے لشکر میں تیری موجودگی نہ صرف یہ کہ میرے لشکریوں کا حوصلہ بلند کرتی ہے بلکہ جب تم چھا جانے والے انداز میں اپنے دشمنوں پر حملہ کرتے ہو تو پھر شکست دشمن کا مقدر بن جاتی ہے۔

گگگک مش تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اور پھر اس کے بعد دوبارہ اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان جہاں تک لوگل بانده کا تعلق ہے یہ معزز مہمان کی حیثیت سے اس وقت تک ہمارے اس قصر میں قیام کرے گا جب تک ہم اسے اتانا سے اس کے علاقے واپس لے کر نہیں دیتے۔

میرے عزیز بھائی جہاں تک ایلم کا تعلق ہے تو میں ایلم کے متعلق بڑا فکرمند ہوں مجھے سب سے بڑا دکھ تو یہ ہے کہ جب سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے یہ ٹلی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور جب سورج غروب ہونے کے قریب آتا ہے تو یہ اپنی اصلی شکل صورت پر آتی ہے۔ براہو اس انوکا جس نے ایلم کو اس اذیت میں مبتلا کیا ہے۔

سموقان جیسا کہ اس سے پہلے ایش اور اراتا کی ذرا سی غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انوکے گلشتے ان دونوں کو ہم سے چھین چکے ہیں میں ایلم کے متعلق بھی فکرمند ہوں اور اگر کسی بھی موقع پر اسے اکیلا یا تنہا چھوڑا گیا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ انوکے گلشتے جو بے پناہ سری قوتیں رکھتے ہیں وہ ایلم کو بھی ہم سے چھین کر لے جائیں گے اور اگر ایک بار ایلم ہم سے چھین گئی تو یاد رکھنا ہمارے لیے اسے ڈھونڈنا انتہائی دشوار ہو جائے گا اس لیے کہ انوکے بیشمار ٹھکانے ہیں، دنیا کے مختلف خطوں میں اس کے گلشتے، اس کے ایجنٹ اس کے شاگرد اور چاہنے والے پھیلے ہوئے ہیں لہذا کہیں بھی انوکا، ایلم، اس کے بھائی اور اراتا کو چھپا سکتا ہے۔ جہاں سے ہمیں ڈھونڈ نکالنا بڑا

گھوڑوں کو اصطبل کی طرف لے گئے تھے جب کہ خود گگگک مش ان سب کو سلا کرے کی طرف ہو لیا جس سے اٹھ کر وہ سموقان اور لوگل بانده کا استقبال کرنے لئے قصر کے صدر دروازے پر آیا تھا۔

جب وہ سارے اس کمرے میں آکر بیٹھ گئے تب گگگک کا آغاز گگگک مش کیا اور بجلبک کے سابق حکمران لوگل بانده کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔
لوگل بانده میرے عزیز شامالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی وجہ سے جو کچھ بیتی، مجھے اس پر بے حد دکھ اور غم ہے۔ بہر حال مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد ہمارے علاقوں کو اتانا سے آزاد کروانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

اس کے بعد گگگک مش تھوڑی دیر کے لئے رکا اس نے سموقان کی طرف دیکھ کر ہونے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے عزیز بھائی سدوری کی رہائش کے قریب ہمارا جو کمرہ انوکا، اس کے دست راست ثور فلک اور انوکا بیٹی عشتار سے ہوا تھا۔ اس کی خبر میرے جاسوسوں نے مجھے پہنچادی تھی میرے بھائی ان تینوں کے خلاف تمہاری کامیابی خوشی مجھے، ہماری ماں، ناندو اور زوسا کو ہوئی تھی وہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اب تم مجھے پورے حالات بتاؤ کس طرح تم ایلم کو انوکے چنگل سے نکلنے کا کامیاب ہوئے ہو اور یہ کہ ایلم کا بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کہاں ہیں جواب سموقان نے تفصیل کے ساتھ سارے حالات سنا ڈالے تھے۔

یہ سارے حالات سننے کے بعد ایش اور اراتا کے کھوجانے پر تھوڑی دیر لئے سبھی دلگیر اور غم زدہ سے ہو گئے تھے اس کے بعد گگگک مش پھر بول پڑا۔ وہ سموقان ہی مخاطب کر رہا تھا۔

سموقان تمہاری غیر موجودگی میں ہمارے کچھ مخبروں نے مجھے جنوبی لبنان کے حکمران حمبا با کی کارروائیوں سے آگاہ کیا ہے۔ اتانا کے کہنے پر حمبا با عنقریب ہمارے خلاف اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آئے گا ہم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نے جو اپنے سفیر اتانا کی طرف لوگل بانده کی رہائی اور اس کے علاقے خالی کرنے لئے بھیجے تھے میرے ان الفاظ کو تم جانتے ہو اتانا نے ناپسند کیا تھا اور اس نے

مشکل اور ایک طرح سے ناممکن ہو کر رہ جائے گا۔

اب یہ بات بھی عیاں ہے۔ کہ جمبا با عنقریب ہم پر حملہ آور ہو گا اس لئے حملے کا جواب دینے کے لئے میرے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے لشکر میں شامل ہو گئے اس موقع پر میں یہ سوچتا ہوں کہ ہم ایلیم کا کیا کریں گے ان وقت جب یہ حیوانی زندگی میں ہوگی اس وقت اس کی حفاظت کرنا بھی ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے کہ بلی کی صورت میں بھی انوکھے گمشتے اسے ہم سے چھین سکتے ہیں رات کے وقت اس کی حفاظت کرنا اور زیادہ مشکل ہو گا اس لئے کہ انوکھے زیادہ تر گمشتے اس شکل و صورت سے واقف ہیں اور وہ کسی بھی وقت اسے اٹھا کر لے جاسکتے ہیں میرے عزیز بھائی تیرے ذہن میں اگر کوئی ایلیم کی حفاظت کا لائحہ عمل ہو تو کہو ورنہ اس معاملہ پر ہم سب کو سوچ بچار سے کام لینا ہو گا۔

اب جبکہ جمبا با اور اتانا کی طرف سے ہم پر حملے کا خطرہ اور خدشہ ہے تو اس لئے عمل میں تھوڑی سی تبدیلی ہوگی میں کل ہی ایلیم کو لے کر جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا لوگ باندہ ہمیں رہیں گے ایلیم کو میں جزیرہ دلمون میں چھوڑ کر واپس آؤں گا اور جمبا با کے خلاف جنگوں میں بھرپور حصہ لوں گا ہمیں ان حالات میں جمبا با کو بدترین شکست دینی چاہئے تاکہ آنے والے دنوں میں وہ یونہی سرائٹھائے ہماری مہمکت میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر اس کے بعد اتانا نے بھی ہمارے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو مجھے امید ہے۔ کہ اتانا کو بھی شکست دینے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

جب تک گگامش بولتا رہا ایلیم اور سموقان ہی نہیں لوگل باندہ کے چہرے پر بھی ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ کھیلتی رہی۔ گگامش خاموش ہوا تو سموقان نے انے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گگامش میرے عزیز بھائی تمہیں ایلیم کی طرف سے زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے رستے میں ہم نے ایک لائحہ عمل طے کیا تھا۔ اب یہاں کے حالات جاننے کے بعد مجھے اس لائحہ عمل میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا پڑے گی جو لائحہ عمل ہم نے طے کیا تھا۔ وہ میں تم سے کہتا ہوں۔

پہلے میرا ارادہ تھا۔ کہ میں ایلیم کو لے کر یہاں سے جزیرہ دلمون کی طرف روانہ ہوں جب کہ ایلیم کا باپ لوگل باندہ ہمیں تمہارے پاس رہے گا ایلیم کو میں اپنے پیشدہیم کے پاس چھوڑتا تھا کہ جن سری علوم سے انہوں نے مجھے مسلح کیا ہے۔ ایسے ہی سری علوم اسے بھی سکھائیں اس کو وہاں چھوڑنے کے بعد میرا ارادہ تھا کہ میں اس کے بھائی ایش او اس کی منسوبہ اراتا کی تلاش میں نکلتا اگر میں ان دونوں کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتا تب میں ایش اور اراتا کو تو یہاں تم لوگوں کے پاس چھوڑتا تھا کہ بعد میں جزیرہ دلمون سے ایلیم کو لینا اس وقت تک پیشدہیم پوری طرح اسے قوتوں سے لیس کر چکے ہوتے اس کے بعد میں اور ایلیم دونوں مل کر ساحر انو اور اتانا

ہے گمشتوں کے خلاف حرکت میں آتے اور اس سے نہ صرف اپنا انتقام لیتے بلکہ اس سے اس سحر کارانہ جلنے کی بھی کوشش کرتے جو سحر اس نے ایلیم ایش اور اراتا پر کر رکھا ہے۔ اس لئے کہ ہمیں ہر صورت میں اس سحر کا توڑ جانا ہو گا کہ حیوانی زندگی کا جو دخل ان تینوں پر چڑھا ہوا ہے اسے اتار سکیں اس سلسلے میں، میں نے پہلے اپنے استاد مخترم پیشدہیم سے گفتگو کی تھی اس سحر کا توڑ کسی کے پاس بھی نہیں ہے بہر حال مجھے امید ہے۔ کہ یہ توڑ ہم تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اب جبکہ جمبا با اور اتانا کی طرف سے ہم پر حملے کا خطرہ اور خدشہ ہے تو اس لئے عمل میں تھوڑی سی تبدیلی ہوگی میں کل ہی ایلیم کو لے کر جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا لوگ باندہ ہمیں رہیں گے ایلیم کو میں جزیرہ دلمون میں چھوڑ کر واپس آؤں گا اور جمبا با کے خلاف جنگوں میں بھرپور حصہ لوں گا ہمیں ان حالات میں جمبا با کو بدترین شکست دینی چاہئے تاکہ آنے والے دنوں میں وہ یونہی سرائٹھائے ہماری مہمکت میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر اس کے بعد اتانا نے بھی ہمارے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو مجھے امید ہے۔ کہ اتانا کو بھی شکست دینے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

گگامش میرے عزیز بھائی اگر ہم نے اتانا کو شکست دے دی تو اتانا کچھ عرصہ کیلئے ہماری طرف سے سہم جائے گا اور ہمیں اس عرصے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہئے کہ بطلک پر حملہ آور ہو کر اتانا کے جس قدر لشکری اس نے بطلک کی ریاست میں بھیل رکھے ہیں ان کا کام تمام کر کے بادشاہ کی حیثیت سے لوگل باندہ کو بحال کر دینا۔ چاہئے۔

ان جنگی امور سے فارغ ہونے کے بعد میں پھر جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا ایلیم کو اپنے ساتھ لوں گا اور انو اور اس کے گمشتوں کے خلاف حرکت میں آؤں گا۔

گگامش میرے بھائی میں نے یہ سارا لائحہ عمل ایلیم کے مشورے پر طے کیا ہے۔ پہلے میرا ارادہ تھا۔ کہ میں اکیلا ایش اور اراتا کو تلاش کروں گا۔ انو اور اس کے گمشتوں کے خلاف حرکت میں آؤں گا لیکن ایلیم کی اپیل پر زور تھی کہ اس تلاش میں وہ

جب چاروں حویلی کے دیوان خانے میں جا کر بیٹھ گئے پھر سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔ سدوری تم میری ماں کی جگہ ہو اور میں تمہیں ماں جیسی ہی عزت و احترام دیتا ہوں تاہم ارشابی عمر میں مجھ سے تھوڑا ہی بڑا ہو گا اس کی حیثیت میرے ہاں ایک بیٹی کی سی ہے۔ میں تم دونوں پر انکشاف کروں گا کہ یہ جو لڑکی میرے ساتھ ہے۔ اس کا نام ایلم ہے اس کے بعد سموقان نے ان کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد جو حالات پیش آئے تھے تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ارشابی بول پڑا۔
عظیم سموقان جو حالات آپ نے بتائے ہیں ان کے تحت کیا آپ ابھی اور ای وقت جریرہ دلمون کی طرف روانہ ہوں گے۔
ارشابی کے ان الفاظ سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ بول پڑا۔

ارشابی تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں ابھی اور اسی وقت جریرہ دلمون کی طرف روانہ ہوں گا میں فی الفور پشیم سے ایلم کے سلسلے میں ملنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نہیں بتا چکا ہوں ہمیں جمبا با اور اتانا دونوں کی طرف سے حملہ آور ہو جانے کا خدشہ ہے لہذا میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ارشابی اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو ابھی اٹھو اور اپنی کشتی کو تیار کرو تاکہ ہم یہاں سے کوچ کریں۔

جواب میں ارشابی نے کچھ بھی نہ کہا اپنی جگہ سے وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ پھر اچانک وہ پلٹا کمرے کے دروازے پر آیا پھر کہنے لگا میں تیار کر لوں پھر میں خود ہی آپ کو بلانے آتا ہوں اس کے ساتھ ہی وہ چلا گیا تھا۔

سموقان، ایلم اور سدوری تھوڑی دیر تک اسی کمرے میں بیٹھ کر گفتگو کرتے رہے۔ تھوڑی دیر میں ارشابی لوٹا اور سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ محترم سموقان میں کوچ کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں کشتی بھی میں نے ساحل سے لگا دی ہے آپ کے گھوڑے کے لئے دانے چارے کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ اس کی زین اتار دی ہے۔ اس کے منہ سے دھانہ بھی میں نے نکال دیا ہے۔ میری طرف سے اب کوئی تاخیر نہیں اگر آپ چاہیں تو ابھی اور اسی وقت کوچ کر سکتے ہیں۔

میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ لہذا اس کی بات مانتے ہوئے اب میں اسے اپنے رکھوں گا جب اسے استاد محترم پشیم پوری طرح سری قوتوں سے لیس کر دوں گا۔ ایلم میرے لئے فائدہ مند اور میرے لئے ایک طرح سے میری دست راست ہوگی ہوگی میرے اس لائحہ عمل پر تم لوگوں کو کوئی اعتراض ہو تو کہو۔

جواب میں گھاگھا مش اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے کہا سموقان میرے عزیز بھائی میں تمہارے اس لائحہ عمل سے مکمل اتفاق کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ تم لوگل باندہ اور ایلم لگاتار سفر کرتے رہے۔ تمہیں بھوک بھی محسوس ہو رہی گی اب اٹھو سب مل کر کھانا کھااتے ہیں اس۔ گفتگو کا آغاز کریں گے۔

گھاگھا مش کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور کھانے کے کمرے کی طرف چلے گئے تھے اگلے روز سموقان اور ایلم وہاں سے کوچ کر گئے تھے۔

○○○

ایک روز عشاء کے قریب سموقان اور ایلم دونوں لبنان کے ساحل پہلوں کا رس بیچنے والی عورت سدوری کی حویلی میں داخل ہوئے اس حالت میں گھوڑے پر آگے سموقان بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پیچھے حسین و جمیل اور خوبصورت تھی۔

جس وقت حویلی کے صدر دروازے سے وہ اندر داخل ہوئے تب حصے سے پہلے سدوری نکلی اس نے بہترین انداز میں سموقان کا استقبال کیا تھا۔ عیب سے اچھی اور پریشانی میں ایلم کی طرف دیکھے جا رہی تھی اتنی دیر تک سموقان استاد پشیم کا جواں سال ملاح ارشابی بھی نکلا آگے بڑھ کر وہ بڑے پر جوش اور سموقان سے گلے ملا پھر سموقان کے گھوڑے کو پکڑ کر اس نے اصطبل میں باندھ دیا اس کے بعد دوبارہ وہ سموقان کے پاس آیا۔

سدوری اور سموقان شاید اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔

ارشابی کے ان الفاظ کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا۔
سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

خاتون محترم میں اب ایلیم کے ساتھ یہاں سے کوچ کروں گا اس لئے
ایلیم کو پشیم کے پاس چھوڑنے کے بعد مجھے وقت ضائع کئے بغیر پھر اپنے مرکزی
اریک کارخ کرنا ہو گا محبا با اور اتانا کی طرف سے کسی وقت بھی گگامش پر حملہ
ہے اور اس حملے سے پہلے مجھے گگامش کے پاس ہونا چاہئے۔ سدوری بھی اپنی جگہ
کھڑی ہوئی۔ سب حویلی سے نکل کر ساحل سمندر پر آئے وہاں ارشابی کی کشتی
تھی سموقان، ایلیم اور ارشابی کشتی میں بیٹھ گئے سدوری ساحل پر کھڑی ہو کر
الوداع کہتی رہی اس کے بعد ارشابی نے چہو سنبھالے اور کشتی بڑی تیزی کے
ساحل سے دور ہوتی چلی گئی تھی۔

چھوٹی سی وہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے جزیرہ دلمون کے قریب
قریب تر ہوتی جا رہی تھی سموقان اور ارشابی دونوں قطبی ستارے کی مدد سے
سیدھا رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ تینوں جزیرہ دلمون کے ساحل پر اتارے
ارشابی نے کشتی کو بندھ دیا پھر وہ تینوں پشیم کی حویلی کی طرف ہوئے تھے۔

پشیم کی حویلی تک پہنچتے پہنچتے رات کافی جا چکی تھی حویلی پر سموقان
دستک دی تھی ایک بار دستک دینے کے بعد سموقان پیچھے ہٹ کے کھڑا ہو گیا تھی
دیر بعد دروازہ کھلا دروازہ کھولنے والا خود پشیم تھا۔ سموقان کو دیکھتے ہی
بازو پھیلا دئے سموقان بھاگ کر آگے بڑھا اور پشیم سے بھنگر ہو گیا تھا۔

اس کے بعد سموقان نے ایلیم کا تعارف کروایا پشیم تینوں کو لے کر
حویلی کے دیوان خانے میں داخل ہوا جب چاروں نشستوں پر بیٹھ گئے تب سموقان
تفصیل کے ساتھ جو حالات بیٹے تھے وہ پشیم سے کہہ ڈالے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب پشیم نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے
شروع کیا۔

ایلیم امیری بیٹی میں اپنی حویلی میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں میں
کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ تمہیں رہا کروانے میں کامیاب ہوا امیری

مختم پشیم اب میں یہاں سے کوچ کرو گا اپنا مزید وقت ضائع کئے بغیر میں

بچہ سموتان نے وہاں کچھ دیر قیام کیا دوپہر کا کھانا اس نے سدوری ارشابی کے ساتھ
کایا پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اس کے بعد سدوری کی حویلی سے وہ اریک شہر کی
طرف کوچ کر گیا تھا۔

اریک پہنچا چاہتا ہوں جس وقت سموتان خاموش ہوا تب ارشابی بول پڑا۔
محترم پشیم اگر سموتان ابھی اور اسی وقت روانہ ہو رہا ہے تو کیا میں
اس کے ساتھ یہاں سے کوچ نہ کر جاؤں جیسا کہ سموتان نے آپ کو اپنے
بتائے ہیں ان حالات کے تحت لگتا ہے کہ گلگامش، جنوینی لبنان کے بادشاہ
شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے درمیان جنگ ضرور ہوگی تل نہیں سکتی
ہوں کہ واپس جا کر سدوری کی حویلی میں قیام کروں وہ ویسے ہی میرا خیال رکھ
جیسے ایک ماں اپنے بیٹے کا رکھتی ہے آقا اس کی کوئی اولاد نہیں ہے وہ مجھے ہی اپنا
خیال کرتی ہے وہاں رہتے ہوئے ایک تو پہلے کی طرح میں سدوری کی خدمت کر
گا دوسرے وہاں رہتے ہوئے میں گلگامش کی حمبا با اور اتانا کے ساتھ ہونے والی جنگ
کی خبریں بھی آپ تک پہنچانے کا اہتمام کروں گا اس طرح آپ سموتان کے حالات
بھی باخبر رہیں گے۔

پشیم نے ارشابی کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس کے ساتھ ہی ارشابی
کھڑا ہوا سموتان پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے ایلیم بھی اٹھ کر
ہوئی تھی اس موقع پر سموتان ایلیم کے قریب ہوا اور اسے مخاطب کیا۔
ایلیم تمہیں یہاں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے پشیم پہلے ہی
بتا چکے ہیں کہ تمہاری حیثیت یہاں ان کی بیٹی کی سی ہوگی شاید تم یہ خیال کرو کہ
تمہیں ساحر انویا اس کے گماشتوں سے کوئی خطرہ ہو تو ایسی کوئی بات نہیں ساحر
اس کے گماشتے یہاں پشیم ہی حویلی میں بھٹک تک نہیں سکتے لہذا یہاں رہتے ہوئے
بالکل محفوظ ہونا رخصت ہونے سے پہلے میں تمہیں ایک نصیحت ضرور کروں
جس قدر جلد ممکن ہو محترم پشیم سے سری علوم سیکھ لینا یہ آئینہ زندگی میں
کام آئیں گے سموتان کی اس گفتگو کے جواب میں ایلیم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور
یقین دلایا کہ وہ کم سے کم وقت میں اپنے آپ کو پشیم کی بتائی ہوئی سری قوتوں
لیس کرے گی اور پھر اس کے بعد حویلی سے وہ باہر آئے یوں رات کی تاریکی میں
اور ارشابی وہاں سے رخصت ہو گئے تھے۔

اگلے روز دن کے وقت سموتان اور ارشابی دونوں سدوری کی حویلی

سرگوشی کے سے انداز میں گگامش، سموقان سے مشورہ کرتا رہا اس کے بعد گگامش نے اپنے محافظ دستے کے سالار کو مخاطب کیا۔

جاؤ پہلے اپنے مخبر کو اندر بھیجو تاکہ میں جانوں کہ وہ حمبابا کی طرف سے کیا خبر لے کر آیا ہے۔ اسکے بعد تم اتانا کے قاصد کو اندر بھیجا۔

گگامش کے اس فیصلے پر وہ سالار مزا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد گگامش کا ایک مخبر اس کمرے میں داخل ہوا آگے بڑھ کر اس نے گگامش، سموقان، لوگل باندہ اور اٹکدو سے مصافحہ کیا ہاتھ کے اشارے سے گگامش نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا جب وہ نشست سنبھال چکا تب گگامش نے اسے مخاطب کیا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ تم حمبابا کی طرف سے کوئی اہم خبر لے کر آئے ہو کہو تم

کیا کہنا چاہتے ہو۔

آقا میں اور میرے کچھ ساتھی آپ کے حکم کے مطابق حمبابا کے مرکزی شہر جندن میں اس کی اور اس کے لشکریوں کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھے میں آپ پر انکشاف کروں کہ جس وقت آپ نے اپنے قاصد اتانا کے مرکزی شہر کی طرف روانہ کئے تھے اور آپ نے لوگل باندہ، اس کی بیٹی، بیٹے اور اس کی منگیتری کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اسی وقت ہی اتانا نے حمبابا کو پیغام بھیجا تھا کہ وہ ہماری سلطنت پر حملہ آور ہو جائے دراصل حمبابا اور اتانا کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے۔ دونوں بھائی بنے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے جاں نثار ہیں۔

اتانا کا یہ پیغام ملتے ہی حمبابا ہم پر حملہ آور ہو جاتا لیکن اسے ہماری قوت کا احساس ہے۔ لہذا اب تک وہ جنگی تیاریوں میں مصروف رہا اب وہ اپنی ساری تیاریاں مکمل کر چکا ہے اور کسی بھی وقت اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر ہماری سرحدوں کی طرف بڑھے گا اور ہمارے علاقوں کے اندر دور تک یلغار اور تباہی و بربادی پھیلانے کی کوشش کرے گا میں اور میرے جو ساتھی حمبابا کے مرکزی شہر جندن کی طرف سے آئے ہیں انہوں نے اپنی آنکھوں سے جنگی تیاریوں کی تکمیل کو دیکھا ہے اور ہم نے ان کے لشکریوں سے یہ بھی سنا ہے چند روز تک حمبابا ہمارے علاقوں کی طرف کوچ کرے گا۔

آنے والے اس مخبر کی ساری گفتگو سننے کے بعد گگامش تھوڑی دیر تک

ایک شہر کے قصر میں ایک روز گگامش، سموقان، نن سون، لوگل بادشاہ لوگل باندہ، اٹکدو اور اس کی بیوی دوستا ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضوع گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک سموقان جو اس وقت بول رہا تھا رک گیا اس نے گگامش کے محافظ دستوں کا ایک سالار کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی جہاں سموقان کچھ متفکر ہوا تھا۔ گگامش بھی بڑے تجسس سے اس کی طرف دیکھتا تھا۔ قبیل اس کے کہ گگامش یا سموقان میں سے کوئی بولتا محافظ دستوں کا وہ سالار جھکا کر گگامش کو اس نے تعظیم دی پھر وہ بول پڑا۔

آقا اس وقت دو اشخاص آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں ان میں ایک ہمارا اپنا مخبر ہے جو جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی طرف سے کوئی خبر لے رہا ہے۔ میں اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ چکا ہوں میں نے اس سے کچھ پوچھا ہے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے میں نے یہ اندازہ لگا لیا ہے کہ وہ کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آتا دوسرا شخص جو آپ سے ملنے کا متمنی ہے وہ شمالی لبنان کے بادشاہ کا قاصد ہے۔ لگتا ہے یہ قاصد بھی کوئی اچھی خبر لے کے نہیں آیا۔

اس سالار کے اس انکشاف پر سموقان کے چہرے پر عیب سی نمودار ہوئی تھی اس موقع پر سموقان نے گگامش کی طرف دیکھا سموقان کو ہونے دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ اتر گئی تھی پھر تھوڑی دیر

ہنس چکے ہیں لیکن ایلیم کو وہاں سے بھگانے میں سموقان کامیاب ہو گیا اور اس نے یہی نہیں کیا بلکہ کہنے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سموقان نے بلبلک کے بادشاہ لوگل باندہ کو بھی بلبلک کے زندان سے نکالا اور اب اسے وہاں سے یہاں لے آیا ہے۔ میں نہ ایلیم اور نہ اس کے باپ لوگل باندہ کو شکل و صورت سے پہچانتا ہوں لیکن ہمارے بادشاہ ایک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ وہ دونوں آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

اس لئے کہ جس وقت ایلیم کو سموقان نے انوکے مسکن سے نکالا تھا۔ تو ٹورنگ اور عشار دونوں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔ ٹورنگ اور عشار دونوں چونکہ پہلے سموقان سے ٹکرا کر ہزیمت اٹھا چکے تھے لہذا انہوں نے اریش اور اراتا کو ہی حاصل کرنے پر اکتفا کیا ایلیم چونکہ اس وقت سموقان کے قبضے میں تھی لہذا انہوں نے سموقان سے ٹکرانا مناسب نہیں سمجھا لہذا سموقان ایلیم کو لے بھاگا۔

اور پھر ہمارے بادشاہ اتانا کے پاس یہ خبریں بھی پہنچ چکی ہیں کہ سموقان نے بلبلک کی ایک نواحی سرانے میں قیام کیا وہاں کچھ لوگوں نے اسے پہچان لیا وہ اسے بلبلک کے حاکم کے پاس لے کر چلے لیکن کہیں راستے میں سموقان نے ان کا خاتمہ کر دیا اس کے بعد پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ سموقان نے بلبلک کے حکمران لوگل باندہ کو بلبلک کے زندان سے کیسے نکالا اور وہاں سے کیسے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

عظیم گگامش اب ہمارے بادشاہ اتانا نے میرے ذریعے آپ کو یہ پیغام بھجوایا ہے کہ آپ وقت ضائع کئے بغیر تین اشخاص کو فی الفور اتانا کی طرف روانہ کر دیں۔

ان تین میں سے ایک بلبلک کا سابق حکمران لوگل باندہ، دوسری اس کی بیٹی ایلیم اور تیسرا آپ کا سپہ سالار اعلیٰ سموقان ہے۔ سموقان کو اس جرم کی سزا میں اتانا نے طلب کیا ہے تاکہ اسے وہ ساحر انوکے مسکن میں داخل ہو کر ایلیم اریش اور اراتا کو نکالنے کی ہمت کی اسے اس کی سزا دی جاسکے۔

اتانا کے قاصد کی اس گفتگو سے گگامش کے چہرے پر ایسی غضبناکی چھا گئی تھی جو دلوں کی دھڑکنوں تک کو بے ترتیب کر دے اس کے سینے میں ایک سیل پیچ و تاب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جب کہ اس کی آنکھوں میں آگ کی فصلیں کھڑی کرتے جذبے

خاموش رہا پھر وہ اپنا منہ سموقان کے قریب لے گیا تھوڑی دیر تو وہ سرگوشی سے انداز میں باہم گفتگو کرتے رہے۔ اس کے بعد گگامش نے مخبر کی طرف دیکھا اور دونوں مل کر کچھ فیصلہ کر چکے تھے پھر اپنے مخبر کو گگامش نے مخاطب کیا۔

اب تم جاؤ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم آنے والی شب یہاں آرام کرو۔ کل پھر صبح باوا اس کے لشکریوں پر نگاہ رکھنے کے لئے یہاں سے کوچ کر جاؤ کوچ کروں سے قبل تم اور تمہارے ساتھی مجھے مل کر جانا میں تمہارے لئے نئے احکامات بنا کر دوں گا اب تم جا سکتے ہو اس کے ساتھ ہی وہ مخبر اٹھا اور اس کمرے سے وہ نکل گیا اور اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد گگامش کے محافظ دستوں کا سامنا شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے قاصد کو اندر لے کر آیا اتانا کے قاصد کے علاوہ گگامش کے محافظ دستوں کے سالار نے بھی خوب بھکتے ہوئے گگامش کو تعظیم دی پھر اس نے بعد گگامش کا محافظ تو باہر نکل گیا تھا۔ قاصد کو ہاتھ لے کے اشارے سے گگامش نے اسے جگہ بیٹھنے کو کہا جہاں تھوڑی دیر پہلے اس کا اپنا مخبر بیٹھا ہوا تھا۔

گگامش کی طرف سے اس عرت افزائی پر وہ قاصد خوش ہو گیا تھا۔ مزین سے اس نے گگامش کی طرف دیکھا پھر وہ اس نشست پر بیٹھ گیا گفتگو کا آغاز ہوا۔ گگامش نے کیا۔

میرے عزیز میں نہیں جانتا کہ تو اپنے بادشاہ اتانا کی طرف سے کیا پتہ لے کے آیا ہے پر میں تمہیں اپنی سرزمینوں میں خوش آمدید کہتا ہوں اب کہو تم کیا پتہ پہنچانا چاہتے ہو۔

اتانا کے اس قاصد نے پہلے اپنا گلا صاف کیا پھر گگامش کی طرف دیکھ کر ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم گگامش میں آپ کے نام اپنے آقا کا یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ اب بلبلک کے بادشاہ لوگل باندہ اور اس کی بیٹی ایلیم کو اس کے حوالے کر دیں ہمارے بادشاہ کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ آپ کے سپہ سالار اعلیٰ سموقان نے انوکے مسکن سے لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش اور اس کے بیٹے کی منسوبہ اراتا کو نکالا ہے۔ اس کے بیٹے اریش اور اس کے بیٹے کی منگیتر اراتا کی بد بختی کہ وہ پھر انوکے چنگل

مہمان خانے میں ایک قیدی سے زیادہ نہیں ہوگی اس پر گہری نگاہ رکھی جائے اور یہ خیال بھی کیا جائے کہ یہ ہمارے ہاں سے بھاگنے نہ پائے اب تم جاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل کرنے کے کام کی ابتداء کرو اس پر سالار مرزا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی پھر اس کے بعد گگا مش نے خصوصیت کے ساتھ سموقان کو اور عمومیت کے ساتھ رانکدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

میرے عزیزو اتانا کے قاصد کو کوئی مناسب جواب دینے سے پہلے میں نے اپنے بھائی سموقان سے مشورہ کیا میرے اور سموقان کے درمیان جو فیصلہ طے پایا ہے اس سے میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں میرے خیال میں تم لوگ بھی میری اور سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کرو گے ہرے درمیان یہ طے پایا ہے کہ اتانا کے قاصد کو اس وقت تک اپنے ہاں ایک اسیر اور قیدی کی حیثیت سے رکھا جائے جب تک ہم حمبا با سے نہیں ہٹ لیتے ہم چاہتے ہیں کہ حمبا با کو بدترین شکست دیں اور وہ اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ جائے تب ہم واپس اپنے مرکزی شہر ایک آکر اتانا کے قاصد کو واپس بھیجیں اور اسے یہ اطلاع دیں کہ ہم کسی بھی صورت سموقان، لوگل باندہ اور اہلم کو اتانا کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ پیغام جب اتانا کو پہنچے دگا تو لازمی امر ہے کہ اتانا ہمارے خلاف لشکر کشی کرے گا۔

اس سے پہلے چونکہ ہم نے حمبا با کو زیر کر لیا ہو گا مجھے امید ہے بلکہ یقین وارث ہے کہ جب ہم حمبا با کو بدترین شکست دیں گے اور اس کی عسکری طاقت کی کمر توڑ کر رکھ دیں گے اور جب اتانا ہم سے خفا ہو کر ہمارے مقابل آنے کا تو حمبا با اس حالت میں نہیں ہو گا کہ وہ اس متوقع جنگ میں اتانا کی مدد کر سکے لہذا اتانا کے خلاف بھی ہم نصف آراء ہو جائیں گے مجھے امید ہے کہ اگر خداوند قدوس نے ہمارا ساتھ دیا اگر میرے آقا، میرے مولانے ہم پر اور اپنے سامنے والوں پر نگاہ کی تو اتانا کو بھی ہم بدترین شکست دیں گے اگر ہم اتانا کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو میرے عزیزو یاد رکھنا حمبا با اور اتانا دونوں کچھ عرصے کے لے ہمارے مقابلے سے مفلوج ہو کر رہ

جوش مارنے لگے تھے تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشیوں کے کرب ہمیں زندگی اور فنا کے بٹنگیر ہونے کی سی خاموش صورتحال چھائی رہی گستاخا۔ وہ کمرے پتھروں کا کوئی شہر ہو جہاں پر صدائے زندگی مکمل طور پر مضمحل ہو کر رہ گئی ہو۔

جانب سموقان کے چہرے پر خون سے دلو لے آنکھوں میں حلقہ در حلقہ موت کی کھڑی کرتے قضا کے اثرات بکھر گئے تھے اس کے بعد گگا مش اور سموقان دونوں رازداری سے آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے جب یہ صلاح مشورہ شروع ہو گیا گگا مش ہی نہیں سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی اس کے بعد آواز آئی گگا مش نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو طلب کیا جو اس کی چو بدار کی کام سرانجام دیتا تھا۔ جب وہ اندر آیا تب گگا مش نے اسے مخاطب کیا۔

اتانا کے اس قاصد کو لے جاؤ اور اس کا قیام شاہی مہمان خانے میں اس کے بہترین طعام کا بندوبست کرو جو پیغام یہ لے کر آیا ہے اس کا جواب ہمیں تک دیں گے۔

اپنے اس سالار سے نگاہیں ہٹانے کے بعد گگا مش نے اتانا کے قاصد کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کیا۔

میرے عزیز تو چند روز تک ہمارے شاہی مہمان خانے میں قیام کرنا اس دوران میں اپنے مشیروں سے صلاح مشورہ کروں گا اس کے بعد جو پیغام ہمیں دیا ہے۔ اس کا جواب تمہیں بتا کر تمہارے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ کر دوں گا تم تھوڑی دیر تک برآمدے میں روکو میں اپنے سالار کو تمہارے طعام و قیام کے ہدایات جاری کرتا ہوں۔

اتانا کا وہ قاصد اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ پھر ہاتھ کے اشارے سے گگا مش نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو قریب بلایا جب وہ قریب ہوا تو گگا مش نے اسے مخاطب کیا۔

سن میرے عزیز میں نے اتانا کے قاصد کو اس لئے باہر بھیجا ہے تاکہ رازداری سے تمہیں اس کے متعلق ہدایات جاری کر دوں اس شاہی مہمان خانے کی طرف لے جاؤ شاہی مہمان کے کارندوں اور عملہ سے کہو کہ اس کی حیثیت

شکریوں نے ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کر لیا تھا۔

دو روز تک دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے۔ تیسرے روز جبا بے جنگ کی ابتداء کرنے کے لئے اپنے لشکر میں دہلیں اور جنگ کے طبل بجانے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے لوگل باندہ اور سموقان نے بھی اپنے لشکر میں دہلیں اور طبل پیٹنے کا حکم دے دیا تھا۔ پھر دونوں لشکر جنگ کی ابتداء کرنے کے لئے بڑی تیزی سے اپنی صفیں درست کرنے لگے تھے۔

جبا بے اپنی جگہ بڑا مطمئن تھا۔ جو لشکر وہ لے کر آیا تھا۔ وہ لشکر اگر گگامش کے لشکر سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہ تھا۔ اسے امید تھی کہ وہ گگامش کو مار بھگائے گا وہ اس بنا پر بھی وہم اور خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ اس سے پہلے چونکہ گگامش کے ساتھ اس کا ٹکراؤ نہیں ہوا تھا اور وہ اپنے آپ کو جسمانی طاقت اور قوت میں بھی گگامش سے اعلیٰ اور ارفع خیال کرتا تھا لہذا اسے قوی امید تھی کہ اس جنگ میں وہ کامیاب رہے گا۔ جس وقت دونوں لشکر اپنی صفیں درست کر رہے تھے سموقان اپنے گھوڑے کو بھگاتا ہوا اس جگہ پر آیا جہاں گگامش برانکدو اور لوگل باندہ کھڑے ہوئے تھے۔ گگامش کے سامنے سموقان نے اپنے گھوڑے کی روکا اور گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

گگامش میرے عزیز بھائی میں اپنے لشکر کی پشت پر اپنے پڑاؤ کا انتظام درست کر کے آیا ہوں اب جیسا کہ میرے اور تمہارے درمیان طے ہے کہ لشکر تین حصوں میں تقسیم ہو گا ایک تمہارے پاس ایک میرے پاس اور تیسرا برانکدو کی کمانداری میں ہو گا۔ لوگل باندہ پڑاؤ میں رہ کر پڑاؤ کی دیکھ بھال کرے گا اور وہاں محفوظ رہے گا۔

میرے عزیز بھائی مجھے امید ہے کہ یہ جبا بے اپنے لشکر کو حصوں میں تقسیم نہیں کرے گا بلکہ سارے لشکر کو اپنی کمانداری میں رکھتے ہوئے وہ ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا اس لئے کہ جہاں تک میں جبا بے کے متعلق جانتا ہوں یہ اپنی جسمانی طاقت اور قوت کی بنا پر فخر و گھمنڈ میں پڑا ہوا ہے۔ اگر اس نے ہمارے لشکر کی تقسیم کو دیکھتے ہوئے اپنے لشکر کو تقسیم کرنا چاہا تب بھی یہ ہماری طرح اپنے لشکر کو

جائینگے۔

ان کی اس بے بسی، لاچارگی اور مغلوبی سے ہم فائدہ اٹھائیں گے اور لشکر کے ساتھ ہم نے اتانا کوشش دی ہوگی اس لشکر کے ساتھ ایک شہر نہیں آئے گے بلکہ سیدھا بعلبک کا رخ کریں گے اس لشکر میں لوگل باندہ بھی ہمارے ہمراہ بعلبک میں جس قدر اتانا کا لشکر ہو گا اسے ہم تہ تیغ کر دیں گے یوں بعلبک کی محصوری ہم لوگل باندہ کو دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے میرے عزیزو! اس سلسلے میں تم سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو کہے۔

گگامش کی اس تجویز کے خلاف کسی نے ایک لفظ تک نہ کہا تھا۔ پہلے ہی اس کی تجویز پر مستحق تھا اب دوسروں نے بھی خاموشی اختیار کرتے ہوئے اس سے اتفاق کیا تو گگامش اور سموقان دونوں خوش ہو گئے تھے پھر اس روزرات کے دن سموقان، گگامش اور برانکدو اور بعلبک کا سابق حکمران لوگل باندہ ایک جہاز لشکر کے ساتھ ایک شہر سے جنوبی لبنان کے حکمران جبا بے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○○

سموقان، گگامش اور برانکدو، لوگل باندہ کے ہمراہ اپنے لشکر کو لے کر اپنی جبا بے کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے کہ جبا بے کے مخبروں نے بھی انہیں اطلاع دی تھی کہ اس پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ گگامش اس کی سرحدوں کا رخ کر رہا ہے۔

یہ خبریں ملتے ہی جبا بے فوراً اپنے لشکر کو حرکت میں لایا اپنے مرکزی شہر جنتون سے بڑی برق رفتاری سے اس نے اپنی سرحدوں کی طرف کوچ کیا تھا تاکہ صرف یہ کہ گگامش کی راہ روکے بلکہ اسے اس کے علاقوں میں جنگ پر مجبور کرے اور اسے ایسی شکست دے کہ وہ اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو جائے یہاں تک کہ لگاتار پیش قدمی کرتے ہوئے جبا بے اپنی سرحدوں کے قریب پہنچا اس وقت تک گگامش، سموقان، برانکدو اور لوگل باندہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ چکے تھے دونوں

زیادہ سے زیادہ تین حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ اپنے پاس رکھے گا دوسرا حصہ اپنے چھوٹے بھائی اور تیسرا حصہ اپنے لشکر کے سپہ سالار اعلیٰ کی سرکردگی میں دوسرے حصے کو لے کر وہ جتنے بھی حصے کرے گا ہمیں اپنا جنگ کا طریقہ کار پہلے جیسا رکھنا چاہئے۔

گگامش میرے بھائی تم لشکر کے وسطی حصے میں رہو گے دائیں پہلو میں، بائیں پہلو پر انکدو ہو گا پہلے دشمن پر بھرپور ضرب لگائی جائے گی اور میرا اندازہ ہے کہ پہلے جمبابا انکدو پر حملہ آور ہونے کا موقع دیا جائے ہم اپنے آپ کو دفاعی طور پر محدود رکھیں اور جب اندازہ لگائیں کہ جمبابا اپنی پوری قوت صرف کر چکا ہے۔ اور اس کے لشکر میں ہمیں پیمانہ ہوتے دیکھ کر تھکاوٹ اور بے زاری محسوس کرنے لگیں تب ہمیں پوری قوت کے ساتھ جمبابا اور اس کے لشکریوں پر حملہ آور ہونا چاہئے۔

گگامش اس حملے کے بعد تم بھی سامنے کی طرف سے اپنے لشکر کے سامنے دشمن پر ضرب لگاتے جاؤ گے میں اور انکدو دونوں دائیں اور بائیں جانب سے دشمن پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس کے پہلو کی طرف پھیل جائیں گے اس طرح ہم دیکھتے ہی دیکھتے تین اطراف سے جمبابا کے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور تجھے امید ہے۔ کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو نہ صرف یہ کہ جمبابا کو بدترین شکست دیں گے بلکہ اس کے لشکر کا خوب قتل عام کر سکیں گے۔

سموقان میرے عزیز بھائی دیکھ دشمن حملہ کی ابتداء کرنے والا ہے۔ جو تجویز اُنے پیش کیا ہے میں اور انکدو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اب میرے خیال میں ہمیں اپنے لشکر کے آگے آگے اپنے حصوں کی کمانداری سنبھال لینا چاہئے۔

اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ ختم ہوا لوگل بانده لشکر کے پیچھے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔ سموقان، گگامش اور انکدو اپنے اپنے لشکر کے آگے بالکل استوار ہو گئے تھے۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے جمبابا نے اپنے لشکر کو آتشیں پکار کے شور، دوپہر کی آوازوں کی تپتی ہواؤں اور طوفانوں کے خروش میں بگولوں کے وحشی پن کی طرح آگے بڑھایا اس کے بعد وہ گگامش، سموقان اور انکدو پر دشت و دمن میں شکست و ماتحتی کا کام کرتی قضا کی چیرہ دستیوں، زمانے کے سوختہ لٹھوں سے اٹھتے بیگانہ طویل نیش اور آرزوؤں اور عراجم کے فسوں کو پامال کر دینے والی آتشیں قیامت کی طرح اپنے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم نہیں کیا تھا بلکہ اپنی ذاتی طاقت اور جرأت مندی پر بھروسہ کرتے ہوئے سارے لشکر کی کمانداری اس نے اپنے پاس رکھی اور اکیلا ہی اپنے لشکر کی راہنمائی کرتے ہوئے وہ حملہ آور ہوا تھا۔

گگامش اس حملے کے بعد تم بھی سامنے کی طرف سے اپنے لشکر کے سامنے دشمن پر ضرب لگاتے جاؤ گے میں اور انکدو دونوں دائیں اور بائیں جانب سے دشمن پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس کے پہلو کی طرف پھیل جائیں گے اس طرح ہم دیکھتے ہی دیکھتے تین اطراف سے جمبابا کے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور تجھے امید ہے۔ کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو نہ صرف یہ کہ جمبابا کو بدترین شکست دیں گے بلکہ اس کے لشکر کا خوب قتل عام کر سکیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر تک سموقان کا کچھ سوچا اور اس کے بعد اس نے گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا تھا۔

گگامش سب سے اہم بات جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس جنگ میں جمبابا کی کمر ہمیں پوری طرح توڑ دینی چاہئے تاکہ آنے والے دنوں میں یہ اتانا سے مل کر ہمارے لئے دشواریوں کا باعث نہ بنے اگر آج ہم جمبابا کی کمر توڑ دیتے ہیں تو میرے بھائی آنے والوں دنوں میں اتانا کی طاقت اور قوت میں اس کی وجہ سے اضافہ ہو سکے گا اور اتانا سے بھی ہم ایسے ہی ٹپٹنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس طرح آج کی جنگ میں ہم جمبابا سے ٹپٹیں گے۔

میرے عزیز بھائی تجھے یقین ہے کہ ہم اس جنگ میں جمبابا کو بدترین شکست دیں گے جب جمبابا ہم سے شکست کھا کر بھاگے تو پوری طاقت اور قوت کے

گگامش، سموقان اور انکدو نے بڑے بھرپور انداز میں جمبابا کے اس حملے کو

اب لمحہ بہ لمحہ جمبابا کے لشکریوں کے حوصلہ پست، گگامش، سموقان اور انکدو کے لشکریوں کے حملے بلند سے بلند تر ہونے لگے تھے۔

یہاں تک کہ گگامش سموقان اور انکدو کے تین اطراف کے ان حملوں سے جمبابا کے لشکر کا ایک بڑا حصہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یہ صورتحال جمبابا کے لئے ناقابل برداشت تھی لہذا وہ شکست تسلیم کرتے ہوئے بھاگ پڑا۔

جمبابا کی پشت پر چونکہ اس کے علاقوں کے چند نئے جنگلات تھے لہذا اسے امید تھی کہ ان جنگلات میں گگامش، اور انکدو اس کا تعاقب نہیں کریں گے لیکن ان تینوں نے پہلے ہی بھرپور انداز میں جمبابا کا تعاقب کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ لہذا جس وقت جمبابا میدان جنگ سے منہ موڑ کر بھاگا گگامش، سموقان اور انکدو نے اپنی پوری فوج سے جمبابا اور اس کے لشکریوں کا تعاقب کیا تھا۔

یہ ایک طویل اور خونیں تعاقب تھا۔ جس کے نتیجے میں گگامش، سموقان اور انکدو نے جمبابا کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یوں جمبابا کو ذات آمیز شکست اٹھانا پڑی اور وہ اپنے چند محافظ دستوں کے ساتھ اپنی جان بچا کر اپنے مرکزی شہر چندن کی طرف بھاگ جانے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس جنگ میں شکست اٹھانے کے بعد جمبابا کی عسکری طاقت کی ایک طرح سے کمر توڑ کے رکھ دی گئی تھی۔

گگامش، سموقان اور انکدو نے جب دیکھا کہ جمبابا کے ساتھ چند محافظ رہ گئے ہیں اور اس کے لشکر کی اکثریت کو تباہ و برباد کر دیا گیا ہے تو انہیں یقین ہو گیا تھا کہ کچھ عرصہ تک جمبابا ان کے خلاف حرکت میں نہیں آسکے گا لہذا انہوں نے ان کا تعاقب ترک کیا اور ان میدانوں میں آئے جہاں جنگ ہوئی تھی۔

سب سے پہلے انہوں نے جمبابا کے پڑاؤ کی ہر چیز کو سمیٹا اس کے پڑاؤ سے گگامش، سموقان اور انکدو کو خوراک کے ذخائر کے علاوہ کافی تعداد میں ہتھیار بھی ملے۔ ان کے لشکر کو یوم تک انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ اسی میدان میں قیام کیا۔ جنگ میں ان کے لشکر کی کام آئے تھے ان کی تدفین کا کام سرانجام دیا جو زخمی ہوئے تھے ان کی تدفین کے بعد وہ اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف کوچ

روکا تھا۔ جب ان تینوں نے دیکھا کہ جمبابا اپنی پوری طاقت صرف کر چکا ہے تو انہوں نے تیز رفتار قاصد ایک دوسرے کی طرف بھگانے اس کے بعد اپنے کام کی اطلاع کی بس پھر سموقان، گگامش اور انکدو جمبابا کے لشکر پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے پورے صحراؤں میں ہورنگ آرزوؤں کے نغموں، جسم کی شریانوں میں آگ بن کر جانے والی آتش نآ آسودگیوں اور کاسات کی گہرائیوں تک سرایت کر جانے والے اندوہناک زہریلے، بگولوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔

اس جوابی حملے سے میدان جنگ تنگدستی کے تشیح، دھند بھرے میدان میدانوں، ہوس کے صحراؤں اور اندھے کوہستانی جکڑوں کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ جنوں میں سرشار موت صدیوں کی طوالت اور تنگ راستوں کے قافلے بھرے خونی محاذ کی طرح بڑی تیزی سے چاروں طرف پھیلنے لگی تھی۔ سانسوں کے زبردہ دم ہونے لگے تھے قضا کی خستہ، خیز ہواؤں میں، نرم و گرم، سیدھے اور بڑے وحشی اور بزدل، اٹھے اور بھڑکیلے، رعب دار و سچلے غرضیکہ ہر قسم کے سپاہی ایک دوسرے پر شام دھنکوں میں تلواروں اور ڈالوں کی طرح ٹکرانے لگے تھے۔

کچھ دیر تک گھمسان کارن پڑتا رہا اس کے بعد گگامش، سموقان اور انکدو نے اپنے اصلی کام کی ابتداء کی گگامش تو اپنے لشکر کے حصے کو جمبابا کے بالکل ملنے لایا اور اس کے حملوں کو بری طرح روکنے کے ساتھ ساتھ اس پر جارحیت اختیار کرنے ہوئے حملے بھی کرتا رہا جب کہ سموقان اور انکدو نے بڑی تیزی سے جمبابا کے پہلوؤں کی طرف پھیلنا شروع کر دیا تھا۔

جمبابا کے پہلو پر جانے کے بعد سموقان اور انکدو نے اس زور سے پہلو پر جانے کے لئے کہ پہلوؤں کی طرف سے انہوں نے کئی صفیں کاٹ کر رکھ دی تھیں۔ جمبابا کی اگلی صفوں کے جوانوں کو جب پتہ چلا کہ دشمن ان کے

بائیں سے بھی حملہ آور ہوا ہے اور ان کی کئی صفوں کو خون میں نہلا گیا ہے۔ جمبابا کے لشکر کی خوفزدہ ہو کر جنگ سے جی چرانے لگے۔ آگے بڑھنے کی بجائے شروع ہوئے یہ صورتحال گگامش کے لئے بڑی حوالہ مند تھی لہذا اس نے اپنے میں تیزی پیدا کر دی تھی۔

سموقان کے ان الفاظ سے لوگل باندہ، نن سومرا نکدو ہی نہیں بلکہ گگا مش
 کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہوئی تھی پھر گگا مش نے سموقان کی طرف دیکھا۔
 سموقان میرے عزیز بھائی رکتے کیوں ہو کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس لئے کہ
 میں ہمیشہ تمہاری ہی تجویز کو ترجیح دیتا ہوں میں نے جب کبھی بھی میرے بھائی
 جہارے مشوروں پر عمل کیا کامیابی سرفرازی اور کامرانی نے میرے قدم چومے اب کہو
 مجھے کیا کرنا چاہئے۔

گگا مش کے خاموش ہونے پر سموقان پھر بول پڑا۔

گگا مش میرے عزیز بھائی جو تجویز اس وقت میرے ذہن میں ہے۔ وہ کچھ
 اس طرح ہے کہ جس قدر لشکر ہمارے پاس ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے
 ایک حصہ مجھ اکیلے کے پاس ہو میں لوگل باندہ کو اپنے ساتھ لوں اور اپنے حصے کے لشکر
 کے ساتھ بعلبک کا رخ کروں۔ لوگل باندہ کے علاقوں میں جس قدر اتانا کے لشکر ہیں
 میں ان پر حملہ آور ہوں اور ان کا قتل عام کر کے لوگل باندہ کی حکمرانی اس کے لئے
 حاصل کروں۔

ظاہر ہے جب میں بعلبک پر حملہ آور ہوں گا اور وہاں مقیم اتانا کے
 لشکریوں کا قتل عام کروں گا تو اتانا ضرور میرے خلاف حرکت میں آئے گا اس کی اس
 پیشدستی کو روکنے کے لئے یا اس کے لئے مسائل کھڑے کرنے کے لئے ہمارے پاس
 ایک دوسرا قدم بھی ہے۔

اور وہ اس طرح کہ ہمارے لشکر کا دوسرا حصہ تمہاری اور رانکدو کی
 حکمرانی میں ہو گا جس وقت میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ لوگل باندہ کو لے کر
 بعلبک کی طرف کوچ کروں گا تم لوگ بھی میرے ساتھ ہی کوچ کرنا پہلے اگٹھے اس
 شاہراہ پر سفر کریں گے جو بعلبک کی طرف جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو یہ شاہراہ جمبا با کی
 سلطنت کے شمالی حصوں کے پاس سے ہوتی ہوئی شمالی لبنان کی طرف جاتی ہے۔ میں
 اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ لوگل باندہ کو لے کر بعلبک کی طرف چلا جاؤں گا تم
 دونوں اپنے حصے کے لشکر کو لے کر شمالی لبنان کی سرحدوں پر جا کر خیمہ زن ہو جانا اپنا
 وہاں پناہ ڈال کر لینا۔

کر گئے تھے۔

گگا مش، سموقان، رانکدو اور لوگل باندہ جب اپنے لشکر کے ساتھ
 مرکزی شہر اریک میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو چند یوم تک اریک شہر
 ان کی فتح کا جشن منایا جاتا رہا اس لئے کہ جمبا با کے خلاف یہ ان کی بہترین اور شاندار
 فتح تھی۔

جشن فتح کے آخری روز ایک بار پھر گگا مش، سموقان اور رانکدو اور بعلبک
 سابق لوگل باندہ اور گگا مش کی ماں نن سون اریک کے قصر کے ایک کمرے میں
 ہوئے اس موقع پر گفتگو کا آغاز گگا مش نے کیا۔

میرے عزیز فتح کا جشن آج ختم اور تمام ہو جائے گا شمالی لبنان کے حکمران
 اتانا کے جس قاصد کو ہم نے اپنے پاس روک رکھا ہے ابھی تک اس کا قیام شاہراہ
 ہمان خانے میں ہے اور اسے باہر نکلنے نہیں دیا جا رہا یوں اسے ابھی تک خبر نہیں
 کہ ہم نے جمبا با کو بدترین شکست دی ہے اور یہ کہ ہمارے مرکزی شہر اریک میں
 جشن منایا گیا ہے۔

اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس میں خصوصیت کے ساتھ خطاب
 کے لئے ہو گا اور عمومی طور پر سبھی میرے مخاطب ہوں گے اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں
 کہ جمبا با کو شکست دینے کے بعد اگلا کون سا قدم اٹھانا چاہئے اس موضوع پر سب
 اس کے بعد مجھے اپنی اپنی رائے سے آگاہ کرو۔

گگا مش کی اس گفتگو کے جواب میں کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی
 ہر کوئی گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر ایک کی نگاہ بار بار سموقان پر اٹھتی تھی
 لئے کہ گگا مش کا خطاب خصوصیت کے ساتھ اسی کے لئے تھا۔ تھوڑی دیر کی خاموشی
 بعد آخر کار سموقان بول پڑا۔

گگا مش میرے عزیز بھائی اس موقع پر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی
 میرا اندازہ ہے، میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس پر عمل کریں تو نہ صرف یہ کہ بعلبک
 ہم لوگل باندہ کی مملکت اور حکمرانی کو بحال کر سکتے ہیں بلکہ اتانا کو شکست
 ساتھ ساتھ اس کے لئے مسائل بھی کھڑے کر سکتے ہیں۔

جب تک اتانا ایسا کرے گا اس وقت تک بعلبک شہر میں اپنی
بزدلی مکمل کر چکیں گا اس لئے کہ میں اپنی پوری طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے
ہوئے آندھی اور طوفان کی طرح اپنے کام کی ابتداء بعلبک کے علاقوں میں کروں گا اور
بقت ضائع کئے بغیر لوگل باندہ کو وہاں بحال کر دوں گا اب لوگل باندہ کا یہ کام ہو گا کہ
اپنا سابق لشکر استوار کرے اپنی عسکری قوت میں دن رات اضافہ کرتا چلا جائے
وگلی باندہ کو یہ کام سوچنے کے بعد میں اس سمت کا رخ کروں گا جہاں تم دونوں نے
بنا کر رکھا ہو گا اس سلسلے میں میرے خیر میری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

اب اگر اتانا تم دونوں سے ٹکراتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ وہ ہم سے بڑا لشکر لے
کر آئے گا اس لئے کہ یہ بات پہلے سے طے شدہ اور جانی ہوئی ہے کہ اتانا کے پاس ہم سے
کئی گنا بڑا لشکر ہے۔ جب وہ تم دونوں پر حملہ آور ہو گا اس وقت تک میں اس کی پشت
کروں گا وہاں تم بھی اپنے حصے کے لشکر سے اپنے خیر مقرر کرنا جس وقت تمہارے حملہ آور ہونے کے قابل ہو جاؤں گا اور پھر یاد رکھنا جب ہم سامنے اور پشت کی طرف
تمہیں یہ اطلاع کریں کہ اتانا اپنے لشکر کے ساتھ مجھ سے ٹکرانے کے لئے بعلبک کے انانہ پر حملہ کریں گے تو اتانا کے سامنے سوائے شکست اور ذلت و پستی کے کچھ نہ ہو
کر رہا ہے۔ تب تم اس کی سلطنت کے اندر داخل ہو کر اس کے علاقوں میں تباہی۔

بربادی کا کھیل کھیلنا شروع کر دینا۔

اس طرح اتانا کے خلاف دو محاذ کھل جائینگے ایک میرا محاذ جو بعلبک کے لئے کہ اتانا بڑا عیار آدمی ہے جن شاہراہوں پر وہ سفر کرتا ہے وہاں اپنے
ہو گا دوسرا تمہارے اور رانکدو کی صورت میں جو تم اس کی سلطنت کے اندر غصہ لگاتے بھی مقرر کرتا چلا جاتا ہے۔ اسے شکست دینے کے بعد ہمارا لشکر چند ہفتوں
ریخت کا کام شروع کر دو گے۔

اب اتانا کے لئے کچھ مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے پہلا قدم وہ یہ ہے کہ اتانا کے لئے اپنی شکست کے زخم چائتا رہے گا اور ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے قابل
ہے۔ کہ اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرے ایک تمہاری طرف روانہ کرے اور دوسرا لوگل باندہ بھی اپنی طاقت اور قوت کو مستحکم بنالے گا اور پھر ہم
میری سرکوبی کے لئے بھیجے اور مجھے امید ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اس لئے کہ اتانا اپنے مرکزی شہر ایک میں آجائیں گے۔

اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے تو اس کی طاقت بھی تقسیم ہو جائے گی۔
طرح اس کے اندر کمزوری کا تاثر پیدا ہو جائے گا۔

میرا اندازہ میرا خیال ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرے گا اور دوسرا لوگل باندہ بھی اپنی طاقت اور قوت کو مستحکم بنالے گا اور پھر ہم
کا سب سے پہلے گھاگاش اور رانکدو تمہارے خلاف وہ حرکت میں آئے گا تم دونوں نے اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار رہو اور اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار رہو
ٹکرا کر وہ تمہیں اپنی سرحدوں سے باہر نکالے گا اسکے بعد میری طرف آنے کا ارادہ نہ کرے اور اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار رہو اور اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار رہو

اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف ہو جائیں گے اور ہر صورت میں ہم سے باہر
کوشش کریں گے جہاں ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے لشکریوں سے
کرنا چاہئے وہاں ایک دوسرا قدم بھی اٹھانا چاہئے تاکہ ان کی کارروائیوں کی ایک
خبر ہم تک پہنچ سکے۔

ہمیں اپنے کچھ تیز اور خوشخوار مخبر مقرر کرنے چاہئیں جو حمبا اور
کارروائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی نقل و حرکت سے ہمیں برابر آگاہ کرتے رہیں
ایسا کر سکیں تو گگامش یاد رکھنا اتانا اور حمبا کبھی بھی ہمیں اپنے سامنے منظر
سکیں گے۔

گگامش مستقبل قریب میں ہمیں دو طرح کے حالات کا سامنا کرنے
ہے۔ حمبا اور اتانا ظاہر ہے ہم سے انتقام ضرور لیں گے اور وہ دو طرح کے قدم
ہیں اول یہ کہ اتانا اور حمبا آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد ایک ساتھ
خلاف حرکت میں آئیں گے۔ حمبا کو اتانا ہماری طرف روانہ کرے گا تاکہ وہ
نکرائے ہمیں شکست دے یا کم از کم ہمیں اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھے
اتانا خود بعلبک کا رخ کرے گا جس طرح پہلے اس نے بعلبک پر حملہ آور ہو کر
قبضہ کر لیا تھا۔ اپنی اس کارروائی کو پھر دہرانے کی کوشش کرے گا لیکن ہم
کے اس قدم کو روکنا ہے۔

اتانا اور حمبا دونوں مل کر ایک دوسرا قدم بھی اٹھا سکتے ہیں اور
طرح ہو سکتا ہے کہ اتانا اور حمبا دونوں اپنی عسکری اور لشکری طاقت کو
ہوئے ہمارا رخ کریں ہم سے نکرائیں لہو یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ پہلے ہمیں
کریں اور اس کے بعد بعلبک کا رخ کریں تاکہ ان علاقوں میں کوئی بھی طاقت
سامنے سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔

جب ہم اپنے مخبر مقرر کریں گے تو ظاہر ہے وہ حمبا اور اتانا
حرکت سے ہمیں برابر آگاہ کرتے رہیں گے اور انہی کی ہی اطلاعات کی روشنی میں
کارروائی کی ابتداء کریں گے۔

میرے عزیز بھائی اگر ہمارے مخبر یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اتانا
دونوں اپنی قوت کو یکجا کر کے ہماری طرف آنا چاہتے ہیں تو ہم بھی متحد ہو

کریں گیا ایسی صورت میں لوگل باندہ بھی ہمارے لئے بڑی اہمیت اختیار کر سکتا
ہے اگر اتانا اور حمبا اپنی پوری قوت سے ہم سے ٹکراتے ہیں تو جس وقت وہ ہم سے
ٹکرا رہے ہوں گے لوگل باندہ بعلبک سے نکل کر پشت کی طرف سے ان پر حملہ آور ہو
جائے یوں مجھے امید ہے کہ ایک بار پھر ہم اتانا اور حمبا کی قسمت میں شکست کے داغ
بڑھنے چلے جائیں گے۔

اور اگر اتانا اور حمبا دونوں اپنی قوت کو علیحدہ رکھتے ہیں۔ حمبا ہماری
خلاف آتا ہے اور اتانا بعلبک کر رخ کرتا ہے تو حمبا کے سامنے گگامش تم اور انکو وجم
جانا لوگل باندہ کی مدد کے لئے میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ بعلبک کی طرف کوچ کر
جوں گا اس طرح مجھے امید ہے۔ کہ دو محاذوں پر بھی ہم دشمن کو پسپا کرنے میں کامیاب
ہو جائیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان دم لینے کے لئے رکا ایک بار اس نے سب
کے چہروں کا جائزہ لیا پھر پہلے کی نسبت دھیمی آواز میں اس نے کہنا شروع کیا۔
میرے عزیز جو کچھ میرے ذہن میں تجویز آئی تھی میں نے تم سب کے سامنے
بیان کر دی ہے۔ اب تم کہو تمہارا میری اس تجویز کے متعلق کیا خیال ہے۔

سموقان کی اس ساری گفتگو سے گگامش کے چہرے پر ایک انوکھی اور
خوشگوار مسکراہٹ تھی کچھ دیر تک وہ خاموشی سے سموقان کی طرف تو صیغی انداز میں
دیکھتا رہا پھر جب طلب انداز میں باری باری اس نے رائنکو اور لوگل باندہ کی طرف
دیکھا آخر میں اس کی نگاہیں اپنی ماں نن سون پر جم گئی تھیں جب ان تینوں میں سے
کوئی بھی نہ بولا تب گگامش نے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی تیری یہ تجویز آخری ہے۔ ہم میں سے کسی کو بھی
تیری اس تجویز کے خلاف کئی اعتراض نہیں ہے میرا ارادہ ہے کہ ہم ایک ہفتہ جنگی
تیاریوں میں مصروف رہیں اس کے بعد اگلے پہاڑ سے کوچ کریں میں اور رائنکو اپنے حصے
کے لشکر کو لے کر اتانا کی سرحدوں کی طرف بڑھ جائیں تم لوگل باندہ کے ساتھ بعلبک
ن طرف جانا مجھے امید ہے کہ لوگل باندہ کو اس کی حکمرانی پر بحال کرنے میں تم زیادہ

دن نہیں لو گے اس کے بعد اتانا نے ہماری خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی۔
ہماری تجویز کے مطابق میرے خیال میں اس کی حالت بھی جمبا جیسی بنا کے رکھ دیے
گئے۔

یہاں سے کوچ کرنے سے پہلے میں اپنی ماں کے ذمے بھی ایک کام لگا
جاؤں گا اور وہ یہ ہماری غیر موجودگی میں میری ماں میرے لشکریوں کی بھرتی اور ان کی
ترسیٹ کے کام کی خود نگرانی کرے گی میرے خیال میں اس طرح اگر مستقبل میں اتانا
اور جمبا کے خلاف ہماری جنگیں طول پکڑتی ہیں تو تازہ دم لشکریوں کی وجہ سے ہم
دونوں کے خلاف دفاع اور جارحیت دونوں میں کامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔

گگامش کی اس تجویز سے بھی سبھی نے اتفاق کیا اس کے بعد گگامش
سموتان، برانکو اور نن سون نے ایک ہفتہ بڑی سرگرمی سے اپنی جنگی تیاریاں کیں۔
گگامش، برانکو، سموتان اپنے لشکر لے کر ایک شہر سے کوچ کر گئے تھے اتانا کو
قاصد ان کے پاس آیا ہوا تھا۔ اسے بھی رہا کر دیا گیا تھا اور اس کے ذریعے اتانا کو
پیغام بھیجا دیا گیا تھا کہ سموتان، لوگل بانہہ یا ایلیم میں سے کسی کو بھی اتانا کے حوالے
نہیں کیا جائے گا۔

گگامش اور برانکو اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اتانا کی مملکت کی سرحد پر
کرخیمہ زن ہو گئے تھے جب کہ سموتان، لوگل بانہہ کے ساتھ طوفانی انداز میں حرکت
میں آیا اپنے لشکر کے ساتھ وہ بعلبک پہنچا وہاں جو اتانا کا لشکر تھا اس پر اس نے رات کے
وقت جان لیوا شب خون مارا اور اتانا کے جس قدر لشکر وہاں متعین تھے اس سب کو
اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا یوں لوگل بانہہ اور سموتان نے بعلبک پر قبضہ
لیا تھا۔ اب سموتان نے اگلا قدم اٹھایا اس نے لوگل بانہہ کو تو بعلبک میں ہی
کرنے کے لئے کہا اور اسے یہ بھی ہدایات دیں کہ وہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے ذمے
کو استوار کرنا شروع کر دے خود سموتان، لوگل بانہہ کے چند قابل اعتماد مشیروں
ساتھ اپنے لشکر کو لے کر بعلبک سے نکلا اور بعلبک کی ریاست کے حصوں میں
اپنے لشکر متعین کئے ہوئے تھے ان پر بھی باری باری سموتان حملہ آور ہوا اور
سب کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اس طرح سموتان نے چند ہی دنوں میں

نی بات میں اتانا کی حکمرانی کو ختم کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ
بعلبک میں خیمہ زن ہو گیا تھا۔ اور بعلبک کے لشکریوں کی بھرتی اور ان کی عسکری
ترسیٹ میں وہ لوگل بانہہ کی مدد کرنے لگا تھا۔ لوگل بانہہ بڑی تیزی اور بڑی سرگرمی سے
اپنے لشکر میں اضافہ کرتا چلا جا رہا تھا۔
دوسری جانب شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ گگامش
اور سموتان نے مل کر اس کے دوست اور دست راست اور جنوبی لبنان کے حکمران
جمبا کو بدترین شکست دی ہے یہ شکست اس کے لئے ناقابل برداشت تھی اس لئے کہ
اس نے خود ہی جمبا سے کہا تھا کہ وہ گگامش کی سلطنت پر حملہ آور ہو کر دور تک تباہی
اور بربادی پھیلانے اب جو اسے جمبا کی شکست کی خبریں ملیں تو وہ بڑا سچ پا ہوا لہذا وہ
گگامش پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف ہو
گیا تھا اس دوران اتانا کو دو اور بڑی خبریں ملیں پہلی یہ کہ اس کا وہ قاصد جو گگامش کی
طرف گیا ہوا تھا۔ وہ لوٹ آیا ہے۔ اس نے اتانا کو یہ اطلاع دی کہ گگامش نے
سموتان، لوگل بانہہ اور اسی کی بیٹی ایلیم کو واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس پیغام نے اتانا کو اور زیادہ برہم اور غضبناک کر دیا تھا۔

دوسرا پیغام اتانا کے مخبروں نے بعلبک کے سلسلے میں دیا اس کے مخبروں
نے اتانا کے خدمت میں حاضر ہو کر اسے یہ بتایا کہ گگامش کا سپہ سالار اعلیٰ سموتان
ایک لشکر کے ساتھ لوگل بانہہ کی مدد کے لئے بعلبک کی ریاست کے اندر جہاں جہاں
اور جس قدر بھی اتانا کے لشکری تھے ان سب کو سموتان نے موت کے گھاٹ اتارنے
کے بعد بعلبک کی ریاست میں لوگل بانہہ کی حکومت کو بحال کر دیا ہے۔

ان ساری اطلاعات نے اتانا کو مزید برہم کر دیا تھا۔ گگامش، سموتان اور
لوگل بانہہ کے خلاف اس کی انتقامی خواہش کی کوئی اہتمام نہ تھی جمبا کی شکست سے اس
نے اندازہ لگا لیا تھا کہ گگامش کی عسکری طاقت کچھ یوں نہیں ہے وہ چلیوں میں ختم
کر کے رکھ دے لہذا کوئی جو ابی کارروائی کرنے سے قبل اتانا نے تعداد اور قوت کے
دستے اپنے لشکریوں کو مضبوط اور مستحکم کرنا شروع کر دیا تھا۔

اس بڑا کر بیٹھ گئی تھی ایلیم کے بیٹھنے کے بعد پشیم نے گفتگو کا آغاز کیا۔
ایلیم! میری بچی میری بیٹی پہلے یہ بتاؤ تم نے رات کا کھانا کھا لیا ہے جو اب
میں ایلیم پھر ویسی ہی ارادتمندی سے بول پڑی۔

میں رات کا کھانا کھا چکی ہوں آپ بالکل بے فکر ہیں آپ جو کچھ کہنا چاہتے
ہیں کہیں آپ کہہ رہے تھے کہ آپ مجھ سے کوئی خوشخبری کہنا چاہتے ہیں میرے لئے بھی
کوئی خوشخبری ہو سکتی ہے جو اب میں پشیم نے ہلکا سا ہتھہرہ لگایا پھر کہنے لگا۔
یہ تم کیسی گفتگو کر رہی ہو بیٹی تمہارے لئے کوئی خوشخبری کیوں نہیں ہو
سکتی میں تمہیں ایک نہیں کسی خوشخبریاں سنانا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے تمہیں بلایا
ہے تو سو تو نہیں رہی تھی؟

نہں میں تو ابھی لپٹنے کمرے میں جاگ رہی تھی جو نہی خادمہ نے پیغام دیا تو
میں آپ کی طرف چلی آئی آپ جو کچھ خوشخبری کہنا چاہتے ہیں کہیں اس کے بعد میں بھی دو
سوال آپ سے کرنا چاہتی ہوں یہ سوال کل سے میرے ذہن میں کلبلا رہے ہیں اور ان
سوالوں کے سلسلے میں، میں آپ سے اطمینان چاہتی ہوں۔

پشیم نے پھر بڑی نرمی سے ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
اگر میری خوشخبری سننے سے پہلے تم اپنا سوال کرنا چاہتی ہو تو کر لو میری
بیٹی مجھے امید ہے کہ میں تمہیں ان سوالوں کا مناسب جواب دے سکوں گا۔ ایلیم پھر
بول پڑی۔

نہیں پہلے آپ وہ خوشخبری کہیں جس کے لئے آپ نے مجھے بلایا ہے اس پر
پشیم خوشن آواز میں کہنے لگا ایلیم میری بیٹی میں تیرے لئے دو اچھی خبریں رکھتا ہوں۔
پہاں سے رخصت ہونے کے بعد سموقان نے سید حالپنے مرکزی شہر کارخ کیا پھر ان کی
جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا سے جنگ ہوئی اس جنگ میں تمہارے باپ نے بھی
شرکت کی۔ گلگامش، سموقان اور تمہارے باپ نے حمبابا کو بدترین شکست دی۔ حمبابا
کے لشکر کا اکثر حصہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا بہت کم سپاہیوں کو لے کر حمبابا اپنے
مرکزی شہر بعلن کی طرف بھاگ گیا۔

میری بیٹی، میری بچی یہ تیرے لئے پہلی خوش خبری ہے۔

حسین و جمیل ایلیم کو جریرہ دلمون میں پشیم کی حویلی میں قیام کے ہونے
اب ہفتے اور ماہ گزر گئے تھے ایک روز وہ پشیم کی حویلی میں جو کمرہ اس کے لئے بخش
گیا تھا اس میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی کہ حویلی کی ایک خادمہ اندر آئی اور اسے مخاطب
کرتے ہوئے اطلاع دی کہ اسے پشیم نے بلایا ہے۔

یہ پیغام ملنے پر ایلیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اپنا لباس اس نے درست کر
پھر لپٹنے کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں سے ہوتی ہوئی ایک کمرے کے سامنے آن
رکی اور ایک دروازے پر اس نے ہلکی سی دستک دی تھی۔

پہلی دستک کے جواب میں ہی اندر سے پشیم کی آواز سنائی دی اس نے
اندر آنے کے لئے کہا تھا جس پر بڑی آہستگی سے ایلیم نے دروازہ کھولا کمرے میں داخل
ہوئی اس وقت پشیم اپنے اس کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اندر داخل ہونے کے بعد
بڑی ارادتمندی سے پشیم کو مخاطب کرتے ہوئے ایلیم بول پڑی۔

کیا آپ نے مجھے طلب کیا ہے؟
پشیم نے مسکراتے ہوئے شفقت بھری آواز میں کہا۔

میری بیٹی میں نے ہی تمہیں بلایا ہے پشیم نے اپنے سامنے ایک نشست
کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا یہاں بیٹھو میری بیٹی تمہیں ایک خوشخبری
چاہتا ہوں جو اب میں ایلیم آگے بڑھی اور جس نشست کی طرف پشیم نے اشارہ کیا تھا

میرا پہلا سوال ہے اور یہ سوال میرے ذہن میں اس وقت اٹھا ہے جب یہ سارے بتوں کو ترک کر کے ایک خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کرنے لگی ہوں اس سوال نے مجھے پریشان بھی کر رکھا ہے اس لئے کہ میں نے ساحرانو کی اسیری کے دوران یاساغر انوکے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یا اس کے ساتھ رہتے ہوئے یہ اندازہ لگایا تھا کہ ساحرانو اکثر بیشتر ماضی کی وہ خبریں بھی بتا دیا کرتا تھا جو اسکی پیدائش سے بھی پہلے ہو چکی تھیں اس وقت چونکہ میں بت پرست تھی ایسی باتوں پر غور نہیں کرتی تھی اب میں موحد ہوں صرف ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرنے والی ہوں یہ باتیں میرے دل میں پریشانی اور بے چینی اور جستجو کھڑی کرتی ہیں کہ آخر انوجیسے گناہ گار شخص کو کیسے ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد حسین و خوبصورت ایلیم رکی تھی تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچا اس کے بعد دوبارہ اس نے پشیم کی طرف دیکھا یہ میرا پہلا سوال ہے پہلے آپ میرے اس سوال کا جواب دیں اس کے بعد میں اپنا دوسرا سوال پوچھوں گی۔

ایلیم کے اس سوال کے جواب میں پشیم تھوڑی دیر تک گردن جھکانے لگی گہری سوچوں میں ڈوبا رہا شاید وہ ایلیم کے سوال کا جواب دینے کے لئے مناسب الفاظ یا خیالات تلاش کر رہا تھا پھر اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنی گردن اس نے سیدھی کی اور ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم میری بیٹی اس کائنات میں یایوں جانو خداوند قدوس کی تخلیق کردہ اس زمین پر انسانی زیست جسم و روح کے اتصال کا نام ہے۔ ہر جاندار شے میں یہ دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں لیکن انسان اور دوسرے جانداروں میں ان اشیاء میں ایک خاص فرق پایا جاتا ہے۔

میری بیٹی انسان کو خداوند قدوس نے عقل و شعور اور خیر و شر میں تمیز کی صلاحیت سے نوازا ہے جب کہ حیوانات اور دوسرے جانداروں کو اس صفت سے نہیں نوازا گیا اسی عقل و شعور کا ہی کرشمہ ہے کہ عقل مند انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اس کائنات میں اپنا مقام ایسے ہی متعین کرے جیسے اس کے خالق نے حکم

دوسری خوشخبری تیرے لئے یہ ہے کہ سموقان اپنے ایک لشکر بعلبک کی طرف گیا۔ جہارا باپ لوگل باندہ اس کے ساتھ تھا بعلبک کی سرزین شمالی لبنان کے بادشاہ اتانانے جس قدر لشکری متعین کئے ہوئے تھے سموقان سب کا قتل عام کرتے ہوئے بعلبک کی ریاست کو ان سے صاف کر دیا ہے اور بعلبک کی سرزین پر اتانانہ کی نہیں تمہارے باپ لوگل باندہ کی حکومت ہے جو لوگل باندہ اب اپنے لشکریوں میں بڑی تیزی سے اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے والے دور میں اگر اتانانہ حملہ آور ہو تو اس کا احسن طریقے سے جواب دیا جاسکے۔

سموقان نے بھی اپنے لشکر کے ساتھ بعلبک میں قیام کیا ہوا ہے لشکریوں کی تربیت میں تمہارے باپ لوگل باندہ کی مدد کر رہا ہے اور اگر اس شمالی لبنان کا حکمران اتانانہ بعلبک پر حملہ آور ہوتا ہے تو میرے خیال میں تمہارے ساتھ مل کر سموقان بہترین انداز میں بعلبک کا دفاع کر سکے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد پشیم تھوڑی دیر تک کے لئے رکا اس کے بعد غور سے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑا۔

میری بیٹی میری بیٹی یہی وہ دوا تھی خبریں ہیں جو میں تمہیں سنانا چاہتا تھا اسی لئے میں نے تمہیں تمہارے کمرے سے یہاں بلایا ہے۔

ایلیم میری بیٹی دوران گفتگو تم نے انکشاف کیا کہ تم مجھ سے پوچھنا چاہتی ہو میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ تم سے کہہ دیا اب تم اپنے سوال پوچھو مجھے امید ہے کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب دے سکوں گا کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو جواب میں ایلیم تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتی رہی پھر مناسب الفاظ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی پھر رات کی گہری خاموشی نے اپنے سامنے بیٹھے بزرگ پشیم کی طرف دیکھا پھر کمرے میں اس کی دھیمی سی گئی تھی۔

میرا پہلا سوال یہ ہے کہ روح کیا چیز ہے؟ اور وہ لوگ جو ایک خدا والے ہیں اور وہ جو صرف بتوں کی پوجا پاٹ کرنے والے ہیں وہ کیسے ہیں؟ روحوں پر قابو پالیتے ہیں یا روحانی قوتیں حاصل کر لیتے ہیں۔

بے بعد ازندہ کر دیتا ہے وہ بھلا مرنے کے بعد زندگی کیوں نہیں عطا کر سکتا۔

میری بیٹی اس قلبی کیفیت کو جسے ہم وجدان کہتے ہیں لوگ روحانیت کا علم سمجھتے ہیں پر دیکھ میری بیٹی مذاہب عالم میں جب کبھی بھی بگاڑ پیدا ہوا ان دو چیزوں یعنی عقل اور وجدان کے حدود سے نکل کر استعمال کی وجہ سے پیدا ہوا عقل نے جب کبھی بھی وہی الہی میں بے جا تشقید اور مداخلت کی اور اسے کلام اور فلسفہ کی سان پر چڑھایا تو اس سے عجیب عجیب انوکھے گل کھل اٹھے اسی طرح جب انسان نے اپنی قلبی کیفیت وجدان کو بے راہ روی اختیار کرنے پر مجبور کیا تو اپنی عقل و قوت سے بھی انسان نے بے جا طرح کی بے راہ روی اختیار کرنا شروع کر دی میری بیٹی قلبی کیفیت وجدان کے ذریعے جو لوگ روحانیت یا روحانی علم یا روحوں کی تسخیر کا کام سرانجام دیتے ہیں میری بیٹی میری بچی خداوند قدوس نے کسی بھی شریعت میں اس کی اجازت نہیں دی اس لئے کہ اس سے انسان کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے لہذا خداوند قدوس نے انسان کو اسی

ذریعے علوم سے استفادہ کرنے کی اجازت دی ہے جہاں اس کے قدم نہ لڑکھڑائیں اور اس کے بھٹکنے کا اندیشہ نہ ہو میری بیٹی روح روحانیت یا اس قسم کے علوم سے متعلق نہیں زیادہ بحث میں نہیں بڑنا چاہئے اس بحث میں میری بیٹی جس قدر پڑھو گی اگھتی چلی جاوے گی جہاں تک تمہارے پہلے سوال کا دوسرا حصہ ہے کہ خداوند قدوس کو ماننے والے اور اس کے منکر دونوں طرح کے لوگ ہی روحانیت سے کس طرح مستفید ہو جاتے

میری بیٹی میری بچی میں یہ بھی کہتا چلوں کہ اب تو لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا کے تھمیلوں میں پھنس کر کبھی یکسوئی کے ساتھ روحانیت میں ترقی نہیں کی جاسکتی ہے ان کے خیال میں روحانی ترقی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جو دنیا کے اندر سے ہو کر جاتا ہے لہذا رویش قسم کے لوگوں نے اسے نیکی سمجھ کر اختیار کیا جب کہ خداوند نے ایسی روحانی ترقی اور رہبانیت کو ممنوع قرار دیا ہے خدا کا دین صرف ایسی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے جس کا راستہ دنیا کے اندر سے ہو کر آگے بڑھتا ہو یہ روحانی ترقی تھوڑی ہو یا بہت سب سے مقبول ہے۔

میری بیٹی تو نے جو یہ کہا کہ ساحر انویا اس کے گمشتے کیسے ماضی کی خبریں

دے رکھا ہے لیکن انسان کی عقل محدود ہے زندگی میں بے شمار ایسے مسائل آئے ہیں جن میں اکثر عقل بھٹک جاتی ہے مثلاً اس کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی؟ میں وہ کس حیثیت سے آیا ہے مرنے کے بعد کیا روح بھی فنا ہو جائے گی اگر ایسا ہے تو پھر اس کی آئندہ زندگی کس طرح کی ہوگی یہ ایسے سوالات ہیں جن کا عقل کی مدد سے مشاہدہ اور تجربہ نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن ہر انسان کی عقل کا معیار بھی الگ الگ ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں ہر وقت اسی قسم کے سوالات پر غور و فکر کرنے میں مہمکن رہتے ہیں کچھ دوسرے بھی ہوتے ہیں جنہیں صرف کھانے پینے اور سونے سے غرض ہوتی ہے ان مسائل کی طرف کبھی بھول کر بھی نہیں سوچتے پھر یہ بات بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے انسان کی سوچ پر اس کے ماحول کی گہری چھاپ ہوتی ہے لہذا یہ بھی ضروری نہیں اس محدود دائرہ میں ہر انسان کی عقل ایک جیسا ہی نتیجہ اخذ کرے۔

لہذا خداوند قدوس نے جب انسان کو زمین پر اتارا تو جہاں اس کی پیاس اور خواہشات کی تکمیل کے لئے خوراک پانی اور اس کے جوڑے کا انتظام وہاں اس کی اخلاقی اور روحانی تمناؤں کی تکمیل کے لئے ایک واضح نظام ہدایت بھی فرمایا چنانچہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان تھے جو دنیا میں تشریف لائے وہ پہلے نبی بھی تھے حضرت آدم کی جنت میں رہائش اور وہاں سے نکلنے کا قصہ بیان کر خداوند قدوس نے بنی نوع انسان کو مخاطب کیا کہ اے بندے تمہیں میری طرف ہدایت ملتی رہے گی پس جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان پر نہ خوف ہو گا نہ کوئی غم۔

میری بیٹی جس طرح انسان کو عقل و شعور سے نوازا گیا ہے اسے وہ بھی سرفراز کیا گیا ہے جسے قلبی کیفیت بھی کہتے ہیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عقل کی کسوٹی پر تجربہ اور مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا لیکن انسان کا دل اس کی شہادت ہے میری بیٹی اس کی مثال یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں نیند کو بطور تفسیر پیش کیا ہے کیونکہ ان دونوں میں بہت سی باتیں مشترک پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی انسان کو یہ تہیہ فرمائی ہے کہ جو خدا انسان

نے غیب سے رستے اختیار کرتے ہیں جب وہ اپنے علوم کے ذریعے کشف مشاہدہ حاصل نہیں کر سکتے اپنے علوم کے ذریعے وہ اپنی ذات پر ایسی مستی نہیں طاری کر سکتے کہ جس کی وجہ سے انہیں کشف ہو تب وہ یہ کام کرتے ہیں کہ اس مستی اور کشف کے حصول کے لئے لٹے پیٹاب ہو جاتے ہیں کہ وہ سماع اور رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرتے ہیں تاکہ ان پر ایک طرح سے سرود اور مستی طاری ہو اور اسی سرود اور مستی میں ان پر کشف اور مشاہدہ ہو اور وہ لوگوں کی اور ضروریات کے مطابق کام کر سکیں میری بیٹی وہ احکامات جو خداوند قدوس کی طرف سے وحی کے ذریعے بھجوائے گئے تھے وہ احکامات ان کے لئے علوم کی نفی کرتے ہیں ایلم میری بیٹی میں نے تمہارے سامنے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ان دو کے علاوہ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو لوگوں کو متاثر کرتا ہے او یہ لوگ اپنی شعبہ بازیوں کی بنا پر لوگوں میں شہرت حاصل کر لیتے ہیں یہ لوگ نہ تو اہل دل ہوتے ہیں نہ صاحب حال وہ محض اپنے لباس اور ہیئت کی تبدیلی ہی سے اور راہبانیت اور روحانیت کے معزز رکن بن کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں ایسے لوگ عموماً کسی راہب کے یا کسی روحانی قوت کے ماہر شخص کے گدی نشین مجاور یا خلیفے بن کر سامنے آتے ہیں اور اپنی شعبہ بازیوں کی بنا پر لوگوں کے اندر شہرت پا جاتے ہیں لوگوں کو ادب پٹانگ چھپے دار باتوں کے ذریعے مطمئن کرتے ہیں ان کی کچھ باتیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور اکثر و بیشتر بونہی فضول اور جھوٹ ثابت ہوتی ہیں۔

میری بیٹی ایسے لوگ آگ میں بھی کود جاتے ہیں انگاروں اور سانپوں سے کھیلے ہیں اور یہی ان کے اہل حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل خیال کی جاتی ہے حالانکہ انہیں خداوند قدوس کی عبادت اس کی بندگی سے کئی غرض و غایت نہیں ہوتی۔

بزرگ پشیم آپ نے خوب کہا ہے ساحر انوکھے مسکن میں قیام کے دوران ساحر انوکھے ہی نہیں میں نے اس کے کئی ساتھیوں اور اس کے چاہنے والوں کو اپنی آنکھوں سے آگ کے اندر کودتے، آگ کے اندر رقص کرتے ہوئے دیکھا آپ روشنی ڈالیں گے کہ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔

ایلم کی اس گھٹنگو کے جواب میں پشیم کے چہرے پر خوشگوار سی

جان جاتے ہیں تو ماضی کی خبریں جاننے کے لئے بہت عوامل اور عناصر ہیں۔
لئے ان پر روشنی ڈالتا ہوں۔

ایلم میری بیٹی ماضی کی خبریں جاننے والے یا مستقبل کے متعلق خبریں کرنے والے لوگوں کے مختلف گروہ ہیں ایسے گروہ زیادہ تر غیر مسلم ہی ہیں میری بیٹی ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو تارک الدنیا ہو کر جنگوں میں لڑ کر یا اس میں کوئی پناہ گاہ بنا کر مقیم ہو جاتے ہیں تزکیہ باطن اور دل کو آئینہ میں مصروف رہتے ہیں ان کا اصل مقصد لوگوں کا اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے رجال الغائب کی مدد سے لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے ہیں انہی کے کچھ دوسرے بھی ہوتے ہیں جو چلہ کشی کے ذریعے اپنے نفس پر پابندی کو کھینچتے ہیں ان کا تعلق بھی رجال الغیب یا شیطانی روحوں سے ہو جاتا ہے اور انہی رجال الغیب یا شیطانی قوتوں سے یہ لوگوں میں اپنی واہ واہ کرنے کے لئے انہیں ان کے خبریں بتاتے رہتے ہیں۔

میری بیٹی میری بیٹی یہ تو پہلا گروہ ہے دوسرا گروہ ہے جو لوگوں کی خبریں دیتا ہے مستقبل کے متعلق بھی اشارے فراہم کرتا ہے اور لوگوں کو گروہ کہتا پھرتا ہے کہ یہ باتیں انہیں اپنے کشف اور مشاہدے کی بنا پر ہوتی ہیں۔

میری بیٹی یہ لوگ عالم ارواح یا رجال غائب سے اپنا تعلق قائم کر چلہ کشی کے ذریعے اپنے انہیں قابو میں لاتے ہیں قبروں پر محکم ہو کر ماضی روح یا اس کے متماثل کسی روح سے ملاقات کر کے ان کے احوال اور ماضی کی خبریں حاصل کر کے لوگوں کو بتاتے ہیں اگرچہ ان میں سے شیطانی قسم کا ہوتا ہے لیکن عوام کیا خواص میں بھی تمیز نہیں ہوتی کہ وہ اس سمجھ سکیں یہ مقام انہیں عوام میں اور زیادہ پروقار اور پر ہیبت بنا دیتا ہے میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ایسے لوگوں کو کچھ تھیلی ضرور ہوتی ہے وہ تھیلی خواہ شیطان کی ہی طرف سے کیوں نہ ہو اور ان کے لئے کیف و سرور بھی ہوتا ہے بعض لوگ اس مستی کی کیفیت سے

مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کے بعد پشیم نے کہنا شروع کیا۔
 میری بیٹی جو کچھ تم نے پوچھا ہے میں جانتا ہوں اکثر بیشتر لوگ اس
 ہیں پر میری بیٹی یہ سب شعبہ بازیاں ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں
 لوگ آگ کے اندر کود جاتے ہیں انہوں نے آگ میں کودنے سے پہلے اپنے
 مینڈک کی چربی اور نارنگی کے اندرونی پھلکے کو مل لیا ہوتا ہے جو شخص بھی مینڈک
 چربی یا نارنگی کا گودا اپنے جسم پر ملے گا آگ اس پر اثر نہیں کرے گی میری بیٹی
 شعبہ بازیاں ہیں بہر حال تمہارے پہلے سوال کے متعلق جس قدر میں جانتا ہوں
 بتا دیا ہے اب میری بیٹی تو اپنا دوسرا سوال کہہ۔
 پشیم کی اس گفتگو سے الیم کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔

سوال کہنے سے پہلے اس کی گردن جھک گئی تھی شاید دوسرے سوال کے لیے وہ
 الفاظ تلاش کر رہی تھی گردن جھکانے ہی جھکانے دو تین بار اس نے عیب سے
 میں پشیم کی طرف دیکھا اس انداز میں ایک نسوانی شرم و حجاب تھا پھر الیم نے
 فیصلہ کیا اور اپنی گردن سیدھی کی اور پشیم کی طرف دیکھا۔

میرے بزرگ جس مقصد اور کام کے لئے سموقان نے مجھے آپ کی بیٹی کی
 چھوڑا تھا اس کی تکمیل ہو چکی ہے میں بتوں کی پرستش ترک کر کے ایک خداوند
 کی بندگی اور عبادت کرنے والی بن چکی ہوں اور پھر جن سری قوتوں سے آپ
 سموقان کو آرامتہ کیا تھا ویسی ہی سری قوتوں سے میں خود بھی آرامتہ ہو چکی
 میں چاہتی ہوں کہ سموقان کے ساتھ مل کر بدی کی قوتوں کے خلاف حرکت
 میرا آپ سے دوسرا سوال یہ ہے کہ سموقان کب یہاں آئے گا تاکہ میں یہاں
 کروں اور اس کے پہلو بہ پہلو بدی کی قوتوں کے خلاف حرکت میں آؤں۔
 پشیم نے محسوس کیا کہ یہ گفتگو کرتے ہوئے الیم کی
 درد تھا تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں پشیم الیم کی طرف دیکھتا رہا اس
 پر سنجیدگی بکھر گئی ساتھ ہی اس نے الیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
 الیم تیری حیثیت میرے ہاں ایک بیٹی کی سی ہے میں تم سے
 چاہتا ہوں میری بیٹی مجھ سے وعدہ کر جو کچھ میں پوچھوں اس کا جواب

بے امنیے جھوٹ مت کہنا سچائی میں ہی تیری بہتری تیری کامیابی ہوگی۔
 پشیم کے ان الفاظ پر الیم چونکی تھی اس نے پشیم کی طرف دیکھا پھر اس
 آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کے
 سوال کا جواب سچائی سے ہی دوں گا۔
 میری بیٹی میری بچی! اس موقع پر اگر میں تم سے یہ سوال کروں کہ کیا تو
 کو پسند کرنے لگی ہے اس سے محبت کرتی ہے؟ پشیم نے بڑے غور سے الیم کی
 طرف دیکھتے ہوئے بڑی شفقت بھری آواز میں پوچھا تھا۔

اس سوال پر الیم بیچاری روشنی کی جانب جست کرتی جذبات کی شدت،
 اور فرقت کی زنجیریں توڑتی وصل کی کھولتی
 تھی وہ چپ تھی تاہم پشیم بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ
 میں شوق کے پردوں کے پس منظر میں ان دیکھی بیٹھی
 بنتی معصوم دلوں کے رشتوں کی تفسیر اور نغموں
 تھا جب کہ اس کے چہرے پر ساز گیتی کی امنگ اور آہنگ
 الیم کی ایسی ہی حالت رہی اس کی گردن ہلکی
 اس نے اپنا چہرہ اٹھایا پشیم کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔
 ہر مرد کسی نسوانی آنچل، کسی لڑکی کے دامن کا
 اس کا خواب ڈھونڈتا جسم اور بے منزل راستوں پر بھٹکتی اس
 اور فرسردگیوں اور سینے میں سلگتے انگاروں سے نجات کی خاطر کسی مرد کی
 کی تیرگی بد حال و نڈھال وقت کی
 اور اپنی ذات کے کھرے عناصر کو یکجا دیکھنے کے
 جو اس کے دامن میں زمانہ ساز چاہتیں ڈال دے
 کو اس کا مقدر کر دے جو خواہشوں کی تکمیل کے نظارے
 جو اس کے کونوارے نفس کو نغموں کی تخلیق جیسا کر دے

کرنے کی کوشش ضرور کروں گا تاکہ تم دونوں جب انوکا سحر زائل ہو جائے تو دوسرے کے ساتھی کی حیثیت سے لکھے زندگی بسر کر سکو۔

پشیم جب خاموش ہوا تو تھوڑی دیر تک چپ سا دھے الیم اپنی بگڑ رہی پھر اس کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کے بعد اس نے کی طرف دیکھا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز بھی گونجی تھی۔

میری محبت کے اس انکشاف پر آپ نے جس خوشی اور اطمینان کا اظہار ہے اس کے لئے تو میں آپ کی ممنون اور شکر گزار ہوں لیکن میں یہ نہیں چاہوں

سموقان جب یہاں مجھے لینے یا آپ سے ملنے کے لئے آئے تو آپ اس پر میری انکشاف تو کر سکتے ہیں لیکن میں آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ اسے میری

مائل کرنے کی کوشش نہ کریں اس لئے کہ آنے والے دور میں مجھے امید ہے کہ سموقان کے ساتھ رہوں گی اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہوئے میں یہ چاہوں گی کہ

طرح میں نے اس چاہا اسی طرح وہ بھی مجھے چاہے جب دونوں طرف سے چاہت ہوگی کہ سموقان کے ساتھ ساتھ رہوں گی اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہوئے میں یہ چاہوں گی کہ

پھر ہم اچھے ساتھی کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکیں گے اب میں چونکہ ایسی سہولت سے چاہتا ہوں کہ سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

سے لیں ہو چکی ہوں جو قوتیں اس وقت سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

میں سموقان کے ساتھ کام کر سکوں گی ہمارے سامنے سب سے پہلے کام یہ ہوگا کہ سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

اریش اور اراتا کو تلاش کریں ان کی تلاش کے بعد ہمیں ساحر انویا اس کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

گمشتے کو تلاش کرنا ہوگا جو اس سحر کو زائل کر سکے جو مجھ پر میرے بھائی اور اس کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

اراتا پر ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی الیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور پشیم نے اس کی طرف دیکھا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز بھی گونجی تھی۔

شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے جب اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لیں تو جو

سہولت سے اس کے پاس تھا اسے ہتھیاروں کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی سے لیں

نے سموقان کے ساتھ رہنے کے لئے اس کی بہترین تربیت کا انتظام کیا اس طرح اس نے

طرح میں نے اس چاہا اسی طرح وہ بھی مجھے چاہے جب دونوں طرف سے چاہت ہوگی کہ سموقان کے ساتھ ساتھ رہوں گی اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہوئے میں یہ چاہوں گی کہ

پھر ہم اچھے ساتھی کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکیں گے اب میں چونکہ ایسی سہولت سے چاہتا ہوں کہ سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

سے لیں ہو چکی ہوں جو قوتیں اس وقت سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

میں سموقان کے ساتھ کام کر سکوں گی ہمارے سامنے سب سے پہلے کام یہ ہوگا کہ سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

اریش اور اراتا کو تلاش کریں ان کی تلاش کے بعد ہمیں ساحر انویا اس کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

گمشتے کو تلاش کرنا ہوگا جو اس سحر کو زائل کر سکے جو مجھ پر میرے بھائی اور اس کے پاس ہیں لہذا اب میں یہ چاہوں گی کہ

اراتا پر ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی الیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور پشیم نے اس کی طرف دیکھا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز بھی گونجی تھی۔

دیکھتے ہوئے دھیے سے لہجے میں کہنے لگی۔

اے میرے محترم باپ اگر آپ اجازت دیں اب میں اپنے کمرے میں

آرام کروں جو اب میں پشیم نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں اپنی گردن

الیم مڑی اور اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

اے میرے محترم باپ اگر آپ اجازت دیں اب میں اپنے کمرے میں

آرام کروں جو اب میں پشیم نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں اپنی گردن

الیم مڑی اور اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

بڑی تیزی اور برق رفتاری سے سفر کرتے ہوئے سموقان اپنے لشکر کے ساتھ گگامش اور انکدو سے جا ملتا تھا۔ جس روز سموقان، گگامش کے پاس پہنچا اس کے ٹھیک دو روز بعد اتانا بھی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ آن پہنچا اس نے گگامش، سموقان اور انکدو کے سامنے اپنے لشکر کا پڑاؤ کر لیا تھا بلبلک کا بادشاہ لوگل بانده بھی وہاں پہنچ چکا تھا لیکن اس نے اپنے لشکر کو گھات میں رکھا تا کہ جب جنگ کی ابتداء ہو تو گھات سے نکل کر وہ اتانا کی پشت پر ضرب لگا سکے۔

دونوں لشکر دو دن تک ایک دوسرے کے سامنے قیام کئے رہے شاید ایسا کر کے اتانا زیادہ سے زیادہ اپنے لشکریوں کو آرام اور سستائے کا موقع فراہم کرنا چاہتا تھا دوسری جانب گگامش اور سموقان بھی جنگ کی ابتداء نہیں کرنا چاہتا تھا وہ یہ موقع اتانا کو ہی فراہم کرنا چاہتے تھے دو دن کے قیام اور آرام کرنے کے بعد تیسرے روز صبح سورے ہی اتانا نے اپنے لشکر میں جنگ کے طبل بھجوادئے تھے جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ اتانا جنگ کی ابتداء کرنا چاہتا ہے جس وقت اتانا کے لشکر میں جنگ کے طبل بجے تھے گگامش نے بھی اپنے لشکر میں جنگ کے طبل پیٹنے کا حکم دے دیا تھا پھر گگامش، سموقان اور انکدو تینوں اپنے لشکر کی صفیں درست کرنے لگے تھے ساتھ ہی گگامش، سموقان اور انکدو اپنے سامنے موجود دشمن کے لشکر کا جائزہ لینے لگے تھے اسکے سامنے اتانا نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ایک حصہ لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنے ساتھ رکھا دوسرے کی سرکردگی اس نے اپنے بہترین سپہ سالار خنیفو کو سونپی تھی۔

اتانا کی طرف دیکھتے ہوئے گگامش نے سموقان اور انکدو سے مشورہ کیا پھر اس نے بھی اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا لشکر کا وہ حصہ جو پہلے سے ہی گگامش کے سرحدوں پر خیمہ زن تھا وہ حصہ گگامش نے اپنے پاس رکھا اور انکدو کو اپنے ساتھ نائب کی حیثیت سے رکھا۔ لشکر کا وہ حصہ جو سموقان بلبلک سے لے کر آیا تھا اسے سموقان کی ہی کمانداری میں رکھا گیا تھا۔

خود گگامش شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے سامنے رہا سموقان کو اس کے حصے کے لشکر کے ساتھ اتانا کے خونخوار سپہ سالار خنیفو کے سامنے رکھا گیا۔

شکست دینے کے بعد اپنی پہلی عرت اور وقار کو حاصل کرے اور بلبلک پرورد کرے۔

اس مقصد کے تحت اتانا اپنے لشکر کو لے کر بڑی تیزی سے اپنی کیش سے نکلا اور ان سرحدی علاقوں کا اس نے رخ کیا جہاں گگامش نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا ہوا تھا انکدو بھی اس کے ساتھ تھا۔

لیکن اتانا کی بد قسمتی کے اسے یہ خبر نہ ہوئی کہ گگامش اور سموقان تیزی سے اپنا کام کر رہے ہیں اور وہ گگامش اور سموقان دونوں کو اتانا کی نقل سے پوری طرح آگاہ کئے ہوئے ہیں لہذا اتانا جس وقت اپنے مرکزی شہر سے نکلے گا اسے اس کوچ اور پیش قدمی کی اطلاع بیک وقت گگامش اور سموقان دونوں کو جاسوسوں نے کر دی تھی۔

گگامش اور سموقان دونوں کے لئے یہ انکشاف حوصلہ افزا تھا۔ پورے لشکر کو لے کر اتانا، گگامش کا رخ کئے ہوئے ہے اور یہ کہ اس سلسلے نے اپنے دست راست حمبابا سے کوئی مدد طلب نہیں کی اتانا کا اپنے لشکر متحدہ حالت میں لے کر سرحدی علاقوں کی طرف بڑھنا سموقان اور گگامش دونوں کے لئے سو مند تھا اس لئے کہ وہ دونوں اکٹھے ہو کر اتانا کا مقابلہ کر سکتے تھے اور سارے ارادوں کو پامال کر سکتے تھے یہ خبر ملتے ہی سموقان اپنے حصے کے لشکر کو گگامش کی طرف کوچ کر گیا جب کہ بلبلک کے بادشاہ لوگل بانده کو اس نے دیا کہ اس کے پیچھے پیچھے اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ وہ بھی بلبلک کے پاس جا کر جمع ہو جائے تاکہ اتانا کی شکست کو یقینی بنایا جاسکے۔

یہ سارا لمحہ عمل طے کرنے کے بعد خود تو سموقان اپنے حصے کے ساتھ گگامش کی طرف کوچ کر گیا تھا اس کے دوسرے روز لوگل بانده بھی اپنے لشکر کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے بلبلک پر چھوڑا جب کہ دوسرے حصے کو لے کر لوگل بانده بڑی تیزی کے ساتھ سموقان کے پیچھے انہی سرزمینوں کی طرف کوچ کر گیا تھا جہاں گگامش اور انکدو نے پڑاؤ کیا تھا۔

انہوں نے دیکھا وہ تینوں شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور خیفو کے لشکریوں پر بشارت
امپرشائیکو کیوں کو نامیدیوں کی چنگاریوں، زندگی کے رسیلے پن کو زہر بھری معاندانہ
کینک، ہر اعتماد کو ہر اشتیاق کو بے بسی اور شکستگی اور تلخ و تاریک دور میں تبدیل کر
دینے والے بے کراں آرزوں کے سرسام کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

گگامش، سومقان اور رانکدو کی اس جوانی کا روائی کے باعث میدان جنگ
میں فطرت کی پراسرار قوتیں، سانسوں کو پرانی زنجیروں کی طرح کاٹنے لگی تھی کتاب
زندگی کے اوراق میں حسین نقش و نگار ہو ہو خون گوں ہونا شروع ہو گئے تھے قضاء
خونفک بھوک کی طرح ہر چیز کو نلگنے لگی تھی صفوں کا انتظام و انصرام درہم برہم ہونے
کا تھا شام کے عمگین اندھیروں میں زندگی کی ابتداء اپنی آخری سرحدوں کو چھونے اور
ان سے گل ملنے لگی تھی مرگ کے پراسرار اشارے لاشعوری طور پر ہر شے میں حلول
کرتے ہوئے وقت کے سروں کو بجمد کرنے لگے تھے۔

گگامش، سومقان، اور رانکدو کی اس جوانی کا روائی سے اتانا اور اس کا سپہ
سالار دہل کر رہ گئے تھے تھوڑی دیر پہلے تک وہ بڑھ چڑھ کر حملہ آور ہو رہے تھے اس لئے
کہ وہ جارحیت پر تھے گگامش، سومقان اور رانکدو دفاع تک محدود تھے لیکن اب جب
گگامش، سومقان اور رانکدو نے جارحیت اختیار کی تب اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو
نے جارحیت کا جو لبادہ اوڑھا تھا وہ اتار پھینکا اور اب بڑی مشکل سے گگامش، سومقان
اور رانکدو کے سامنے اپنے دفاع کی تکمیل کر رہے تھے۔

جنگ جس وقت اپنے عروج پر آئی موت میدان جنگ میں اندھا رقص کر
رہی تھی لاشیں گر رہی تھیں گھوڑے ذخمی ہو کر مہنارہے تھے انسانی چیخوں نے میدان
جنگ میں اک بہرام کھڑا کر رکھا تھا تب اتانا کے لشکر کی پشت کی طرف سے ایک اور
انقلاب رونما ہوا اور وہ یہ کہ بلبلک کا حکمران لوگل بانہ جو ابھی تک گھات میں بیٹھا
ہوا تھا اور مناسب وقت کی تلاش میں تھا وہ نکلا اور خیفو کی پشت کی طرف سے اس نے
اپنی بیٹھاری کی ابتداء کی تھی وہ کچھ اس طرح حملہ آور ہوا تھا جیسے افسردہ فضاؤں میں
تینوں کے نزل کے کام کی شروعات کی ہوں جیسے سرخ طوفانوں میں پورش افلاس
انگھری ہوئی ہو جیسے قدرت کے قہر بھرے قضا و قدر کے اراکین نہ سمجھنے نہ رکھنے

اپنے لشکر کی صفیں درست کرنے کے بعد گگامش، سومقان اور رانکدو اتانا
اور اس کے سپہ سالار خیفو کے حملہ آور ہونے کا انتظار کرنے لگے تھے دراصل وہ تینوں
جنگ کی ابتداء نہیں کرنا چاہتے تھے اور یہ ارادہ کئے ہوئے تھے کہ اس جنگ کی ابتداء
اور حملہ آور ہونے کی شروعات اتانا اور اس کا سپہ سالار خیفو کرے اور اس کے بعد وہ ان
کے حملوں کو روک کر جارحیت پر اتریں اور حمبا باکی طح اسے بھی بدترین شکست سے
وچار کریں اور اتانا اور خیفو کچھ دیر تک اپنے اپنے حصوں کی صفیں درست کرنے
رہے پھر اپنے گھوڑوں کو سپرٹ دوڑاتے ہوئے وہ اپنے لشکریوں کے سامنے اٹھنے ہوئے
کچھ دیر تک وہ صلاح مشورہ کرتے رہے پھر وہ اپنے اپنے حصے کے لشکر کے سامنے آئے
غیب سے انداز میں سب سے پہلے اتانا نے نعرے بلند کرنا شروع کئے تھے اس کے
جواب میں خیفو بھی غیب سے انداز میں رزمیہ نعرے لگانے لگا تھا پھر دونوں نے اپنے
لشکر کو آگے بڑھایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اتانا اور اس کا سپہ سالار گگامش، سومقان اور رانکدو پر جان
کا عذاب بنتے عناصر، خوابوں کو کھچیاں کھچیاں کرتی رسوائیوں کرب بنتی تعبیروں اور
قدیم تہذیبوں کے نقش و نگار کے اندر دکھی انسانوں کے نوے کھڑے کرتے بھونچال
انگیز طوفانوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اتانا اور خیفو کے اس حملے سے چاروں طرف
نحروں اور چیخوں کا ایک شور اٹھ کھڑا ہوا تھا اور میدان جنگ میں زندگی کا رخ بڑی تیزی
سے خون آلود ہونے لگا تھا ہر شے غم و الم کا محسمہ بننے لگی تھی۔

ادھر پہلے سے طے شدہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق گگامش، سومقان اور رانکدو
اپنی پوری طاقت اور قوت کو صرف کرتے ہوئے سب سے پہلے اتانا اور اس کے سپہ
سالار خیفو کے حملے کو روکا دونوں کے حملوں کو مکمل طور پر روکنے کے بعد جب انہیں
اطمینان ہوا کہ اتانا اور خیفو کو جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکے ہیں اب ان کے رد عمل اور جوانی
کا روائی کی باری ہے تب گگامش اور سومقان نے دفاع ترک کرتے ہوئے جارحیت
اختیار کی تھی۔

گگامش، سومقان اور رانکدو نے گرم تپتے صحراؤں میں تہذیب کے
کھردرے ہاتھوں کی طرح اپنے کام کی شروعات کر دی تھیں پھر وقت کی خون آلود

والے عذاب مہیب کی طرح نزول کرنے لگے ہوں۔

اتانا اور خیفو پہلے ہی بڑی مشکل سے اپنے سامنے گھاگ مش، سموتان اور انکو کے حملوں کو روک رہے تھے اب جو انہیں خبر ہوئی کہ ان کی پشت کی طرف سے کسی نامعلوم لشکر نے حملہ آور ہو کر بڑی بری طرح ان کے لشکریوں کا کاٹنا شروع کر دیا ہے تب اتانا اور خیفو ہی نہیں ان کے ہر لشکری کے دل کا تجسس، ذہن کا تخیل آنکھوں کی حیرت اور روح کی کلپنا، حسرت ویاس بن کر لاوے کی طرح کھول اٹھی تھی اب سامنے کی جانب سے گھاگ مش، سموتان اور انکو و ضربیں لگا رہے تھے دوسری جانب سے لوگل بانده نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اتانا سے اپنے ماضی کا انتقام لینے کا تہیہ کیا ہوا تھا یوں میدان جنگ آتش و آہن کے سیلاب آگ و خون کے بیجان کی صورت اختیار کر گیا تھا یادوں کے گوشوں کو ویران کرتے کالی صدیوں کے کہرام بری طرح چاروں سمت ناچ اٹھے تھے۔

جس وقت اس جنگ کی ابتداء ہوئی تھی اتانا اور خیفو کو پورا پورا یقین اور اعتماد تھا کہ وہ گھاگ مش اور اس کے سپہ سالار اعلیٰ سموتان کو بدترین شکست دیں گے اپنے مرکزی شہر کیش سے کوچ کرتے وقت انہوں نے یہ تہیہ کیا ہوا تھا کہ گھاگ مش نہ صرف یہ کہ اس کی نافرمانی کی سزا دیں گے اس لئے کہ اس نے اتانا کے حکم کا اجماع نہ کرتے ہوئے لوگل بانده، اس کی بیٹی اور سموتان کو اس کے حوالے نہیں کیا انہوں نے یہ بھی عہد کیا تھا کہ وہ گھاگ مش سے اپنے دست راست حمبابا کی شکست کا بھی انتقام لیں گے لیکن اب میدان جنگ میں خود اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کو اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے تھے۔

پشت کی جانب سے لوگل بانده کے جملہ آور ہونے سے پہلے کسی نہ کسی طرح وہ دفاع کی چادر اوڑھے گھاگ مش، سموتان اور انکو کے حملوں کو روک رہے تھے جب یہ حملے تیز ہو جاتے تو تمھوڑا سا وہ پیچھے سرک جاتے تھے اب پیچھے ہٹنا بھی محال ہو گیا تھا اس لئے کہ پشت کی جانب سے لوگل بانده نے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا اور اس کا سپہ سالار خیفو زیادہ دیر تک اس حالت کو برداشت نہ کر سکے لہذا سخت داغ اٹھاتے ہوئے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

گھاگ مش نے بعلبک کے حکمران لوگل بانده کو اتانا کے پڑاؤ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا جب کہ وہ خود سموتان اور انکو کے ساتھ اتانا اور خیفو کے تعاقب میں لگ گیا ہوا تھا کہ اتانا کے لشکر کی تعداد کو اس قدر کاٹ دیا گیا ہے کہ آنے والے چند سالوں میں اس علاقے میں امن اور سکون رہے گا تب اس نے اتانا کا تعاقب ترک کر دیا یوں شت کا داغ اٹھا کر اتانا اپنے مٹھی بھرے بچے کچھ لشکریوں کو لے کر اپنے سپہ سالار خیفو کے ساتھ اپنے مرکزی شہر کیش کی طرف بھاگ گیا تھا۔

گھاگ مش سموتان اور انکو اپنے لشکر کے ساتھ لوٹے اس جگہ آئے جہاں جنگ ہوئی تھی ان کے وہاں پختے سے پہلے ہی لوگل بانده نے دشمن کے پڑاؤ کی ہر چیز میں کر ڈھیر لگا دیئے تھے گھاگ مش نے اتانا کے پڑاؤ سے ملنے والی اشیاء کا ایک حصہ لوگل بانده کے حوالے کیا بے شمار قیمتی اشیاء اس نے اپنے اور لوگل بانده کے لشکروں میں تقسیم کیں پھر اس نے اپنے لشکر کے ساتھ احتیاطاً وہیں پڑاؤ کر لیا تھا تاکہ اگر شکست اٹانے کے بعد اتانا حمبابا کے ساتھ مل کر کوئی نئی شرارت کرے تو ان دونوں سے نپٹا جا سکے۔

میدان جنگ میں قیام کے دوران ایک دن سموتان اپنے خیمہ سے نکلنے ہی والا تھا کہ عین اسی وقت اس کے خیمے کے دروازے پر گھاگ مش، انکو اور بعلبک کا بادشاہ لوگل بانده نمودار ہوئے تھے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے سموتان اپنے خیمے سے نکلنے لگتے رہ گیا بہترین انداز میں اس نے ان تینوں کا استقبال کیا قبل اس کے کہ وہاں ان تینوں سے کچھ پوچھتا تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے آگے پیچھے سموتان کے خیمے میں داخل ہوئے اور نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔

سموتان جب ان کے سامنے بیٹھ گیا تب گھاگ مش نے سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

سموتان میرے عزیز بھائی جس وقت ہم تینوں تمہارے خیمے کے سامنے نمودار ہوئے تو میں نے دیکھا کہ تم خیمے سے نکل رہے تھے کیا تم کہیں جانے والے تھے تو اب میں سموتان مسکراتے ہوئے بول پڑا۔

ماتیل کر اپنے بھائی اریش اور اراتا کو تلاش کرے گی اب جب کہ ہم جنگ کے نتیجے میں اتانا اور اس کی طاقت اور قوت کی پوری کمر توڑ چکے ہیں پہلے حمبابا کو بھی اپنے سامنے جتھہ پر عبور کر چکے ہیں تو میرے خیال میں مستقبل قریب میں نہ ہی حمبابا ہمارے خلاف اٹھ سکے گا نہ اتانا سرکشی کا مظاہرہ کر سکے گا امن اور آشتی کے دور میں میں چاہتا ہوں کہ تم اور میری بیٹی ایلیم مل کر اریش اور اراتا کو تلاش کرو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ان دونوں کو انوکی قید سے رہائی دلاؤ۔ سموقان میرے بیٹے میں سمجھتا ہوں یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو اور میرے بیٹے جہیزہ دلمون میں قیام کے دوران اگر ایلیم نے پشیمیت سے سری قوتیں حاصل کر لی ہیں تو اس سلسلے میں وہ بھی ہماری مدد اور معاونت کر سکتی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد لوگل باندہ تھوڑی دیر کے لئے رک گیا تھا کچھ سوچا اور اس کے بعد سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

عظیم سموقان اس سے پہلے میں تفصیل کے ساتھ گگا مش اور رانکدو سے گفتگو کر چکا ہوں، ہم تینوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ میرے عزیز میرے بیٹے تو اس میدان جنگ سے نکل کر جہیزہ دلمون کا رخ کرے وہاں میری بیٹی ایلیم کو اپنے ساتھ لے اور پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میرے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو تلاش کرے مجھے امید ہے کہ جب تم اور ایلیم دونوں مل کر تلاش کا کام شروع کر دے تو اپنے مقصد میں ضرور کامیاب رہو گے سموقان میرے بیٹے یہی وہ گفتگو ہے جو ہم تم سے کرنے کے لئے آئے ہیں اب تم کہو، ہم سے کیا کہنے کے لئے تم اپنے خیمے سے نکل رہے تھے۔

جواب میں سموقان نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا میرا خیال ہے آپ میری طرف جس مقصد کے لئے آ رہے تھے اسی مقصد کے لئے میں آپ لوگوں کی طرف ہانسنے والا تھا میں آپ لوگوں کو مطلع کرنا چاہتا تھا کہ جب تک متحدہ لشکر کا یہاں پڑاؤ ہے میں سیدھا دلمون کا رخ کرتا ہوں میں یہ سفر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے کروں گا جہیزہ دلمون میں، میں پشیمیت سے ملوں گا اگر اس نے سری قوتوں میں ایلیم کا تعین مکمل کر لی ہوگی تو پھر میں ایلیم کو ساتھ لے کر یہاں آؤں گا اس طرح ایلیم اپنے

گگا مش میرے عزیز بھائی میں نے کہاں جانا ہے میں تو ایک ضرورت کے سلسلے میں تم تینوں ہی کی طرف جا رہا تھا اچھا ہوا تم تینوں یہاں آگے میں آؤ گے ساتھ تفصیل سے گفتگو کرنا چاہتا تھا جو گفتگو کرنے کے لئے میں اپنے خیمے جا رہا تھا وہ اب یہیں ہو جائے گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے گگا مش ہی نہیں رانکدو اور لوگل باندہ مسکرا رہے تھے۔ گگا مش نے پھر سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی، ہم تینوں بھی ایک موضوع پر تمہارے گفتگو کرنے کے لئے آئے تھے۔ میرے خیال میں جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کہو اس کے جو کچھ ہم تینوں کہنے کے لئے آئے ہیں وہ ہم بعد میں کہیں گے جواب میں سموقان نے سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا اب جب کہ آپ تینوں میرے خیمے میں آئی گے ہیں آپ تینوں یہ بتائیں کہ آپ کس سلسلہ میں آئے ہیں اس کے بعد جو کچھ میں کہنا ہوں کہوں گا۔ گگا مش نے جواب طلب انداز میں اپنے سامنے بیٹھے لوگل باندہ کی طرف دیکھا لوگل باندہ نے تھوڑی دیر تک اثبات میں اپنا سر بلایا پھر سموقان کو مخاطب ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے عزیز بیٹے یوں جانو گگا مش اور رانکدو میرے کہنے پر تمہارا پاس آئے ہیں میں نے ان سے ایک التماس کی تھی اس التماس کے جواب میں تم تمہارے خیمہ میں آئے ہیں میرے بیٹے میری بیٹی ایلیم کو تم نے اپنے ساتھ جہیزہ دلمون میں اس لئے چھوڑا تھا تاکہ پشیمیت اسے سری قوتوں سے لیس کر اب میری بیٹی کو جہیزہ دلمون میں قیام کئے ہوئے کئی ماہ گزر چکے ہیں میرے خیال میں جس مقصد کے تحت تم نے میری بیٹی ایلیم کو وہاں چھوڑا تھا وہ اس مقصد کو پورا ہوگی۔

سموقان میرے بیٹے میں اپنے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کے فکرمند ہوں ساحر انو اور اس کے گماشتوں نے نہ جانے میرے بیٹے اور اس کی منسوبہ کہاں چھپا رکھا ہے وہ یقیناً ان دونوں پر سختیاں بھی کرتے ہوں گے۔ میرے بچے کیا میری بیٹی ایلیم نے یہ لائحہ عمل طے کیا تھا کہ وہ

باپ لوگل باندہ سے بھی مل لے گی پھر لوگل باندہ سے اجازت لے کر ایلیم میرے پاس
لپٹے بھائی اور اس کی منسوبہ کی تلاش میں نکلے گی بس یہی کچھ میں آپ لوگوں سے کہنے
کے لئے آپ لوگوں کی طرف جانے والا تھا لیکن جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا وہ تم سب سے
پہلے ہی کہہ دیا ہے اب میں سمجھتا ہوں کہ میرا اور آپ تینوں کا مقصد اور مدعا ایک
مرکز پر جمع ہو گئے ہیں۔

سموقان کہتے کہتے رک گیا تھا تھوڑی دیر خاموش رہ کر اس نے کچھ سوچا تو
سکے بعد اس نے گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

گلگامش میرے عزیز بھائی اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو معاملہ
کرنے تم میرے پاس آئے ہو وہی معاملہ میں تمہارے ساتھ نپٹانے کے لئے چہار
طرف جا رہا تھا اب میں تم لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر میں تھوڑی دیر تک
یہاں سے جہیزہ دلمون کی طرف کوچ کروں تو تم لوگوں کو اس سلسلے میں کو
اعتراض تو نہ ہو گا جو اب میں گلگامش نے ہلکا سا قہقہہ لگا دیا پر وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے بھائی اس سے پہلے بھی کبھی میں نے تیرے کسی فیصلے
خلاف اعتراض کیا ہے میرے عزیز بھائی میں لوگل باندہ اور انکدو جاتے ہیں میرے
میں تم لپٹے خیمے ہی سے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جہیزہ دلمون
طرف کوچ کر جاؤ میرے خیال میں تم زیادہ دن نہیں لگاؤ گے ایک دو دن ہی میں
ایلیم کو لے کر یہاں ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے تمہارے جانے کے بعد میں بڑی بے
بڑی بے تابی سے تمہاری واپسی کا انتظار کروں گا اس کے ساتھ ہی گلگامش، لوگل
اور انکدو اس کمرے سے نکل گئے تھے۔ سموقان نے پہلے اپنے آپ کو مسلح کیا ضرورت
ہر شے اس نے اپنی چرمی زنبیل میں ڈالی پھر خیمے کے اندر ہی کھڑے ہو کر اس نے
سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنے کام کی ابتداء کی دھویں کی طرح
خیمے میں تحلیل ہو کر فضاؤں میں کھو گیا تھا۔

سورج غروب ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ چند ہی لمحے پہلے ایلیم
اپنی سے انسانی زندگی میں تبدیل ہوئی تھی وہ لپٹے کمرے میں بیٹھی کمرے کا جائزہ لے
رہی تھی کہ عین اسی وقت بوڑھا پشیم کھنکھارتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوا
پشیم کو دیکھتے ہی ایلیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی چند قدم وہ آگے بڑھی اور بڑی خوشگوار
دائیں وہ پشیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی۔

اے پدر محترم میں لپٹے کمرے میں آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں آپ کے
پدر پر مسکراہٹ اور سکون ہے جس سے میں یہ اندازہ لگا سکتی ہوں کہ آپ میرے
لئے کوئی اچھی اور نئی خبر لے کر آئے ہیں۔

آگے بڑھتے ہوئے پشیم، ایلیم کے قریب رک گیا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا
بہاتہ ہی ساتھ مسکراتا رہا اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

ایلیم میری بیٹی! تمہارا اندازہ درست ہے میں تمہارے لئے ایک اچھی خبر
لے کر آیا ہوں سب سے پہلے تو میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج شام کا کھانا تم
بہت ساتھ میرے کمرے میں کھاؤ گی۔

پشیم کی اس گفتگو سے ایلیم چونکی پھر عیب سے انداز میں اس نے پشیم کی
زبیر دیکھا اور جستجو بھرے لہجے میں کہنے لگی۔

اے پدر محترم! کیا آج کوئی خاص بات ہے جو آپ مجھے شام کا کھانا اپنے

کمرے میں کھانے کے لیے کہہ رہے ہیں جو اب میں پشیمیت نے ہلکا سا ایک قبضہ کے بعد اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم میری بیٹی میں واقعی تمہارے لئے ایک اچھی خبر کے دوسرے الفاظ میں تم سے یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میرے کمرے میں تمہارا بیٹھا ہوا ہے جو بڑی بے چینی سے تمہارا منتظر ہے میرا اندازہ میرا خیال ہے کہ کر تم خوش ہو جاؤ گی اسلئے کہ۔

یہاں تک کہتے کہتے پشیمیت کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں ایلیم تھی۔ اس نے پشیمیت کی بات کاٹ دی تھی۔

پدر محترم میرے لئے سموقان کے علاوہ کون سا ایسا مہمان ہوا دیکھ کر میں خوش ہو سکتی ہوں جو اب میں پشیمیت نے ہلکا سا ایک تہقہہ لگایا آواز گونجی تھی۔

ایلیم میری بچی تیرا اندازہ درست ہے تھوڑی ہی دیر پہلے سموقان وہ تمہیں لینے آیا ہے میری بیٹی وہ میرے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے کھانا میرے لگ چکا ہے میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ساتھ چلے تینوں لکھے بیٹھے کے کھانا کے بعد سموقان تمہیں یہاں سے لے کر روانہ ہو جائے گا۔

میرے ساتھ میرے کمرے میں جانے سے پہلے میری بچی میں انکشاف کر دوں کہ میں نے سموقان کو بتا دیا ہے کہ تم اسے چاہتی ہو اس کرتی ہو میرے اس انکشاف پر وہ بے حد خوش ہوا تھا اس کی حالت سے میں لگایا جیسے وہ بڑی بے چینی سے اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ جہاری محبت سے بچی میری بیٹی جو کچھ مجھے سموقان سے کہنا چاہے تھا وہ تو میں نے تفصیل سے آگے تم باقی باتیں خود ہی سموقان سے کر لو گی میرے خیال میں میرے ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہیں اس لئے کہ سموقان رکنے والا نہیں ہے وہ فی الفور چاہتا ہے اس نے مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ گلگامش، سموقان اور انکلہ واد

باپ لوگل بانندہ نے مل کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو بدترین شکست دیا جب کہ جمبابا اور اتانا کی عسکری قوت کی کر سموقان نے توڑ دی ہے تو

آپ کیسے ہیں۔

ایلیم شاید کچھ مزید کہنا چاہتی تھی کہ سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے بات کاٹ دی ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ لانے جاہت بھری آواز میں ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم تم دیکھتی ہو میں ٹھیک ہوں پشیمیت مجھے بتا چکے ہیں کہ یہاں قیام کے لئے نہیں بری قوتوں پر پورا عبور حاصل ہو چکا ہے پشیمیت نے تمہیں یہ بتا دیا ہو گا کہ پہلے ہم نے جمبابا کو شکست دی اس کے بعد اتانا کی بھی کمر توڑی اس وقت سموقان اور تمہارا باپ لوگل بانندہ، اتانا کی سرحدوں پر خیمہ زن ہیں وہیں ایلیم میری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جہاری طرف آیا ہوں اور میں تمہیں انہیں اس لئے کہ تمہارا باپ لوگل بانندہ بھی تم سے ملنے کے لئے بے چین ہے۔

اس کے ساتھ ہی سموقان جس نشست سے اٹھا تھا اس پر بیٹھ گیا اس موقع پر نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تم اور ایلیم دونوں گفتگو کرو میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں پھر سموقان باپ کا انتظار کر کے بغیر پشیمیت وہاں سے ہٹا اور کمرے سے طلحہ ایک دوسرے کمرے میں لے گیا تھا ایلیم، سموقان کے سامنے بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک اس کمرے میں

بیت کا روشن ستارہ میری آزادی کی دعاؤں کا الہام اور میری زیست کی ساری کچی کو
دست کرتا تقدیر کا فرشتہ ہیں۔

سموقان آپ میری محبت کے نقاروں کی گونج میرے ساز حیات کی نوید اور
باہمی کی گھناٹوں فضاؤں آپ اور صرف آپ ہی میرے لئے روشنی کا بینار اور وقت کی
اندھیوں کے طوفان میں آپ ہی میرے لئے منزل کا رہنما ہیں۔ یہاں قیام کے دوران
میں نے وقت کے بدترین لمحوں کے علاوہ ستاروں کی سرگوشیوں سانسوں کی تھکن اور
نگاہوں کے سکوت میں ہمیشہ آپ کے نام کی گونج سنی ہے۔ سموقان میرے جسم کی
گردنیں لیتی ترنگ اور میرے فکر و خیال کی رعنائی اب آپ کے ہی نام ہے اس لئے کہ
آپ اب میری امیدوں کے گوہر ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے ایلیم رکی اس
کے بعد اس نے پہلے کی نسبت زیادہ پر عزمی میں کہنا شروع کیا تھا۔

سموقان میرے عزیز جو کچھ میں نے اپنے دل کے نہاں خانوں میں پایا وہ میں
نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں وہ آپ سے کہہ چکی ہوں
میرے خیال میں آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ میرے دلی اور قلبی احساسات آپ کے
متعلق کیا ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم خاموش ہو گئی تھی کمرے میں کچھ دیر سکوت رہا
اس دوران کبھی کبھی ایلیم چورنگا ہوں سے سموقان کی طرف دیکھ لیتی تھی اس نے دیکھا
کہ سموقان کے پھرے پر گہری مسکراہٹ تھی پھر سموقان کی آواز ایلیم کے کانوں میں
رس گول رہی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

میں تیری محبت کا جواب محبت اور چاہت سے دوں گا گو تم اس سے پہلے
پشتہ پر میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کر چکی ہو پر میں تمہارے منہ سے کچھ سننا چاہتا
تھا جو الفاظ تم نے استعمال کئے ہیں انہوں نے میرا دل خوش کر دیا ہے اب اپنی محبت
اپنی چاہت اپنی الفت اور اپنے ان الفاظ کے جواب میں میرا دل عمل بھی سنو۔ ایلیم آج
کے بعد تم میرے لئے مہر و محبت کی کھیتی رنگینی کے جہاں کی ایک حکایت میرے لئے
محبت کی خوشبوؤں کا مہکتا پھول اور درخشناں نور سحر ہو ایلیم آج کے بعد تم میرے لئے
محبت کا گیت فطرت کا حسن ارچاہتوں کا پھول ہو جیسی محبت سے تم نے مجھے نوازا ہے

خاموشی رہی اس دوران ایلیم کی عجیب سی حالت تھی کبھی وہ گہری نگاہوں سے
طرف دیکھ لیتی تھی کبھی حیا اور شرم کے باعث اس کی نگاہیں جھک جاتی تھیں
کی توقعات کے خلاف سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

ایلیم میں نہیں جانتا حقیقت میں تمہارے دلی جذبات میرے
ہیں لیکن نپشیتم نے مجھے بتایا ہے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو مجھ سے محبت کرتی ہو
اپنی محبت کا اظہار تم نے نپشیتم سے بھی کیا ہے کیا اس سلسلے میں تم میرے
گفتگو کرنا پسند کرو گی۔

سموقان کے ان الفاظ سے سامنے بیٹھی بیچاری ایلیم کی حالت
سنی کے وصال کی سی ہو کر رہ گئی تھی اس کی گردن جھک گئی تھی کچھ اس
جیسے وہ لطیف و خوشگوار دھڑکنوں میں کھو گئی ہو یا دل کی دھڑکن کی سرگوشیوں
اپنے معصوم دلکش اور حسین احساسات کو تلاش کرنے لگی ہو اس موقع پر
تبسم آفرین چہرے پر محبت کے چمکتے جام جیسی کیفیت تھی اس کی ہنسا بھائی
کے گرد باد کا رقص تھا جب کہ دلوں کو موہ لینے والی سنہری امواج اس کی
رقص کناں ہو گئی تھیں کچھ دیر تک ایسا ہی سماں رہا ایلیم بیچاری اپنے
تکمیل حسین سپنوں کی تعبیر اور سانسوں کے سنگیت میں کھوئی رہی اس کے
سموقان کی آواز پھر سنائی دی۔

ایلیم میرے سوال کا جواب خاموشی نہیں ہے میں تمہارے منہ
چاہتا ہوں تمہارے الفاظ ہی کی روشنی میں اپنے مستقبل کا لائحہ عمل لے کر
سموقان کے ان الفاظ پر آہستہ آہستہ ایلیم نے اپنی گردن سیدھی

گہری نگاہ اس نے سموقان پر ڈالی پھر اس کی شہد میں ڈوبی آواز سنائی دی۔
سموقان میرے محترم میں نہیں جانتی کہ مستقبل میں میرا
میں اس قدر جانتی ہوں کہ اپنا ماضی اپنا حال اپنا مستقبل آپ کے نام کر
کے ساتھ ملاقات سے قبل انو کے مسکن میں ڈوبتی کشتی میں مغموم
تھی میرے سامنے تاریکی کے سوا کچھ نہ تھا آپ کے سپاہیانہ وقار آپ کی
ذلت کی تابکاری شعاعوں اور تخریب کی ظلمتوں سے نجات دی اب آپ کی

میں اس سے بڑھ کر محبت کے بھول تم پر ہنسا اور کروں گا سنو ایلیم آج سے تم میری
میں تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا ہر دشمن ہر قوت کے سامنے تمہارا پاس
تمہارا محافظ بن کر تمہارے سامنے آؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموتان خاموش ہو گیا ایک نگاہ اس نے
دروازے پر ڈالی جس دروازے سے پشیمت دوسرے کمرے کی طرف گیا تھا پھر وہ اپنے
پر اٹھ کھڑا ہوا اور ایلیم کو گلے لگانے کے لئے اس نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے
ایلیم نے پہلے تیز نگاہوں سے سموتان کی طرف دیکھا ایک احتجاجی نگاہ بھی اس کے تہرہ
پر ڈالی پھر اٹھ کھڑی ہوئی بڑی تیزی سے بھاگی اور سموتان سے گلے مل گئی تھی تو وہ
تک ایسی کیفیت رہی پھر وہ دونوں علیحدہ ہوئے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے اس کے
سموتان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم میری بیٹی جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ سموتان تمہیں لے کر آج
یہاں سے کوچ کرنا چاہتا ہے میری بیٹی جن قوتوں سے سموتان لیس ہے ایسی ہی
توں سے میں نے تمہیں بھی لیس کر دیا ہے سموتان کے پاس ایک زنبیل ہے جس
کا یہ وہ چیزیں رکھتا ہے جو سری قوتوں میں اس کی معاون اور مددگار ثابت ہوتی ہیں
یہی ایک زنبیل میں نے تیرے لئے بھی تیار کر دی ہے ذرا اپنے پیچھے نشست کی
رہ دیکھو۔

ایلیم نے جب اپنی پشت کی طرف دیکھا تو چھوٹی سی ایک چڑے کی زنبیل
کی ہوئی تھی جسے دیکھتے ہوئے وہ مسکرا دی۔ پشیمت کی آواز پھر سنائی دی ایلیم میری بیٹی
زنبیل کو اٹھا اپنے کندھے سے لٹکاؤ پھر بانس کا خول جو پشیمت نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا
ماؤ ایلیم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

بانس کے اس خول کے اندر کپڑے پر لکھا ہوا ایک پیغام ہے جو تمہارے
باپ کے نام ہے میری بیٹی اس پیغام کو اپنی زنبیل میں ڈالو رستے میں تم یا سموتان
اسے پھینک کر کوشش مت کرنا میرا یہ پیغام اپنے باپ کے حوالے کرنا پھر دیکھنا وہ
کدو عمل کا اظہار کرتا ہے۔

اس موقع پر جب کہ تم دونوں میرے پاس سے رخصت ہو رہے ہو میں تم
سے کچھ کہنا چاہتا ہوں تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم دونوں کی حیثیت میرے ہاں ایک

ایلیم تمہارے یہاں آنے سے قبل پشیمت کے ساتھ میری تفصیل کے ساتھ
گفتگو ہوئی ہے وہ مجھ پر انکشاف کر چکے ہیں کہ انہوں نے تم کو سری قوتوں سے پورا
طرح لیس کر دیا ہے انہوں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ یہاں سے روانہ ہوتے وقت
ایک خط تمہارے باپ لو گل باندھ کے نام دیں گے اس خط میں شاید وہ یہ انکشاف
کریں گے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کا انتخاب کر چکے ہیں یہ بات انہوں نے مجھ سے
وثوق کے ساتھ تو نہیں کی لیکن ان کی گفتگو کے دوران مجھے چند اشارے ملے ہیں
کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے باپ کو جو وہ خط لکھ رہے ہیں اس میں تمہارا
چاہت کا اظہار ہو گا میرے خیال میں اگر پشیمت ایسا کرتے ہیں تو میری اور تمہاری محبت
کی یہ بات تمہارے باپ کی نگاہوں میں مزید آسان ہو کر رہ جائے گی۔

سموتان شاید مزید کچھ کہتا لیکن بیچ میں ایلیم بول پڑی وہ کہہ رہی تھی۔
محترم سموتان اگر پشیمت میری چاہت اور محبت کے اظہار کے متعلق کوئی
میرے باپ کو نہ بھی لکھیں تب بھی اس معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے
ہو گا وہی جو میں چاہوں گی میرا باپ میری کوئی بھی بات نہیں مانتا جب میں اپنے باپ
یہ انکشاف کروں گی کہ میں اور آپ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو آپ دیکھیں گے
میرا باپ بے پناہ خوشی کا اظہار کرے گا اور وہ بخوشی مجھے آپ کا ساتھی بنانے پر رضامند

بیٹے اور بیٹی کی سی ہے مجھے اس بات پر بھی بے پناہ خوشی اور سکون ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو ایک دوسرے کو چاہتے ہو۔ میرے بچوں کو کوچ کرنے سے قبل میں تم پر یہ واضح کروں گا کہ انوکھی طرف سے محتاط رہنا تم بھی اس کے یا اس کے گماشتوں کے خلاف حرکت میں آنا تو دونوں اکٹھے دوسرے پر کڑی نگاہ رکھنا ایک دوسرے کی حمایت، مدد اور تعاون کرنا میرے بچوں ایسا کرو گے تو یاد رکھنا میرا خدا جو سارے جہانوں کا پالنے والا جو سارے جہانوں محافظ جو سارے جہانوں کا رازق ہے وہ تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب کرنے اس لئے کہ تم دونوں اسی کے ماننے والے ہو اور بوقت ضرورت اسی سے مدد مانگنے والے ہو۔

میرے بچو یہ بات بھی یاد رکھنا کہ خداوند قدوس اپنے بندوں کو آزمائش و امتحان میں ڈالتا ہے موجودہ حالت کو خداوند قدوس کی طرف سے ایک آزمائش ہی ہے جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے جس طرح تم اس کی بندگی کرتے ہو اسی سے مدد مجھے امید ہے کہ ہمارا خدا ہمیں مایوس نہیں کرے گا میرے بچو کچھ میں نے کہا تھا دیا اب تم یہاں سے کوچ کر سکتے ہو۔

ایلم نے بانس کا وہ خول لے لیا جس کے اندر لپشیم نے اپنا پیغام رکھنا پشت کی طرف رکھی زنبیل اس نے اٹھائی بانس کا خول اس میں ڈالا زنبیل کو اس نے اپنے کندھے پر ڈال لیا اس دوران سموقان بھی حرکت میں آیا نشست کے قریب ہی اس کی زنبیل پڑی ہوئی تھی وہ اس نے اپنے کندھے پر لٹکائی اور اٹھ کھڑا ہوا ایلم لپشیم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے سموقان آگے بڑھا لپشیم سے گلے ملا علیحدہ ہوا تو لپشیم نے شفقت آمیز انداز میں ایلم کے سر پر ہاتھ پھیرا ایک بار پھر ان دونوں کو مخاطب کیا۔

میرے بچو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایلم میری بیٹی میں تم چکا ہوں کہ تم اس وقت تک سموقان سے شادی نہیں کر سکتی نہ اس کا قرب حاصل کر سکتی ہو جب تک انوکھا سحر تم پر سے زائل نہیں ہو جاتا میرے خیال میں یہ بات خود بھی سموقان پر واضح کر دی ہوگی جواب میں ایلم نے اثبات میں سر ملادیا تھا۔

اب تم دونوں رخصت ہو جاؤ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں رخصت ہونے سے پہلے ایک بار پھر میں تم سے کہوں گا کہ جب بھی تم پر کوئی افتاد پڑے اپنی مدد کے لئے صرف اپنے خداوند قدوس کو پکارنا اب تم یہاں سے کوچ کر سکتے ہو اپنی حرکت کو حرکت میں لاؤ سیدھے ان علاقوں کا رخ کرو جہاں گگامش نے لشکر اپنی قوتوں کو حرکت میں لاؤ سیدھے ان علاقوں کا رخ کرو جہاں گگامش نے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا ہے۔ دونوں نے لپشیم کی تجویز سے اتفاق کیا، پھر سموقان نے یہی طرف دیکھا۔

ایلم اپنا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور دونوں اکٹھے سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور یہاں سے کوچ کریں اس موقع پر لپشیم ہی نہیں ایلم کے چہرے پر بھی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ سموقان کے ہاتھ میں لیا اس کے ساتھ ہی جب سموقان نے اسے مخصوص اشارہ کیا تو دونوں نے اپنا ایک ایک ہاتھ فضاء میں بلند کیا اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دوسرے ہی لمحے وہ دھوئیں کی طرح فضاؤں میں تحلیل ہوتے ہوئے لپشیم کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ایلم دونوں شمالی لبنان کی ان سرحدوں پر نمودار ہوئے جہاں گگامش، لوگل باندہ اور رانکدو نے اپنے لشکریوں کے ساتھ پڑاؤ کیا تھا دونوں گگامش کے خیمے کے باہر نمودار ہوئے تھے خیمے کے اندر اس وقت گگامش، رانکدو اور لوگل باندہ باہم گفتگو کر رہے تھے۔ سموقان اور ایلم جب مسکراتے ہوئے خیمے میں داخل ہوئے تو ایلم کو دیکھتے ہی اس کا باپ لوگل باندہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھا اپنی بیٹی ایلم کو اس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور اس کی پیشانی اس کا سر جو ماٹھ پر ہاتھ ساتھ لپٹا ہے ایلم کو لوگل باندہ اس نشست کے قریب لے گیا جہاں وہ خود بیٹھا ہوا تھا ایک نشست پر اس نے ایلم کو بٹھا دیا دوسری پر وہ خود بیٹھا۔ اتنی دیر تک سموقان، گگامش اور رانکدو سے مصافحہ کر چکا تھا بعد میں اس نے لوگل باندہ سے بھی مصافحہ کیا پھر رانکدو اور گگامش کے درمیان خالی نشست پر بیٹھ گیا۔

اس موقع پر گگامش نے ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

ایلم میری بہن میں تمہیں یہاں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں میری بہن میں سمجھوں کہ بزرگ پشیم نے تمہیں ان تمام سری قوتوں سے آراستہ کر دیا ہے قوتوں سے سموتان مسخ ہے جو اب میں ایلم کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ ہوئی تھی جو اب میں کچھ کہنے کی بجائے اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات تھا اس کے اس رد عمل پر گگامش کے چہرے پر گہری مسکراہٹ کھیل گئی تھی لوگل بانده کی بھی خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی قبل اس کے کہ گگامش یا لوگل میں سے کوئی اپنے رد عمل کا اظہار کرتا ایلم نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے مخاطب کیا۔

یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے دم لینے کو لوگل بانده کا اس نام انہوں نے مجھے ایک پیغام دیا ہے اس پیغام میں کیا لکھا ہے میں نے پڑھا ہے اسموتان اس تحریر سے آگاہ ہے۔ بانس کے ایک خول میں بند وہ پیغام میں آپ کو ہوں پہلے اسے پڑھیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کے نام بزرگ پشیم نے کیا لکھا ہے۔ پھر ایلم نے اپنے کندھے پر لٹکتی چڑے کی زنبیل میں ہاتھ ڈال کر باپ

وہ خول نکالا پھر اس نے اس کے اندر سے ایک کپڑا نکالا جس پر پیغام لکھا ہوا تھا اس نے اپنے باپ کو دے دیا تھا لوگل بانده نے وہ کپڑا کھولا اور اس پر لکھی تحریر لگا۔ قریب ہی بیٹھے گگامش نے بھی اپنی نگاہیں اس تحریر پر جمادی تھیں۔

لوگل بانده اور گگامش دونوں اس تحریر کو پڑھتے رہے اور گگامش مسکراتے ہوئے دونوں ہی کبھی سموتان کبھی ایلم کی طرف دیکھ لیتے تھے ان کی حرکات نے سموتان اور ایلم دونوں کو ایک طرح سے جستجو میں مبتلا کر کے رکھا اس لئے کہ دونوں ابھی تک خط کے نفس مضمون سے آگاہ نہیں تھے۔

خط پڑھنے کے بعد لوگل بانده نے اسے گگامش کی طرف بڑھایا اور میرے عزیزا سے پڑھو۔

گگامش مسکراتے ہوئے کہنے لگا لوگل بانده میں اس تحریر کو پڑھ کر اور اسے پڑھنے کے بعد مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا لوگل بانده نے گگامش کی اس بات کا جواب نہ دیا تھوڑی دیر تک

بہن سے انداز میں اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی بیٹی ایلم سے گفتگو کرتا رہا۔ ایلم منہ سے کہہ رہی تھی بس کبھی کبھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیتی تھی کچھ دیر بعد اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے بعد اس نے اسے مخاطب کیا اسموتان میرے بیٹے میں ایلم کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں تم دونوں اس خط کے نفس مضمون سے آگاہ ہو بہر حال بزرگ پشیم نے ایک طرح سے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اپنے تم دونوں کی محبت کا انکشاف مجھ پر کیا ہے۔

صحن و خوبصورت ایلم کی حالت عیب و غریب ہو چکی تھی وہ تھوڑی تھوڑی لپکتی نگاہوں سے اپنے سامنے بیٹھے سموتان کی طرف دیکھ لیتی تھی اس موقع پر اس کے خوبصورت چہرے پر حسن کے نعمات کی زریں امواج، رنگین آنچلوں کے شبنمی پھولوں اور صبح نور کی بشارتوں جیسی کیفیت چھائی رہی تھی تھوڑی دیر رکنے کے بعد لوگل بانده پھر بول پڑا۔

سموتان اور ایلم مجھے تم دونوں کی محبت کے انکشاف پر اتہاد و رجا کی خوشی اور اطمینان ہوا ہے میری دعا ہے کہ تم دونوں ایک ساتھ زندگی کے صحرا میں غلامیوں کے مراحل میں منزلوں کی جستجو میں خوش اور پائندہ رہو میری دعا ہے کہ تمہاری محبت کے سوتے سدا چھوٹتے رہیں تمہاری محبت پائیندہ خیالات اور جمال سحر کی شاداب رہے تمہاری چاہت ستاروں کی بلندیوں کی سوچوں کی طرح رفعت اختیار کرتی رہے میرے بچو میری دعا ہے کہ تم دونوں وقت کی گود میں عروس حیات کی طرح شاداب صبا کے لطیف جھونکوں جیسے خوشکن اور چھپھاتی سحر کے نور کی طرح مطمئن و پرمکون رہو۔

سموتان میرے بیٹے اس سلسلے میں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں اپنی بیٹی ایلم سے گفتگو کر چکا ہوں یہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تمہارے ساتھ اپنی محبت کا اقرار کر رہی ہے ایلم کا یہ اقرار میرے لئے خوشکن ہے اس لئے کہ تم دونوں ارایش اور کائنات میں نکلنے والے ہو اگر دونوں ایک دوسرے سے اجنبی رہتے ہوئے اپنے کام

کی ابتداء کرتے تو تمہارے کام میں کوئی ضبط اور ربط نہ رہتا تمہاری راہیں دوسرے سے جدا ہی رہتیں اب جب کہ تم دونوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے لئے وقف کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں جس مہم پر تم روانہ ہونے والے ہو اس میں بہترین کارکردگی کا اظہار کر سکو گے الیم میری بیٹی جہاں ضرورت کے وقت تمہاری بہترین حفاظت کر سکے گا وہاں اگر کوئی ایسا موقع آیا تو تم بھی اس کے کام لگی اس طرح تم دونوں دو چاہنے والوں کی طرح ایک دوسرے سے جاں نثاری کے دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی منزل کو پالینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔
بزرگ پشیم نے اپنے اس خط میں اس بات کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ اب تک الیم سے سحر کا اثر ختم نہیں ہوتا اس وقت تک تم دونوں شادی کر کے ایک دوسرے کا قرب حاصل نہیں کر سکتے اگر تم ایسا کرو گے تو جو سحر اس وقت الیم پر اس کا اثر سموقان تم پر بھی وارد ہو جائے گا لہذا میں پشیم کی طرح تم دونوں کو مجبور کرتا ہوں کہ تم ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے ہو ایک دوسرے کا ہاتھ اپنی منزل کی طرف رواں ہو سکتے ہو پر میرے بچو تم دونوں اس وقت تک شادی نہ کرنا اس وقت تک ایک دوسرے کا قرب حاصل مت کرنا جب تک تم دونوں اپنے اور اراتا کو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اس سحر سے نجات نہیں حاصل کر لیتے جو اب ایش اور اراتا پر ہو چکا ہے سموقان میرے بیٹے مجھے امید ہے کہ تم پشیم اور میری تجویز سے اتفاق کرو گے۔

میرے بھائی میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اور مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز سے تم اتفاق کرو گے میں اور الیم آج شب ہی یہاں قیام کریں گے میں چاہتا ہوں اگلے روز ہم اپنے کام کی ابتداء کریں۔ گلگامش تم اور اراتا دونوں اپنے مرکزی شہر ایک کی طرف روانہ ہو جانا۔ لوگل باندہ اپنے لشکر کے ساتھ بعلبک کی طرف چلا آئے گا جب کہ میں اور الیم دونوں کل سے اپنی مہم پر روانہ ہوں گے ہمیں اس مہم کی ابتداء کیے اور کہاں سے کرنی ہے یہ میں اور الیم علیحدہ بیٹھ کر طے کریں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں مل کر اس مہم کی ابتداء بہتر انداز میں کر سکیں گے۔
سموقان جب خاموش ہوا تب گلگامش بول اٹھا۔

مجھے تمہاری اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق ہے آنے والی صبح کو میں اور اراتا اپنے لشکریوں کو لے کر ایک کی طرف روانہ ہو جائیں گے لوگل باندہ بعلبک کی طرف کوچ کر جائے گا اور تم دونوں اپنی مہم کی طرف نکل جانا اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب میں اپنے خیمے میں جاتا ہوں سموقان کے کھڑا ہونے کے ساتھ ہی الیم بھی کھڑی ہو گئی اور اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اے میرے باپ آپ مجھے سموقان کے ساتھ رہنے کی اجازت دے چکے ہیں لہذا میرا قیام اب سموقان کے ساتھ ہی ہوگا۔

لوگل باندہ نے جواب میں مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا دی تھی لہذا سموقان اور الیم دونوں اس خیمے سے نکل گئے تھے۔

کی ابتداء کرتے تو تمہارے کام میں کوئی ضبط اور ربط نہ رہتا تمہاری راہیں دوسرے سے جدا ہی رہتیں اب جب کہ تم دونوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے لئے وقف کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں جس مہم پر تم روانہ ہونے والے ہو اس میں بہترین کارکردگی کا اظہار کر سکو گے الیم میری بیٹی جہاں ضرورت کے وقت تمہاری بہترین حفاظت کر سکے گا وہاں اگر کوئی ایسا موقع آیا تو تم بھی اس کے کام لگی اس طرح تم دونوں دو چاہنے والوں کی طرح ایک دوسرے سے جاں نثاری کے دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی منزل کو پالینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔
بزرگ پشیم نے اپنے اس خط میں اس بات کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ اب تک الیم سے سحر کا اثر ختم نہیں ہوتا اس وقت تک تم دونوں شادی کر کے ایک دوسرے کا قرب حاصل نہیں کر سکتے اگر تم ایسا کرو گے تو جو سحر اس وقت الیم پر اس کا اثر سموقان تم پر بھی وارد ہو جائے گا لہذا میں پشیم کی طرح تم دونوں کو مجبور کرتا ہوں کہ تم ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے ہو ایک دوسرے کا ہاتھ اپنی منزل کی طرف رواں ہو سکتے ہو پر میرے بچو تم دونوں اس وقت تک شادی نہ کرنا اس وقت تک ایک دوسرے کا قرب حاصل مت کرنا جب تک تم دونوں اپنے اور اراتا کو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اس سحر سے نجات نہیں حاصل کر لیتے جو اب ایش اور اراتا پر ہو چکا ہے سموقان میرے بیٹے مجھے امید ہے کہ تم پشیم اور میری تجویز سے اتفاق کرو گے۔

لوگل باندہ جب خاموش ہوا تب سموقان نے ایک گہری نگاہ الیم پر اس موقع پر الیم کی نگاہیں تھم گئی تھیں سموقان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔
لوگل باندہ میرے محترم آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میرے الیم کے درمیان یہ معاہدہ طے پا چکا ہے کہ ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے اس وقت تک نہ ایک دوسرے سے شادی کریں گے نہ ایک دوسرے کا قرب حاصل کریں۔
جب تک اس سحر سے نجات حاصل نہیں کر لیتے ہم دونوں میں یہ بھی طے پا چکا ہے کہ ہم اپنی منزل نہیں پالینے اس وقت تک اکٹھے رہیں گے۔
سموقان خاموش ہو گیا لوگل باندہ اس کے ان الفاظ سے تھوڑی دیر

سموqان جب اپنے خیمے کے قریب آیا تو باہر کھڑے محافظ کو اس نے اندر ایک اضافی بستر لگانے کا حکم دیا سموqان کا حکم سنتے ہی وہ مسلح جوان حرکت کر آیا اور وقت ضائع کئے بغیر اس نے خیمے کے اندر دوسرا بستر بھی لگا دیا تھا پھر ایلیم کو سموqان خیمے میں داخل ہوا کندھے پر لٹکائی ہوئی زنبیل اس نے خیمے کی چھت کے باہر سے لٹکادی تھی ایلیم نے بھی ایسا ہی کیا پھر ایک بستر پر سموqان اور دوسرے پر ایلیم گئی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے سموqان نے گفتگو کیا۔

سموqان کی اس گفتگو سے ایلیم تھوڑی دیر تک مسکراتی رہی۔ اس کی نظروں میں دور دور تک پیار اور محبت ہی محبت تھی پھر اس نے سموqان کو مخاطب کیا۔ مجھے آپ سے کچھ نہیں کہنا میں آپ کی تجویز سے پوری طرح اتفاق کرتی ہوں۔ اس میں کوئی تبدیلی چاہتی ہوں اب آپ بتائیں آپ مجھ سے مزید کیا چاہتے ہیں اب میں سموqان نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلیم میں تمہارا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم میری تجویز سے اتفاق کر رہی ہو۔ حال اگر ایسا ہے تو پھر آؤ اپنے اپنے بستر میں گھس کر آرام کریں کہ صبح سب نے جان سے کوچ کرنا ہے ایلیم نے سموqان کی طرف دیکھا اور پھر دونوں چپ چاپ اپنے بستر میں دبک گئے تھے۔ اگلے روز گگامش اور رائنکو واریک کی طرف، لوگل باندہ تک، جب کہ سموqان اور ایلیم ساحر انوکے مسکن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سموqان جب اپنے خیمے کے قریب آیا تو باہر کھڑے محافظ کو اس نے اندر ایک اضافی بستر لگانے کا حکم دیا سموqان کا حکم سنتے ہی وہ مسلح جوان حرکت کر آیا اور وقت ضائع کئے بغیر اس نے خیمے کے اندر دوسرا بستر بھی لگا دیا تھا پھر ایلیم کو سموqان خیمے میں داخل ہوا کندھے پر لٹکائی ہوئی زنبیل اس نے خیمے کی چھت کے باہر سے لٹکادی تھی ایلیم نے بھی ایسا ہی کیا پھر ایک بستر پر سموqان اور دوسرے پر ایلیم گئی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے سموqان نے گفتگو کیا۔

ایلیم اپنی مہم کا آغاز کرنے کے لئے میرے ذہن میں جو کچھ ہے وہ تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں اگر تمہارے پاس اس سے بہتر کوئی تجویز ہو تو پیش کر اگر تم میری تجویز سے اتفاق کرو تو اس پر پھر عمل کیا جائے گا جواب میں ایلیم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں اپنی گردن ہلادی تھی جس پر سموqان پھر بول پڑا۔

ایلیم آنے والی صبح کو گگامش اور رائنکو واریک کی طرف چلے جائیں گے تمہارا باپ بعلبک کی طرف کوچ کر جائے گا میں اور تم دونوں اپنی مہم کا آغاز کریں گے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہم بھی یہاں سے کوچ کریں گے اور نوبت کو ہستانی سلسلے کے اوپر ساحر انوکا مسکن ہے اس سے چند میل شمال میں ایک سرسبز ہے دونوں اس سرسبز میں قیام کریں گے پورا دن اس سرسبز میں گزاریں گے جب رات ہوگی اور چاروں طرف تاریکیاں چھا جائیں گی تب ہم اپنے کام کی ابتداء کریں گے سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہم انوکے مسکن میں داخل ہوں گے لیکن باہر رکھنا انوکے بہت بڑا ساحر ہے اگر ہم اپنی سری قوتوں کو بھی حرکت میں لاتے ہوئے اس کے مسکن میں داخل ہوتے ہیں تو میرا اندازہ ہے کہ اس کو ہمارے اس داخلے کا اطلاع ہو جائے گی لہذا اب ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔

فی الوقت ہمارے سامنے جو پہلی مہم درپیش ہے وہ یہ کہ انوکے مسکن سے ہم کسی ایسے شخص کو اٹھانے کی کوشش کریں گے جسے ہم اپنے ساتھ سرسبز لے جائیں اور وہاں اس سے پوچھ گچھ کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ انوکے ایش اور اراتا دونوں کو کہاں رکھا ہوا ہے اس سے ہم دوسری بات یہ پوچھیں گے۔

جسے بھائی اور اراتا پر کیا ہوا ہے اس سحر کا بھید جاننے کے بعد ہی میں تم تینوں کو
تا عرس نجات دلانے میں کامیاب ہو سکوں گا۔

پہر حال اس وقت ہم دونوں کے سامنے جو اہم اور پہلا کام ہے کہ ابھی
نوبی در تک ہم یہاں سے ساحر انو کے مسکن کی طرف کوچ کریں گے اور کسی ایسے
شخص پر ہاتھ ڈالیں گے جو ہمیں یہ بتا سکے کہ ساحر انو نے ایش اور اراتا کو کہاں رکھا ہوا
ہے اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے جو حالات ہمارے سامنے آئیں گے اس کے مطابق میں
در غم مل کر فیصلہ کرتے رہیں گے کیا تمہیں میری اس تجویز سے اتفاق ہے۔

ایلم تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر کھڑی مسکراتی رہی ساتھ ہی ساتھ بڑے
ذمہ دار انداز میں وہ سموقان کی طرف دیکھتی رہی پھر سموقان کو اس کی انتہائی شیریں اور
ذمہ دار آواز سنائی دی۔

سموقان تمہاری کسی اور تجویز سے اتفاق نہ کرنے کا سوال ہی پیدا
ہو گیا ہوتا۔ سموقان تمہارا فیصلہ مجھ ایلم کے لئے آخری ہے جو تم کہو گے میں ویسا ہی
کون گی اس لئے کہ میں جانتی ہوں کہ تمہارے فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہی ہم
کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اب بتاؤ ہم نے اگلا قدم کیا اٹھانا ہے۔

ایلم کا جواب سن کر سموقان کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کی لہریں
کھڑکی تھیں تھوڑی دیر تک وہ بڑے غور سے ایلم کی طرف دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔

ایلم اگر تم میری تجویز سے اتفاق کرتی ہو تو پھر آؤ حکمت میں آئیں اور
ساحر انو کے مسکن کا رخ کریں جو اب میں ایلم بھی مسکراتی تھی پھر دونوں نے
انگلیوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا ایلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے سموقان کا ایک
نوکریں اپنے ہاتھ میں لیا اس کے بعد ایک ایک ہاتھ دونوں نے فضاؤں میں بلند کیا سری
نوکریں کو وہ حرکت میں لائے اس کے بعد وہ دھواں دھواں سا ہو کر فضاؤں میں تحلیل
ہو گئے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ایلم دونوں ساحر انو کے مسکن کے
ایلم کی طرف سے ہنودار ہوئے تھے اس وقت گہری ہو چکی تھی لوگ اپنے اپنے
مسکنوں میں آرام کرنے کے لئے چلے گئے تھے کہ ہستانی سلسلے کے اوپر نمودار ہونے کے

سموقان اور ایلم نے ساحر انو کے مسکن سے لگ بھگ دس میل کے پائے
پر اسی سرانے میں قیام کیا جہاں اس سے پہلے بھی ایک بار سموقان اور ایلم قیام کر
تھے۔ اپنے لئے کمرہ حاصل کرنے کے بعد دونوں اس کمرے میں دن بھر آرام کرنے
تھے جب سورج غروب ہو گیا اور ایلم انسانی صورت میں آئی تب سموقان اور
دونوں سرانے کے کمرے سے نکل کر بھٹیاری خانے کی طرف آئے سپت بھر کے دونوں
کھانا کھایا اس کے بعد سرانے کے اندر انہوں نے جو کمرہ حاصل کیا تھا اس میں آئے
سموقان نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم اشام ڈھل گئی ہے رات اب گہری ہونا شروع ہو گئی ہے میرے
میں ہم دونوں کو اب یہاں سے ساحر انو کے مسکن کی طرف کوچ کرنا چاہئے
عمل اس وقت یہ ہے کہ ساحر انو کے مسکن میں داخل ہونے کے بعد ہم ساحر
کسی ذمہ دار کارکن پر ہاتھ ڈالیں گے جو تمہارے بھائی ایش اور اس کی منسوب
قید خانے کے محل وقوع سے واقف ہوتا کہ ان دونوں کی مدد کرتے ہوئے ان کی
کامیابی حاصل کریں۔

میرے سامنے اس وقت سب سے اہم کام ایش اور اراتا کی رہائی ہے
میں دونوں کو رہا کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو اس کے بعد میں ساحر انو کے
ایسے سرکردہ کارکن کی تلاش میں لنگوں گا جو اس سحر کے بھید سے واقف ہو

بہن ہیں ہوتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اور پہرہ دینے والوں میں سے ایک کو اپنی گرفت کرتے ہوئے یہاں لاتے ہیں اور اس سے کچھ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایلم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا دونوں پھر چٹان سے نکلے جگہ کر چلتے ہوئے درختوں، چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے وہ اس عمارت کے قریب گئے جس کے ارد گرد کچھ پہرے دار چوکنے اور مستعد تھے عمارت کے بالکل قریب جا کر ایک ایلم سموقان رک گیا اس نے ایلم سے سرگوشی کی۔

ایلم تم نے دیکھا اس وقت اس عمارت پر دو مسلح جوان پہرہ دے رہے ہیں باقی ساتھی کہیں سو رہے ہوں گے اگر ہم ان میں سے ایک کو پکڑ کر اپنی گرفت میں لے کر مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسرے کو پکڑنے کا بھی خطرہ ہے غائب ہونے کی خبر ہو جائے گی اس لئے کہ تم دیکھتی ہو دونوں مسلح جوان عمارت کے آخری کونوں پر جانے کے بعد مڑتے ہیں اور وسطی حصے میں آکر ملنے کے بعد پھر ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں جاتے ہیں اس طرح ایک پر ہاتھ ڈالنا اور دوسرے خطرے کا باعث بن سکتا ہے میں چاہتا ہوں کہ دونوں پر اپنی گرفت کریں اور اس کے بعد اس سے معلومات حاصل کریں۔

ایلم ایسا کرنے کے لئے ہمیں عمارت کے آخری کونے کی طرف جانا ہو گا۔ ایک پر قابو پاتے ہیں اس کے بعد دوسرے سے پٹنیں گے ایلم نے اثبات میں جواب دیا تو سموقان حرکت میں آیا اور اس کے بعد وہ نیچے جھکتے ہوئے کہیں رہ سکتے ہیں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس عمارت کے دائیں کونے کی طرف بڑھے تھے۔

عمارت کے آخری سرے پر جا کر سموقان اور ایلم دونوں ایک ستون کی طرف سے گزرتے ہوئے تھے ایک پہرے دار چکر لگاتا ہوا جب اس کونے میں پہنچا تو پہرے دار کے اوپس جانے لگا پشت کی جانب سے سموقان اس پر وارد ہوا اس نے ایک پہرے دار کے منہ پر رکھا دوسرا ہاتھ اس کی بغل کے نیچے ڈالتے ہوئے اس نے اس پر ہاتھ لگایا تھا وہ پہرے دار بڑا ترپا بڑی جدوجہد کی لیکن اس کی حالت ایسے ہی تھی جیسے کوئی بے بس میمنا کسی طاقتور اور بے رحم قصابی کی گرفت میں آ گیا ہو۔

بعد سموقان ایک چٹان کی اوٹ میں ہوا پھر اس نے ایلم سے سرگوشی کی۔

ایلم وہ سامنے عمارت کی طرف دیکھو وہاں کچھ لوگ پہرہ دے رہے ہیں میرے خیال میں اس عمارت کے اندر انوکھے مسکن کی خوراک یا ہتھیاروں کے قبضے ہوں گے تم اسی چٹان کی اوٹ میں بیٹھی رہو جس میں اس وقت ہم دونوں کھڑے ہیں آگے جاتا ہوں اور پہرہ دینے والوں میں سے کسی ایک کو اپنی گرفت میں کرنے کے بعد اسے یہاں لاتا ہوں اور اس سے مناسب معلومات حاصل کرنے کے بعد پھر تم قدم اٹھائیں گے۔

سموقان جب اپنی بات مکمل کر چکا تب سرگوشی کے انداز میں بول پڑی۔

سموقان میں آپ کی اس تجویز سے قطعی اتفاق نہیں کرتی نہ میں آپ کی اکیلا جانے دوں گی نہ ہی میں یہاں بیٹھ کر اذیت ناک لمحوں میں آپ کا انتظار کر سکتی ہوں۔ پھر آپ یہ بھی سوچیں کہ آپ کے جانے کے بعد اگر انوکھے گمشدے ہم پر حملہ آور ہوں تو جس طرح انہوں نے میرے بھائی اور اس کی منسوبہ کو ہم دونوں سے غائب غائب کر دیا تھا اگر وہ میرا ان جیسا حشر نہیں کر سکتے تو کم از کم مجھے نقصان تو پہنچائیں گے۔ لہذا میں کسی بھی صورت میں آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔

اس کے علاوہ آپ کا اکیلے جانا میرے لئے باعث اذیت ہو گا میں آپ کے ساتھ رہوں گی اگر کوئی ایسا موقع آتا ہے تو آپ کی مدد بھی کر سکتی ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ ہی کی طرح میں بھی سری قوتوں سے لیس ہوں لہذا ہم دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ نہیں رہنا چاہئے لکھتے رہتے ہوئے ہمیں اپنی اپنی طاقت قوت کو مرکوز کرتے ہوئے دشمن کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے لہذا میں یہاں اپنی اوٹ میں اکیلی نہیں بیٹھوں گی اور آپ کے ساتھ جاؤں گی میرے خیال میں آپ اس سلسلے میں کوئی اعتراض بھی نہ ہو گا۔

ایلم کی اس گفتگو سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ سرگوشی کی۔

ایلم میں تمہاری اس گفتگو سے اتفاق کرتا ہوں اب آؤ چٹانوں

اس نے اہلیم سے سرگوشی کی۔
سموقان اس پہرے دار کو لے کر ستون کی اوٹ کی طرف ہوا۔

اہلیم اس کے ہاتھ اس کی پشت پر کس کر باندھ دو مجھے ایک کپڑا لٹکائے ہونے سموقان کو دیا اور سموقان نے وہ کپڑا اس کے منہ پر باندھ دیا تو سموقان نے اہلیم کو مخاطب کیا۔

اہلیم فوراً حرکت میں آئی اپنی زنبیل سے اس نے ایک رسی پکڑ لی اور اس کے ہاتھ اس نے اس کی پشت پر باندھ دئے تھے اپنی زنبیل سے ہی اہلیم نے کپڑا لٹکائے ہونے سموقان کو دیا اور سموقان نے وہ کپڑا اس کے منہ پر باندھ دیا تو سموقان نے اہلیم کو مخاطب کیا۔

اہلیم تم یہیں اس کے پاس کھڑی رہو میں عمارت کے وسطی حصے دوسرے پہرے دار کی طرف جاتا ہوں اس لئے کہ وہ عمارت کے دوسرے گوشے کی طرف جا کر اب مڑ چکا ہو گا اور وسطی حصے کی طرف آنے کا اپنے ساتھی کو نہ ہا پریشان ہو گا اس کی پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اسی کی طرح بے بس کر دو اور ان تم اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے میری طرف آجانا۔

اہلیم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان بڑی تیز چٹانوں کی اوٹ میں ہوتا ہوا اس عمارت کے وسطی حصے کی طرف بڑھا تو وہی دوسرا پہرے دار عمارت کے آخری حصے تک جانے کے بعد مڑا تھا اور وسطی حصے سے رکا تھا وہ اپنے دوسرے ساتھی کے نہ آنے کی وجہ سے کچھ پریشان تھا پھر وہ آواز دے ہوئے اپنے ساتھی کو پکارنے لگا عین اسی لمحہ سموقان اس پر وارد ہوا اور جس طرف نے پہلے پہرے دار کو بے بس کیا تھا اسی طرح اس نے اسے بھی اپنی گرفت میں لے لیا اور اسے اٹھایا اور اس جگہ لے آیا جہاں اہلیم کھڑی تھی پہلے پہرے دار نے اس کی طرح سموقان نے دوسرے پہرے دار کے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دئے اس نے کپڑا لگا دیا پھر اہلیم کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

اہلیم میں ان دونوں کو اٹھاتا ہوں ہمارا رخ اسی چٹان کی طرف جس چٹان کے پاس ہم دونوں سرانے سے نکل کر اس کو ہستانی

اس نے اہلیم سے سرگوشی کی۔
سموقان اس پہرے دار کو لے کر ستون کی اوٹ کی طرف ہوا۔

اہلیم اس کے ہاتھ اس کی پشت پر کس کر باندھ دو مجھے ایک کپڑا لٹکائے ہونے سموقان کو دیا اور سموقان نے وہ کپڑا اس کے منہ پر باندھ دیا تو سموقان نے اہلیم کو مخاطب کیا۔

اہلیم فوراً حرکت میں آئی اپنی زنبیل سے اس نے ایک رسی پکڑ لی اور اس کے ہاتھ اس نے اس کی پشت پر باندھ دئے تھے اپنی زنبیل سے ہی اہلیم نے کپڑا لٹکائے ہونے سموقان کو دیا اور سموقان نے وہ کپڑا اس کے منہ پر باندھ دیا تو سموقان نے اہلیم کو مخاطب کیا۔

اہلیم تم یہیں اس کے پاس کھڑی رہو میں عمارت کے وسطی حصے دوسرے پہرے دار کی طرف جاتا ہوں اس لئے کہ وہ عمارت کے دوسرے گوشے کی طرف جا کر اب مڑ چکا ہو گا اور وسطی حصے کی طرف آنے کا اپنے ساتھی کو نہ ہا پریشان ہو گا اس کی پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اسی کی طرح بے بس کر دو اور ان تم اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے میری طرف آجانا۔

میرے ہاتھوں حرام موت مارے جاؤ گے۔

یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تبدیل کر دیا۔
جہاں تک لوگل باندہ کی بیٹی ایلم کا تعلق ہے تو وہ اس اسیری سے
نہیں حاصل کر چکی ہے لیکن ایلم کا بھائی اریش اور اراتا ابھی تک ساحر انو کی قید میں
ہیں۔ تم بتا سکتے ہو وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں سنو جس طرح میرے پہلے سوال کا
جواب تم نے سچائی پر مبنی رہتے ہوئے دیا ہے ایسے ہی اس سوال کا جواب دینا سموقان
بزرگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کے دوسرے سوال کے جواب میں ان دونوں نے تھوڑی دیر
ایک دوسرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا پھر وہ باہم گفتگو کرتے رہے اس گفتگو
موقان اور ایلم بھی سنتے رہے پھر ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کرتے
نے کہا شروع کیا۔

اجنبی ہم دونوں جانتے ہیں ساحر انو نے ایلم اریش اور اراتا کی زندگی کو
میں تقسیم کیا تھا ایلم ربائی پا چکی ہے جو لڑکی تمہارے ساتھ ہے یہی ایلم ہے
دونوں سے پہچان چکے ہیں جہاں تک اریش اور اراتا کا تعلق ہے تو اس میں کوئی
شک نہیں کہ وہ دونوں ابھی تک ساحر انو کی قید میں ہیں لیکن انو نے ان دونوں کو
میں جمل کام کے مسکن میں نہیں رکھا ہوا۔

اجنبی اگر میں کسی دھوکے اور فریب میں مبتلا نہیں ہوں تو تمہارا نام
جان ہے تمہارا ذکر اکثر و بیشتر ہمارے مسکن میں ہوتا رہتا ہے اور تم اس دنیا کے
مذائق اور انسان ہوجس سے ساحر انو کا دست راست ثور فلک خوف اور خدشات کا
مذائق رہتا ہے اس لئے کہ ایک موقع پر تم ثور فلک ہی نہیں ساحر انو کی بیٹی عشتر
بھی عبرتناک شکست دے چکے ہو اور ہمارے خیال میں اس شکست میں خود ساحر انو
بشمال تھا اس بناء پر اس مسکن میں اکثر و بیشتر تمہارا ذکر ہوتا رہا ہے اجنبی ایک
مذائق چھپانا کیا تم سموقان ہی ہو۔

سموقان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔
دیکھو بات کو ٹالنے کی کوشش مت کرو میں نے جو تم سے سوال کیا
بشمال اس کا جواب دو۔

سموقان کے اس سوال پر تھوڑی دیر تک ان دونوں نے خاموشی
کئے رکھی اس موقع پر سموقان نے ایلم کو مخصوص اشارہ کیا یہ اشارہ ملنے ہی
اپنے خنجر کی نوک پر دباؤ بڑھا دیا تھا ایسا ہی سموقان بھی کر چکا تھا خنجر کی نوک
بڑھتے ہی وہ دونوں بلبلا اٹھے تھے پھر ان میں سے ایک بول پڑا۔

ہمیں ایسی اذیت ناک موت مت مارو تم نے جو سوال کیا ہے
اس کا جواب دیتا ہوں غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا جو حقیقت ہے بیان کروں
لئے کہ میں دیکھتا ہوں تم دونوں عجیب و غریب اور مافوق الفطرت قوتوں کے
ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو ان سر زمینوں میں تم دونوں بھٹکنے تک کی جرأت نہیں کر سکتے
جس سحر کے متعلق تم نے سوال کیا ہے یہ سحر صرف ساحر انو کے
ہے ہاں اس نے اس سحر کو اپنی موت کے بعد اپنی اولاد تک پہنچانے کے لئے اس
کام کی سب سے اونچی چوٹی میں ایک عظیم عمارت کے اندر محفوظ کر رکھا ہے پھر
سحر کو حاصل کرنے کے لئے یا اس سحر کا توڑ تلاش کرنے کے لئے کوئی بھی انسان
حیات اس عمارت میں داخل نہیں ہو سکتا جس عمارت کے اندر اس نے سحر کو رکھا
ہے اگر کوئی اس عمارت کے اندر داخل ہونے کی جرأت کر ہی لیتا ہے تو زندہ نہ
نہیں نکل پاتا۔

اجنبی تم کون ہو میں نہیں جانتا لیکن جو سوال تم نے کیا اس کا
میں نے سچائی پر مبنی رہتے ہوئے دیا ہے مجھے امید ہے کہ میرے اس جواب
مطمئن ہو گئے ہو گے۔

اس جواب پر سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس کے بعد ان
دوسرا سوال کیا۔

اپنے پہلے سوال کے جواب میں میں تمہاری طرف سے
میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ لبنان کے حکمران اتانا نے بعلبک پر حملہ آور ہو کر
بعلبک کو اپنی سلطنت میں شامل کیا بلکہ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی
بیٹے اور اس کے بیٹے کی منسوبہ کو اپنا اسیر بنا کر ان تینوں پر ایسا سحر کیا کہ ان

اس مسکن کا جو سربراہ ہے اس کا نام سنیات ہے۔

تیسرا مسکن جزائر انڈیمان میں ہے جو جنوبی ہند کے مشرق میں واقع ہے۔ یہاں چار جزیرے ہیں ایک شمالی انڈیمان دوسرا وسطی انڈیمان تیسرا جنوبی انڈیمان اور چوتھا چھوٹا انڈیمان ہے جنوبی انڈیمان میں ایک چھوٹا سا شہر ہے نام اس کا ہے یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے اس شہر کے نواح میں پرانے اور قدیم عمارتیں ہیں اس مندر کی عمارت بھی بہت بڑی ہے یہاں بھی ساحر انوکا کا دوست اور رفیق رہتا ہے اور یہ بھی ساحر انوکا کا مسکن ہے جو شخص اس مسکن کا دوست ہے اور وہ ساحر انوکا کا دست راست اور رفیق ہے اس کا نام تیزو ہے۔

وہ جو ان تھوڑی دیر کیلئے رکا عیب سے انداز میں اس نے اپنے ساتھی کی دیکھا تھا اس کے بعد دوبارہ سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم سموقان، ساحر انوکا کے جن بڑے مسکنوں کے متعلق میں جانتا تھا میں نے تمہیں نشانہ ہی کر دی ہے ساحر انوکا سب سے بڑا مسکن اس وقت جبلت میں ہے جہاں اس وقت تم موجود ہو باقی سارے مسکن اس مسکن سے چھوٹے ہیں حالانکہ امید ہے کہ ساحر انوکا نے ایش اور اراتا کو ان تین مسکنوں میں سے ایک میں رکھا ہو گا اور اگر وہ ان تینوں مسکنوں میں نہ ہوں تو پھر ساحر انوکا کے اور کردہ آدمی سے تم معلوم کر سکتے ہو کہ ان دونوں کو کہاں رکھا گیا ہے بس یہ زیادہ کوئی تفصیل میں تمہیں نہ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی جانتا ہوں۔

وہ جو ان جب خاموش ہوا تب سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکائے پھر اس موقع پر اس کے چہرے پر پرسکون تاثرات بھی تھے ہاتھ کے اشارے سے اس نے ایلیم کو اپنے قریب آنے کو کہا ایلیم بالکل سموقان کے پہلو میں آئی پھیٹی سموقان نے اس کے کان میں کھس پھس کر کہا جس کے جواب میں ایلیم کبھی کبھی ہنسنے لگا اور اشارت میں سر ہلا دیتی تھی پھر سموقان کے کہنے پر ایلیم دوبارہ اپنی جگہ پر آئی اس کے بعد دونوں مسلح جوانوں کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

جو تفصیل تم نے مجھے بتائی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وہ تفصیل تم دونوں کے بعد میں رہا کر دیتا تم واپس جا کر پھر اسی عمارت پر پہرہ دینے لگتے جہاں سے

اجنبی تمہارے سوال کا جواب ضرور ملے گا صرف ہم دونوں اطمینان کی خاطر صرف یہ بتا دو کہ کیا تم ہی سموقان ہو جواب میں سموقان مسکراتے ہوئے گردن اشارت میں ہلا دی جس پر ان میں سے ایک پھر بول پڑا۔
سموقان، ساحر انوکا کا صرف ایک ہی مسکن نہیں جو جیل لکام پر تم رہے ہو دنیا کے مختلف خطوں میں ساحر انوکا کے رفیق دوست، دست راست اور اس شاکر دھیلے ہوئے ہیں جو اسی کی طرح بہترین سری اور سحری قوتوں کے مالک ہیں ساحر انوکا، شور فلک اور عشتار کو تمہاری قوتوں تمہاری طاقتوں سے خطرہ محسوس ہو لگا تھا لہذا ایش اور اراتا دونوں کو یہاں سے منتقل کر دیا گیا ہے کہاں منتقل کیا گیا یہ کوئی وثوق سے نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ ان کی منتقلی کے متعلق ساحر انوکا، شور فلک اور عشتار ہی جانتے ہیں تاہم چونکہ تم ہم دونوں پر جبر کر رہے ہو لہذا میں تمہیں اس کے اس مسکن کے علاوہ تین اور بڑے بڑے مسکنوں کی نشانہ ہی کرتا ہوں میرے ایش اور اراتا ان میں سے کسی ایک میں ہو سکتے ہیں۔

ان تینوں مسکنوں کے علاوہ ساحر انوکا کے اور بہت سے چھوٹے مسکن ہیں جہاں اس کے رفیق اس کے عقیدہ مند رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ اپنی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے ساحر انوکا کے پاس بھی آتا جاتا رہتا ہے لیکن زیادہ مسکنوں کے متعلق نہیں جانتا میں صرف تمہیں تین مسکنوں کا پتہ دے ہوں۔

ان میں سے پہلا مسکن تبت کی سرزمین میں قدیم شہر لاسا کے دریاے برہم پتر کے کنارے ہے۔ اس مسکن کے سرکردہ کا نام یان تھا۔ مسکن بہت سی خانقاہوں اور چند بڑے بڑے غاروں پر مشتمل ہے۔

دوسرا بڑا مسکن جنوبی ہند کے دریاے گوداوری کے کنارے انڈیا کے مقام پر ہے یہ ایک عجیب و غریب مندر ہے اسے بھول بھلیوں کا مندر بھی کہتے ہیں اگر کوئی اجنبی ایک بار اکیلا اس مندر میں بھی داخل ہو جائے تو اسے نکلنے کی انتہائی دشواری پیش آئے اس لئے کہ اس مندر کی عمارت جہاں بہت بڑی ہے عجیب و غریب ہے بغیر اہستہ ہستائی کے اس کے اندر سے نکلا تک نہیں جاسکتا۔

منا ہے جو اس نے تم پر تمہارے بھائی اور اراتا پر کر رکھا ہے ہم پر انہوں نے یہ بھی
 شرف کیا ہے کہ یہ سحر اور اس کا توڑ صرف انہی جانتا ہے تاہم اس سحر کو اس نے
 بستان نکام کی سب سے اونچی چوٹی پر ایک طلسم گاہ میں رکھا ہوا ہے اور جو کوئی اس
 گاہ میں داخل ہو وہ بچ کر باہر نہیں نکل سکتا ایلیم اس طلسم گاہ کا بھید تو ہم بعد میں
 نہیں گئے اور میں نے ارادہ کر رکھا ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں اس طلسم گاہ میں داخل
 کر اس کاراز اس کا بھید جاننے کی کوشش ضرور کروں گا تاکہ میں تمہیں، تمہارے
 بی اور اس کی منسوبہ اراتا کو اس سحر سے نجات دلا سکوں جو تم تینوں پر انونے کر رکھا
 ، لیکن یہ کام ہم بعد میں کریں گے۔

سب سے پہلا کام جو ہمارے کرنے کا ہے اور جو اس وقت ہمارے
 منے ہے وہ اریٹش اور اراتا کی تلاش ہے ایلیم مرنے والے محافظوں میں سے ایک ہمیں
 مران کے تین بڑے مسکنوں کی نشاندہی کر چکا ہے جہاں انوکے دوست یا اس کے
 بی اور ارادتمند رہتے ہیں سب سے پہلے ان تینوں مسکنوں میں ہمیں اریٹش اور اراتا
 تلاش کرنا ہو گا میرے خیال میں پہلے ہم دونوں تبت کی سرزمین کا رخ کریں اور وہاں
 یائے برہم پتر کے کنارے لاسا کے قریب جو خانقاہیں اور غار ہیں وہاں ان دونوں کو
 اٹ کریں اگر ہم ان دونوں کو تلاش کرنے اور بازیاب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو
 ان جانوکے ہمارے ایک کام کی تکمیل ہو جائے گی اور اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو پھر
 نوبلی ہند میں دریائے گوداوری کا رخ کریں گے جہاں اندراوتی کے مقام پر بھول
 لیسوں کا مندر ہے وہاں ان دونوں کو تلاش کریں گے اگر وہ ہمیں وہاں بھی نہ ملے تو پھر
 انڈیمان کے شہر بلائ کی طرف ہم جائیں گے مجھے امید ہے کہ ان تینوں مسکنوں
 میں سے ہمیں ہم اریٹش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے
 ایسے خیال میں ہمیں وقت برباد نہیں کرنا چاہئے اس لئے ابھی اور اسی وقت اپنی سری
 قوتوں کو حرکت میں لائیں، تبت کا رخ کریں دریائے برہم پتر کے قریب کسی سرانے
 میں قیام کرنے کے بعد حالات کا جائزہ لیں گے اس کے بعد حرکت میں آئیں گے کیا تم
 میری اس تجویز سے اتفاق کرتی ہو۔

ایلیم کچھ کہنے سے پہلے اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی پھر اس کی آواز سنائی

میں تمہیں اٹھا کے لایا ہوں لیکن ایسا ممکن نہیں اس لئے کہ تم دونوں چونک کر بے
 چلے ہو میرے نام سے بھی واقف اور آگاہ ہو لہذا مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں ہاتھ
 کر سکتا نہ تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں اس لئے کہ واپس جا کر تم سارے حالات انوکے
 گے اور وہ اپنے مختلف مسکن میں میرے اور ایلیم کیلئے دشواریاں کھڑی کر سکتا ہے
 اس سلسلے میں میں نے ایلیم سے بھی صلح مشورہ کیا ہے وہ بھی
 اس تجویز سے اتفاق کرتی ہے یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رک گیا آنکھ کاٹھ
 اشارہ اس نے ایلیم کی طرف کیا جس پر ایلیم فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اپنی زنبیل کے اندر
 اس نے رسی نکال لی تھی سموقان بھی ایسا ہی کر چکا تھا پھر سموقان اور ایلیم ایک دو
 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک ساتھ حرکت میں آئے اور جو رسیاں ان دونوں
 اپنی اپنی زنبیل سے نکالی تھیں ان کی مدد سے ان دونوں محافظوں کا گلا گھونٹ کر
 نے ان دونوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔

ایسا کرنے کے بعد دونوں نے پھر رازدارانہ مشورہ کیا رات کی
 میں انہوں نے دیکھا قریب ہی ایک گڑھا تھا دونوں کی لاشوں کو انہوں نے اس
 میں ڈال کر اوپر مٹی ڈال کر دبا دیا تھا جب وہ اس کام سے فارغ ہوئے تب سموقان
 ایلیم سے سرگوشی کی۔

ایلیم ہمیں کیا کرنا چاہئے یہ ساری تفصیل سرائے میں جا کر
 گے آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور جہاں سے سرائے کا رخ کریں
 سموقان سے اتفاق کیا پھر دونوں ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہوئے پھر
 انہوں نے فضا میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور رات کی تاریکی
 وہ دھویں کی طرح اندھیرے میں غائب ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان، اور ایلیم دونوں سرائے میں اپنے
 نمودار ہوئے دونوں اپنی اپنی مسہری پر بیٹھ گئے اس کے بعد سموقان نے ایلیم کو
 کیا۔

ایلیم تم جانتی ہو جو محافظ ہمارے ہاتھوں مارے گئے ہیں ان کے
 دو طرح کی معلومات حاصل کی ہیں پہلی معلومات ساحر انوکے اس سحر اور

آپ بار بار مجھ سے میرا ارادہ کیوں پوچھتے ہیں میں تو اپنے ارادے
سارے گمان اپنی ساری حسی قوتوں کو آپ کے سپرد کر چکی ہیں میں آپ سے بڑے
کہہ چکی ہوں کہ آپ کا فیصلہ میرے لئے آخری ہے لہذا اٹھیں اور وہاں سے کوچ کر
سموقان مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر رات کی تاریکی
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ اس سرائے سے غائب ہو گئے
ان کا رخ تبت کی طرف تھا۔

کافی رات گئے سموقان اور الیم دونوں تبت کے شہر لاسا سے باہر ایک
سرائے کے صدر دروازے کے باہر نمودار ہوئے پھر وہ سرائے میں داخل ہوئے سرائے کا
نڈا ابھی تک جاگ رہا تھا سرائے کے ایک کونے میں جہاں روشنی ہو رہی تھی وہاں کچھ
لوگ بیٹھے ہوئے تھے سموقان اور الیم دونوں اس طرف گئے وہاں دو آدمی باہم بیٹھے
گفتگو کر رہے تھے سموقان اور الیم ان کے سامنے جا کے کھڑے ہو گئے اس موقع پر
سموقان ان دونوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ان میں سے ایک بول پڑا۔
میرا نام کو انگ ہے اور میں سرائے کا مالک ہوں میرے ساتھ اس
وقت میرا دوست بیٹھا ہوا ہے اس کا نام شویان ہے کہو کیا تم دونوں سرائے میں قیام
کے لئے کمرہ لینے کے خواہشمند ہو۔

اس موقع پر الیم چونکہ سموقان کے پیچھے کھڑی تھی لہذا کو انگ اور
شویان دونوں کی نگاہ ابھی تک اس پر نہ پڑی تھی پھر جس وقت سموقان نے ان دونوں
کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا تب الیم سموقان کے پہلو میں آن کھڑی ہوئی۔ کو انگ اور
شویان دونوں الیم کو دیکھتے ہوئے دنگ رہ گئے شاید وہ دونوں ہی اس کی خوبصورتی،
اس کے جمال، اس کے حسن میں کھو کے رہ گئے تھے اس موقع پر سموقان بول پڑا۔

تمہارا اندازہ درست ہے ہم دونوں تمہاری سرائے میں قیام کرنا چاہتے
ہیں اس کے لئے ہمیں کمرہ چاہئے ہمارا قیام چند دنوں، چند ہفتوں پر بھی مشتمل ہو سکتا

یہ لڑکی کون ہے کیا یہ سرائے کے مالک کی رشتہ دار ہے یا اس نے
سرائے میں قیام کر رکھا ہے۔

آنے والے اس جوان کے اس رویے پر سموقان کا چہرہ غصہ میں تپ کر
نہا ہوا تھا۔ انکھیں قہر مانیوں برسائے لگی تھیں قبل اسکے کہ وہ اس نوجوان کے خلاف
بے در عمل کا اظہار کرتا۔ ایلیم اچانک پٹی اپنی سری قوتوں کو وہ فوراً حرکت میں لائی
یہ ہاتھ ایک نوجوان کی گردن پر دوسرا دوسرے کی گردن پر رکھا پھر ان دو جوانوں کو
بے محسوس ہوا جیسے ان کے پورے جسم میں کسی نے زور دار انداز میں برقی لہریں دوڑا
دیں اور ایک جھٹکے کے ساتھ ایلیم نے ان دونوں کو دور پھینک دیا تھا۔

ایلیم کے اس رد عمل پر جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ
ناہیاں کوانگ اور شویان دونوں ہی دنگ رہ گئے تھے ان کے چہروں پر ہوا سیایاں
نے لگی تھیں وہ غیب سی پریشانی کا شکار تھے اتنی دیر تک ایلیم کی قہر برساتی ہوئی آواز
نہ ہوئی اس نے آنے والے دونوں سواروں کو مخاطب کیا تھا۔

تم دونوں یہاں سے دفع ہو جائے ورنہ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو
لے اگر تم دونوں نے سرائے میں قیام کیا تو صبح تک زندہ نہ رہ سکو گے۔
وہ دونوں سوار ایسے بدحواس ہوئے کہ لپٹے گھوڑوں کی طرف بھاگے
دار ہوئے اور پھر انہیں بھگاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

اتنی دیر تک شویان اٹھا سموقان کے قریب آیا اور بڑی عقیدتمندی اور
اسے مؤدبانہ انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے اسے کہنے لگا۔

ہمارے محترم و معزز و پر وقار مہمان آپ دونوں میرے ساتھ آئیے میں
بپ کو کرہ دکھاتا ہوں۔

سموقان اور ایلیم دونوں داس کے ساتھ ہو لیے تھے سرائے کے ایک
مٹکے سے ایلیم نے شویان نے انہیں ایک بہترین کرہ مہیا کیا سموقان اور ایلیم اس
کرہ میں کھس کر آرام کرنے لگے تھے۔

شویان واپس جب کوانگ کے پاس آیا تو اس نے اسے مخاطب کرتے
ہوئے کہنا شروع کیا۔

ہے۔

سرائے کے مالک کوانگ کی نگاہیں ابھی تک ایلیم کے
پیوست تھیں لگتا تھا وہ اپنے ساتھی شویان کی نسبت زیادہ ہی ایلیم کے حسن سے
تھا سموقان نے جب اسے مخاطب کیا تب وہ چونکا، ایلیم کے چہرے سے اس نے
ہٹائیں پھر سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بول پڑا۔

میرے عزیز، سرائے میں آنے والے مہمان ہمارے لئے بڑے
عزت والے ہوتے ہیں۔ دراصل میں تم دونوں کو دیکھنے میں اس لئے محو ہو گیا
دونوں مجھے دور درازی سرزمینوں کے لگتے ہو۔ تم دونوں کی شکل و شبہت، جا
لباس اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اسی بنا پر
دونوں کو اس قدر انہماک سے دیکھتا رہ گیا۔

سرائے کے مالک کوانگ کے اس جواب پر سموقان کے چہرے
سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ بول پڑا۔

کوانگ جہاں اندازہ درست ہے ہم دونوں واقعی اجنبی سرزمین
رہنے والے ہیں رات بسر کرنے کے لئے ہمیں کرہ چلہنے اور جب ہم دونوں میار
کو یہاں سے کوچ کرنا ہو گا تو اس سے پہلے ہی ہم جہاری ادائیگی کر کے بہار
رخصت ہو جائیں گے۔

سموقان جب خاموش ہوا تو کوانگ نے عجیب سے انداز میں
ساتھی شویان کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کیا۔

ان دونوں محترم مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور جو سب سے
اور بہترین کرہ ہو وہ ان دونوں کو مہیا کرو۔

سرائے کے مالک کوانگ کے کہنے پر شویان اٹھا سموقان، ایلیم کو
وہاں سے جانا ہی چاہتا تھا کہ دو گھڑ سوار سرائے میں داخل ہوئے سرائے کے
کوانگ کے پاس آکر وہ لپٹے لپٹے گھوڑوں سے اترے ان کی نگاہ جب ایلیم پر پڑی تو
لگا جیسا ایلیم کے حسن نے ان دونوں کو سحر زدہ کر دیا مہمان میں سے ایک آگے بڑھا
کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر کوانگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

سوان دونوں کا کوئی چکر ضرور ہے وہ دونوں میاں بیوی نہیں ہیں
 نہ لڑکی کی جسمانی ساخت بتاتی ہے کہ ابھی تک اس نے شادی نہیں کی لیکن
 نہ وہ میں نے سماں دیکھا ہے کہ وہ ناقابل یقین ہے پہلے تو مجھے بھی اپنی آنکھوں پر
 تیار نہیں آیا تھا لیکن جو کچھ میں نے دیکھا اسے تسلیم کرنا پڑا۔

ہو ایوں کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی اپنے بستر سے اٹھی طہارت
 لانے میں گئی منہ ہاتھ دھویا پھر وہ اپنے ساتھی کے پاس آکر بیٹھ گئی جو اس سے پہلے ہی
 اگ چاکھان دونوں نے مل کر کوئی عبادت کی جسے میں نہیں جانتا اس کے بعد جلتے
 دیکھا ہوا میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی ٹلی میں تبدیل ہو گئی اور اپنے ساتھی کی گود
 میں بیٹھ کر اپنا سر گردن اس کی چھاتی سے رگڑنے لگی تھی جب کہ اس کا ساتھی اس کے
 راس کی پیٹھ پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا۔

میں نہیں جانتا اس لڑکی کی کیا حقیقت اور کیا اصلیت ہے وہ ٹلی ہے یا
 کی لیکن میں اسے ہر صورت میں حاصل کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں تمہاری طرف آنے
 سے پہلے میں نے اپنے چار مسلح جوانوں کو تیار کیا ہے اور انہیں میں کہہ آیا ہوں کہ وہ
 ان جوان کے پاس جائیں اور اس سے ٹلی طلب کریں اگر وہ بغیر کسی مزاحمت کے ٹلی
 دے تو میرے پاس لے آئیں اگر وہ نہ دے تو اس کی جان کا تو خاتمہ نہ کریں اسے
 رمار کر ادھ موا کر دیں اور اس سے ٹلی چھین کے میرے پاس لے آئیں بس یوں جانو
 ٹلی کا حصول میں نے اپنا مطمح نظر بنالیا ہے۔

کو اننگ کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ اسی وقت کوئی نیا مسافر
 رائے میں داخل ہوا تھا لہذا دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

دوسری جانب سموقان نے سرائے کے بھٹیاری خانے سے اپنا صبح کا کھانا
 منگوا یا الیم کو اس نے دودھ پلایا خود کھانا کھایا ابھی وہ فارغ ہوا ہی تھا کہ چار مسلح
 جوان اس کے کمرے کے کھلے دروازے پر نمودار ہوئے پھر وہ کچھ کہے بغیر بڑے بے باکانہ
 سے انداز میں کمرے میں داخل ہوئے سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا ان کی اس
 حرکت کو اس نے ناپسند کیا تھا پھر قبیل اس کے کہ وہ ان سے اس گستاخی کی باز پرس
 کرنا ان میں سے ایک سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا۔

میرے عزیز میرے دست میرے رفیق تو نے اس لڑکی کو
 کشش کرنے والے حسن ایسی ساحرانہ خوبصورتی میں نے آج تک نہیں دیکھی
 لڑکی میرے سامنے آئی تو میں اس کے حسن اس کی خوبصورتی اس کی جسمانی
 کھوسا گیا تھا میں اس کے ساتھی کو بھی فراموش کر گیا بلکہ خود اپنی ذات کی
 بھی بھول بیٹھا۔

جواب میں شویان مسکرایا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

کو اننگ میرے عزیز تیرا کہنا درست ہے پر ساتھ ہی ساتھ یہ
 لڑکی عجیب و غریب قوتوں کی مالک ہے جہاں وہ اتہا درجہ کی خوبصورت
 پر کشش ہے وہاں وہ عجیب طرح کی طاقتیں بھی رکھتی ہے۔ تم نے دیکھا کہ
 اپنے دونوں ہاتھوں میں ان دونوں اوباش جوانوں کو اٹھا کر کس طرح دور
 کوئی بچہ کھلونا نہ پسند آنے پر دور پھینک دیتا ہے۔

کو اننگ اپنے دوست شویان کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی
 ان کی سرائے میں ٹھہرا ہوا ایک مسافر ان کے ساتھ اپنا حساب بے باک
 لئے آ گیا لہذا اس کے ساتھ وہ مصروف کار ہو گئے تھے۔

○○○

اگلے روز صبح ہی صبح جس وقت شویان سرائے کے بھٹیاری خانے
 لے رہا تھا ایک سمت سے سرائے کا مالک کو اننگ بھاگا بھاگا آیا شویان کو اس
 کے اشارے سے اپنی طرف آنے کا کہا۔ شویان جب اسکے قریب گیا تو پھولی ہو
 میں کو اننگ نے اسے مخاطب کیا۔

میرے بھائی میں نے ایک عجیب و غریب منظر دیکھا ہے
 صورت میں اس لڑکی کو حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے جس کی خوبصورتی جس
 کی میں نے تعریف کی تھی اور جو اپنے ساتھی کے ساتھ کل ہی ہماری سرائے
 ہوئی ہے۔

اجنبی ہم نہیں جانتے تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کدھر کا اس کے والے ہو تم سے کوئی مزاحمت نہیں کرنا چاہتے بس ہمارا ایک کام کر دو ہم یہ ہیں یہ جو بلی تھوڑی در پھیلے تمہاری گود میں بیٹھ کے دودھ پی رہی تھی وہ بلی ہر حوالے کر دو بس ہمارا تمہارا کوئی تنازعہ، کوئی جھگڑا نہ رہے گا۔

آنے والے کی اس گفتگو پر سموقان کی آنکھیں قبر برسائی تھیں اور کی گستاخی پر پھیلے ہی سچ پا ہو چکا تھا تاہم اس نے جھگڑے اور لڑائی سے بچنے کے لئے سے لہجے میں انہیں مخاطب کیا۔

دیکھو تمہارا میرا کوئی تنازعہ کوئی جھگڑا کوئی لین دین نہیں تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ چاروں جدھر سے آئے ہو ادھر ہی چلے جاؤ ورنہ ممان جانے گا اور اگر معاملہ بڑھا تو تم چاروں کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

سموقان کے اس جواب کو ان چاروں نے ناپسند کیا تھا پھر ان پر ایک جو لپٹے آپ کو کچھ زیادہ ہی بے باک اور نڈر سمجھتا تھا آگے بڑھا اس نے سم بیٹھی ہوئی بلی کو پکڑنا چاہا ابھی وہ جھکا ہی تھا کہ سموقان نے ایک ایسا زوردار اس کی چھاتی پر مارا کہ وہ ہوا میں اچھلتا ہوا دروازے سے باہر جا کر اٹھا۔

سموقان سمجھ گیا کہ معاملہ اب بڑھ جائے گا اور اس کے تین سانگے پر حملہ آور ہوں گے لہذا وہ رکنا نہیں آگے بڑھا اور ان تینوں پر بھی اس نے لاٹ مار گھونسوں کی ایسی بارش کی کہ ان چاروں کو مار مار کر اس نے ادھ موا کر دیا پھر وہ سے باہر نکلا دو کے گریبان لپٹنے دائیں ہاتھ میں دو کے بائیں ہاتھ میں پکڑے اور گھسیٹنا ہوا جب وہاں سے لے جانے لگا تو ایلیم جو اس وقت بلی کی صورت میں چھلانگ لگا کر مسہری سے نیچے اتری اور اس کے کندھے پر بیٹھ گئی۔

سموقان ان چاروں کو گھسیٹتا ہوا سرانے کے مالک کو انگ اور ان دست راست شویان کے پاس آیا اور ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرانے سے رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرانے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرانے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

دے غرہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا بیان دیا تھا۔
کو اٹنگ کی یہ گفتگو سن کر ناظم تھوڑی دیر تک سوچ بچار میں ڈوبا رہا

بعد اس نے پھر سموقان کی طرف دیکھا۔

ابنہی اسرائے کے مالک نے جو کچھ کہا ہے میں نے بھی سنا تم نے بھی
دکاب تم اس کے جواب میں کیا کہتے ہو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ بلی تمہاری ہے
مالک جھوٹا ہے تو ثبوت پیش کرو۔

میرے پاس تو ثبوت ہے کہ یہ بلی میری ہے اس لئے کہ میرے قبضے
سرائے کے مالک سے کہیں کہ اگر یہ بلی اس کی ہے تو پھر یہ ثبوت پیش کرے
اس کے حوالے کر دی جائے۔

ناظم بولنے ہی لگا تھا کہ اس سے پہلے ہی کو اٹنگ بول پڑا۔

بلی میری ہے تب ہی تو میں نے دعویٰ دائر کیا ہے اور اس کے خلاف
نا ہے اب جب کہ میں شکایت کر چکا ہوں تو یہ ثابت کرے کہ اس کی بلی ہے
بت کر دے تو میں دست بردار ہو جاؤں گا۔

سموقان کو شاید کو اٹنگ کی یہ گفتگو اور فیصلہ پسند آیا تھا اس لئے کہ
چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد وہ ناظم کے مزید نزدیک ہوا
مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں بلی کو کندھے سے اتار کر اپنے اور کو اٹنگ کے درمیان رکھتا ہوں
نگ کو یہ موقع دیتا ہوں کہ یہ بلی کو اپنی طرف بلائے اگر بلی اس کی ہوتی تو اس
بلا جائے گی اگر نہ ہوتی تو پھر میں بلی کو اپنی طرف بلاؤں گا اگر میرے کہنے پر
میری طرف نہ آئی تو سمجھ لیں بلی میری بھی نہیں ہے آپ کو حق ہو گا یہ جسے چاہے
سے دیں اور اگر بلی میری طرف آگئی تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ بلی میری ہے اس
کو اٹنگ کے خلاف مناسب کارروائی کرنا آپ کا کام ہو گا کیا آپ کو میری اس
توافق ہے۔

سموقان کی یہ تجویز شاید ناظم کو پسند آئی تھی اس نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

ناظم تھوڑی دیر تک سر سے لے کر پاؤں تک سموقان کا جائزہ لیتا
سموقان کو اس نے مخاطب کیا۔

تم اپنے چہرے اپنے لباس اور حلیے سے ان سرزمینوں میں اجنبی
تم نے جس سرائے میں قیام کر رکھا ہے اس کے مالک کا نام کو اٹنگ ہے اس
تمہارے خلاف یہ نالش پیش کی ہے کہ تم نے اس کی بلی پر قبضہ کر لیا ہے اور
پاس اس نے تمہارے خلاف دعویٰ کیا ہے کہ اسکی بلی کو تم سے واپس دلایا جا۔
تم اس جرم کو تسلیم کرتے ہو۔

سموقان نے پہلے حالات کا جائزہ لیا ناظم کے ایک طرف سرائے کا
کو اٹنگ اور اس کا دوست اور رفیق ثویان کھڑے ہوئے تھے ایک قہر بھری نگاہ سے
نے ان پر ڈالی پھر ناظم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بول پڑا۔

میں نے کوئی جرم کیا ہے اور نہ کسی جرم کو تسلیم کرتا ہوں۔
ناظم بڑے ٹھنڈے مزاج کا انسان لگتا تھا سموقان کا یہ جواب
اس کے چہرے پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا اس کے بعد دوبارہ اس نے دھیے لہجے اور زور
میں سموقان کو مخاطب کیا۔

کیا تمہارے پاس کوئی بلی ہے؟

میں جھوٹ نہیں بولوں گا یقیناً میرے پاس ایک بلی ہے جو
ملکیت ہے سموقان نے اپنی زنبیل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا پھر اس نے زنبیل کا
کھولا اور بلی کی صورت میں ایلیم زنبیل سے نکل کر اس کے شانے پر بیٹھ گئی تھی۔
بلی کو دیکھنے کیے بعد شہر کے ناظم نے سرائے کے مالک کو اٹنگ
طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

کیا یہی بلی ہے؟ جس کے متعلق تمہارا دعویٰ ہے کہ یہ تمہاری ہے
اس شخص نے جس کا نام تم نے سرجون بتایا ہے تمہاری بلی پر قبضہ کر لیا ہے۔
یہی وہ بلی ہے جس کے لئے میں نے آپ کے سامنے نالش پیش کی
اور اس شخص نے زبردستی اس بلی پر قبضہ کر لیا ہے میرا دوست میرا رفیق ثویان
میرے پہلو میں کھڑا ہے اسی سے پوچھ لیں یہ بلی میری ملکیت ہے کو اٹنگ نے

اس کے دعویٰ کو تم نے سب لوگوں کے سامنے جھوٹا ثابت کیا میں نے ہر بات کا حق دیا کہ اس کے لئے سزا تجویز کرو لیکن تم نے کمال فریادگی سے کام لیا۔ معاف کر دیا تمہارا مقدمہ میرے ہاں ختم ہوا اگر تم ان سرزمینوں میں مزید چاہتے ہو، یہاں قیام کے دوران اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے کوئی گزند یا رنج کو شش کرے تو سیدھے میرے پاس آؤ میں مجرم کو ایسی سزادوں گا جو ایک کر رہے گی اب تم جاؤ جا کے آرام کرو اس کے ساتھ ہی ناظم اٹھا اور وہاں رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سموقان جب سرانے میں داخل ہوا تو سیدھا باہر کی طرف گیا جہاں کوانگ اور شویان بیٹھے ہوئے تھے سموقان کو اپنی طرف آ دوںوں کھڑے ہو گئے پھر کوانگ نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے سموقان کو کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سرجون میرے عزیز میرے محترم جو کچھ ہماری طرف سے تمہارے خلاف ہوئی اسے بھول جاؤ میں سمجھتا ہوں تمہارے سلسلے میں ہم سے ہوئی اور اس کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جو میں تمہارے سامنے بیان کر دیتا: تم مجھ سے ناراض ہی کیوں نہ ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تم میری سرانے میں داخل ہوئے تو نام کی لڑکی تمہارے ساتھ تھی وہ ایسی خوبصورت ایسی پر جمال اور پر کشش وقتی طور پر میں اس کے حسن اس کی کشش اس کے جذب اس کے جمال میں گیا تھا میں جھوٹ نہیں بولوں گا جو حقیقت ہے وہ تم سے بیان کر دوں گا تاکہ سکو کہ تمہارے خلاف فریب اور سازش میں کیوں مبتلا ہوا۔

پھر ایسا ہوا کہ آج صبح میں تمہارے کمرے کی طرف گیا کھڑا میں نے دیکھا یوں جانو میں نے دانستہ ایسا کیا کہ اس لڑکی کے حسن نے مجھ کو تھکا گیا اس لڑکی نے اپنے آپ کو تمہاری بیوی ظاہر کیا تھا لیکن اس لڑکی کا جسمانی ساخت بتاتی تھی کہ وہ ابھی غیر شادی شدہ ہے بہر حال میں نے جب سے دیکھا اس وقت لڑکی سو کے اٹھی تھی سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔

ایسا حادثہ دیکھا کہ دنگ رہ گیا اور اس نے مجھے پریشان کر دیا کھڑکی سے میں نے جا کر وہ لڑکی میرے دیکھتے ہی دیکھتے علی میں تبدیل ہو گئی پھر وہ علی تمہاری گود میں بیٹھی اور تم اس کے سر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پیار کرنے لگے اس واقعہ نے مجھے دلچسپی ایک کشمکش میں مبتلا کر دیا اور میرے سازشی ذہن نے یہ ارادہ کر لیا کہ ہر حال میں اس علی کو حاصل کرنا چاہئے بس اسی بناء پر میں نے اپنے چند مسلح انوں کو بھیجا تاکہ وہ تم سے علی چھین لیں جب میں اس میں ناکام ہوا تب میں نے جا ناظم سے شکایت کی لیکن افسوس کہ اس نے بھی مجھے ناکام لوٹایا جو کچھ میں نے کیا

ماہر میں شرمندہ اور نامد ہوں اور تم سے اپنے اس ناروا رویے کی معافی مانگتا ہوں۔ سموقان جو کچھ ہونا تھا ہو چکا مجھ سے غلطی ہوئی میں ایک بار پھر معافی مانگتا ہوں اور تم سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ تمہارا مخلص اور جاں نثار ہوں گا تم میری رائے میں رہو میں ہی نہیں کوئی بھی تمہارے خلاف سازش نہیں کر سکتا اس لئے کہ مجھ جیسا کہ تم کوئی عام انسان نہیں جس طرح تمہاری ساتھی لڑکی غرق عادت توں کی مالک ہے میرے خیال میں تم بھی اس سے کم نہیں ہو تم بھی غرق عادت سان لگتے ہو اور تم نے جو بیک وقت چار آدمیوں کو مار مار کر ادھ مواء کر دیا تو اس سے میں نے یہ بھی اندازہ لگا لیا کہ تم بے پناہ قوتوں کے مالک ہو بہر حال جو ہونا تھا ہو چکا مجھے معاف کر دو۔

سموقان نے جواب میں مسکراتے ہوئے اسے معاف کر دیا پھر کوانگ اور شویان سرانے کے کام میں لگ گئے تھے جب کہ سموقان اپنے کمرے میں داخل ہوا ہاں سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور سرانے سے وہ تبت کے شہر لاسا سے باہر دریائے برہم پتر کے کنارے ساحرانو کے ذیلی مسکن کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سموقان دریائے برہم پتر کے کنارے اس خانقاہ کے قریب نمودار ہوا جس کا زیادہ حصہ کوہستانی غاروں پر مشتمل تھا وہ خانقاہ کے دروازے کے قریب گیا وہاں کچھ محافظ کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک کے پاس وہ رک گیا اور اہتائی عاجزی اور لجاجت میں اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

ایک اہتائی اہم اور ذاتی کام کے سلسلے میں خانقاہ کے سرکردہ یان شی

جس ملاقات کی اجازت دے دی ہے اب اپنے متعلق کچھ تفصیل سے کہو اور ساتھ ہی یہ بھی بتاؤ کہ تم مجھ سے کیوں ملاقات کرنے کے خواہش مند ہو۔

یان شی کے اس سوال پر سموتان فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اسے

طلب کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم جو گفتگو میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں وہ انتہائی رازداری بن رہتے ہوئے کرنا چاہتا ہوں اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کے کمرے کو اندر سے نمبر گا دوں تاکہ جب تک میں آپ سے گفتگو کروں کوئی اور اندر داخل نہ ہو سکے پھر یان شی کے جواب کا انتظار کئے بغیر برق کے کوندے کی طرح سموتان دروازے پر آیا دروازے کو اس نے اندر سے زنجیر لگا دی دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا یان شی نے اس کی اس حرکت کو پہلے تو ناپسند کیا تھا اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات بھی بہرہوتے تھے پھر نہ جانے کیا سوچتے ہوئے وہ دھیمے دھیمے ہلکے ہلکے مسکرا دیا اس کے درہ پھر سموتان کی طرف دیکھنے لگا تھا سموتان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنا

رہا کیا۔

میرا نام سرجون ہے میں مغرب کی اجنبی سرزمینوں کا رہنے والا ہوں رہا کچھ لوگوں کے ساتھ دشمنی ہے میری اچھی خاصی زمین تھی باغات تھے اہل خانہ اور اسے لواتھیں تھے لیکن میری کچھ لوگوں کے ساتھ دشمنی تھی ان دشمنوں نے جہاں سے اہل خانہ کا خاتمہ کر دیا وہاں مجھ سے میرے باغات اور زمینیں بھی چھین لیں وہ نہ طاقت ور اور دراز دست لوگ تھے لہذا میں ان کا کچھ بگاڑ تو نہ سکا لیکن ان کا جو کردہ تھا ایک روز میں نے گھات لگا کر اس کا خاتمہ کر دیا پھر ان سرزمینوں سے بھاگ

جگہ جگہ دھکے کھاتے ہوئے میں ادھر آ نکلا اور یہاں قریب ہی شمال میں ایک سرائے ہے وہاں میں نے قیام کیا وہاں قیام کے دوران مجھے خبر ہوئی کہ دریائے انہر کے کنارے ایک خانقاہ ہے جس کے سربراہ کا نام یان شی ہے اور وہ بے پناہ دانا اور باطنی قوتوں کا مالک ہے۔

میں آپ کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے بھی اپنی سری

سے ملنا چاہتا ہوں تم لوگ میرا پیغام اس تک پہنچا دو پھر جو وہ جواب دے مجھے منہ ہے۔

جس محافظ سے سموتان مخاطب ہوا تھا تھوڑی دیر تک وہ شک و شبہ نگاہ سے سر سے لے کر پاؤں تک سموتان کا جائزہ لیتا رہا سموتان کے چہرے پر اس نے کسی قسم کے شک و شبہ یا گھبراہٹ کے آثار نہیں تھے۔ لہذا وہ محافظ مطمئن ہو کر قریب ہی کھڑے ایک شخص کے ساتھ اس نے رازدارانہ گفتگو کی جس کے بعد وہ غیر خانقاہ کے اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ محافظ واپس آیا سموتان کے سامنے آن رکا خوشدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یان شی نے تمہیں بلایا ہے وہ تم کو شرف ملاقات بخشنا چاہتا ہے میرے ساتھ آؤ۔

سموتان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ چپ چاپ اس محافظ کے ساتھ ہولیا تھا اس سے سموتان کے دائیں اور بائیں دونوں کندھوں پر اپنی ادا الیم کی زنبیل لٹک رہی تھیں۔

خانقاہ میں داخل ہونے کے بعد وہ محافظ ایک دروازے کے سامنے رکھ پہلے دروازے پر دستک دی اندر سے جب اجازت ملنے کی آواز سنائی دی تب اس محافظ نے سموتان کو اشارے سے اندر جانے کے لئے کہا سموتان نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا سامنے ایک نشست پر قدیم چینی شکل و شبہات کا ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا سموتان نے قریب جا کر بڑے اعتقاد اور اراہتمندی سے اسے تعظیم دی جواب میں اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ہاتھ کے اشارے سے سامنے ایک خالی نشست اس نے جب بیٹھنے کے لئے کہا تو سموتان اپنے دونوں کندھوں پر زنبیلوں کو سمیٹا ہوا اس نشست پر بیٹھ گیا تھا پھر یان شی کی آواز اس کمرے میں سنائی دی تھی۔

مجھے میرے محافظ نے بتایا ہے کہ خانقاہ کے صدر دروازے پر ایک اجنبی آیا ہے اور وہ مجھ سے ملاقات کرنے کا خواہشمند ہے میرے محافظ نے نہ مجھے جہاں نام بتایا ہے نہ آنے کا مقصد اور نہ ملاقات کرنے کی وجہ بتائی ہے بہر حال میں نے

اور باطنی قوتوں سے آراستہ کریں تاکہ جن لوگوں نے مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر مظالم کئے ہیں اور جنہوں نے میرے سارے اہل خانہ کا خاتمہ کر دیا ہے میں آپ کی اور سکھائی ہوئی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ان سے انتقام لوں اور اپنے کا اطمینان اپنے ضمیر کی تکلیف کا سامان کروں میرے خیال میں آپ مجھے یابوس کریں گے۔

اس موقع پر بیان شی نے عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھ کر اس کی نگاہوں میں دور دور تک شک شبہ کے جذبات موجزن تھے توڑی درندگی کی ایسی ہی حالت رہی اس کے بعد اس نے بڑی سنجیدگی سے سموقان کی طرف ہونے کہنا شروع کیا۔

جو کچھ تم نے کہا ہے اگر میں اسے تسلیم نہ کروں اور جن سری تم نے ذکر کیا ہے اگر وہ میں تمہیں سکھانے سے انکار کروں تب؟

سموقان نے انتہائی عاجزی انتہائی انکساری سے جواب دیتے ہو۔

شروع کیا۔

ایسی صورت میں میں ایک بار پھر آپ کی منت سماجت کروں

جن مشکلات میں ان دنوں میں دوچار ہوں آپ سے سری علوم حاصل کرنے میں ان مشکلات کو دور کر سکوں۔

یان شی نے پھر کڑوے سے لہجے میں جواب دیا اگر میں پھر بھی

سری علوم سے آراستہ کرنے کی حامی نہ بھروں تب؟

سموقان نے اور زیادہ انکساری اختیار کر لی۔

تب میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہو گا کہ

ہاں سے چلا جاؤں اور ایسے ہی کسی اور در پر دستک دوں جہاں میں ایسی طاقت مستفید ہو سکوں جن سے کام لیتے ہوئے میں اپنے وحشی اور خونخوار دشمنوں سے لے سکوں۔

سموقان کو کہتے کہتے پھر خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ اس کی

اندر ملی کی صورت میں ایلیم کھلانے لگی تھی او وہ باہر آنے کے لئے بے چین تھی

یہ سنا اس لئے کہ باہر سورج غروب ہو رہا تھا شفق پھوٹنے والی تھی لہذا اس نے باطنی قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایلیم کی مدد سے اس کے لئے انتہائی پریشان کن تھی قبل اس کے کہ وہ کسی رد عمل کا اظہار کرتا سموقان فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ایک جھٹکے کے ذریعے اس کی گردن پر رکھا اپنی زنبیل سے اسم اعظم نکال کر اس نے اس سے اپنی کا منہ بند کر دیا اور پھر اس نے یان شی کو مخاطب کیا۔

یان شی نہ میرا نام سرجون ہے نہ میں کسی کے سامنے مظلوم اور بے

ہوں میں سموقان ہوں تم سے بھی زیادہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہوں اس

ت تم اپنی کسی بھی سری قوت کو حرکت میں لاسکتے ہو نہ ہی وہ تمہارے کسی کام آ

تی ہے میں تم سے چند سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے ان کا صحیح جواب نہ دیا تو یاد رکھنا

یہ تلوار حرکت میں آئے گی اور ایسی حرکت میں آئے گی کہ تمہیں سر سے لے کر

ایک خون میں نہلاتی چلی جائے گی لہذا میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ کسی سوال کا

بغلظمت دینا۔

اتنی دیر تک ایلیم بھی سنبھل چکی تھی کہ ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے

اپنی تلوار نکالی جس پر لفظ اللہ لکھا ہوا تھا اور اس تلوار کی نوک اس نے یان شی

کے پیٹ میں چھبوی تھی سموقان یان شی کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا تم جانتے ہو

کہ ایلیم کا بادشاہ اتانا انتہائی ظالم اور جاہل شخص ہے اس نے بعلبک کے بادشاہ لوگل

بازہ کی بیٹی ایلیم کو پسند کیا اور پر مر مٹا اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے بعلبک پر

فوج بھیجا اس کے بھائی اور اس کے بھائی کی منگیتر کو گرفتار کر لیا ایلیم کو شادی پر آمادہ

کرنے کی کوشش کی جب ایلیم نہ مانی تو اس نے اسے طرح طرح کی دھمکیاں دیں اس

کے بعد بھی ناکامی کی صورت میں اس نے انوکھے ذریعے اس کے بھائی ایش اور اس کی

سہیلی اراتا کی زندگیوں کو دو حصوں یعنی انسانی اور حیوانی حصوں میں تقسیم کر کے

کھینچا۔

یان شی میرا نام سموقان ہے خداوند قدوس نے چاہا تو میں تم سے

بھی زیادہ سری قوتوں کا مالک ہوں میرے سامنے جو لڑکی ہے یہ اہلیم کے ہمارے بدترین انسان انو سے نجات دلا چکا ہوں اب میں اس کے بھائی اور منسوبہ کی تلاش میں ہوں بتاؤ کیا وہ دونوں تمہارے مسکن میں موجود ہیں مجھ سے بولنا ورنہ مفت میں میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان نے یان شی کے چہرے پر جو ام اور ہوا تھا وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا یا تاکہ وہ گفتگو کر سکے یان شی نے ہکلاتے ہوئے کہا کیا۔

میں تم دونوں کو پہچان چکا ہوں میں خلیفہ کہتا ہوں کہ اہلیم اور اس کی منگیتیر یہاں نہیں ہیں میں یہ بھی نہیں جانتا کہ انو نے ان دونوں کو رکھا ہوا ہے اس لئے کہ ایسے کام انو بڑی رازداری کے ساتھ کرتا ہے۔

یان شی یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ایک دم سموقان نے اگلا قدم اٹھایا اپنے ہاتھ میں رہنے دی، دونوں ہاتھوں سے اس نے یان شی کا گلابا کر اس کا ہاتھ دیا۔

جس وقت یان شی کا خاتمہ ہو گیا اہلیم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی عیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھنے لگی سموقان نے یان شی کی لاش کو نشست پر بڑے طریقے اور قرینے سے بٹھا دیا جس نشست پر بیٹھا ہوا تھا اور اس بیٹھنے کا انداز ایسے ہی تھا جیسے وہ بیٹھے ہی بیٹھے گہری نیند سو یا ہوا ہے یہ کام کرنے بعد سموقان نے اپنے قریب ہی کھڑی اہلیم کو مخاطب کیا۔

اہلیم یان شی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہ اس مسکن کا سربراہ ہے اور اس کا دست راست ہے میں نے اس کمرے کو اندر سے زنجیر لگا دی تھی میں اب باہر ہوں تم اس کمرے کے دروازے کی اوٹ میں رہنا باہر جو محافظ کھڑے ہیں میں کہتا ہوں انہیں یان شی اپنے کمرے میں بلا رہا ہے وہ میرے سلسلے میں انہیں کوئی سونپنا چاہتا ہے اس لئے کہ جس کام کے لئے میں یان شی کے پاس یہاں آیا تھا میں نے اسے کرنے کی حامی بھری جو نہیں وہ میرے آگے اس کمرے میں داخل ہوں فوراً ان پر تلوار برسانا پشت کی طرف سے میں ان پر حملہ آور ہو جاؤں گا اور ان

سموقان دروازے پر آیا زنجیر کھولی اہلیم فوراً دروازے کے پیچھے گھات لگائی تھی سموقان نے پہلے ہی اپنی تلوار نیام میں کر لی تھی چہرہ خانقاہ کے صدر دروازے پر آیا اور وہاں کھڑے محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں خوش نصیب ہوں کہ یان شی نے میری مدد کی حامی بھری ہے جس کے لئے میں یہاں آیا ہوں اب اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میں سے آدھے یان شی کے پاس جائیں شاید وہ تمہیں کوئی کام سونپنا چاہتا ہے۔

اس پر ان میں سے آدھے چپ چاپ سموقان کے ساتھ ہوئے سموقان ان کے پیچھے چل دیا جو نہیں وہ یان شی کے کمرے میں داخل ہوئے سامنے کی طرف سے اہلیم اور پشت کی جانب سے ایک جھٹکے کے ساتھ تلوار بے نیام کرتا ہوا سموقان ان پر تلوار بڑا دونوں نے لمحوں کے اندر ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

اپنے اس کام کی تکمیل کے بعد سموقان اور اہلیم نے خاموش نکلے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی

نہ اتار دیا تھا اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے خانقاہ کے صدر دروازے پر سارے
بھتیجیوں کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

ایلم اور سموقان دونوں نے پہلے اپنی تلواریں صاف کر کے نیام میں کر
لیں تھیں توڑی در تک ایلم تو صغنی انداز میں سموقان کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ
سموقان کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ سموقان پہلے ہی بول پڑی۔

جہارے انداز جہارے چہرے کے تاثرات سے دکھائی دیتا ہے کہ
ہے حق میں یا میری تعریف میں کچھ کہنا چاہتی ہو بالکل کچھ مت کہنا جو کچھ ہم نے کیا
ہے ہم دونوں کی مشترکہ کارگزاری ہے اور ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے شکر
راہیں اب جو اگلا قدم ہم نے اٹھانا ہے اس کے متعلق سنو۔

ایلم پجاری کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی سموقان نے دوبارہ کہنا شروع
کیا۔

ایلم میرے خیال میں یان شی اور اس کے محافظوں کا خاتمہ کرنے کے
برائے خانقاہ میں مزید محافظ یا ان کا کوئی ساتھی نہیں ہو گا اگر ہو گا بھی تو اکا دکا ہو گا اور
ہماری ہاتھوں مارا جائے گا اب آؤ خانقاہ میں داخل ہو کر پہلے اس کی تلاش لیں
دیکھنا ہے انو نے تمہارے بھائی اور اراتا کو ہمیں رکھا ہو۔

گردن کو اشبات میں ہلاتے ہوئے ایلم نے سموقان سے اتفاق کیا پھر وہ
دونوں خانقاہ میں داخل ہوئے خانقاہ کا ایک ایک کمرہ ایک ایک گوشہ انہوں نے
پہن مارا اب وہاں نہ کوئی محافظ تھا نہ ان دونوں کو وہاں ایش اور اراتا ملے جب
خانقاہ کی پوری تلاش لے لکر باہر نکلے تب سموقان نے پھر ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! یہ معاملہ طے شدہ ہے کہ اس خانقاہ میں تمہارا بھائی اور اس کی
مضبوط نہیں ہے خانقاہ میں کوئی اور محافظ بھی نہیں ہے اگر ہم اس خانقاہ کو ایسے ہی
تہہ کر چکے تو یاد رکھنا سحر انو اپنے کچھ اور گماشتوں کو یہاں مقرر کر دے گا اور اس
خانقاہ کو پھر آباد کرے گا جب کہ میں ایسا نہیں چاہتا اسے یہ بھی خبر ہو جائے گی کہ اس
خانقاہ کو تباہ برباد کرنے والا کون ہے لہذا وہ ایک بار میرے اور تمہارے پیچھے ضرور
ہٹے گا اگر وہ خود نہیں آیا تو اپنے گماشتوں کو ہمارے تعاقب میں ضرور لگائے گا وہ دیکھو

تھی پھر اشاروں ہی اشاروں میں دونوں نے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کر
کے بعد سموقان نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! میں ایک بار پھر خانقاہ کے صدر دروازے کی طرف جاتا ہوں
ذرا فاصلہ رکھ کے میرے پیچھے پیچھے آنا میں ان محافظوں کے سامنے کھڑا ہو جاؤں؟
انہیں لگاؤں گا جو نہی وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں تم ان کی پشت کی جانب سے حملہ آور
اور انہیں نیست و نابود کرتی چلی جانا۔

سموقان کی اس تجویز نے ایلم کو خوش کر کے رکھ دیا تھا پھر اس
جب اشبات میں گردن ہلائی تب سموقان باہر نکلا تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر ایلم بھی اتر
پیچھے پیچھے ہو لی تھی۔

خانقاہ کے صدر دروازے پر آنے کے بعد سموقان نے ایک وہ
تلوار بے نیام کر لی اور وہاں کھڑے محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شیطان کے گماشتو تمہارا یان شی دھوکہ اور فریبی ہے پہلے اس
میرے ساتھ حامی بھری کہ جس کام کے لئے میں یہاں آیا میرا وہ کام کر دے گا
بعد اس نے انکار کر دیا لہذا اس کے انکار کی وجہ سے میں نے اس کی گردن دبا کر
ہلاک کر دیا ہے اب میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہارے جو ساتھی
ساتھ اندر گئے تھے ان کا بھی میں خاتمہ کر چکا ہوں اگر تم میں سے کسی کو شک
اندر جا کے دیکھ لے۔

سموقان کے اس انکشاف پر انہوں نے اپنی تلواریں سوٹ لیں
ایک جھٹکے کے ساتھ سموقان نے بھی اپنی تلوار بے نیام کر لی تھی پھر جس وقت
سموقان پر حملہ آور ہونے کے لئے آگے بڑھے تھے اچانک پشت کی جانب سے ایلم
ہوئی اور ان پر ٹوٹ پڑی تھی ایک جھٹکے کے ساتھ ہی اس نے تین کا خاتمہ کر دیا
در تک سامنے کی طرف سے سموقان بھی حملہ آور ہو چکا تھا۔

پشت کی جانب سے حملہ آور ہونے کی وجہ سے وہ محافظ بولکھائے
اور جس وقت وہ پشت کی طرف دیکھ رہے تھے سامنے کی طرف سے حملہ آور
سموقان نے ان کا خاتمہ کر دیا تھا پشت کی جانب سے ایلم نے کئی اور کو بھی

ایلم میں اس خانقاہ میں پہلے سے سوچ سمجھ کر وقت مقرر کر کے داخل ہوا تھا کہ اس خانقاہ میں داخل ہونے کے بعد تم اپنا انسانی روپ میں آؤ اور اپنے مددگار ثابت ہو۔ یہی وقت میں جراثیم انڈیمان کے جنوبی جزیرے میں استعمال ہونے لگے اور مجھے امید ہے کہ جس طرح ہم دونوں نے مل کر اس مسکن کا خاتمہ کیا ہے، آج ہم دوسرے دو مسکنوں کا بھی خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن انڈیمان کے کنارے ہم آج ہی رات حرکت میں آئیں گے اور وہاں ہمارا طریقہ مختلف ہو گا جو میں تمہیں اندراوتی پہنچ کر بتاؤں گا اب آؤ دونوں اپنی سری حرکت میں لائیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں۔

ایلم نے اپنے چہرے پر خوشگوار اور دل موہ لینے والی مسکراہٹ نہونے اپنا ہاتھ سموقان کے ہاتھ میں دیا پھر دونوں ایک ساتھ اپنی سری قوتوں میں لائے اور دریائے برہم پتر کے کنارے سے دریائے گوداوری کی طرف گئے۔

جہاں تھوڑی دیر پہلے محافظ کھڑے تھے وہاں آگ کا چھوٹا سا آلاؤ جل رہا ہے اور مستفید ہونے لگا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس خانقاہ کو آگ لگا کر خاکستر کر دوں۔ کے لئے یہ صورتحال عبرت خیز ہو۔

ایلم نے مسکراتے ہوئے اشبات میں سر ہلا دیا اس پر سموقان حرکت میں آیا آگ کے جلتے آلاؤ سے اس نے بھڑکتی ہوئی چند لکڑیاں اٹھائیں پھر خانقاہ کے ایسے حصے کو آگ لگائی جو سرکنڈے اور بول سے بنا ہوا تھا دیکھتے ہی خانقاہ کا وہ حصہ آگ پکڑ گیا پھر اس حصے سے آگ نکل کر دوسرے حصے کی طرف ایلر کہ ان دونوں کے دیکھتے ہی دیکھتے خانقاہ خاکستر ہو کر رہ گئی تھی۔

جب خانقاہ جل کر بھسم ہو گئی تب دھیرے دھیرے تمہم نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اب ہمیں کدھر کا رخ کرنا چاہئے دریائے برہم پتر کے کنارے اس خانقاہ کو ہم نے خاکستر کر دیا ہے اب ہمارا ہدف کیا ہو گا۔

سموقان نے کچھ سوچا اور اس کے بعد اس نے ایلم کو مخاطب کیا میرے خیال میں اب انوکے دوسرے مسکن کا رخ کرتے جنوبی ہند میں دریائے گوداوری کے کنارے اندراوتی شہر کے قریب ہے میرے میں جس طرح ساحر انوکے اس مسکن کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے اس طرح اندرا قریب دریائے گوداوری کے کنارے دوسرے مسکن کو بھی ختم کرنے میں کامیاب جائیں گے ایلم آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور دریائے گوداوری کریں۔

ایلم فضاؤں میں تاریکی اب گہری ہو گئی ہے میرے خیال میں الفور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے یہاں سے کوچ کرنا چاہئے پھر گوداوری کے کنارے انوکے دوسرے مسکن سے نمٹنا چاہئے اس کے بعد اندراوتی کی کسی سرانے میں ہی قیام کریں گے اگلے دن بھی میں سرانے ہی میں رہوں گا اور جس وقت میں اس خانقاہ میں داخل ہوا ہوں عین اس وقت ہی انڈیمان کے جنوبی جزیرے کے شہر بلاتر میں انوکے تیسرے مسکن کا رخ کر دوں گا۔

اتنی دیر تک مندر کے اندر سے پانچ اور بجاری بھی وہاں آن کھڑے ہوئے تھے اور وہ بھی سموقان اور ایلم کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہے تھے سموقان اور ایلم ابھی تک دروازے کے باہر کھڑے تھے اور وہ بجاری دروازے کے اندر تھے سموقان نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اس مندر کے عظیم مکینو! میں اس مندر کے سربراہ تیزو سے ملنا چاہتا ہوں میرے ساتھ میری بیوی ہے میں مغرب کی سرزمینوں کا رہنے والا ہوں کچھ لوگوں کے ہاتھوں ستایا ہوا ہوں بس میں اسی سلسلے میں تیزو سے کچھ کہنا چاہتا ہوں مجھے امید ہے کہ تم تیزو سے میری ملاقات کروادو گے۔

عین اسی لمحہ شاید پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق ایلم نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا تھارات کی تاریکی میں ان بجاریوں میں سے ایک کے ہاتھ میں جتنی ہوئی مشکل تھی جس کی روشنی میں ایلم کے حسن اور اس کی خوبصورتی، اس کے جمال اور اس کے بدن کی ساخت کی کشش میں وہ بجاری کھو کر رہ گئے تھے۔

ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑی دیر تک ان بجاریوں میں سے کوئی بھی بول نہ سکا تھا ان کی اس قدر محویت کو دیکھتے ہوئے سموقان اور ایلم بھی مسکرا بیٹے تھے اس کے بعد سموقان نے پھر انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیزو! میں نے تم سے تیزو کے متعلق پوچھا تھا لیکن تم میں سے کوئی تک کسی نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا لگتا ہے تم نے میری گفتگو کو ناپسند کیا ہے۔

سموقان کے اس مخاطب پر ان میں سے ایک چونک سا پڑا اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایسی کوئی بات نہیں دراصل تیزوان دنوں اپنے استاد محترم کے پاس گئے ہوئے ہیں شاید تمہیں خبر ہوگی کہ یہ مسکن ایک ذیلی مسکن ہے بڑا مسکن لبنان کے کوہستان کلام کے اندر ہے جہاں تیزو اور اس جیسے دیگر مہربوں کا استاد رہتا ہے جو دنیا کا مانا ہوا ساحر ہے جس کا نام انو ہے تیزوان دنوں انو کے پاس ہی گیا ہوا ہے اگر

دفاؤں کے کال اور جنوں کے نعمات کی امین رات تیزی سے رہی تھی اندھریے سے بے کل آدرش کی طرح رداں رداں کر ان آسمانوں کی پہنایوں تک تاریکی اور خاموشی کا ایک خول سا چڑھ کر ان آسمانوں کے جھومر معصوم اشجار دھرتی کے فردوس مناظر لہلہاتے کھیت دیکتی بل کھاتی ندیاں اور رقص کرتے سمندر غرضیکہ ہر شے گہری تاریکی میں تھی ایسے میں سموقان اور ایلم دونوں دریائے گوداوری کے کنارے اندراواڈا بالکل قریب ایک مندر کے سامنے نمودار ہوئے تھے۔

سردی کا موسم تھا مندر کے مکین مندر میں دیکھنے کے بعد مندر دروازہ بند کر چکے تھے سموقان اور ایلم تھوڑی دیر تک مندر کے باہر کھڑے رازدارانہ گفتگو کرتے رہے شاید انہوں نے مندر کے لوگوں سے نیند کے طریقہ کار اور لائحہ عمل آپس میں طے کر لیا تھا جب یہ معاملہ ختم ہوا تب ہوا بڑھا اور مندر کے دروازے پر اس نے دستک دی تھی۔

پہلی دستک کے تھوڑی ہی دیر بعد مندر کا دروازہ ایک نوجوان نے کھولا۔ وہ سموقان اور ایلم کو تھوڑی دیر تک غور سے دیکھتا رہا ایلم نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے اس بجاری نے کہا معاملہ سے اس وقت تم نے مندر کے دروازے پر کون

اس سلسلے میں تم ہم پر بھروسہ اور یقین کرتے ہو تو اس سلسلے میں ہم تمہاری کوئی اور کرنے کے لئے تیار ہیں۔
سموقان نے اس بجاری کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے کہ گفتگو اس کی عین خواہش کے مطابق آگے بڑھی تھی پھر اس نے اسی بجاری کو مخاطب کیا۔

میں تم میں سے چند ایک کو زحمت دوں گا دراصل میں اور میری بیوی اپنے ساتھ تیزو اور آپ لوگوں کے لئے کچھ تحائف اور نذرانے لے کر آئے تھے جو چہ گٹھریوں میں بندھے ہوئے ہیں ہم یہاں تک ایک بیل گاڑی میں آئے ہیں بیل گاڑی والا بائیں جانب ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا ہے میں اور میری بیوی نے اس سے التماس کی تھی کہ وہ ہمیں مندر کے دروازے پر اتار دے لیکن لگتا ہے وہ شخص مندر سے ہراساں اور خوفزدہ ہے وہ ادھر آیا ہی نہیں لہذا اس نے ہمارا سامان مندر کے پتھوڑے ذرائع پر اتار دیا ہے سامان چونکہ وزنی ہے لہذا ہم دونوں میاں بیوی اٹھا کر یہاں نہیں لاسکتے سموقان دم لینے کے لئے رکا بجاریوں کے چہرے کا جائزہ بھی لیا اس۔

بعد اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔
میری بیوی یہیں رکے گی تم میں سے کچھ میرے ساتھ چلیں تاکہ ہم سامان کی میں نے نشانہ ہی کی ہے وہ اٹھا کر یہاں لاسکیں اگر تم لوگ برا نہ مانو اور نہ دونوں میاں بیوی کو اجازت دو تو تیزو کی واپسی تک ہم دونوں میاں بیوی اس مندر میں قیام کر لیں۔
بجاری نے پہلے کی نسبت زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
تم دونوں میاں بیوی جب تک چاہو بلکہ مستقل طور پر اگر تم چاہو اس مندر میں قیام کر سکتے ہو میں اپنے کچھ ساتھی تمہارے ساتھ بھجواتا ہوں جو سامان کہہ رہے ہو اٹھا کر مندر میں لے آتے ہیں تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق جتنے دن بھی تم چاہو اس مندر میں رہنے کی اجازت ہے پھر اس بجاری نے اپنے کچھ ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور سموقان کے ساتھ جانے کو کہا جس پر وہ بجاری حرکت میں آئے۔

مندر کا انہوں نے ایک ایک کو ناچھان مارا مندر کے ایک کمرے میں بیٹھ کر سو یا ہوا تھا سموقان اس کے قریب گیا اس کے اوپر جو ڈھیروں کیبل پڑے

بچوں نے میں وہ کامیاب ہو گئے اور اس میں انہوں نے قیام کر لیا تھا۔
 اگلے روز صبح ہی صبح جب ایلیم علی کے قالب میں چلی گئی تھی تب
 وہاں نے دونوں زنبیلیں اپنے کندھے پر لٹکانیں اپنی زنبیل کے اندر اس نے ایلیم کو
 دیا تھا سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور ادراتی کی اس سرائے سے
 بچاؤ کے کوچ کر لیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ جنوبی جزیرہ انڈیمان کے شہر بلائیر کے نواح میں
 نمودار ہوا اس کے بعد اس نے وہاں انوکھے تیسرے مسکن کا رخ کیا وہاں اس نے پرانا
 طریقہ کار آزمایا اس مسکن سے اس نے ایک شخص کو اٹھا کے ساری تفصیل اس سے
 حاصل کی جب اسے یقین ہو گیا کہ اس مسکن میں بھی ادریش اور ادراتا نہیں ہیں تو پہلے
 دو مسکنوں کی طرح وہاں جس قدر بجاری تھے ان کا بھی اس نے حیل و حجت سے کام لیتے
 ہوئے خاتمہ کر دیا اور انوکھے اس مسکن کو اس نے جلا کر خاکستر کر دیا تھا اس کے بعد
 سموقان نے سورج کے غروب ہونے کا انتظار کیا جب ایلیم انسانی قالب میں آئی تب اپنی
 سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے سموقان اور ایلیم دونوں جزیرہ انڈیمان جنوبی سے
 اہلبک شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○○

اہلبک کا حکمران اور ایلیم کا باپ لوگل بانده ایک روز سورج غروب
 ہونے کے بعد گھوڑوں سے اپنے قصر کی طرف واپس آتے ہوئے جب قصر کے صدر
 دروازے کے قریب آیا تو دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس کی نگاہ اچانک دروازے کے
 قریب ہی سموقان اور اپنی بیٹی ایلیم پر پڑی تھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے
 ہوئے سمجھتی سمجھتی وہاں نمودار ہوئے تھے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بے پناہ
 غصے کے اظہار میں لوگل بانده اپنے گھوڑے سے اتر گیا اس کے پیچھے اس کے جو محافظ
 اترنے لگے ایلیم نے گھوڑوں سے اتر گئے لوگل بانده نے انہیں جانے کا اشارہ دیا اور وہ لوگل
 بانده کے گھوڑے کو لے کر قصر کی طرف چلے گئے تھے اتنی دیر تک ایلیم بھاگی اور پھر آگے

دیکھتے رہے جب مندر بھسم ہو کر زمین بوس ہو گیا تب سموقان تھوڑی دیر تک
 رہا اس کے بعد اس نے اپنے پہلو میں کھڑی ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم انوکھے دو مسکن تو ہم نے تباہ برباد کر دئے ہیں اب ہماری
 جنوبی جزائر انڈیمان میں اس کے تیسرے مسکن کی طرف ہوگی مجھے امید ہے کہ
 ادریش اور ادراتا ہم کو وہاں بھی نہ ملے تو اس مسکن کی حالت میں ایسی ہی کروں گا
 ایلیم آج کے بعد تیرے اور میرے درمیان طے شدہ ہے کہ جب کبھی بھی ہم اپنے دشمن
 کے خلاف حرکت میں آئیں گے یا ہمیں کسی کے سامنے اپنا تعارف کروانا ہو تو
 اصل نام نہیں بتایا کریں گے جس طرح ہم نے دریائے برہم پتر کے کنارے
 میں اپنے نام تبدیل کر کے بتائے ہیں اسی طرح آئندہ بھی میرا نام سرجون اور تمہارا
 نام ادراتا ہو کرے گا اور ان ہی دونوں ناموں سے ہم دشمن کے خلاف حرکت میں آئیں۔
 تاہم جہاں کہیں اپنے نام ظاہر کرنا ضروری ہو وہاں اپنے نام بھی ظاہر کیا کریں گے
 انوکھے ساتھ ہی ساتھ یہ تو احساس ہوتا رہا ہے کہ اگر وہ خلق خدا کے خلاف نقصانات
 باعث بن رہا ہے تو کوئی اس کے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

جب تک سموقان بولتا رہا ایلیم مسکراتے ہوئے اثبات میں
 رہی جب سموقان خاموش ہوا تب بڑے غور بڑے پیار اور بڑی محبت سے سموقان
 طرف دیکھتے ہوئے ایلیم کہنے لگی۔

سموقان کوئی بھی بات آپ مجھے کہتے ہیں وہ میرے دل پر لکھی جاتی۔
 اور اس سے میں سرمنہ انحراف نہیں کر سکتی سموقان میں تمہا کوٹ محسوس کر رہی ہوں
 رات کافی جا چکی ہے میرے خیال میں کہیں آرام کرنا چاہئے یہاں قریب ہی ادراتا
 شہر ہے میرے خیال میں وہاں کہیں آرام کرتے ہیں یا آپ کسی شہر میں داخل
 ہوتے تو کسی ویرانے ہی میں آگ کا آلاؤ روشن کر کے باری باری آرام کر لیتے ہیں۔
 ایلیم کی اس گفتگو سے سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر

مخاطب کر کے کہنے لگا نہیں میں تمہاری پہلی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں جہاں قریب
 ادراتی شہر ہے وہاں چلتے ہیں کوئی نہ کوئی سرائے مل جائے گی اور وہاں کسی
 میں آرام کرتے ہیں پھر دونوں وہاں سے ہٹے ادراتی شہر کے نواح میں ایک

بڑھ کر وہ اپنے باپ لوگل باندہ سے بگلیں ہو گئی تھی توڑی دیر تک لوگل باندہ اور ایلم کو پیار کرتا رہا پھر آگے بڑھا اور سموقان کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے ایک بڑی شفقت اور پدرانہ محبت میں اس کی پیشانی چومی اسکے بعد پیچھے ہٹتے ہوئے سمورے ایلم دونوں کو اس نے مخاطب کیا۔

میرے بچو میں تم دونوں کو بعلبک میں خوش آمدید کہتا ہوں اپنی مہم میں کسی قدر کامیاب ہوئے۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب لوگل باندہ دینا ہی چاہتا تھا کہ اس کے بدلے سے پہلے ہی ایلم تپ اٹھی بڑی پریشانی اور فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ شکووں اور گلوں سے بھرپور آواز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تفصیل جاننے کے لئے لوگل باندہ چونکہ بے چین ہو رہا تھا لہذا صدر دروازے کے پاس کھڑے ہی کھڑے سموقان نے جو حالات ان دونوں پر وہ سارے حالات تفصیل کے ساتھ لوگل باندہ کو سنا ڈالے تھے جنہیں سن کر باندہ کسی قدر پریشان اور افسردہ ہو گیا تھا اس کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے سمورے

مجھے آپ سے ایسے الفاظ ایسی گفتگو کی ہرگز توقع نہیں تھی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ یوں مجھے بے یار و مددگار اکیلا یہاں چھوڑ کر خود ایک شہر کا رخ کریں گے آپ جانتے ہیں اگر میں سری قوتوں کی مالک ہوں تو میرے مقابلے میں انور اس کے حواری مجھے سے بھی زیادہ سری قوتوں کے مالک ہیں اور وہ اگر یہاں مجھ پر حملہ آور ہوتے ہیں تو قابو پا کر وہ پھر مجھے پہلے جیسی اذیت اور اسیری میں ڈال سکتے ہیں۔ ایلم مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ بیچ میں بولتے ہوئے نے اس کی بات کٹ دی۔

آپ کو فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے ا کہ میں اور ایلم کسی نہ کسی روز ایش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گے اب ہمارے سامنے سب سے بڑا کام تو ایش اور اراتا کو تلاش کرنا ہی ہے مل جاتے ہیں تو دوسرے بڑا کام اس سحر سے نجات حاصل کرنا ہے جو انو نے ایلم اور اراتا پر کر رکھا ہے اس کے بعد تیسرا اور آخری کام یہ ہو گا کہ ہمیں انور اور حواریوں سے نمٹنا ہو گا اور بنی نوح انسان کی فلاح اور بہبود کی خاطر ہر صورت انوکا خاتمہ کرنا ہو گا۔

ایلم میرا مدعا تمہاری دل شکنی نہیں تھا قسم خدا نے واحدہ لاشریک کی دل طور پر میں یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو لیکن مجھے تمہارے باپ کے جذبات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے وہ ضرور یہی چاہیں گے کہ کچھ عرصہ تم ان کے ساتھ رہو آخر تم ان کی بیٹی ہو اور باپ کو جو اپنی بیٹی سے شفقت ہوتی ہے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اسی بنا پر میں نے یہ کہا کہ تم کچھ عرصہ اپنے باپ کے پاس رہو تمہارا ایک جاتا ہوں اور جو بھی اگلا قدم ہم نے اٹھانا ہے اس کے متعلق میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔

سموقان کے ان الفاظ سے لوگل باندہ کو کسی قدر حوصلہ ہوا سموقان کے کچھ سوچا اس کے بعد لوگل باندہ کو مخاطب کرتے ہوئے وہ دوبارہ تھا۔

میرے محترم! میری طرح ایلم بھی اب بہت سی سری قوتوں ہے اور دشمن کے سامنے بڑے خوب اچھے انداز میں اپنے آپ کا دفاع بھی کر رہا ہے اور جتنا ہوں ایش اس وقت آپ کے پاس نہیں لہذا آپ ایلم کو بیٹی ہی سمجھ کر بھی خیال کرتے ہیں اور جتنا عرصہ اس نے میرے ساتھ اور آپ سے دور گزارا

میرے محترم! میری طرح ایلم بھی اب بہت سی سری قوتوں ہے اور دشمن کے سامنے بڑے خوب اچھے انداز میں اپنے آپ کا دفاع بھی کر رہا ہے اور جتنا ہوں ایش اس وقت آپ کے پاس نہیں لہذا آپ ایلم کو بیٹی ہی سمجھ کر بھی خیال کرتے ہیں اور جتنا عرصہ اس نے میرے ساتھ اور آپ سے دور گزارا

میرے محترم! میری طرح ایلم بھی اب بہت سی سری قوتوں ہے اور دشمن کے سامنے بڑے خوب اچھے انداز میں اپنے آپ کا دفاع بھی کر رہا ہے اور جتنا ہوں ایش اس وقت آپ کے پاس نہیں لہذا آپ ایلم کو بیٹی ہی سمجھ کر بھی خیال کرتے ہیں اور جتنا عرصہ اس نے میرے ساتھ اور آپ سے دور گزارا

تم بھی اتفاق کرو گے میں مزید یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ایلیم کو چند ماہ یہاں
کرنے دو اس دوران تم بھی یہاں رہو اب ایلیم تمہاری ہے تم ایلیم کے ہو لہذا تم
کو اکٹھا رہنا چاہئے اور تمہارے اگلے رہنے ہی میں میری خوشی اور میری مسرت

لوکل باندہ جب خاموش ہو تو سموقان تھوڑی دیر تک ایلیم کی طرف دیکھتے
ہے مسکراتا رہا اس موقع پر ایلیم کے چہرے پر جستجو ایک لکر مندی سی تھی اس بنا پر
کہ وہ نہیں جانتی تھی سموقان اس ساری گفتگو کا کیا جواب دے گا یہاں تک کہ سموقان
نے اس کے بعد لوکل باندہ کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا آپ دونوں باپ بیٹی چونکہ
ایک طرف ہیں اور دوسری جانب میں اکیلا ہوں لہذا مجھے آپ دونوں کی بات ماننا ہوگی
میں اس حقیقت کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ایلیم کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے کہ
انور اس کے گمشدے اس پر وارد ہو کر ایلیم کو بے بس بھی کر سکتے ہیں دراصل مجھے غلط
فہمی ہو گئی تھی کہ سری قوتیں حاصل کرنے کے بعد ایلیم اکیلی رہ سکتی ہے پر نہیں اس
کی سری قوتوں کے باوجود بھی انوکسی نہ کسی طریقے سے اس پر قابو پاسکتا ہے اگر وہ
ایمان کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ایش اور اراتا کی طرح مجھے اس کی تلاش میں بھی دھکے
کھانا پڑیں گے لہذا میں آپ دونوں باپ بیٹی کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں جب تک
ایلیہاں رہنا پسند کرے گی اس وقت تک میں بھی اس کے ساتھ رہوں گا۔

سموقان کے اس جواب پر جہاں لوکل باندہ کی خوشی کی کوئی اہتہ نہ تھی
اباں خوشی اور مسرت میں ایلیم کی حالت بھی قابل دید تھی سموقان کا جواب سن کر وہ
اس قدر خوش ہوئی کہ اپنے باپ کی موجودگی ہی میں وہ آگے بڑھی سموقان کا ہاتھ اس نے
اپنے زہر ریشمی ہاتھوں میں لیا اور سموقان کو مخاطب کیا۔

آپ کے فیصلے نے میرا دل خوش کر دیا ہے میرے خیال میں اب ہمیں
بہتر کے صدر دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو نہیں کرنی چاہئے یہاں سے ہمیں چلنا
پڑے سموقان نے اشبات میں گردن ہلاتے ہوئے اتفاق کیا پھر لوکل باندہ اپنی بیٹی ایلیم
کو لے کر بعلبک کے شاہی قصر میں داخل ہو گیا تھا۔

ہیں وہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جاسکتے میں یہ بھی کہوں یقیناً میرا باپ یہ پسند کر
چاہے گا کہ میں کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہوں میں بھی یہ چاہتی ہوں کہ چند
باپ کے ساتھ گزاروں لہذا آپ سے میں یہ کہوں گی کہ جتنے دن میں یہاں رہتی
لتنے دن آپ کو بھی یہاں میرے ساتھ بعلبک میں قیام کرنا ہوگا اور یہ قیام بغیر
مہینوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے۔
ایلیم کی اس گفتگو سے اس کا باپ لوکل باندہ خوش ہو گیا تھا
سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سموقان میری بیٹی ایلیم ٹھیک کہتی ہے بیٹے تم جانتے ہو میں
اپنے بیٹے ایش اور اس کی منسوبہ اراتا سے محروم ہو چکا ہوں تم دونوں اپنی سری
کو حرکت میں لاتے ہوئے زمین کے وسیع حصوں کو کھنگال چکے ہو اپنی سری
استعمال کرنے کے باوجود تم دونوں ابھی تک میرے بیٹے اور اس کی منسوبہ کو
نہیں کر سکے میں بھی جانتا ہوں تم بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو کہ انور اس کے
اہتمام کے دراز دست لوگ ہیں اور وہ کسی وقت بھی اپنے رزال پن پر اترتے
بد سے بدترین کام کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

مزید یہ کہ شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا مہری بیٹی کو پسند کرتا ہے اور
شادی کا خواہشمند ہے جب کہ میری بیٹی اسے ناپسند کرتی ہے اور اب تو ایلیم
منسوب ہو چکی ہے جہاں کہیں بھی یہ رہے اس وقت تک یہ تمہاری امانت ہے
تک اس کا سحر زائل نہیں ہوتا اگر تم ایلیم کو یہاں اکیلا چھوڑ کر اپنے شہر ایک
جاتے ہو تو یاد رکھنا انوکھو کو خبر تو ہو جائے گی کہ ایلیم اب تمہارے ساتھ نہیں بلکہ
بعلبک میں ہے تو یاد رکھنا وہ اپنے خواستوار ساتھیوں کے ساتھ یہاں نزل کرے
کسی مناسب موقع پر ایلیم پر وارد ہو کر اسے بھی مجھ سے محروم کر دے گا ایلیم
اپنی سری قوتوں کے باوجود کیسے ان کے سامنے ٹھہر سکے گی کیسے اپنا دفاع کرے گی
میرے بچے میری تم سے التماس ہے کہ جتنا عرصہ ایلیم میرے پاس قیام کرتی ہے
یہاں رہو تمہاری موجودگی میں انور اس کے گماشتوں کو ایلیم پر حملہ آور ہونا تو بہت
کی بات اس کی طرف میلی نگاہ سے بھی دیکھنے کی جرأت نہ ہوگی مجھے امید ہے کہ

عظیم الشان کام کرتی ہے اور میرے پاس یہ بھی خبریں پہنچی ہیں کہ ایلیم سموقان کو
بے لگتی ہے سموقان بھی اس کو پسند کرتا ہے گویا اب وہ دونوں اپنے آپ کو ایک
بوسے کے لئے وقف کر چکے ہیں۔

یہ تو پہلی خبر ہے جو یقیناً ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے کہ ایلیم
وہم نے اپنے دوست اپنے رفیق اعلیٰ اتانا کیلئے پسند کیا تھا اور میں نے اس سے وعدہ
یا تھا کہ ایلیم کو میں ہر صورت میں اسکے لئے حاصل کر کے رہوں گا اور کوئی نہ کوئی
بیا موقع بھی لاؤں گا کہ ایلیم خود اس کے ساتھ شادی کرنے پر حامی بھرے گی لیکن لگتا
ہے اتانا کے ساتھ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اسے ہم پورا کرنے کی حالت میں نہیں رہیں
تے ہر حال یہ بعد کا معاملہ ہے اس سے ہم خوب نمٹیں گے اور کوئی نہ کوئی حیلہ کوئی نہ
کوئی تھ استعمال کرتے ہوئے اپنے رفیق کار اور شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے لئے
حسین و جمیل ایلیم کو ضرور حاصل کریں گے۔

ثور فلک یہ تو پہلی بری خبر ہے اس سے بھی ایک بدتر خبر ہے جو تیزو لے کر
آ رہے اور بری ترین خبر یہ ہے کہ سموقان اور ایلیم دونوں نے مل کر تبت میں دریائے
ہم ہتر کے کنارے ہمارے مسکن کو تباہ برباد کیا آگ لگائی اور جلا کر خاکستر کر دیا او
مسکن کے سربراہ یان شی کا خاتمہ کر دیا وہاں سے نکل کر انہوں نے جنوبی ہند کارخ کیا
دریائے گوداوری کے کنارے جس مندر میں ہمارا مسکن تھا اس کو بھی بھسم کیا اس
کے بعد انہوں نے جہیزہ انڈیمان جنوبی کارخ کیا بلائرشہر کے باہر جہاں ہمارا مسکن تھا
اس کو بھی سموقان نے نیست و نابود کر دیا ہے گویا دنیا کے مختلف حصوں میں ہمارے
اور بھی مسکن ہیں لیکن یہ تین بڑے بڑے مسکن تھے جن کا پتہ سموقان کسی نہ کسی
طرق چلانے میں کامیاب ہوا ہے۔

اب مجھے ایک شک پڑتا ہے چند ماہ پہلے جو ہمارے دو محافظ کم ہو گئے تھے
میرا دل کہتا ہے انہیں سموقان نے ہی اٹھایا تھا ان سے ہی اس نے ہمارے ان تین
مسکنوں کا پتہ معلوم کیا ہو گا میرے خیال میں سموقان اور ایلیم ایش اور اتارا کو تلاش
کرتے پھر رہے ہیں انہوں نے جب دیکھا کہ ان مسکنوں میں ایش اور اتارا نہیں ہیں تو
انتہائی کارروائی کرتے ہوئے ان دونوں نے ہمارے ان مسکنوں کو آگ لگا کر خاکستر

ساحر انو کا دست راست ثور فلک ایک روز ساحر انو کے ذاتی کمرے
داخل ہوا کمرے میں اس وقت ساحر انو کے علاوہ اس کی بیٹی عشثار اور جنوبی ہند
دریائے گوداوری کے کنارے مسکن کا سربراہ تیزو بیٹھے ہوئے تھے ثور فلک نے دیکھا
کچھ پریشان افسردہ اور بچھا ہوا تھا انو کے سامنے جا کر بہترین انداز میں ثور فلک نے
تعظیم دی پھر بڑی ارادتمندی سے انو کو مخاطب کیا۔

آقا کیا آپ نے مجھے طلب کیا ہے۔

انو نے منہ سے تو کچھ نہ کہا تاہم اس نے اشبات میں سر بلا دیا تھا اس
اس نے تیزو کے قریب جو خالی نشست پڑی ہوئی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے
ثور فلک کو بیٹھنے کے لئے کہا تو ثور فلک وہاں بیٹھ گیا تھوڑی دیر تک جہل کاہ
ہوئے اس کمرے میں خاموشی طاری رہی پھر اس خاموشی کو خود ساحر انو نے توڑا۔
ثور فلک تم یہ سوچ رہے ہو گے کہ کچھ عرصہ پہلے تیزو یہاں آیا ہوا تھا

گیا پھر دوبارہ کیسے آ گیا میرے بچے تیزو ایک انتہائی بری خبر لے کر آیا ہے سموقان
اس وقت ایلیم کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف سب سے خطرناک صورت حال انتہائی
ہے وہ دونوں ہمارے خلاف زخمی ناگ اور ناگن کی صورت اختیار کئے ہوئے
جانتے ہو میں بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ سموقان بھی سری قوتوں کا ایک
میرے خیال میں اس نے ایلیم کو بھی انہی قوتوں سے آراستہ کر رکھا ہے اب

تیزو جب مجھ سے ملنے کے بعد واپس گیا تو اس کے ایک خاص آدمی سموقان کا پیغام دیا کہ اس نے اہلیم کے ساتھ مل کر ہمارے تین مسکنوں کو تیزو نے اور اب یہی خبر تیزو نے آکر مجھے بتائی ہے میرے بیٹے تمہیں یہاں بلانے کا ہے کہ اب سموقان زیادہ ہی دراز دست ہوتا چلا جا رہا ہے اب جب کہ ہم دونوں ہیں میری بیٹی عشتار بھی ہے تیزو بھی بیٹھا ہوا ہے اس سموقان سے نمٹنے کے کوئی نہ کوئی حیلہ اور تھت اختیار کرنا ہوگی۔

انوجب خاموش ہوا تب اس کی حسین و پر جمال بیٹی عشتار بول پڑا اے میرے باپ اس موقع پر میرے ذہن میں ایک تجویز ہے چلا پیش کرتی ہوں اس کے بعد تیزو اور ثور فلک کو بولنے کا موقع دیا جائے گا میرے میں ہمیں سموقان سے کسی حیلے اور فریب اور دھوکے سے نمٹنا ہوگا میں ثور فلک آپ سب جانتے ہیں کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے اور فرداً فرداً ہم سب کر کے ہمیں وہ زیر کرنے کا بھی ہنر جانتا ہے اس کے علاوہ طاقت اور قوت میں جواب اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے مسکن کے علاوہ ہمارے جاننے والا طاقت اور قوت میں ثور فلک دوسرے نمبر پر ہے پہلے نمبر پر جنوبی لبنان کا حکمران ہے جو طاقت کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے لیکن چند ماہ پہلے جب ثور فلک کا ٹکراؤ سے ساتھ ہوا تھا تو صرف میں نے ہی نہیں بلکہ آپ نے بھی دیکھا کہ سموقان طاقت میں ثور فلک پر غالب رہا تھا اس بناء پر ہمیں کسی دھوکے سے کام لینے سموقان کو اپنی گرفت میں کرنا ہوگا ایک بار سموقان ہماری گرفت میں آگیا تو خیال میں سری قوتوں کے باوجود اہلیم پر قابو پانا ہمارے لئے کسی قدر آسان اور کے رہ جائے گا۔

اس وقت میرے ذہن میں جو تجویز ہے وہ میں آپ کے سامنے بیان ہوں اس کے بعد آپ نے جو قدم اٹھانا ہو گا وہ اٹھائیے گا۔

میں یہ چاہتی ہوں کہ میں یہاں سے عراق کی مملکت کی طرف کوچ کر دوں۔

تیزو نے حکمران گنگامش سے ملوں گنگامش نے پہلے نہ مجھے کبھی دیکھا ہے نہ وہ مجھے نے میں اس کے سامنے یہ حیلہ بہانہ بناؤں گی کہ میں شمالی ہی نہیں جنوبی لبنان کے جنوبی لبنان کی بدترین دشمن ہوں اس لئے کہ ان دونوں نے مل کر ایک بار میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی کی تھی ان کا قتل عام کیا تھا میں اس پر یہ ظاہر کر دوں گی میں کے ساحل کی ایک بے بس مظلوم لڑکی ہوں اس پر مزید انکشاف کروں گی کہ فریبی کہ تم نے کیے بعد دیگرے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور جنوبی لبنان کے بادشاہ کو بدترین شکست دے کر ان کی عسکری قوت کی کمر توڑ کے رکھ دی ہے یہ میرے لئے انتہائی حوصلہ افزاء اور خوش کن تھیں لہذا میں تمہاری خدمت میں دوں گے لے کر آئی ہوں۔

پہلی یہ کہ تمہاری ان کامیابیوں پر میں تمہیں مبارکباد دینا چاہتی ہوں اور دوسری خواہش یہ کہ اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہوں۔

مائلے کہ تم جیسے جرات مند دلیر اور جفاکش جوان ہمیشہ میرے پسندیدہ اور میرے ناکروری رہے ہیں اگر میں گنگامش کو پسند حسن اپنی خوبصورتی کے دام اور جال بنانے میں کامیاب ہو گئی تو سمجھیں کہ سموقان کے خلاف ہمارے کام کی ابتدا ہو گی اگر گنگامش مجھ سے شادی کر لیتا ہے مجھے اپنی بیوی بنا لیتا ہے تو پھر میں آہستہ اس پر حاوی ہوتی چلی جاؤں گی اور اسے اپنی راہ پر لگاؤں گی اور ایسے طریقے اختیار کرے گی کہ گنگامش کو میں سموقان سے متفرک کر دوں اور اسے اس بات پر بھی مجبور کرے کہ وہ سموقان کے خلاف کوئی کارروائی کرے میرے خیال میں، میں ایسا کرنے کامیاب ہو جاؤں تو پھر گنگامش تو سموقان سے علیحدہ ہو جائے گا اس طرح میرے بیٹے گنگامش کے بغیر سموقان اور اہلیم دونوں تنہا اور بے بس ہو کے رہ جائیں گے۔

جنابان کے پشت پناہی پر صرف اہلیم کا باپ لوکل باندہ رہ جائے گا اور اگر ہم اس موقع پر باندہ کے بادشاہ اتانا سے کہیں کہ وہ بعلبک پر پھر حملہ آور ہو کر وہاں کے بادشاہ باندہ کو گرفتار کر لے اس کی بیٹی وہاں ہو تو اسے بھی اپنی گرفت میں لے کر اس کے حرم میں داخل کر لے میرے خیال میں یہ کام ہمارے لئے کافی آسان ہو کر

رب موقع ملے ان دونوں پر چڑھ دوڑیں اور ہر صورت میں انہیں بے بس کر کے پہنچے مسکن میں لے آئیں ایک بار وہ میرے مسکن میں پہنچ گئے تو میں ان دونوں کے خلاف اپنی نئی سری قوت حرکت میں لاؤں گا جو کچھ ان کے پاس پہلے سے سری قوتیں ہیں انہیں میں برف کی طرح بجمد کر کے رکھ دوں گا اور وہ ان دونوں کے کسی کام نہیں آئیں گی اس کے بعد عشقار کی تجویز کے مطابق انہیں اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جائے گا پھر ہم ایلم سے سودے بازی کریں گے اگر وہ اس پر تیار ہو گئی تو سموقان اکیلا اندھے کنوئیں کی اذیت میں رہے گا ایلم کو ہم اپنے دوست اپنے رفیق اتانا کے حرم میں داخل کر دیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ساحر انو تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس دوران اس کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ کھیلتی رہی پھر اس کے بعد اس نے اپنی بیٹی عشقار کو باخبر دیکھا۔

عشقار میری بیٹی میری بچی تم کب تک یہاں سے گگامش کے مرکزی شہر ایک کی طرف کوچ کرنا پسند کرو گی۔

جواب میں عشقار کے چہرے پر بھی بڑا عیارانہ اور جنس آمیز تبسم بکھرا تھا پھر اس نے بلا توقف کہہ ڈالا۔

اے میرے باپ میں آج ہی بلکہ آپ کے پاس سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤں گی اور ایک شہر کا رخ کروں گیا وہاں میں گگامش سے ملوں گی اس کے سامنے اپنا مدعا بیان کروں گی اور مجھے امید ہے کہ میں اسے اپنے ہاتھوں میں پھنسانے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔

عشقار سے مطمئن ہونے کے بعد ساحر انو نے ثور فلک اور تیزو دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا میرے عزیزو تم کب تک یہاں سے رخصت ہونا پسند کرو گے۔

تیزو اور ثور فلک نے ایک بار پھر باہم مشورہ کیا اس کے بعد فیصلہ دیتے ہوئے ثور فلک بول پڑا۔

آقا عشقار کی تقلید کرتے ہوئے میں اور تیزو بھی آج ہی یہاں سے رخصت

طرح اپنی سلطنت میں شامل کر لے ساتھ ہی میں اور تیزو دونوں سموقان اور تلاش میں نکل جائیں گے اور مناسب موقع دیکھتے ہوئے ہم سموقان اور ایلم پر تلاش کی کوشش کریں گے میرے خیال میں ایسا ہم کر سکتے ہیں ایک بار سموقان اور دونوں ہمارے مسکن کے اندھے کنوئیں تک پہنچ گئے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت رہائی دلا سکتی ہے نہ انہیں ہماری اذیت سے بچا سکتی ہے اسلئے کہ ہم نے ان قوتوں کو فراموش کر دیا ہو گا اس بنا پر وہ ہمارے سامنے بے بس اور مجبور ہوں۔ ثور فلک کی اس گفتگو سے انوکھلے کی نسبت مزید مطمئن اور خوش دے رہا تھا تھوڑی دیر تک خاموش رہتے ہوئے وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس کے با اثرات کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا تھا۔

عشقار میری بیٹی جو کچھ تم نے کہا ہے میرے خیال میں اس سے ہر تجویز ہو ہی نہیں سکتی اگر تم گگامش کے ساتھ شادی کر کے اسے سموقان سے تینہ میں کامیاب ہو جاؤ تو میری بیٹی میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمہاری طرف سے بہتر کامیاب معرکہ ہو گا ہمیں پتہ نہیں کہ اس وقت سموقان اور ایلم کہاں ہیں اگر نے تبت، ہندوستان اور جزائر انڈیمان جنوبی میں ہمارے مسکنوں کو خاکستر کر دیا ہے کہ وہ اس وقت دور مشرق کی سرزمینوں میں ہیں بہر حال یہ ہمارا قسمتی ہے کہ جس کسی سے بھی انہوں نے پوچھا ہے انہیں ہمارے ان تینوں کی ہی اطلاع دی گئی ہے جو ہمارے دوسرے مسکن ہیں ان سے ابھی تک وہ بے لہذا میں انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ سموقان سے محتاط رہیں اور کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار رہیں میں انہیں یہ بھی احکامات جاری کر رہا ہوں جو ہی سموقان کسی مزید مسکن کی طرف جاتا ہے تو سموقان اور ایلم کو اول تو بلا دیا جائے اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے تو ان سے ایسا نمٹا جائے کہ انہیں ہمارے مزید کسی مسکن پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ ہو۔

اس کے علاوہ میں آج ہی ثور فلک اور تیزو کے ذمے یہ کام لگا رہا ہوں سموقان اور ایلم کی تلاش میں نکل جائیں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے پہلے یہ جانیں کہ سموقان اور ایلم کہاں ہیں پھر ان کے تعاقب میں رہیں جو اپنی

عشطار کا استقبال کیا اپنے اس استقبال پر عشطار دل ہی دل میں بڑی مطمئن اور خوش ہوئی تھی پھر ہاتھ کے اشارے سے گگامش نے عشطار کو اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا عشطار اپنے جسم کو سوسو بل دیتی ہوئی آگے بڑھی پھر وہ من سون کے پلو پہنچ گئی تھی اس کے بعد گگامش نے اسے مخاطب کیا۔

لڑکی تم نے جو قصر کے باہر رکھی دف کے اوپر ضرب لگائی ہے کہو تم کس کے خلاف ناش اور شکایت لے کر آئی ہو۔

عشطار کے لبوں پر گگامش کے اس استفسار پر زہد شکن مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس نے اپنی طلسمی نگاہیں گگامش کے چہرے پر جمادی تھیں ساتھ ہی اس کے لیے اس کی شہد میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔

میں اریک کے عظیم حکمران گگامش کے حضور ایک ناش لے کر آئی یوں بازمیں ساحل سمندر کی ایک ستم زدہ اور مظلوم لڑکی ہوں میں ساحر انو اور اس کی بانی ہوئی ہوں انہوں نے میرے سارے عزیز و اقارب کو قتل کر دیا میں کسی نہ کسی لڑکی کا گنہگار گزشتہ کئی ماہ سے میں نے آپ کی شجاعت اور جرأت مندی کی خبریں سنی ہیں یہ بھی خبریں پہنچی کہ آپ نے شمالی لبنان ہی نہیں جنوبی لبنان کے حکمران کو شکست دی اور یہ دونوں ساحر انو کے حمایتی اور مددگار ہیں مجھ تک یہ خبر بھی پہنچی کہ آپ نے بعلبک کے حکمران کی حکومت کو بحال کر دیا اور شمالی لبنان کے بادشاہ کے غریبوں کو وہاں سے مار بھگا یا آپ کی انہی کارروائیوں اور کامیابیوں کی وجہ سے میں آپ کی طرف مائل ہوئی اب میں سب لوگوں کے سامنے یہ بات کہتے ہوئے شرمندگی نہیں نہیں کرتی کہ گگامش میں گزشتہ کئی ماہ سے غائبانہ طور آپ کو چاہتی ہوں اور ہرگز مانتی رہی ہوں اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں اریک شہر میں آکر آپ کی بیوی نہیں تو کم از کم اس قصر کی لونڈی ہی بن کر اپنی زندگی کے باقی دن گزاروں اگر ایسا ہو جائے میں سمجھوں گی میرے لئے یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔

عشطار کے الفاظ نے گگامش ہی نہیں اس کی ماں من سون کو بھی بڑا متاثر کر دیا من سون تھوڑی دیر تک ہمدردی کے جذبات میں عشطار کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ مخاطب کر کے کہنے لگی۔

ہوں گے اپنے کام میں لگ جائیں گے پہلے ہم سموقان اور ایلیم کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے پھر ان کے تعاقب میں رہیں گے جب کبھی بھی ہم دونوں کو موقع ملے گا تو ہم تاحیر سے کام نہیں لیں گے۔

عشطار کے بعد ثور فلک کے جواب سے ساحر انو مطمئن ہو گیا تھا پھر اس نے وہ مجلس درخواست کر دی تھی۔

○○○

ایک شام اریک شہزادے کے قصر میں گگامش اور اس کی ماں من سون دونوں ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک گگامش چونک کر اس لئے کہ قصر کے باہر جو بہت بڑی دف رکھی ہوئی تھی اس پر کسی نے لگاتار جو ٹھہرا ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں گگامش نے اپنی ماں کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ منقطع کیا تھوڑی دیر تک وہ بڑے غور سے بڑے انہماک سے دف کی آواز کو سنتا رہا پھر اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

لگتا ہے کوئی شکایت اور ناش لے کر آیا ہے میرے خیال میں ہم دونوں ماں بیٹے کو دیوان خانے میں جا کر بیٹھنا چاہئے تاکہ ناشی کو محافظ ادھر ہی لے کر آئے دونوں ماں بیٹا اس کمرے سے نکلے دیوان خانے کی طرف جاتے ہوئے گگامش ایک محافظ کو انکدو اور زوسا کو دیوان خانے کی طرف بھیجنے کے لئے کہا گگامش اور من سون دونوں ماں بیٹا دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر تک انکدو اور زوسا بھی وہاں آگئے اور وہ بھی ان دونوں کے سامنے بیٹھ گئے تھے تھوڑی ہی دیر بعد قصر کے محافظ ایک انتہائی خوبصورت اور پر جمال لڑکی کو لے کر دیوان خانے میں داخل ہوئے یہ لڑکی کہاں سے تھی اور نہیں بلکہ ساحر انو کی بیٹی عشطار تھی جو بے پناہ سری قوتوں کی مالک تھی اور اپنے باپ سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ گگامش کے خلاف اپنی مہم پر نکلی تھی۔

جس وقت عشطار دیوان خانے میں داخل ہوئی اس کے حسن، خوبصورتی سے گگامش، من سون، انکدو، اور زوسا ایسے متاثر ہوئے کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے

تین بیٹے ہیں دو یہ تیرے سامنے بیٹھے ہیں گگامش کو تو جانتی ہے اس کا نام
سن رکھا ہے اس سے چھوٹے کا نام سموقان ہے وہ اس وقت یہاں نہیں ہے وہ ایک
مہینہ لگا ہوا ہے اس وقت کہاں ہے میں نہیں جانتی تیسرا انکو د تمہارے سامنے بیٹھا
ہو اور اس کے ساتھ اس کی بیوی زوستا ہے پس جب سموقان اپنی مہم سے لوٹے گا تب
میں اس شہر میں، میں جس لڑکی کو پسند کر چکی ہوں اس کا بیاہ بھی گگامش کے
ذمہ کر دیا جائے گا اب تم کہو اس سلسلے میں تمہارا کیا ارادہ اور خیال ہے۔
نن سون کے خاموش ہونے پر عشثار بڑے دلفریب انداز میں مسکراتے
کے کہنے لگی۔

مادر محترم میرا خیال کیا ہونا ہے میں تو پہلے ہی اپنے آپ کو آپ کے بیٹے کے
واقف کر چکی ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی انکشاف کر چکی ہوں مجھے آپ کی ہر شرط منظور
جو شرائط آپ نے بتائی ہیں میں انہیں قبول اور منظور کر چکی ہوں۔
عشثار کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں گگامش کی ماں نن سون
ماہی۔

اگر تمہیں میری یہ دونوں شرائط منظور ہیں تو میری بیٹی اب
واہیں نہیں جاؤ گی۔ ہمیں اس محل میں قیام کرو گی اور جو نہیں میرا بیٹا سموقان لوٹتا ہے
تمہیں گگامش سے بیاہ دوں گی جب تک سموقان نہیں لوٹتا اس وقت تک اس
رائیں تمہاری حیثیت شاہی خاندان کے ایک فرو کی سی ہو گی پور تمہیں ہر طرح کی
اہانت حاصل ہوں گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد نن سون کی پھر گگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے
گگامش میرے بیٹے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ قصر کے کسی بہترین کمرے
میں قیام کا اہتمام کرو دونوں آپس میں ملتے جلتے رہو اس طرح تم ایک
مہینے کے مزان ایک دوسرے کی طبیعت سے بھی واقف ہو جائے گے پھر اچانک نن
سون کو کوئی خیال گذرا گگامش سے ہٹ کر اس نے پھر عشثار کی طرف دیکھا اور اسے
تنبہ کر کے پوچھنے لگی۔

بیٹی جو کچھ تم نے کہا ہے میرا دل کہتا ہے سچائی اور نیک نیتی پر رہنے
تم نے یہ الفاظ ادا کئے ہوں گے سن میری بیٹی اگر تم غائبانہ طور پر میرے بیٹے گگامش
پسند کرتی رہی ہو تو یہ میری اور میرے بیٹے گگامش کی بھی خوش قسمتی ہے اس لئے کہ
خوبصورت ہے پر کشش ہے نوجوان ہے خوب قد آور ہے تیرے جیسی حسین لڑکے
بہت کم دیکھتے ہیں آتی ہیں اگر تو میرے بیٹے گگامش کو پسند کرتی ہے تو پھر تو قصر
لوٹنے کی حیثیت سے نہیں رہے گی میں مجھے اپنے بیٹے گگامش سے بیاہنے کا وعدہ
ہوں پر اس کے لئے میری دو شرائط ہیں ان الفاظ نے عشثار کو خوش اور ہتھورا
پر مسرت کر کے رکھ دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ اپنی اس خوشی اور اطمینان پر قابو پاتا
اس کے بعد نن سون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مادر محترم! آپ دو شرائط کی بات کرتی ہیں آپ اس سلسلے میں سبک
شرائط لگاتیں تب بھی میں ہر شرط قبول کرنے کے لئے تیار ہوں اس لئے کہ
خیالات اور خواہوں میں پہلے ہی آپ کے بیٹے کو اپنی منزل بنا چکی ہوں اب اگر آپ
اپنی منزل دکھاتی ہیں اور اس کے ساتھ شرائط بھی عائد کرتی ہیں تو میں آپ کی ہر شرط
قبول کرتی ہوں لیکن جن دو شرائط کا آپ ذکر کر رہی ہیں کیا آپ ان کا مجھ پر بھی انکشاف
کریں گی۔
عشثار کے خاموش ہونے پر نن سون تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس
بعد اس نے عشثار کی مخاطب کیا۔

اجنبی بیٹی! چند روز پہلے میں نے اپنے شہر ایک میں اپنے بیٹے گگامش
لئے ایک لڑکی کو پسند کیا تھا۔ اس لڑکی اور اس کے والدین کو میں بتا چکی ہوں کہ
اپنے بیٹے گگامش کو ان کے ہاں بیاہنا چاہتی ہوں اب ایک طرح سے وہ لڑکی میرے
بیٹے کی منسوبہ ہے میرا ایک بیٹا اس وقت یہاں نہیں ہے اس کے لوٹنے پر اس کی شادی
میرے بیٹے سے ہو گی اگر تمہیں یہ شرط منظور ہے کہ تم اور وہ لڑکی دونوں گگامش
بیویوں کی حیثیت سے اتفاق کے ساتھ رہو تو میں تمہیں بیاہنے کے لئے تیار ہوں۔
میری دوسری شرط یہ ہے کہ شادی میں کچھ دیر ہو گی اس لئے کہ جیسا کہ
پہلے ذکر کر چکی ہوں میرا بیٹا اس وقت یہاں نہیں ہے میں تم پر یہ بھی انکشاف کرتی

اجنبی تو خواخوہ میرے دل کی خشکی اور خشکی کا باعث بن رہا ہے تو مجھے
بنانا نہیں میں خود تجھے نہیں پہچانتی ذرا اپنے ذہن پر زور دے تو نے مجھے کہاں دیکھا
نہج تیری میری کہیں ملاقات ہی نہیں ہوئی پھر تو کیوں میرے خلاف تاریک
زور دے گا؟ طوفان اور زندگی کی دائمی تخیوں کی طرح برس رہا ہے عشتار کی اس گفتگو
کے جواب میں سموقان اور زیادہ کڑواہٹ اور غضبناکی میں بول پڑا۔

عشتار کوئی جانے نہ جانے میں جانتا ہوں تو لمحوں کی جاری ایک زہریلی
نیشا ہے تو داشاؤں کی گناہ آلود بے ہودگی سے بھی بدترین ہے میں ابھی تمہیں بتاتا
ہوں تو مجھے جانتی ہے کہ نہیں اس کے ساتھ ہی سموقان طوفانی انداز میں آگے بڑھا تھا
اس کے اس انداز پر عشتار بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئی قریب آکر سموقان نے اس زور
سے اک طمانچہ عشتار کے مارا کہ وہ بل کھاتی ہواؤں میں اچھلتی ہوئی کمرے کے فرش پر
گری پھر اس نے اس دروازے سے بھاگ جانا چاہا جو خالی پڑا تھا لیکن عین اس لمحہ اس
دروازے پر اہلی نمودار ہوئی جو نہی عشتار اس دروازے کے قریب گئی اہلیم نے اس کے
پہن میں ایسا گونسا مارا کہ عشتار بل کھاتی ہوئی پھر پلٹی اتنی دیر تک سموقان پھر آگے
بڑھ چکا تھا۔

ایک بار پھر سموقان کا ہاتھ عشتار کے خلاف اٹھا اس کے منہ کے دوسری
سمت اس بار اس نے اس زور کا طمانچہ مارا کہ ایک بار پر ہوا میں بل کھاتی ہوئی عشتار
دروازے کے قریب کھڑی اہلیم پر جاگری اہلیم اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور ایک
طرف لڑکھ گئی تھی اس سے عشتار نے فائدہ اٹھایا اور وہ کمرے سے باہر گر گئی اچانک
اپنی جگہ سے اٹھی اور اہلیم کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

تو تم ان دنوں سموقان کے ساتھ ہو پر اپنے دل کے قرطاس پر لکھ رکھو تم
زیادہ عرصہ تک ہماری گرفت سے بچ نہ سکو گی اس کے ساتھ ہی عشتار اپنی جگہ سے اٹھی
اور ایک طرف بھاگی کمرے سے سب لوگ نکل کر اس کے تعاقب میں گئے تھے لیکن
اتنی دیر تک عشتار ایک موڑ مڑ چکی تھی جب سب وہاں پہنچے تب وہاں کچھ نہ تھا اس لئے
عشتار اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے غائب ہو چکی تھی۔

عشتار کے یوں غائب ہو جانے پر گھگھامش، سموقان اور اہلیم نے تو کوئی

میری بیٹی! میری بیٹی! میں بھی کتنی نادان ہوں تم کتنی دیر سے یہاں
ہوئی ہو لیکن ابھی تک میں نے تمہارا نام نہیں پوچھا۔

قبل اس کے عشتار، فن سون کے سوال کا جواب دیتی اچانک اس کے
کے ایک دروازے پر سموقان نمودار ہوا اور عشتار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
مادر محترم! یہ لڑکی اپنا نام کیا بتائے گی میں خود بتاتا ہوں یہ کون
کہاں سے آئی ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ اور کس مقصد کے تحت اس نے ہمارے
ارک کا رخ کیا ہے۔

اس کمرے کے دروازے پر سموقان کو دیکھتے ہوئے عشتار گونجتے ہوئے
گھر، بے بسی سے منہ سے نکلی کراہ اور اک ہجوم بے چارگی کی سی ہو کر رہ گئی تھی
سے اس کی آنکھوں میں گرہن کی سی تارک کیفیت اور تلخ دشوار انگیز بازگشت اپنا
دکھا گئی تھی اس کے چہرے پر مغموم سو گوار شگوفوں اور زندگی کے آئینے میں تار
گردوغبار جیسے تاثرات کھڑ گئے تھے گلتا تھا سموقان کی وہاں اچانک موجودگی نے
کے قلب کو ایک دم الم سے بھر دیا ہو قبل اس کے سموقان کی اس گفتگو کا جواب نہ
یا گھگھامش دیتے یا عشتار ہی کچھ بولتی عشتار کو مخاطب کرتے ہوئے سموقان پھر بول پڑا:
گناہ کے اندیشوں میں پروردہ! بتا تو کس نیت کس ارادے سے اس
میں داخل ہوئی ہے۔

عشتار اب تک خاموش تھی پہلی بار اس نے انتہائی کراہت آمیز انداز
سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اجنبی میں نہیں جانتی تو کون ہے تیری میرے ساتھ کیا دشمنی ہے میں
سے ناواقف ناآشاہوں تو ناحق میرے خلاف کیے غصے اور انتقام کا اظہار کر رہا ہے
عشتار خاموش ہوئی تو سموقان پھر بول پڑا۔

عشتار تو مجھے جانے نہ جانے پر میں تو تمہیں جانتا ہوں جہاں بدن
مقدمہ سراپا لگتا ہے لیکن تمہارے بدن کے مخفی ترین ان گوشوں کو بھی میں
جانتا ہوں جہاں گناہ کی بھیشیاں گرم ہیں سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں عشتار
بول پڑی۔

خاص اثر نہ لیا تھا لیکن گگامش کی ماں نن سون، انکدو اور اس کی بیوی زوستار
پریشان ہوئے تھے پھر انکدو نے سوالیہ انداز میں گگامش کی دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔
گگامش میرے بھائی یہ کیا معاملہ ہے یہ لڑکی تو ایک چھلاوہ اور ہوا کا تیر
ثابت، ہوئی بس اس کی موڑ مڑنے کی دیر تھی کہ ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔
انکدو کے اس سوال پر جہاں سموقان اور ایلم مسکرا رہے تھے وہاں گگامش
کے چہرے پر بھی ایک تبسم تھا پھر اس نے انکدو کو مخاطب کیا۔
میرے بھائی یہ کوئی اچھے اور حیرت کی بات نہیں ہے دراصل یہ ایک
خاص علم ہوتا ہے اور اس علم کو ریمیا کہتے ہیں اس علم ریمیا کی مدد سے انسان نگاہوں
سے اوجھل ہو جاتا ہے دوسرے الفاظ میں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ریمیا ایک علم ہے جس
مدد سے انسان جہاں اور جس وقت چاہے جا سکتا ہے انسانی نگاہوں سے اوجھل بھی
سکتا ہے یہ جو لڑکی یہاں آئی تھی یہ دنیا کے سب سے بڑے اور مانے ہوئے ساحر کی
عشتار تھی میں تو اسے نہیں پہچانا لیکن میں نے سموقان کی گفتگو سے اندازہ لگا لیا
دراصل ہمیں کسی مصیبت اور الجھن میں مبتلا کرنے کے لئے آئی تھی لیکن بجلا
سموقان کا یہ اور ایلم وقت پر پہنچے اور ہماری گلو خلاصی ہوئی ورنہ یہ عشتار ہمیں کوئی
کوئی نقصان پہنچا کے ضرور جاتی۔

جہاں تک اس کے اس طرح غائب ہو جانے کا معاملہ ہے تو انکدو میرے
بھائی میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری بیوی اور میری ماں دونوں کچھ زیادہ ہی پریشان
اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں ریمیا نام کے جس علم کا میں نے تمہارے سلسلے
کیا ہے اس کے استعمال میں سموقان ہی نہیں اب ایلم بھی بڑی ماہر ہے اور اب یہ اس
استعمال کر رہے ہیں اب آؤ کمرے میں بیٹھتے ہیں پھر اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔
سب کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو گگامش نے سموقان کی طرف دیکھ کر
ہوئے پوچھ لیا۔
سموقان! میرے عزیز بھائی تم کیسے بروقت پہنچ گئے اگر تمہیں آتے تو ہمیں
خبر نہ ہوتی کہ یہ لڑکی ساحر انو کی بیٹی تھی یقیناً ہمارے ساتھ کوئی بڑا دھوکہ اور فریب
کرنے آئی تھی اور اگر تم نہ آتے اور یہ اپنا نام بھی بتا دیتی تب بھی مجھے یا میری ماں کو

جواب میں سموقان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔
میں نے ان دنوں ایلم کے ساتھ بعلبک میں قیام کیا ہوا تھا میرا یہ قیام
عشترہ کئی ماہ سے تھا اس لئے کہ ایلم کے باپ کی خواہش تھی کہ ایلم اس کے
باپ کے عرصہ رہے ایلم کو چونکہ اکیلا نہیں رکھا جا سکتا تھا اس لئے کہ ساحر انو اور اس
نگاہوں کی طرف سے اسے خطرہ ہے لہذا مجھے بھی اس کے ساتھ وہاں رہنا پڑا۔
وہاں قیام کے دوران آج اچانک مجھ پر انکشاف ہوا کہ ساحر انو کی بیٹی
ہمارے خلاف بدی کا کھیل کھیلنا چاہتی ہے لہذا میں اور ایلم فوراً تمہاری مدد کے
پہنچ گئے اب تم لوگ پوچھو گے کہ مجھے کیسے خبر ہو گئی کہ عشتار تمہارے خلاف
کے میں آنے والی ہے یا آچکی ہے تو اس کے لئے میں گذارش کروں کہ میں پہلے تم
لوں پر یہ انکشاف کر چکا ہوں کہ ننتورا نام کی ایک عجیب الخلق اور عجیب وغریب
بی بی جاگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی مانند ہے کئی مواقع پر میری مدد کے لئے پہنچی۔
آگ اور انگارہ قسم کی وہ لڑکی جس کا نام ننتورا ہے میں نہیں جانتا کون
کہاں سے آتی ہے کیوں میری مدد کرتی ہے اس میں اس کیا کیا مفاد ہے میں صرف
ماں کا نام جانتا ہوں ایک دو مواقع پر میں نے اس کے متعلق تفصیل جانتا چاہی لیکن
میں نے کوئی معقول جواب نہیں دیا اور صرف مجھے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ وقت
میں اس کے متعلق تفصیل مجھے خود ہی پتہ چل جائے گا لہذا میں بھی چپ ہو رہا آج
وقت میں اور ایلم سورج غروب ہونے کے بعد بعلبک شہر کے باہر گھڑ سواری کر
پہنچے تو اچانک ہمارے پاس ننتورا نمودار ہوئی اور اس نے یہ اطلاع دی کہ ساحر
انو کی بیٹی عشتار گگامش کے لئے مصیبت کا باعث بننے والی ہے لہذا میں اور ایلم فکر مند
ہوئے اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ایلم کے باپ لوگل باندھ کو
میں اطلاع کرنے کے بعد یہاں پہنچ گئے اس کے بعد جو کچھ گزرا تم سب جانتے ہو۔

سموقان جب خاموش ہوا تو اس بار اسے مخاطب کرتے ہوئے انکدو بول
سموقان! میرے عزیز بھائی تم کیسے بروقت پہنچ گئے اگر تمہیں آتے تو ہمیں
خبر نہ ہوتی کہ یہ لڑکی ساحر انو کی بیٹی تھی یقیناً ہمارے ساتھ کوئی بڑا دھوکہ اور فریب
کرنے آئی تھی اور اگر تم نہ آتے اور یہ اپنا نام بھی بتا دیتی تب بھی مجھے یا میری ماں کو

میری نظر اس پر پڑی وہ اپنی ماں کے ساتھ خریداری کے لئے بازار آئی تھی اسے
 نے اسے گگامش کے لئے پسند کر لیا اس کے ماں باپ سے میں بات کر
 اور اس کے اہل خانہ بے حد خوش ہیں کہ ان کی بیٹی کو گگامش کے لئے چنا گیا
 ہے۔ اب مجھے صرف تمہاری اور ایلیم کی واپسی کا انتظار تھا قبل اس کے کہ تم دونوں کسی
 ہم پر نکلے میں تمہاری یہاں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گگامش کو اس لڑکی
 کے ساتھ لے جاتا ہوں۔

نن سون کے اس انکشاف پر سموتان ہی نہیں ایلیم بھی بے پناہ خوشی کا
 بھرا کر ہی تھی پھر سموتان نے نن سون کو مخاطب کیا۔

مادر محترم کیا آپ مجھے اس لڑکی سے نہیں ملائیں گی جو میرے بھائی کی
 بیٹی والی ہے۔ اس پر ہاتھ کے اشارے سے نن سون نے زوستا کو اپنی طرف بلایا
 ماں کے ساتھ کچھ سرگوشی کی پھر زوستا اس کمرے سے نکل گئی تھی وہ سب پہلے کی طرح
 ناراو ساہو انوہی کے موضوع پر گفتگو کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد زوستا کے ساتھ کچھ لوگ اس کمرے میں داخل ہوئے ان
 مایک اہتمام درجہ کی خوبصورت لڑکی بھی تھی نن سون نے آنے والوں کا سموتان اور
 ہر سے تعارف کرایا اور ایلیم اور سموتان کو ان سے متعارف کرایا آنے والی لڑکی
 ہائش کی ہونے والی بیوی اور اس کے ماں باپ تھے۔

گگامش کی منسوبہ کے ماں باپ گگامش کے قریب بیٹھ گئے ہاتھ کے
 ہارے نن سون نے اس لڑکی کو اپنے قریب بلایا پھر اسے اپنے پہلو میں بٹھایا اس
 کے بعد اس نے سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموتان میرے بیٹے یہی تمہارے بھائی گگامش کی منسوبہ ہے اس کا نام
 ہائش ہے اب تم آگے ہو تو میں بہت جلد گگامش کو اس سے بیاہ دینا چاہتی ہوں اس
 لئے کہ جو واقعات تم نے بتائے ہیں ان سے مجھ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم عنقریب پھر
 ہائش پر نکلے گے۔

سموتان نے نن سون کے ان خیالات کی تائید کی تھی وہیں بیٹھے بیٹھے اریشنا
 نے اس لڑکی کے والدین سے گفتگو ہوتی اور یہ طے پایا کہ دو دن بعد گگامش کی

سموتان میرے بھائی ہم سب تمہارے شکر گزار ہیں کہ تم بروقت
 ساحر انو کی بیٹی عشتار سے ہمیں نجات دی ورنہ ہمیں وہ کوئی نہ کوئی نقصان
 جاتی پر میرے بھائی یہ تو کہو جس مہم پر تم نکلے ہوئے تھے اس کے متعلق تم اور
 کیا کیا؟ جو اب میں سموتان نے ساحر انو کے مسکن پر شب خون مار کر اطلاعات
 کرنے، پھر ساحر انو کے تین مسکنوں کی طرف جانے اور انہیں تباہ و برباد کر
 اریش اور اراتا کے نہ ملنے کے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

اس بار نن سون نے سموتان اور ایلیم کو مخاطب کیا۔
 سموتان اور ایلیم میرے بیچو دلبرداشتہ مت ہونا جس مہم پر تم لگے
 میرے خداوند نے چاہا تو تم دونوں اس میں ضرور کامیاب ہو گے یاد رکھنا حق
 کرتے ہوئے دشواریاں اور مصیبتیں ضرور آتی ہیں لیکن آخر کار حق کی ہی
 باطل اس کے سامنے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے میرے بیچو ایک عزم ایک
 ارادے کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہو میرا دل کہتا ہے کامیاب تم ہی ہو گے۔
 نن سون کے خاموش ہونے پر ایلیم بول پڑی۔

اب اس عشتار کی طرف سے ہمیں مزید محتاط رہنا ہو گا جس وقت
 نے اس کے منہ پر دوسرا طمانچہ مارا تھا اور وہ مجھ سے ٹکرانی اور پھر لڑکھرائی ہو
 سے باہر گر گئی تو اس نے قہر بھرے انداز میں میری طرف دیکھا تھا اور طنز
 میں مجھ سے کہنے لگی اچھا تو تم سموتان کے پاس ہو لیکن تم بچ نہیں سکو گی۔
 اس موقع پر قہر بھرے انداز میں سموتان بول پڑا۔

اس کی ایسی کی تیسی اگر اس نے تمہیں میلی آنکھ سے بھی دیکھا تو
 کی دھیمان اڑا کے رکھ دوں گا سموتان کے ان الفاظ سے ایلیم خوش ہو گئی تھی
 اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ گگامش کی ماں نن سون بول پڑی۔

سموتان میرے بیٹے تمہاری اور ایلیم کی غیر موجودگی میں ہم نے ایک
 بڑا کام کیا ہے مجھے امید ہے کہ تم دونوں برا نہیں مانو گے میرے بیٹے
 غیر موجودگی میں میں نے گگامش کے لئے ایک لڑکی کو پسند کیا ہے وہ لڑکی اچھا
 خوبصورت اور پرکشش ہے اریک شہر کی ہی رہنے والی ہے بس یوں ہی ایک

بہان کے متعلق گگامش تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں ہاں یہ ملکہ ظلمات کا نام میں سے شہابی قصر میں اٹھ آئی تھی۔

اس شادی کے چند روز بعد قصر کے ایک کمرے میں جس وقت گگامش کی بیوی اریشا، نن سون، انکو اور زوستا کٹھے بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کرتے تھے اچانک اس کمرے میں سموقان اور ایلیم داخل ہوئے۔

سموقان کو ہاتھ کے اشارے سے گگامش نے اپنے پہلو میں بیٹھے جب کہ ایلیم اریشا کے پاس بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی اور بعد سموقان نے گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

گگامش میرے بھائی میں اور ایلیم دونوں نے مل کے ایک فیصلہ اور مجھے امید ہے کہ تم سب ہمارے فیصلے سے اتفاق کرو گے۔

تم جانتے ہو کہ اس سے پہلے مختلف جگہوں پر میں اور ایلیم دونوں اور بھائی اور اس کی منسوبہ کو تلاش کرتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہم نے مختلف پر ساحر انوکے تین مسکنوں کو بھی جلا کر خاکستر کیا لیکن ہمیں ابھی تک اریشا اور کہیں سراغ نہیں ملا۔

اب ہم نے آج ایک فیصلہ کیا ہے کہ اریشا اور اراتا کو ہمیں ملکہ کے جزیرے میں تلاش کرنا چاہئے اس لئے کہ ملکہ ظلمات بھی انوکے دست راست پھر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ بھی اس کے بڑے خوشگوار تعلقات ہیں؟

ہے ساحر انوکے اریشا اور اراتا کو ملکہ ظلمات کے پاس ہی رکھا ہوا اس لئے کہ ظلمات بھی بے شمار سری قوتوں کی مالک ہے اور ساحر انوکے بعد وہ بہترین انوکے ہم سے اریشا اور اراتا کی حفاظت کر سکتی ہے۔

گگامش کے بولنے سے پہلے ہی اس کی بیوی اریشا بولی بڑی اس سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی آپ اور ایلیم کے سارے حالات گگامش تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ ملکہ ظلمات کون ہے جہاں تک لبنان کے بادشاہ اتانا جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا، ساحر انوکے، ثور فلک اور عشار کا

شادی کر دی جائے یوں دودن بعد اریشا کو گگامش سے بیاہ دیا گیا تھا اور وہ اپنے سے شہابی قصر میں اٹھ آئی تھی۔

اس شادی کے چند روز بعد قصر کے ایک کمرے میں جس وقت گگامش کی بیوی اریشا، نن سون، انکو اور زوستا کٹھے بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کرتے تھے اچانک اس کمرے میں سموقان اور ایلیم داخل ہوئے۔

سموقان کو ہاتھ کے اشارے سے گگامش نے اپنے پہلو میں بیٹھے جب کہ ایلیم اریشا کے پاس بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی اور بعد سموقان نے گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

گگامش میرے بھائی میں اور ایلیم دونوں نے مل کے ایک فیصلہ اور مجھے امید ہے کہ تم سب ہمارے فیصلے سے اتفاق کرو گے۔

تم جانتے ہو کہ اس سے پہلے مختلف جگہوں پر میں اور ایلیم دونوں اور بھائی اور اس کی منسوبہ کو تلاش کرتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہم نے مختلف پر ساحر انوکے تین مسکنوں کو بھی جلا کر خاکستر کیا لیکن ہمیں ابھی تک اریشا اور کہیں سراغ نہیں ملا۔

اب ہم نے آج ایک فیصلہ کیا ہے کہ اریشا اور اراتا کو ہمیں ملکہ کے جزیرے میں تلاش کرنا چاہئے اس لئے کہ ملکہ ظلمات بھی انوکے دست راست پھر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ بھی اس کے بڑے خوشگوار تعلقات ہیں؟

ہے ساحر انوکے اریشا اور اراتا کو ملکہ ظلمات کے پاس ہی رکھا ہوا اس لئے کہ ظلمات بھی بے شمار سری قوتوں کی مالک ہے اور ساحر انوکے بعد وہ بہترین انوکے ہم سے اریشا اور اراتا کی حفاظت کر سکتی ہے۔

گگامش کے بولنے سے پہلے ہی اس کی بیوی اریشا بولی بڑی اس سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی آپ اور ایلیم کے سارے حالات گگامش تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ ملکہ ظلمات کون ہے جہاں تک لبنان کے بادشاہ اتانا جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا، ساحر انوکے، ثور فلک اور عشار کا

سمونان کی اس گفتگو سے سب نے اتفاق کیا تھا سموقان اور ایلیم نے چند بار ایک شہر میں قیام کیا پھر ایک روز وہ وہاں سے ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے تک کوچ کر گئے تھے۔

○○○

ایک روز رات کے وقت سموقان اور ایلیم دونوں ملکہ ظلمات ارکالا کے ساحل پر نمودار ہوئے جہاں سے سمندر کے ساحل پر نمودار ہوئے تھے اس شب ہی ماہی گیروں اور ٹھہروں کا ایک گھاٹ تھا اور یہ گھاٹ ملکہ ظلمات ارکالا کی شہر کے بالکل قریب تھا ساحل سمندر پر نمودار ہونے کے بعد سموقان اور ایلیم نے تھوڑی دیر تک اپنے اطراف کا جائزہ لیا پھر سموقان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم نہ تم اس جزیرے سے ششاسا ہونہ میں پہلے کبھی ادھر آیا دونوں ہی میں اجنبی ہیں لہذا ہم دونوں کو یہاں محتاط رہنا ہو گا ایلیم اس سے پہلے میں اور تم اور اراتا کی تلاش میں ہندوستان کی طرف گئے تھے وہاں جن لوگوں سے بھی ملتا نام میں نے سرجون بتایا اور تمہارا نام مار تھا بتاتا رہا یوں جانو دشمنوں کے لئے ارے یہ نام ایک طرح سے مستقل ہیں جہاں کہیں بھی میں اور تم جائیں گے مل نام کسی پر ظاہر نہیں کریں گے میں اپنا نام سرجون اور تم اپنا نام مار تھا بتایا اس طرح ہم بہتر انداز میں اپنے کام کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

اب ہم یہاں سے ملکہ ظلمات کے مرکزی شہر کے نواح کی طرف جائیں گے مارے تلاش کریں گے سرائے میں قیام کریں گے اس کے بعد ایش اور اراتا کی خدمت شروع کر دیں گے۔

ایلیم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر دونوں ساحل سمندر سے غائب ہوئے تھے۔

پہلے انہوں نے شہر کی اطراف کا جائزہ لیا اطراف میں ایک نہیں کئی سرائیں تھیں اور صاف ستھری سرائے میں ایلیم اور سموقان دونوں نے اپنے قیام کے

دونوں کو وہاں رکھ سکتا ہے اس لئے کہ انوکے بعد سب سے بہترین انداز میں ظلمات ہی انہیں اپنی حفاظت میں رکھ سکتی ہے میں اور ایلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے دونوں اسی وقت ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف جائیں گے ہم نے پہلے اس جزیرہ نہیں دیکھا تھا ہم ملکہ ظلمات کے مرکزی شہر سے باہر سرائیں ہو گی ہم کسی سرائے میں قیام کریں گے اور ملکہ ظلمات کے اس جزیرے میں ایش اور اراتا کو کرنے کی کوشش کریں گے۔

اگر ہم ان دونوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہم دونوں خوش قسمتی ہے اس فرض کی ادا نیگی کے بعد میں پھر ساحر انوکے پیچھے پرجاؤں گا جو ساحر کو زائل کرنے کا بھید جاننے کی کوشش کروں گا جو ساحر انوکے ایلیم، ایش اور اراتا کو رکھا ہے۔

اور اگر خدا نخواستہ میں اور ایلیم دونوں ایش اور اراتا کو تلاش کرنا کام رہے تب ایک بار پھر ہم ساحر انوکے مسکن پر شب خون ماریں گے اور تاریکی میں اس کے کسی سر کردہ فرد کو پکڑ کر اس سے ایک بار پھر یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ساحر انوکے ایش اور اراتا کو کہاں رکھا ہوا ہے۔

میں اور ایلیم شاید چند دن مزید بعلبک میں قیام کرتے اس لئے کہ باپ لوکل باندہ کی خواہش تھی کہ ایلیم زیادہ سے زیادہ اس کے ساتھ قیام کرے اکیلا بھی نہیں چھوڑا جاسکتا اس لئے کہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتاناک کے کہنے پر انوکے کے گمشدے اسے اکیلا دیکھ کر کسی وقت بھی اس پر وارد ہو سکتے ہیں اس لئے

ساتھ میرا رہنا انتہائی ضروری ہے بہر حال اب ہم یہاں سے بعلبک نہیں جائیں پشیم کے جزیرہ دلمون کے سامنے جو ملکہ ظلمات کا جزیرہ ہے اس میں وارد ہوں وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ انوکے ایش اور اراتا کو کہیں ملکہ ظلمات کے جزیرے میں تو اسیر نہیں کر رکھا تھے امید ہے کہ

تک منتورا بھی کہیں نہ کہیں ایش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے ہمیں وہ ان کے محل وقوع سے آگاہ کرے گی تب ہم بہتر انداز میں بدی کی توجہ خلاف حرکت میں آسکیں گے۔

میری تھیلی سرخ رنگ کے چمڑے کی ہے جس کے اندر نیلے رنگ کا موٹا
پتہ ہے۔ ساتھ ہی اس نے تھیلی کے اندر جس قدر نقدی تھی اس کی تعداد بھی
سرکردہ آدمی باہر نکلتا تھا اور کہنے لگا۔

سب ہی کھڑے رہو ان دونوں کے سامان کی تلاشی لیتے ہیں اگر ان سے
بہتر نقدی تھیلی برآمد ہوئی تو یہ دونوں مجرم سمجھے جائیں گے اور اگر ان دونوں کے
ذمہ تھیلی نہ ملی تو تب تم مجرم سمجھے جاؤ گے اور تمہیں قرار واقعی سزا ملے گی۔
اقتی در تک ملکہ ظلمات ارکالا کے مسلح جوان آڑے آئے اور انہوں نے اس
آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا اس نوجوان اور اس کے ساتھ جو لڑکی ہے اسے اور جو
اپنی تھیلی کی چوری کا دعویٰ کرتا ہے ان تینوں کو پکڑ کر ملکہ کے سامنے پیش
نہیں ملکہ کے سامنے ہی ان کی تلاشی لی جائے گی اس کے بعد جو بھی مجرم ٹھہرے گا
اس کے جرم کی سزا ملے گی۔

وہاں جمع ہونے والے سب لوگوں ہی نے نہیں بلکہ سموقان اور الیم نے
اسے اتفاق کیا تھا لہذا تھیلی کی چوری کا دعویٰ کرنے والے کے علاوہ سموقان اور
اس کے ساتھ جو اس مسلح جوان ملکہ ظلمات کے محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے لوگوں کا
تہم نوجوان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد مسلح جوان سموقان اور الیم کو لے کر ملکہ ظلمات ارکالا
میں داخل ہوئے لوگ بھی قصر کے صحن میں جمع ہو گئے تھے پھر کچھ مسلح جوان تو
نہیں اور الیم کے پاس کھڑے رہے ان میں سے ایک قصر کے اندر چلا گیا تھا تھوڑی
دیر بعد وہ لوٹا اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا انہیں لے چلو ملکہ نے انہیں
سزا دے دی۔

اس پر وہ لوگ جو ان سب کے پیچھے پیچھے آئے تھے ان کو اس مسلح جوان نے
کہا پھر وہ اپنے ساتھی مسلح جوانوں کو لے کر سموقان، الیم اور اپنی
تھیلی کی چوری کا دعویٰ کرنے والے کو لے کر قصر میں داخل ہوا تھا۔

لئے ایک کمرہ حاصل کیا اور پھر وہاں قیام کرتے ہوئے انہوں نے شب و روز
اراتا کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔

سموقان اور الیم ملکہ ظلمات ارکالا کے جہیزے میں کئی روز تک
اراتا کو تلاش کرتے رہے لیکن انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایک شام سموقان اور الیم دونوں ملکہ ظلمات ارکالا کے مرکزی
ایک بازار کی دکان میں داخل ہوئے دکان میں اس وقت ان لوگوں کا خوب ہجوم
خرید و فروخت کر رہے تھے ہجوم کے اندر سموقان اور الیم بھی داخل ہوئے دونوں
پہنچی ہوئی چٹائی پر بیٹھ گئے جہاں دوسرے گاہک بیٹھے ہوئے تھے اپنے کندھوں
زنبیلیں اتار کر انہوں نے ایک طرف رکھ دیں پھر سموقان نے اپنے اور الیم کے
کپڑے خریدے کپڑوں کی قیمت کی ادائیگی کرنے کے بعد جو نہی وہ اس دکان
نکلے ایک آدمی زور زور سے شور کرنے لگا اور لوگوں کی اپنی طرف بلاتے ہوئے
انکشاف کرنے لگا کہ یہ جو نوجوان اور اس کے ساتھ لڑکی جا رہی ہے یہ دونوں

ساتھ ہی وہ ہاتھ کے اشارے سے سموقان اور الیم کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔
اس کی اس حرکت پر سموقان اور الیم دونوں چونکے تھے اس شخص
کرنے پر بازار سے گزرتے ہوئے لوگ ہی نہیں اردگرد کی دکانوں کے لوگ
سموقان اور الیم کے گرد جمع ہو گئے تھے پھر ایک سرکردہ آدمی آگے بڑھا اور
والے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یہ جو نوجوان اور لڑکی ہیں تم ان کو چور بتا رہے ہو جہاں انہوں
چرایا ہے اس پر وہ نوجوان بول پڑا۔

یہ جو نوجوان ہے اس نے میری نقدی کی تھیلی چرائی ہے اقتی در
ارکالا کے کچھ مسلح جوان بھی آجمع ہوئے تھے جو سرکردہ آدمی سموقان اور الیم
آیا تھا اس نے پھر شور کرنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اگر ان دونوں نے تمہاری نقدی کی تھیلی چرائی ہے تو تم بتاؤ
تھیلی کس قدر بڑی ہے نقدی کس قدر ہے تھیلی کس رنگ کی ہے اس پر شور
پھر بول پڑا۔

پھر بڑی تیزی کے ساتھ مسلح جوانوں نے ان زنبیلوں کی تلاشی لی ان زنبیلوں سے انہیں کچھ بھی نہ ملتا تب ان میں سے ایک نے ملکہ ظلمات کو مخاطب کیا۔
خاتون! ان دونوں کی زنبیلوں سے نقدی کی کوئی ایسی تھیلی نہیں ملی جس کی نشاندہی یہ الزام لگانے والا کرتا ہے اس پر جس شخص نے الزام لگایا تھا اس کی گردن کسی قدر جھک گئی تھی ملکہ ظلمات بڑی قہرمانی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر مسکراتے ہوئے ملکہ ظلمات نے سموقان اور ایلم دونوں کو مخاطب کیا۔

تم دونوں میاں بیوی قابلِ عرت، قابلِ وقار ہوں تم دونوں پر اس شخص نے ناحق الزام تراشی کی ہے جس کمرے میں تم کھڑے ہو اس کے دائیں جانب جو دروازہ ہے اس میں سے تم ساتھ والے کمرے میں جا کے بیٹھو میرے فیصلے کا انتظار کرو بٹلے میں اس شخص کی سزا تجویز کرتی ہوں اس کے بعد تمہیں دوبارہ بلاتی ہوں اس لئے کہ تم دونوں میرے جہیزے میں اجنبی ہو اس جہیزے کے رہنے والے ایک شخص نے تم پر ناحق الزام لگایا ہے اب میں اس سے یہ پوچھوں گی کہ یہ الزام اس نے کیوں لگایا ہے کیا اس کے پیچھے کوئی سازش ہے سارے معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے بعد پھر میں تمہیں بلاتی ہوں میں معذرت خواہ ہوں کہ اس سلسلے میں تم دونوں میاں بیوی کو تکلیف اٹھانا پڑی اس لئے کہ تم اجنبی ہو اجنبی ہمارے جہیزے میں ہمارے مہمان ہوتے ہیں اب تم تھوڑی دیر کے لئے ساتھ والے کمرے میں چلے جاؤ تاکہ میں ذرا اس الزام لگانے والے سے تو گفتیش کروں۔

ملکہ ظلمات کے اس فیصلے پر سموقان اور ایلم دونوں خوشی محسوس کر رہے تھے سموقان اس لئے بھی خوش تھا کہ اسے ملکہ ظلمات کے قصر میں آنے کا موقع ملا وہ مطمئن تھا کہ ملکہ کے ساتھ اس کی گفتگو ہوئی تاکہ آنے والے دور میں اسے ملکہ ظلمات کے خلاف حرکت میں آنا پڑے تو وہ اس کے قصر کے محل وقوع سے واقف ہو جائے گا لہذا ملکہ کا کہا مانتے ہوئے سموقان اور ایلم دونوں حرکت میں آئے اور اس کمرے کے دائیں جانب جو دروازہ تھا اس سے ہوتے ہوئے ساتھ والے کمرے میں داخل ہوئے

سموقان، ایلم اور اپنی تھیلی کی کشدگی کا دعویٰ کرنے والے تینوں کو جوانوں نے ایک کمرے میں ملکہ ظلمات کے سامنے لا کر کھڑا کیا سموقان اور ایلم دیکھا ملکہ ظلمات ارکا لا ابھی نوجوان تھی اتہا درجہ کی خوبصورت تھی اس کے ہاتھوں بھی ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو عمر میں ملکہ ارکا لا سے کم تھی لیکن شکل و شبہت بالکل اس جیسی تھی شاید اس کی بہن لگتی تھی اس موقع پر سموقان اور ایلم دوسرے کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ کمرے میں ملکہ ظلمات کی گونج گئی۔

میں ملکہ ظلمات اور کالا ہوں میرے پہلو میں میری چھوٹی بہن بیٹھی ہوئی ہے میرے ایک مسلح جوان نے بتایا ہے کہ تم دونوں پر چوری کا الزام قبل اس کے کہ تم پر چوری کا الزام ثابت ہو یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے تم دونوں کے درمیان کیا رشتہ ہے؟

سموقان نے اس موقع پر بڑے غور سے تھوڑی دیر تک ملکہ ظلمات کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

میرا نام سرجون ہے میرے ساتھ میری بیوی ہے اس کا نام مارتھا ہے دن پہلے دونوں میاں بیوی اس جہیزے کی سیاحت کے لئے آئے تھے آج ایک دن اپنی ضروریات کا سامان خریدنے لگے کہ اس شخص نے خواستہ ہم پر چوری کا الزام کر دیا اور اسی الزام میں ان مسلح جوانوں نے پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے سموقان کے ان الفاظ پر ملکہ ظلمات کے چہرے پر عجیب سا مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر مسلح جوانوں کو اس نے مخاطب کیا۔

ان دونوں میاں بیوی کو غیر مسلح کر دو ان کے پاس جو سامان ہے لے کر ایک جگہ رکھو پھر اس سامان کی تلاشی لو اگر یہ دونوں مجرم ثابت ہوں تو سزا ملے گی اگر یہ مجرم ثابت نہ ہوں تو الزام لگانے والوں کو سزا دی جائے گی۔ یہ حکم ملتے ہی ان مسلح جوانوں نے سموقان اور ایلم دونوں کو غیر مسلح کر دیا تھا اور ان کے ہتھیار لے کر ایک طرف رکھ دیے تھے پھر ان دونوں کے چہرے کی بڑی بڑی زنبیلیں بھی لے لیں۔

ایلم! اس موقع پر ہم سے ایک اور حماقت ہوئی ہماری زنبیلیں بھی ملکہ
 بنت کے اس کمرے میں رہ گئی ہیں ہماری زنبیلوں میں اسم اعظم تھا اگر وہ ہمارے
 پاس ہوتا تو اسے حرکت میں لاتے ہوئے یقیناً ہم کمرے کے اس کالے اور سیاہ ماحول
 سے نجات پاسکتے تھے میرے خیال میں ملکہ ظلمات او اس کے گماشتوں کو یہ پتہ نہیں ہو
 گا کہ ہماری زنبیلوں کے اندر اسم اعظم ہے اگر انہوں نے ہمیں اس کمرے میں بند
 کرنے کے بعد ہماری زنبیلیں ہمارے حوالے کیں تب بھی ہم یہاں سے چھٹکارا پاسکتے
 تھے۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں ایلم نے ایک مایوسانہ سا تبسم اپنے
 ہرے پر بکھرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے حسب! یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہماری زنبیلیں ہمیں واپس
 لوٹائیں وہ اتنے احمق نہیں ہیں میرے خیال میں ہم دونوں سے بھی ایک غلطی ہوئی
 ہے جس وقت ملکہ ارکالا نے ہم دونوں کو اس کمرے کی طرف آنے کے لئے کہا تو ہمیں
 اپنی زنبیلیں بھی لپنے ساتھ لانا چاہئے تھیں اس لئے کہ ہماری زنبیلوں کی تلاشی ہو چکی
 تھی اگر ہم اپنی زنبیلیں اٹھاتے تو میرے خیال میں ملکہ ظلمات کو اعتراض نہ ہوتا اس
 لئے کہ ارکالا نہیں جانتی کہ ہماری ان زنبیلوں کے اندر اسم اعظم بھی ہے جسے حرکت
 لینا لاتے ہوئے ہم اس کمرے میں پہلے سے ڈالے ہوئے سحر سے بچ سکتے تھے بہر حال اب
 یہ بعد کی باتیں ہیں ملکہ ظلمات نے میرے خیال میں ساحر انوکے کہنے پر ہم دونوں کو
 اس کمرے میں بے بس کر دیا ہے اب ہم دونوں کو اپنے مستقبل کے متعلق سوچنا
 پڑے۔

ایلم جب خاموش ہوئی تو سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا
 اس کے اس نے ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلم! لگتا ہے ساحر انوکے نے اپنے کچھ آدمی ہمارے تعاقب میں لگائے ہوئے
 تھے جنہوں نے ہم پر نگاہ رکھی اور ملکہ ظلمات کے ساتھ بات کر کے ہمیں یہاں تک
 پہنچانے میں وہ کامیاب ہوئے جس شخص پر ہم نے چوری کا الزام لگایا میرا دل کہتا ہے وہ
 شخص بھی ملکہ ظلمات کا آدمی ہے بہر حال ملکہ ظلمات ہمارے خلاف قدم اٹھانے میں

سموقان اور ایلم کا اس کمرے میں داخل ہونا تھا کہ ان کے پیچھے لوہے کا
 بھاری اور وزنی دروازہ بند ہو گیا دروازہ بند ہونے کی آواز جب سموقان کی سماعت سے
 ٹکرائی تو اس نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا اور بند دروازے کی طرف وہ پریشانی اور فکر
 مستی سے دیکھنے لگا تھا پھر اس نے جب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس
 بند دروازے کو کھولنا چاہا تو سموقان دنگ رہ گیا اس کے چہرے پر پہلے سے کئی زیادہ
 تفکرات اور پریشانیاں رقص کر گئی تھیں پھر اسی پریشانی میں اس نے ایلم کو مخاطب
 کیا۔

ایلم! ہمیں جو ملکہ ظلمات کے قصر میں لایا گیا ہے ہمیں ایک سازش کے
 تحت لایا گیا ہے ہم پر چوری کا الزام بھی ایک سازش تھی میرے خیال میں یہ ساری
 سازش ملکہ ظلمات ارکالا اور اس کے گماشتوں کی تیار کردہ ہے چوری کے الزام میں
 ہمیں یہاں قصر میں لایا گیا اور پھر جس کمرے میں ہمیں داخل ہونے کے لئے کہا گیا ہے
 اس میں پہلے سے کوئی ایسا سحر پہلے سے کوئی ایسا عمل کیا گیا ہے کہ ہم دونوں ہی اپنی
 سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں اگر میری بات پر تمہیں شک ہو تو ذرا اپنی مخفی قوتوں
 کو حرکت میں لا کے دیکھو۔

ایلم! جس وقت ہماری پشت پر یہ لوہے کا دروازہ بند ہوا تھا اس وقت ہی
 مجھے کھٹکا ہوا تھا میں نے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے لوہے کا دروازہ
 کھولنا چاہا لیکن مجھے ناکامی ہوئی۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان خاموش ہو گیا اس لئے کہ اس نے دیکھا اس
 موقع پر ایلم بھی اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لا رہی تھی تھوڑی دیر تک خاموشی ہی
 اس کے بعد ایلم نے بڑی مایوسی سے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تمہارا کہنا درست ہے اس کمرے میں ہم دونوں ہی اپنی سری
 قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں میرے خیال میں یہ ہمارے خلاف سازش ہے یہ سازش
 یقیناً ملکہ ظلمات نے ساحر انوکے کہنے پر تیار کی ہوگی۔

ایلم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں
 ڈوبا رہا اس کے بعد اس کی پریشان کن آواز سنائی دی۔

کامیاب ہو چکی ہے اب ہمیں کسی نہ کسی طور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سموqان ابھی مزید گفتگو کرنا چاہتا تھا مگر ایک دم خاموش ہو گیا اس لئے اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد ان دونوں کی پشت پر جو دروازہ بند ہوا تھا وہ ایک کھلا اور کئی مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں برسنہ تلواریں لئے اس کمرے میں داخل ہوئے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے جہاں اہلیم خوفزدہ اوپریشان ہو گئی تھی وہاں سموqان کے چہرے پر بھی تفکرات کے آثار نمایاں ہو گئے تھے قریب آکر مسلح جوانوں نے سموqان اور اہلیم دونوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا پھر ان مسلح جوانوں کے پیچھے کچھ اور جوان داخل ہوئے جنہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے پہلے سموqان کو اچانک ٹانگوں سے پکڑ کر زمین پر گرایا زبردستی اس کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں کوئی مائع ڈال دیا تھا وہ مائع سموqان کے منہ میں ڈالا جاتا تھا کہ تھوڑی دیر بعد سموqان اپنے حواس کھو بیٹھا بے ہوش ہو گیا اس کے بعد ان جوانوں نے زبردستی وہ مائع اہلیم کے منہ میں ڈال دیا تھا یوں تھوڑی دیر بعد اہلیم بھی اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔

سموqان اور اہلیم جب دونوں ہوش میں آئے تو انہوں نے دیکھا وہ ایک رستائی سلسلے کے ایک انتہائی تاریک اور گہرے کنوئیں کے اندر تھے جس وقت نہیں ہوش آیا وہ یہ معلوم نہ کر سکے وہ رات کا کون سا وقت تھا تاہم جس اندھے اور تاریک کنوئیں میں تھے اس کے اندر ایک چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی اس مشعل کی روشنی میں انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اہلیم کا ایک ہاتھ زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور اس زنجیر کا دوسرا کنوئیں کی پتھر ملی دیوار کے اندر ایک کڑے کے ساتھ سبھلی سے پیوستہ تھا۔

اہلیم کو اپنی اس حالت پر کوئی دکھ اور افسوس نہ ہوا اس لئے کہ سموqان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بیچاری پریشانی اور غموں کا شکار ہو گئی تھی اس لئے کہ جس قسم کی زنجیریں اہلیم کا ایک ہاتھ جکڑا ہوا تھا ویسی پانچ زنجیروں میں سموqان کو جکڑا گیا تھا ایک زنجیر اس کے بائیں پاؤں میں دوسری دائیں پاؤں میں تیسری ایک ہاتھ، چوتھی دوسرے ہاتھ اور پانچویں زنجیر اس کی گردن کے ساتھ پیوستہ تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد سموqان اور اہلیم تھوڑی دیر تک عجیب سی بے بسی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے پھر اہلیم اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لائی شاید وہ اپنی نالی قوتوں کو آزمانا چاہتی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر مایوسیوں پھیل گئی تاکہ بعد اس نے سموqان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ہوش ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے اوپر سے لکڑی کا ایک بہت بڑا ٹوکرا مناجیز
چمکتی ہوئی تھی اس کے ساتھ اوپر رسہ بندھا ہوا تھا اسی رسہ کی مدد سے لکڑی کا وہ
چمکتا ٹوکرا ہاتھ آ رہا تھا جب وہ چوکھٹا کچھ نزدیک آیا تب ایلیم اور سموقان نے دیکھا کہ اس کے
اندھ کے مسلح جوان کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں برسنہ تلواریں تھیں وہ چوکھٹا اندھے
کنوئیں کی خشک تہہ پر آکر لگا اس میں سے مسلح جوان اترے ایک جوان ان میں سے
کھانا اٹھائے ہوئے تھا پہلے اس جوان نے باری باری سموقان اور ایلیم کو کھانا پیش کیا
پھر ایک مسلح جوان تھکمانے سے انداز میں بول پڑا۔

پہلے تم دونوں کھانا کھاؤ اس کے بعد جو گفتگو میں تم دونوں سے کرنا چاہتا
ہوں وہ کروں گا کسی بھی صورت ہمارے حکم کی نافرمانی نہ کرنا اگر ایسا کرو گے تو اپنی
جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اب کھانا کھاؤ اس کے بعد میں تم دونوں کے ساتھ مطلب
کی گفتگو کروں گا۔

سموقان اور ایلیم دونوں نے اس موقع پر ایک دوسرے کی طرف جواب
طلب لگا ہوں سے دیکھا پھر دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے کھانا کھانے
لگے تھے جب وہ کھانا کھا چکے تو جس جوان نے کھانا پیش کیا تھا اس نے برتن اٹھائے
نہان مسلح جوانوں کا وہ سرکردہ شخص جو اس سے پہلے اس سے مخاطب ہوا تھا ان دونوں
کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سب سے پہلے میں تم دونوں پر یہ انکشاف کروں کہ تم اس وقت ملکہ
نغمات کے جہیزے میں نہیں بلکہ ہمارے آقا انو کے مسکن کے ایک اندھے اور
تاریک کنوئیں میں قید ہو تم دونوں کو اپنی سری قوتوں پر بڑا گھمنڈ بڑا ناز تھا سموقان
شخصیت کے ساتھ پوشیدہ قوتوں کے علاوہ تمہیں اپنی جسمانی طاقت اور قوت پر بھی
بڑا ناز تھا لیکن تو نے دیکھا تمہاری ہر طاقت اور قوت کو ہم نے تمہاری غلط فہمی تمہارے
جہیزے میں تبدیل کر کے رکھ دیا۔

ہمارے آقا انو نے ثور فلک کے علاوہ اپنے ایک نائب تیزو کو تمہارے پیچھے
بھیجا تھا اور انہوں نے کمال مہارت اور بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے آخر تمہیں ملکہ
نغمات کے تعاون سے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا اب تمہارے سامنے میں ایک تجویز

سموقان ابھی تک ہم دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہیں میں نے
مخفی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس زنجیر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں
ناکامی ہوئی ہماری یہ حالت اس بات کی غمازی اور نشاندہی کرتی ہے کہ ساحر انو
اس کے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہم پر ایسا عمل کر دیا ہے جس کی بناء پر ہم اپنی
قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں ساحر انو اور ملکہ ظلمات چونکہ تمہاری جسمانی طاقت
قوت سے آگاہ ہیں لہذا تمہاری طاقت اور قوت سے بچنے کے لئے انہوں نے جہیز
اندھے اور تاریک کنوئیں میں پانچ موٹی موٹی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے تاکہ تم
طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے ان زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہو سکو
کامیاب نہ ہو جاؤ تاہم میری بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے انہوں نے ایک ہر
میں جکڑا ہے سموقان اب بولو تمہارا کیا اندازہ ہے اس وقت ہم کہاں ہیں اور ہم
ساتھ کیا بیٹے گی۔

سموقان جو بری طرح بھاری بھاری اور وزنی زنجیروں میں جکڑا
تھوڑی دیر تک سر جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دھیے اور بے بسی میں ڈبلی آوا
ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! جہاں تک میرا اندازہ ہے انوکے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہمارے
چال چلی اور ہمیں اپنے قابو، اپنی گرفت میں کیا میرے خیال میں اس وقت ایلیم
ظلمات کے جہیزے سے ساحر انو کے مسکن میں منتقل کیا جا چکا ہے میرا دل کہتا
جس اندھے کنوئیں میں اس وقت ہم دونوں ہیں یہ ساحر انو کے مسکن میں ہے اور
چونکہ ہم دونوں پر قابو پا چکا ہے لہذا وہ ہم سے انتقام ضرور لے گا اس لئے کہ باغی
انوکے نہیں ثور فلک اور انوکے بیٹی عشثار کو بھی ہمارے مقابلے میں شکست
خفت اٹھانا پڑی تھی اس کے علاوہ انوکے بیٹی عشثار جس وقت گھگھامش کو دھوکہ
رہی تھی تب بھی ہم دونوں اس کے خلاف حرکت میں آئے اور عشثار کو ہم نے
خوب مرمت بھی کی تھی لہذا میرا دل کہتا ہے کہ انوکے بیٹی عشثار ہم دونوں
انتقام ضرور لیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو کا ایلیم کوئی جواب دینا ہی جانتی تھی کہ ایک

کنوئیں میں جان دینے کی بجائے تم اتانا کے مرکزی شہر کیش میں ملکہ کی
زانا نعیش زندگی گزارو گی۔

اگر تم اس شرط کو مان لیتی ہو تو دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنے والے دور میں
بادشاہ اتانا بعلبک پر حملہ آور نہیں ہو گا اس طرح تمہارے اس مثبت فیصلے سے
باپ اور تمہارے باپ کی ریاست بھی محفوظ رہے گی۔

تیسرا فائدہ یہ ہو گا کہ تمہیں اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد سموقان کا
انداز میں خیال رکھا جائے گا اس کی زنجیریں کھول دی جائیں گے اس اندھے
کے اندر یہ گھوم پھر سکے گا اس کی ہر آسائش اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا
کوئی سختی اور ظلم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ کہنے کے بعد وہ شخص رکا کچھ سوچا دم
کے بعد ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

ایلیم اس وقت سورج طلوع نہیں ہوا، ہم تمہیں اگلی شام تک کا وقت دیتے
ما دوران جو فیصلہ تم نے کرنا ہے وہ کر لینا یہ شرائط ہمارے آقا انو نے تمہاری
رواند کی ہیں۔ اگر تم اس

پیش کر رہا ہوں اگر تم دونوں کو منظور اور قبول ہو تو اس شرط کو مانتے ہو۔
ایلیم کو اس اندھے کنوئیں سے رہائی مل سکتی ہے سموقان تمہاری اذیتوں میں
سکتی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ سموقان تمہیں اپنی زندگی کا باقی ماندہ
اندھیرے کنوئیں میں سسک سسک کر گزارنا پڑے گا تاہم جو شرط میں
سامنے پیش کرنے والا ہوں اگر تم اسے تسلیم نہیں کرو گے تو دونوں اس کہ
اور اس کی جس فضاؤں میں تڑپ تڑپ کر جان دے دو گے کئی دن تک تمہیں
کو کچھ نہیں ملے گا اس کنوئیں کو اوپر سے بند کر دیا جائے گا اور تمہیں سانس
میں دقت پیش آئے گی تم دونوں دعائیں مانگو گے کہ موت تم سے بچ سکے ہو؟
بھی تم سے بھاگتی رہے گی حتیٰ کہ سسک سسک کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تم
کنوئیں سے اپنی روح اپنی زندگی سے جان چھوڑاؤ گے۔

جو شرط میں پیش کرنے والا ہوں اس کا تعلق ایلیم سے ہے سموقان
ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر ایلیم نے اس شرط کو منظور کر لیا تو ایلیم
جائے گی اور اس کی وجہ سے سموقان تمہاری سزا میں بھی کمی کی جائے گی اور
کنوئیں میں اذیت نہیں پہنچائی جائے گی کنوئیں کو بھی اوپر سے کھلا رکھا جا۔
تم آرام سے سانس لے کر زندگی کے دن گزار سکو۔

یہاں تک کہ کہنے کے بعد وہ شخص رکا، کچھ سوچا اس کے بعد ایلیم
دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلیم ہمارے آقا انو کی تمہارے لئے شرط یہ ہے کہ اگر تو شمالی
بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے تو تمہیں اس کنوئیں سے
جائے گی باعزت طور پر تمہیں اس کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشا
محل کی طرف لے جایا جائے گا وہاں پوری شاہی رسومات کو سامنے رکھتے ہو
اتانا کے حرم میں داخل کر دیا جائے گا اگر تم شادی کے لئے ہاں کرتی ہو تو
فوائد ہیں جس میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں اس کنوئیں سے نجات مل جا۔

سوقان ابھی تک ہم دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہیں میں نے اپنی
 زبان کو حرکت میں لاتے ہوئے اس زنجیر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہا لیکن مجھے
 وہی ہماری یہ حالت اس بات کی غمازی اور نشاندہی کرتی ہے کہ ساحرانوں نے یا
 کہنے پر بلکہ ظلمات نے ہم پر ایسا عمل کر دیا ہے جس کی بناء پر ہم اپنی سری
 سے محروم ہو چکے ہیں ساحرانو اور ملکہ ظلمات چونکہ تمہاری جسمانی طاقت اور
 طاقت ہیں لہذا تمہاری طاقت اور قوت سے بچنے کے لئے انہوں نے تمہیں اس
 روز تاریک کنوئیں میں پانچ موٹی موٹی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے تاکہ تم اپنی
 قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے ان زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہونے میں
 نہ سہارا پاؤ، میری بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے انہوں نے ایک ہی زنجیر
 ہے سوقان اب بولو تمہارا کیا اندازہ ہے اس وقت ہم کہاں ہیں اور ہمارے
 پتے کی۔

سوقان جو بری طرح بھاری بھاری اور وزنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا
 ایک سر جھکا کو کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دھیے اور بے بسی میں ڈوبی آواز میں
 فر دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلم! جہاں تک میرا اندازہ ہے انوکے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہمارے ساتھ
 اور ہمیں لپٹے قابو، اپنی گرفت میں کیا میرے خیال میں اس وقت ہمیں ملکہ
 کے ہیرے سے ساحرانو کے مسکن میں منتقل کیا جا چکا ہے میرا دل کہتا ہے کہ
 انوکے کنوئیں میں اس وقت ہم دونوں ہیں یہ ساحرانو کے مسکن میں ہے اب انوکے
 دونوں پر قابو پا چکا ہے لہذا وہ ہم سے انتقام ضرور لے گا اس لئے کہ ماضی میں
 انہیں ٹور فلک اور انوکے بیٹی عشتار کو بھی ہمارے مقابلے میں شکست اور
 ہتھیاری تھی اس کے علاوہ انوکے بیٹی عشتار جس وقت گھگامش کو دھوکہ دے
 کر گئی تھی ہم دونوں اس کے خلاف حرکت میں آئے اور عشتار کو ہم نے مار کر
 مرنے کی تھی لہذا میرا دل کہتا ہے کہ انوکے بیٹی عشتار ہم دونوں سے
 ہرگز نہیں بچ سکتے۔

سوقان کی اس گفتگو کا ایلم کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ ایک دم وہ

سوقان اور ایلم جب دونوں ہوش میں آئے تو انہوں نے دیکھا
 کہ ہستانی سلسلے کے ایک اہتائی تاریک اور گہرے کنوئیں کے اندر تھے جس
 انہیں ہوش آیا وہ یہ معلوم نہ کر سکے وہ رات یا دن کا وقت تھا تاہم جس انداز
 تاریک کنوئیں میں تھے اس کے اندر ایک چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی اس مشعل
 روشنی میں انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ایلم کا ایک ہاتھ زنجیر میں
 تھا اور اس زنجیر کا دوسرا کنوئیں کی پتھریلی دیوار کے اندر ایک کڑے کے
 مضبوطی سے پیوستہ تھا۔

ایلم کی اپنی اس حالت پر کوئی دکھ اور افسوس نہ ہوا اس لئے کہ ہونا
 طرف دیکھتے ہوئے وہ بیچاری پریشانی اور غموں کا شکار ہو گئی تھی اس لئے کہ جس
 زنجیر میں ایلم کا ایک ہاتھ جکڑا ہوا تھا ویسی پانچ زنجیروں میں سوقان کو جکڑا
 ایک زنجیر اس کے بائیں پاؤں میں دوسری دائیں پاؤں میں تیسری ایک ہاتھ
 دوسرے ہاتھ اور پانچویں زنجیر اس کی گردن کے ساتھ پیوستہ تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد سوقان اور ایلم تھوڑی دیر تک عجیب سی
 میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے پھر ایلم اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لائی
 اپنی سری قوتوں کو آزمانا چاہتی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر ایسا
 گئی اس کے بعد اس نے سوقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ سب کر رہا ہوں اگر تم دونوں کو منظور اور قبول ہو تو اس شرط کو مانتے ہوئے جہاں
جاؤ گے وہاں اس اندھے کنوئیں سے رہائی مل سکتی ہے سموقان تمہاری اذیتوں میں کمی کی جا
سکتی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ سموقان تمہیں اپنی زندگی کا باقی ماندہ حصہ اسی
ذبحے کنوئیں میں سسک سسک کر گزارنا پڑے گا تاہم جو شرط میں تمہارے
لئے پیش کرنے والا ہوں اگر تم اسے تسلیم نہیں کرو گے تو دونوں اس کنوئیں میں
اور اس کی جس فضاؤں میں تڑپ تڑپ کر جان دے دو گے کئی دن تک تمہیں کھانے
کو کچھ نہیں ملے گا اندھے کنوئیں کو اوپر سے بند کر دیا جائے گا اور تمہیں سانس تک لینے
میں دقت پیش آئے گی تم دونوں دعائیں مانگو گے کہ موت تم سے بھگلی ہو لیکن موت
جی تم سے بھاگتی رہے گی حتیٰ کہ سسک سسک کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تم اس اندھے
کنوئیں سے اپنی روح اپنی زندگی سے جان چھڑواؤ گے۔

جو شرط میں پیش کرنے والا ہوں اس کا تعلق ایلیم سے ہے سموقان تمہارے
ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر ایلیم نے اس شرط کو منظور کر لیا تو ایلیم رہا کر دی
جائے گی اور اس کی وجہ سے سموقان تمہاری سزا میں بھی کمی کی جائے گی اور تمہیں اس
کنوئیں میں اذیت نہیں پہنچائی جائے گی کنوئیں کو بھی اوپر سے کھلا رکھا جائے گا تاکہ
تم آرام سے سانس لے کر زندگی کے دن گزار سکو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا، کچھ سوچا اس کے بعد ایلیم کی طرف
دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلیم ہمارے آقا انوکی تمہارے لئے شرط یہ ہے کہ اگر تم شمالی لبنان کے
بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو جاؤ تو تمہیں اس کنوئیں سے رہائی دلائی
جائے گی باعزت طور پر تمہیں اس کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے
خمس کی طرف لے جایا جائے گا وہاں پوری شاہی رسومات کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں
ان کے محرم میں داخل کر دیا جائے گا اگر تم شادی کے لئے ہاں کرتی ہو تو اس کے کئی
دنوں میں جس میں سے چند ایک کامیں ذکر کرتا ہوں۔

اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں اس کنوئیں سے نجات مل جائے گی تڑپ

خاموش ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے اوپر سے لکڑی کا ایک بہت بڑا ٹوکڑ
نیچے لٹکی ہوئی تھی اس کے ساتھ اوپر سے بندھا ہوا تھا جس کی مدد سے لکڑی کا ٹوکڑ
نیچے آ رہا تھا جب وہ چوکھٹا کچھ نزدیک آیا تب ایلیم اور سموقان نے دیکھا اس کے
مسلح جوان کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں تھیں وہ چوکھٹا اندھے
کی خشک تہہ پر آ کر لگا اس میں سے مسلح جوان اترے ایک جوان ان میں سے
اٹھائے ہوئے تھا پہلے اس جوان نے باری باری سموقان اور ایلیم کو کھانا پیش
ایک مسلح جوان حکمانہ سے انداز میں بول پڑا۔

پہلے تم دونوں کھانا کھاؤ اس کے بعد جو گفتگو میں تم دونوں سے کر
ہوں وہ کروں گا کسی بھی صورت ہمارے حکم کی نافرمانی نہ کرنا اگر ایسا کرو گے
جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اب کھانا کھاؤ اس کے بعد میں تم دونوں کے ساتھ
کی گفتگو کروں گا۔

سموقان اور ایلیم دونوں نے اس موقع پر ایک دوسرے کی طرف
طلب نگاہوں سے دیکھا پھر دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے کھانا
لگے تھے جب وہ کھانا کھا چکے تو جس جوان نے کھانا پیش کیا تھا اس نے برتن
پھر ان مسلح جوانوں کا وہ سر کردہ شخص جو اس سے پہلے ان سے مخاطب ہوا تھا ان
کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سب سے پہلے میں تم دونوں پر یہ انکشاف کروں کہ تم اس
ظلمات کے جہیزے میں نہیں بلکہ ہمارے آقا انوکے مسکن کے ایک اند
تاریک کنوئیں میں قید ہو تم دونوں کو اپنی سری قوتوں پر بڑا گھنڈ بڑانا تو
خصوصیت کے ساتھ پوشیدہ قوتوں کے علاوہ تمہیں اپنی جسمانی طاقت اور قوت
بڑانا تھا لیکن تو نے دیکھا تمہاری ہر طاقت اور قوت کو ہم نے تمہاری غلط فہمی
بہکاوے میں تبدیل کر کے رکھ دیا۔

ہمارے آقا انوکے نے ثور فلک کے علاوہ اپنے ایک نائب تیز کو

ظلمات کے تعاون سے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا اب تمہارے سامنے

بنے تھے پھر آہستہ آہستہ ایلیم نے گردن سیدھی کی ایک گہری اور بھرپور نگاہ اس نے
تہنہ برداری سمونان کی گردن ابھی تک غم اور نگر میں جھکی ہوئی تھی اس کی یہ حالت
دیکھتے ہوئے ایلیم بچاری ٹوٹ بکھر کر رہ گئی تھی پھر اس نے روتی بین کرتی آواز میں
تہنہ کو مخاطب کیا۔

میرے حبیب! جن حالات میں ہم پھنسے ہیں وقت کی جس بدترین اذیت
ہم دوچار ہو گئے ہیں اس سے کیسے چھٹکارا ممکن ہے یہ لوگ جو شرط عائد کر رہے ہیں
اس میں ملنے کی لئے کسی بھی صورت تیار نہیں میں موت کو ترجیح دوں گی لیکن آپ کو
پہرہ میں شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کروں گی میں اس
کو نہیں میں تڑپ تڑپ کر سسک سسک کر جان دینا پسند کروں گی پر آپ کے علاوہ
کسی اور کی زندگی کی ساتھی بننا پسند نہیں کروں گی۔

ایلیم جب خاموش ہوئی تب اپنی جھکی ہوئی گردن سمونان نے سیدھی کی
غور سے دیکھا وہ بڑے غور سے ایلیم کی طرف دیکھتا رہا پھر اندھے کنوئیں میں اس کی
نواز گونج گئی تھی۔

ایلیم میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا تمہارا فیصلہ جذباتی اور
طبعی ہے اگر تم نے ان کی شرط نہ مانی تو یاد رکھنا یہ لوگ ہم دونوں کا جینا حرام کر دیں
گے اپنی اذیت اور ابتلا میں برداشت کر لوں گا لیکن یاد رکھو جب وہ تمہیں میری
انہوں کے سامنے ابتلاؤں میں مبتلا کریں گے تو یہ صورت حال میرے لئے ناقابل
برداشت ہوگی میں ان سے نکر اچاؤں کا خواہ اس نکر اؤ کے نتیجے میں وہ میری گردن ہی
کیلئے نہ کاٹ دیں لہذا اس موقع پر میں تمہیں ایک مشورہ دیتا ہوں اگر تم مان جاؤ تو
میں گھٹتا ہوں کہ اس اندھے سے ہم دونوں چھٹکارا حاصل کرنے میں کسی نہ کسی
طریقہ کا میاب ہو ہی جائیں گے۔

ایلیم! جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اس کے درمیان کچھ مت بولنا پہلے مجھے اپنی
ذمہ داری مکمل کر لینے دینا اس کے بعد اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو بولنا میں غور سے سنوں
گی۔

میری یہ تجویز ہے کہ تم لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی پر رضامند ہو

تڑپ کر اس کنوئیں میں جان دینے کی بجائے تم اتانا کے مرکزی شہر کیش میں
حیثیت سے پر تعیش زندگی گزارو گی۔

اگر تم ان شرائط کو مان لیتی ہو تو دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنے والے دور میں
لبنان کا بادشاہ اتانا بلبک پر حملہ آور نہیں ہوگا اس طرح تمہارے اس مثبت فیصلے
تمہارا باپ اور تمہارے باپ کی ریاست بھی محفوظ رہے گی۔

تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہیں اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد سمونان
بہترین انداز میں خیال رکھا جائے گا اس کی زنجیریں کھول دی جائیں گے اس اندھ
کنوئیں کے اندر یہ گھوم پھر سکے گا اس کی ہر آسائش اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا
اس پر کوئی سختی اور ظلم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا کچھ سوچا
لیا اس کے بعد ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

ایلیم! اس وقت سورج طلوع نہیں ہوا، ہم تمہیں سورج غروب ہونے تک
کا وقت دیتے ہیں اس دوران جو فیصلہ تم نے کرنا ہے وہ کر لینا یہ شرط ہمارے آقا
نے تمہاری طرف روانہ کی ہے۔ اگر تم اس شرط کو مان لیتی ہو تو تمہاری بہتری
بھلائی ہے نہ مانو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ تم دونوں کی زندگی ایسی بدتر ہو جائے
جس کا تم گمان بھی نہیں کر سکتے میں اب جاتا ہوں کل شام کو جب میرے ساتھی کو
لے کر آئیں تو ان کے ساتھ میں پھر آؤں گا اور تم سے اس شرط کے متعلق اپنا جواب
سننا پسند کروں گا تمہارے جواب کے بعد ہی کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا شرط مان
کی صورت میں تم دونوں کے لئے آسائشیں ہی آسائشیں ہیں ورنہ تم دونوں کے لئے
اذیتیں اور ابتلاؤں شروع ہوں گی انہیں دیکھتے ہی تم چیخ اٹھو گے۔

اس کے ساتھ ہی مخاطب کرنے والے نے اپنا منہ اوپر اٹھایا بلند آواز
کسی کو پکارتے ہوئے اس نے رستہ کھینچنے کا حکم دیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے جس جگہ
آئے تھے وہ جگہ کھٹارہ کھینچ جانے کی وجہ سے اوپر چڑھنے لگا تھا یہاں تک کہ اس جگہ
کی مدد سے جو مسلح جوان آئے تھے وہ چلے گئے تھے۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد کنوئیں میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی
سمونان اور ایلیم دونوں کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں اور وہ گہرے تفکرات میں

جس جہیں یہاں سے نکال کر اتانا کے محل کی طرف لے جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے
 دورانِ منتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم کرے انوکے آدمی تمہیں شمالی لبنان کے
 اتانا کے مرکزی شہر کیش میں لے جا کر اتانا کے ساتھ بیاہ بھی سکتے ہیں اگر اس
 منتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم کر لیتی ہے پھر ہمارے سارے کام آسان ہو
 جائیں گے اور اگر اس وقت تک منتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کرتی تو پھر
 ہمارے لئے ایک نئی صورتحال پیدا ہوگی اس سے نمٹنے کے لئے بھی میں تمہیں ایک
 طریقہ بتاتا ہوں مجھے امید ہے کہ تم مجھ سے اتفاق کرو گی۔

جب تمہیں اس اندھے کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی
 طرف لے جایا جائے اور اس کے ساتھ تمہاری شادی کا اہتمام کیا جائے اور اس وقت
 تک منتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم نہ کرے تو تم شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے
 ماتہ شادی کرنے پر رضامند ہو جانا لیکن ایک شرط رکھنا اتانا سے کہنا کہ اس سے پہلے
 تم نے عراق کے بادشاہ گلگامش کے پاس پناہ لے رکھی تھی لہذا اگر سموقان کو چھوڑ کر
 تم اتانا سے شادی کرتی ہو تو گلگامش ضرور شادی پر برہم ہو گا اور لبنان پر چڑھ دوڑے گا
 اس لئے کہ وہ سموقان کو اپنا بھائی خیال کرتا ہے اس وجہ کو لپٹے سامنے رکھتے ہوئے تم
 اتانا کے سامنے یہ شرط پیش کرنا کہ تم اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہو اس
 کے حرم میں داخل ہونے کے لئے رضامند ہو لیکن اس شادی سے پہلے وہ گلگامش پر حملہ
 آور ہو اور اسے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرے اور جب ایسا ہو جائے گا تو تم اپنے آپ
 کو اتانا کے حوالے کر دو گی۔

ابھی تک ایلم بالکل خاموش تھی اور بڑے غور، انہماک اور بڑی تیز نگاہوں
 سے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بس وہ سنتی جا رہی تھی سموقان جب خاموش ہوا تو
 ہنس کر کہنے لگی کہ تم اس طرح کی نشاندہی منتورا کو کرے
 نہ۔

سموقان! تم نے جو صورتحال پیش کی ہیں پہلی یہ کہ یہاں سے نکلنے کے بعد
 منتورا میرے ساتھ رابطہ کر سکتی ہے اور ہماری رہائی کا سامان ہو سکتا ہے دوسری
 صورتحال یہ کہ منتورا اگر اتانا کے پاس پہنچنے تک مجھ سے رابطہ قائم نہ کرے تو میں اتانا

جاؤ جب یہ لوگ شام کا کھانا لے کر آتے ہیں اور تم سے تمہاری رضامندی جانتا چلتے
 ہیں تو تم ان کے سامنے اتانا سے شادی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دینا اس موقع پر تم
 یہ بھی پوچھ سکتی ہو یا تمہارے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں کہ آخر میں تمہیں اتانا
 سے شادی کا مشورہ کیوں دے رہا ہوں یاد رکھنا ہمارے ایسا کرنے ہی میں ہماری رہائی
 کا سامان اٹھ سکتا ہے۔

ایلم! میرا دل کہتا ہے کہ منتورا ہماری تلاش میں سرگرداں ہو گی اسے میں
 نے ایش اور اتانا کو تلاش کرنے پر نگایا ہوا تھا میرے خیال میں اب تک اگر وہ انہیں
 تلاش نہیں کر سکی تو چند روز تک وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی پھر وہ ہماری
 تلاش میں نکلے گی جانتی ہو اسکے پاس بے پناہ قوتیں ہیں اور وہ ہمیں تلاش کرنے میں
 کامیاب ہو جائے گی اس سلسلے میں میرا دل کہتا ہے کہ وہ سب سے پہلے تم سے رابطہ
 قائم کرے گی اس لئے کہ جب یہ لوگ تمہیں اتانا کے ساتھ شادی کرنے کے لئے اس
 کنوئیں سے نکالیں گے تو منتورا کا تمہارا ساتھ رابطہ آسان اور ممکن ہو گا۔

جب منتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم کرے تو تم اسے رازدارانہ انداز میں
 ان پورے حالات سے آگاہ کر دینا منتورا بے پناہ قوتوں کی مالک ہے میرا دل کہتا ہے کہ
 وہ تمہاری سری قوتیں بحال کر سکتی ہے اگر تمہاری مخفی قوتیں منتورا کی وجہ سے بحال
 ہو جائیں تو پھر تم اتانا کے ساتھ شادی کرنے سے بھی چھٹکارا حاصل کر سکتی ہو اور اگر
 تمہیں اس وقت تک اتانا کے محل میں لے جا کر ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے
 رکھا جاتا ہے تب بھی کوئی پرواہ نہیں اس لئے کہ اگر اس اسیری کے دوران بھی تمہاری
 قوتیں بحال ہو جاتی ہیں تو ان قوتوں کو استعمال میں لاتے ہوئے تم اتانا کے محل سے
 بڑی آسانی کے ساتھ چھٹکارا حاصل کر سکتی ہو اس کے بعد تم میری رہائی کے لئے بھی
 بہت کچھ کر سکتی ہو وہ اس طرح کہ تم اس امداد کے لئے منتورا کو کرے
 میرے لئے یہ کام بھی آسان کر سکتی ہو اس لئے کہ میرا دل کہتا ہے کہ منتورا کے پاس
 اس قدر قوتیں ہیں کہ اگر اسے اس کنوئیں کی نشاندہی کر دی گئی تو وہ میری رہائی کا
 سامان کر سکتی ہے۔

اس موقع پر ایک اور صورتحال بھی پیدا ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ جب

زیادہ اس کے پاس سری علوم ہیں اور ہماری مدد کے لئے وہ تم سے ضرور رابطہ کرے گی۔

سموئان کی اس گفتگو سے ایلیم بھی کسی قدر مطمئن ہو گئی تھی پھر وقت گزارنے کے لئے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تھے یہاں تک کہ شفق پھر ایلیم تلی میں تبدیل ہو گئی تھی۔

سورج قدرت کے قہر کی طرح قوموں کی سرنوشت میں ضمیر کی پستی اور عرفان و آگہی کی پستی پر مسکراتا، زندگی کی دھوپ، سایوں سے ہر اسفل ہر عالی کو مستفید کرتا ہوا غروب ہو رہا تھا سورج کے غروب ہوتے ہی اندھیرے اور تاریکیاں قاتلوں کے تیلیوں، غلاموں کے غولوں اور حوادث کی لہروں کی طرح ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لینے لگے تھے اندھیروں کے اس طوفان میں آبادیوں کے رنگ و آہنگ دشت و بیابان کو چہرہ بازار اور کرن کرن میں تاریکیوں کے غبار کی لہریں ناچ اٹھی تھیں صدیوں کی تاریکی کے اس غبار میں وقت کے نغھے نالوں میں کشف باطن جہل کے مرکب کے فتور میں اور فطرت کی شوخیاں اندھے حوادث میں تبدیل ہونے لگی تھیں ایلیم اپنی اصل حالت میں آجکی تھی۔

ایسے میں جب کہ سورج غروب ہونے کے باعث چاروں طرف تاریکیاں رقص کر اٹھی تھیں سموئان اور ایلیم اس اندھے کنوئیں میں گردنیں جھکائے سورج کی کرنوں کی خیرات مانگتی برأت کی طرح اداس سراپوں کے غم افزا تعاقب جیسے خاموش اور ہزستی دکھ کٹھا و کہانی جیسے غم زدہ اور فکر مند بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک وہ دونوں چونک پڑے اس لئے کہ لکڑی کا چوکھٹا جس کے ساتھ رہا بندھا ہوا تھا وہ کنوئیں کے منہ سے نیچے آنا شروع ہوا تھا جس طرح پہلے اس چوکھٹے پہلے جوان سوار تھے ایسے ہی مسلح جوان اب بھی اس میں سوار تھے کچھ کے ہاتھ میں

بنان کے بادشاہ اتانا سے شادی کر لے میری اس تجویز کو اس نے منظور کر لیا ہے۔
 اسماعیل کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہوتا کہ اسے اتانا کے حرم میں داخل کر سکو۔
 سموقان کے اس جواب پر ان سارے مسلح جوانوں کے چہروں پر خوشیاں
 اٹھان پڑیں گیا تھا کچھ دیر تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آنکھوں ہی
 میں مسکراتے رہے پھر جوان کا سر کردہ تھا اس نے اسماعیل کی طرف دیکھتے ہوئے
 خڑبہ کیا۔

اسماعیل! سموقان نے تو بہترین دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں اپنے
 لئے سے آگاہ کر دیا ہے اب تم بھی اپنے خیالات سے آگاہ کرو تا کہ ہم تمہاری مرضی
 مانیں اور تمہیں اس اندھے کنوئیں سے نکلنے کے بعد ہمیں شمالی لبنان کے بادشاہ
 کے سامنے شرمندگی کا احساس نہ اٹھانا پڑے کیا تم اس فیصلے سے اتفاق کرتی ہو جو
 مان نے کیا ہے۔

اسماعیل تھوڑی دیر تک گردن جھکائے رہی اس کے بعد اس نے ان مسلح
 دن کی طرف دیکھا۔

سموقان نے جو کچھ کہا ہے میرے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کہا ہے میں
 لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہوں اب جو قدم تم
 چاہتے ہو اٹھاؤ۔

اسماعیل کا یہ جواب ان مسلح جوانوں کے لئے مزید اطمینان کا باعث تھا لہذا ان
 سر کردہ نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا یہ اشارہ پا کر ایک جوان آگے بڑھا
 اس نے اسماعیل کو لوہے کی زنجیر سے آزاد کر دیا سموقان کی بھی ساری زنجیریں کھول دی
 گئیں تاہم اس کے بائیں ہاتھ میں موٹی بھاری وزنی زنجیر بڑی رہنے دی گئی تھی پھر
 اس جوانوں نے اسماعیل کو اپنے ساتھ لکڑی کے چوکھٹے پر بٹھایا ان کے سر کردہ نے
 منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی کو پکارا اس کی پکار کے جواب میں
 اس نے اسے کی مدد سے لکڑی کے چوکھٹے کو اوپر کھینچنا شروع کر دیا تھا۔

اس اندھے کنوئیں سے اسماعیل کو نکال کر وہ مسلح جوان ایک طرف ہولنے
 سے نکل کر اسماعیل نے اندازہ لگایا کہ وہ واقعی جبل نکام میں ساحرانو کا مسکن ہی تھا

نگی تلواریں تھیں کچھ نے اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں تھام رکھی تھیں۔
 لکڑی کا وہ چوکھٹا جب کنوئیں کی تہ پر آکر لگا تو اس میں سے مسلح جوان
 اترے جو اپنے ہاتھوں میں مشعلیں پکڑے ہوئے تھے وہ ایک طرف کنوئیں کی دیوار سے
 ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں نگی تلواریں لئے سموقان اور اسماعیل
 کے سامنے آئے پھر ان میں سے ایک نے جو شاید ان کا سر کردہ ہو گا سموقان کی طرف
 دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں جب پہلے آیا تھا تو تم دونوں کے سامنے میں نے کچھ شرائط پیش کی تھیں
 اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ شام تک تم کوئی آخری فیصلہ کر لو اگر فیصلہ ہمارے حق
 میں ہوا تو تمہارے لئے اس اندھے کنوئیں میں بھی بڑی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور
 اسماعیل کو رہائی مل جائے گی اور اگر تم نے ہمارے خلاف فیصلہ کیا تو یاد رکھنا اپنے ساتھ
 ساتھ تم اس اسماعیل کو بھی ایک ناقابل برداشت عذاب سے دوچار کر دو گے۔

وہ مسلح جوان یہاں تک کہنے کے بعد دم لینے کے لئے رکا تھا اس کے با
 باری باری سموقان اور اسماعیل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا تھا۔

سموقان مجھے امید ہے کہ تم حماقت سے کام نہیں لو گے دانشمندی کا ثبوت
 دو گے جو شرائط ہم نے پیش کی ہیں وہ مان جاؤ گے اس طرح اس اندھے کنوئیں میں
 تمہاری زندگی کے باقی ماندہ دن کافی حد تک آسائش میں گذر جائیں گے اسماعیل کی جان
 اس اندھے کنوئیں سے چھوٹ جائے گی اور وہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے حرم میں
 اس کی ہر دلچیز ملکہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرے گی میرے خیال میں تمہیں اگر اپنے
 لئے نہیں تو اسماعیل کے لئے ہماری باتوں کو تسلیم کر لینا چاہئے۔

آنے والا وہ مسلح جوان جب خاموش ہوا تب سموقان کے چہرے پر ایک
 طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع
 کیا۔

تم فالٹو گفتگو کر کے وقت ضائع کر رہے ہو میں اور اسماعیل تمہاری ساتھ
 شرائط کو تسلیم کر چکے ہیں میں اسماعیل سے دستبردار ہر چکا ہوں اسماعیل کو اجازت دے دی ہے
 کہ یہ اپنی بہتری اپنی بھلائی اور اپنی زندگی بچانے کے لئے اس اندھے کنوئیں سے نکل کر

پر رضامند ہو جاتی تو یہ نوبت نہ آتی اس وقت تمہارا میرے محل میں محافظوں کے ساتھ آنا اس بات کی صریح نشاندہی کرتا ہے کہ تم اتانا کے ساتھ شادی پر رضامند نہیں نے درست کہا ہے۔

جواب میں ایلیم نے تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچا پھر ان کی طرف بٹختے ہوئے کہنے لگی۔

دنیا کے عظیم ساحر تمہارا اکہنا درست ہے میں واقعی غلطی پر تھی میرے غلط خیال کی وجہ سے ہی جنگیں ہوئیں میرے غلط فیصلے کی وجہ سے ہی میرے باپ کو برائی میں جانا پڑا اور اپنی ریاست سے محروم ہوا اور میرے غلط فیصلے کی وجہ ہی سے مجھ پر بے بھائی اور اس کی منسوبہ پر سحر ہوا اب میں اپنے بھائی اور اس کی منسوبہ سے جدا بنا رہا میں اب اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہوں اور مجھے امید ہے کہ بے اس فعل سے ہماری تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔

ایلیم کا جواب سن کر انہی نہیں شور فلک اور عشتار بھی خوش ہو گئے تھے ان مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انوکھنے لگا۔

اب تم ایلیم کو اپنے ساتھ لے جاؤ محافظوں کے وہ دستے جو ایلیم کو اتانا کے لڑی شہر کیش کی طرف لے جانے کے لئے مقرر کئے ہیں ایلیم کو ان کے حوالے کر دو تا وہ محافظ دستے ابھی ایلیم کے لے کر کیش کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

ساحر انوکھا کہتا ہوا کہ وہ مسلح جوان ایلیم کو باہر لے گئے پھر تھوڑی ہی دیر بعد مسلح دستوں کی حفاظت میں ایلیم کو شمالی لبنان کے مرکزی شہر کی طرف لے کر دیا گیا تھا۔

کنوئیں سے نکلنے کے بعد کچھ محافظ ایلیم کے پیچھے اور کچھ آگے تھے یوں وہ اپنی منزلت اسے لے کر ہوئے تھے ساتھ ہی ساتھ وہ نوجوان بھی چل رہے تھے جو اپنے ہاتھوں مشغول تھے۔

کنوئیں سے نکلنے وقت ایلیم نے یہ بھی امید نگار کھی تھی کہ شاید اس کو سے باہر جانے کے بعد اس کی سری قوتیں واپس آجائیں لیکن کنوئیں سے نکلنے کے بعد جب اس نے اپنی سری قوتوں کو آزمانا چاہا تو اسے مایوسی ہوئی اس لئے کہ وہ اپنی قوتوں سے یکسر محروم تھی۔

اب ایلیم بے بس اور مجبور تھی چپ چاپ ان محافظوں کے ساتھ وہ بڑھتی رہی تاہم وہ اس لحاظ سے پر امید تھی شاید اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد تنزیر سے رابطہ قائم کرے اور اس کے اور سموقان کے بچنے کی کوئی سبیل نکل آئے وہ نوجوان ایلیم کو لے کر ایک بہت بڑی عمارت میں داخل ہوئے۔

پھر ایک کمرے کے دروازے پر دستک دی گئی جب اندر سے آواز آئی اجازت ہوئی تب وہ مسلح نوجوان ایلیم کو لے کر اس کمرے میں داخل ہوئے ایلیم جب کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا اس کمرے میں پہلے ہی انوکھے علاوہ اس کی عشتار اور انوکھا دست راست شور فلک بیٹھے ہوئے تھے ان مسلح جوانوں نے ایلیم کو انوکھے بالکل سامنے لاکھڑا کیا۔

انہی نہیں شور فلک اور عشتار بھی تھوڑی دیر تک سر سے لے کر پاؤں ایلیم کا بغور جائزہ لیتے رہے پھر انوکھے نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میں جانتا ہوں کہ تم اور سموقان اس وقت اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہو تم اس وقت ہمارے سامنے بے بس اور لاچار ہو لیکن ہم جو بے بسی اور لاچارگی سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے ہمارے اور گگامش کے درمیان تک جو اختلافات اٹھے ہیں یہ ہماری سموقان سے جو عداوت اور دشمنی پیدا ہوئی ہے سب تیری ذات کی وجہ سے ہے تمہاری ہی وجہ سے لبنان کا بادشاہ اتانا بعلبک پر آور ہوا تمہارے باپ کو اسیر کیا اور اس کی ریاست پر قبضہ کر لیا تمہاری ہی وجہ سے گگامش کے ساتھ اتانا اور حمبابا کی جنگیں ہوئیں ایلیم اگر تم پہلے ہی اتانا کے

تم نے بہترین فیصلہ کیا ہے تمہیں سموقان سے کیا ملے گا وہ نہ کسی سلطنت کا
نہ کسی علاقے کا حکمران ہے بس گلگامش کا ایک دست راست ہے اس سے
بڑا کوئی رشتہ بھی نہیں بس گلگامش نے یونہی اسے اپنا بھائی بنایا ہوا ہے۔
بہر حال میں تمہارا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے میرے حق میں فیصلہ دیا

اتانا نے خاموش ہونے پر ایلیم فوراً بول پڑی۔

اتانا! اس میں شک نہیں کہ میں نے تمہارے حق میں فیصلہ کیا ہے لیکن
سطح میں آپ کے سامنے میں کچھ عرضداشت پیش کرنا چاہتی ہوں مجھے امید ہے کہ
میری باتوں پر دھیان دیں گے۔

ایلیم اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتی تھی کہ اتانا چچ میں بول پڑا۔
تمہیں نہ مجھ سے کوئی گزارش کرنے کی ضرورت ہے نہ درخواست کی اب
کہ تم نے میرے ساتھ شادی کرنے اور میرے عرم میں داخل ہونے کی حامی بھری
تمہارا ہر فیصلہ شمالی لبنان کی ریاست کے لوگوں کے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے
میرے لئے تمہاری ہر بات مان لینا بھی میرے فرائض میں شامل ہو جاتا ہے اب تم
بڑا چاہتی ہو۔

جواب میں ایلیم تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس کے بعد بڑے غور سے
ان طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اتانا تمہیں خبر ہے کہ ساحر انونے مجھ پر ایک عجیب و غریب سحر کیا ہوا ہے
میری زندگی دو حصوں یعنی انسانی و حیوانی حصوں میں تبدیل ہوئی ہے
میں نے گزارش یہ ہے کہ شادی سے پہلے مجھ سے وہ سحر دور کیا جائے تاکہ آپ کے
سحر سے مکون از دو اجی زندگی بسر کر سکوں۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ساحر انونے میرے بھائی اور اس کی منسوبہ
سے تیار کیا ہے انہیں مجھ سے ملا یا جائے جو سحر مجھ پر کیا گیا ہے وہ ان دونوں پر بھی
سحر کو ان دونوں سے بھی زائل کیا جائے۔

میں جو تیسری بات کہنے لگی ہوں وہ میری درخواست یا گزارش تو نہیں

ایک روز شام کے بعد کچھ مسلح دستے ایلیم کے لے کر کیش شہر میں
ہوئے تھے جب وہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے قصر کے صدر دروازے پر آئے
دروازے پر پہلے سے ایلیم کا استقبال کرنے کے لئے اتانا کھڑا تھا اس لئے کہ اتانا کو
کے آنے کی خبر کر دی گئی تھی اتانا نے بہترین انداز میں ایلیم کا استقبال کیا جو
ایلیم کو لے کر آئے تھے ان کا اتانا نے شکر یہ ادا کیا اور اپنے محافظوں کی سرکردگی
انہیں مستقر کی طرف روانہ کر دیا تاکہ ان کے آرام اور قیام کا بہترین بندوبست
کے جب کہ ایلیم کو لے کر اتانا اپنے قصر میں داخل ہوا پھر ایک کمرے میں وہ ایلیم کو
گیا وہ کمرہ بہترین انداز میں سجا ہوا تھا اس کے ایک نشست پر اتانا
ایلیم کو بیٹھنے کے لئے کہا ایلیم پچاری ڈری ڈری سہمی سہمی سی تھی تاہم وہ اس نشست
بیٹھ گئی اس کی سامنے والی نشست پر اتانا ہو بیٹھا پھر اتانا نے ایلیم کو مخاطب کر
ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

ایلیم مجھے تمہارے ارادوں کی خبر پہلے ہی ساحر انونے پر اسرار گماشتی
ذریعے ہو چکی ہے میرے خیال میں تم ابھی ساحر انونے کے مسکن سے روانہ ہوئی
وقت ہی مجھے تمہاری وہاں سے روانگی کی اطلاع ہو گئی تھی اور جو پر اسرار اور سحر
کے مالک انوکے گماشتے میرے پاس یہ خبر لے کے آئے تھے وہ ابھی تک نہیں
میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم میرے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو گئی ہو

بہرحال آپ کے لئے پیش بندی کے طور پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج نہیں ہوگا
گگکامش کو خبر ہو جائے گی کہ میں نے آپ کے حرم میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔
کے ممبر اس تک یہ خبر ضرور پہنچائیں گے کہ میں آپ کے حرم میں داخل ہو گئی ہوں
اس بات کا اسے اتہائی دکھ اور صدمہ ہو گا اس لئے کہ وہ مجھے اپنے بھائی اپنے
راستہ سموقان کے لئے چن چکا ہے جب اسے اطلاع ملے گی کہ میں آپ کے حرم
داخل ہو گئی ہوں تو مجھے انیشہ ہے مجھے حاصل کرنے کے لئے اور سموقان کی رہائی
لئے گگکامش آپ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا اس لئے میں یہ کہوں گی کہ
اپنی جنگی تیاریوں کو عروج پر رکھیں تاکہ گگکامش کے متوقع حملے کا مقابلہ کیا جائے
اس موقع پر میں یہ بھی کہوں گی آپ میرے ساتھ شادی کرنے میں جلد بازی سے
لیں شادی کو چند دن مؤخر کریں اگر گگکامش کوئی کارروائی کرتا ہے تو اس کے
اپنا دفاع مکمل کرنے کے بعد میں حرم میں داخل ہونا پسند کروں گی اسی طرح
آپ میاں بیوی کی حیثیت سے پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہیں اب جب کہ میں اپنے
کو آپ کے لئے وقف کر چکی ہوں تو آپ کو جو باتیں میں کہہ رہی ہوں ان پر دھیان
دینا چاہئے۔

ایلم کی یہ ساری گفتگو اتانا بڑے غور سے اور کسی قدر مسکرانے
پر سکون انداز میں سنتا رہا جب ایلم خاموش ہوئی تب اتانا بول پڑا۔
ایلم! میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں پر اس موقع پر میری
تم سے گزارش ہے کہ اس شادی میں تاخیر ہرگز نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس
پہلے جو تمہاری جدائی، تمہارے بچر میں وقت گزارا ہے وہ یقیناً میرے لئے
برداشت تھا جو شرائط تم نے پیش کی ہیں وہ شادی کے بعد بھی پوری کی جا سکتی
شادی کے بعد میں انو سے کہہ کر جو سحر اس نے تم پر، تمہارے بھائی اور اس کی
کر رکھا ہے وہ زائل کر دوں گا تمہارے بھائی، اس کی منسوبہ کو بھی تم سے ملاؤ
تک گگکامش کے حملہ آور ہونے کا ڈر اور خدشہ ہے تو میں تم پر انکشاف کروں
اور میرا دست راست حمبا پہلے ہی اپنی جنگی تیاریوں کو اپنے عروج پر پہنچانے
نے آتی تو چند روز تک ہم خود گگکامش کے خلاف جنگوں کی ابتداء کرنے والے

ایلم کی اس گفتگو نے ایلم کو پریشان کر دیا تھا اس لئے کہ وہ سمجھ گئی تھی
بہرحال سموت میں اگلے روز اسے اپنے حرم میں داخل کرے گا اور وہ یہ بھی جان چکی
لہذا اگر اتانا نے اس کے ساتھ شادی کر لی اور بیوی کی حیثیت سے اس سے قرب
ما کر لیا تو پھر وہ سموقان کے لئے بیکار ہو کر رہ جائے گی بس ان خیالات نے ایلم کو
نا کر دیا تھا وہ سفر کے بعد تھکی ہاری تھی آرام کرنا چاہتی تھی لیکن ان خیالات نے
انکشاف اس کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کر دیا تھا اور وہ گردن جھکا کر اپنی اس
کو اتنا میں ڈلنے کیلئے سوچ بچار کرنے لگی تھی۔

بہرحال غم زندگی سے لھٹتا، فضاؤں کے ماتم ہواؤں کے نوحوں کو سمیٹتا
نہیں کی طرح چھپ چکا تھا چاروں طرف روشنی کو ریزہ ریزہ کرتی تاریکیاں نفرت کے
سب کا نمبار اور مشیت کے قانون کی خاموشیاں ہر سو ہر سمت رقص کرنے لگی تھیں
کے گہری سوچ و بچار میں غرق تھی کہ چونکہ سی پڑی اس لیے کہ اسے کمرے
کے درانی انداز میں داخل ہونے کا احساس ہوا تھا اس نے چونکہ کر جب
تو وہ تنگ رہ گئی اس لئے کہ ننتورا چکر کھاتے ہوئے ایک بلند شعلے کی
سے سانسے کھڑی تھی وہ گہری نگاہوں سے ایلم کی طرف دیکھ رہی تھی

جہاری تلاش میں سرگردان تھی تمہاری ان زنبیلوں کو میں نے ملکہ ظلمات کے قصر
ہاپ کرے میں پایا وہاں سے میں نے جس تکلیف اور وقت کے ساتھ ان زنبیلوں
جامل کیا وہ میں ہی جانتی ہوں قبل اس کے کہ میں اپنے اگلے قدم کی ابتداء کروں
تم مجھے پورے حالات بتاؤ کہ تم پر کیا گزری۔

ننتورا کے اس سوال پر جلدی جلدی الیم نے وہ پورے حالات سنا دئے
کے تحت انہیں ملکہ ظلمات کے ایک کمرے میں بے بس کیا گیا اور اس کے بعد ساحر
کے مسکن میں اندھے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اور پھر اتانا سے شادی کی شرط پر الیم
بنان میں لایا گیا اور اندھے کنوئیں میں سموقان کو کچھ آسانئیں دی گئیں۔

الیم جب اپنے پورے حالات سنا چکی تب شعلے کی صورت میں بھڑکتی ہوئی
ازاکے چہرے پر عجیب سی معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی کچھ دیر تک وہ گہری
خوں میں ڈوبی رہی اس کے بعد اس نے الیم کو مخاطب کیا۔

الیم! اپنی اور سموقان کی زنبیلیں اپنے کندھے پر لٹکا لو اس کے بعد میں اپنے
ہام کی ابتداء کرنے لگی ہوں ساتھ ہی اپنی جگہ پر تم کھڑی بھی ہو جاؤ۔

الیم فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اپنی اور سموقان کی زنبیلیں اس نے
ٹا بائیں کندھے سے لٹکالی تھیں اس کے بعد اس کی سماعت میں ننتورا کی آواز پھر
ماگھل گئی۔

الیم جس کام کی میں ابتداء کرنے لگی ہوں اس سے تم خوفزدہ مت ہونا میں
ہماری کھوئی ہوئی سری قوتوں کو لوٹانے لگی ہوں اور اس کے لئے جو میں طریقہ کار
تعمیل کرنے لگی ہوں شاید وہ تمہارے لئے نیا ہوں اور تم خوفزدہ ہو۔ ہرگز فکر مند نہ
دنا میری طرف سے تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہوگی۔

جواب میں جب الیم کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل گئی اس نے اثبات میں
بلاذیاب ننتورا آگے بڑھی تھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے ننتورا جو ایک بھڑکتے ہوئے شعلے
کی صورت تھی الیم پر پوری طرح چھا گئی الیم کی حالت اب ایسے تھی جیسے اسے کسی نے
بھڑکتے ہوئے شعلوں کے درمیان کھڑا کر دیا ہو الیم کا رنگ بھی شعلوں جیسا ہو کر رہ
چھا تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی پھر ننتورا بچھے ہٹ گئی تھی اس موقع پر الیم کے

اور اس موقع پر اس کے ہونٹوں پر ایک ملکوتی مسکراہٹ تھی۔

ننتورا کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے الیم کے احساسات و خیالات میں
انقلاب برپا ہو گیا تھی بلکہ یوں جیسے اپنائیت کے جذبوں کا عروج تحفظ کو لاشعور
ہے الیم کا مرمیں جسم اس کے بھرے گال اس کا فرخ سینہ ننتورا کو اس کے
اپنے سامنے دیکھتے ہوئے ساون رت کی برکھا پھولوں پر برستی شبنم اور کوہنل کے
جذبوں جیسا ہو کر رہ گیا تھا۔

الیم اس وقت چونکہ انتہائی بے بسی اور لاجارگی کی حالت میں وہاں
چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش میں غرق تھی لہذا ننتورا ایک طرح سے اس
رحمت بن کر وہاں آئی تھی لہذا ننتورا کی وہاں موجودگی سے اس کے ذہن کے او
میں خواہشوں کی شہنائیاں دل کے آلودہ احساس میں رس روشنی اور خوشی
سماعت میں چاہتوں کی صدائیں اور روح کی گہری نیلی گہرائیوں میں زیت کے
ایک شفاف جشن سا برپا ہو گیا تھا مجموعی طور پر الیم کی حالت ننتورا کی آمد کے با
ایسی تھی جیسے مضطرب و سرگرداں تن کی شہزادیاں من کی آزادوں سے بظلم
دائمی تحفظ پالینے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔

تھوڑی دیر تک الیم کی ایسی کیفیت رہی اس کے بعد اس نے
میں ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا مجھے تمہارا ہی انتظار تھا سموقان ٹھیک کہتے تھے کہ ننتورا ہم
کی تلاش میں سرگردان ہوگی اور ہمیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گی میں
شکر گزار ہوں کہ تم اتانا کے اس محل میں آ موجود ہوئی ہو اب میں سمجھتی ہوں
زبردستی مجھے اپنے حرم میں داخل نہیں کر سکے گا اور میں سموقان کی رہائی کا سارا
کر سکوں گی۔

الیم جب خاموش ہوئی تو اچانک ننتورا بڑی تیزی سے گول چہرے
پھر دو زنبیلیں اس نے ننتورا کی گود میں پھینک دی تھیں ساتھ ہی ننتورا کی
ہوئی آواز سنائی دی۔

یہ تمہاری اور سموقان کی زنبیل ہے اس میں تمہارا پورا سامان ہے

نتورا میری بہن! کیا تم مجھے بتاؤ گی نہیں کہ میرا بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کہاں ہیں کیا وہ انوکے مسکن میں ہیں۔

نہیں ایلم وہ دونوں انوکے مسکن میں نہیں ہیں وہ جہاں کہیں بھی ہیں نہیں جانتی ہوں وہ کہاں ہیں تم اتنی بے چینی اتنی بے تابی کا اظہار نہ کرو آؤ پہلے ان تونوں کو حرکت میں لاؤ انوکے مسکن کا رخ کریں پہلے سموقان کو اندھے سے نجات دلائیں پھر تم دونوں کو میں ایک ساتھ بتاؤں گی کہ تمہارا بھائی اور منسوبہ کہاں ہیں یہ ساری گفتگو ننتورا نے بڑے خوشگن انداز میں مسکراتے ہی تھی۔

ایلم نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر ننتورا کا اشارہ پانے پر ایلم اپنی نون کو حرکت میں لائی اور لبنان کے اس قصر سے غائب ہو گئی تھی اس کے ننتورا بھی دھویں کی طرح فضاؤں میں اوجھل ہو چکی تھی۔

ننتورا اور ایلم تھوڑی ہی دیر بعد انوکے مسکن میں جبل لکام کے اندر اس لونوں کے نزدیک نمودار ہوئی تھیں جس کے اندر سموقان کو پابہ زنجیر رکھا گیا تھا، مگر اوٹ میں رہتے ہوئے ایلم نے دیکھا کنوئیں پر کچھ محافظ کھڑے تھے کے اطراف میں کچھ مشتعلیں روش تھیں جنہوں نے ماحول کو روشن کر رکھا تھا تاکہ تاریکیاں چاروں طرف رقص کر چکی تھیں ماحول کا جائزہ لینے کے بعد ایلم نے ننگی ننتورا بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند اس کے پیچھے کھڑی تھی ایلم ابھی سوچوں مانتھی کہ پشت کی جانب سے ننتورا نے اسے مخاطب کیا۔

ایلم تم کیا سوچنے لگی ہو کیا وہ اندھا کنواں جس میں سموقان کو رکھا گیا ہے اور یہ جو سامنے مسلح محافظ کھڑے ہیں اس کنوئیں کی حفاظت کے لئے مقرر ہونے والے ننتورا کی طرف دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

ننتورا تمہارا خیال درست ہے یہی وہ اندھا کنواں ہے جس کے اندر مجھے پانے دونوں کو ڈالا گیا تھا اور پھر مجھے یہاں سے رہائی دلائی گئی اب میں تم سے یہ پتہ پتہ ہوں کہ ہمیں اپنے کام کی ابتداء کیسے کرنا چاہئے۔

رات کی تاریکی میں ایلم کی اس گفتگو کے جواب میں ننتورا نے ہلکا سا ایک

چہرے پر مسکراہٹ تھی اس کے بعد ننتورا نے پھر ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! ذرا دیکھو میرے اس عمل سے تمہاری سری قوتیں بحال ہوئی ہیں نہیں ایلم نے فوراً کچھ سوچا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی دوسرے ہی لمحہ وہ نون کے اس کمرے سے غائب ہو گئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ پھر اپنی جگہ پر نمودار ہوئی اور ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا تم واقعی عظیم اور اعلیٰ ہو میری سری قوتیں اب بحال ہو چکی ہیں مجھے امید ہے کہ اب سموقان کو بھی انوکے اس اندھے کنوئیں سے نکلنے میں کامیاب ہو جاؤں گی نجانے میری غیر موجودگی میں وہ اسے کن اذیتوں میں مبتلا کر رہے ہو گے۔

ایلم کی اس گفتگو سے ننتورا کے چہرے پر بھی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد اس نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! میری عزیز بہن اس معاملے میں تم اکیلی نہیں ہو میں تمہارے ساتھ ہوں دونوں یہاں سے انوکے مسکن کا رخ کریں گی اب لبنان کا بادشاہ اور اس کا گواہ بھی گماشتہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے کہ تمہاری سری قوتیں بحال ہو چکی ہیں اب میں اور تم دونوں مل کر سموقان کو اس اندھے کنوئیں سے نکالیں گی اس کے بعد بار بار باری ہمیں اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اور ہاں میں تمہیں ایک خوشخبری سنانا بھول گئی ہوں اور وہ یہ کہ میں نے تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ کی تلاش کر لیا ہے مجھے امید ہے کہ انوکے اندھے کنوئیں سے سموقان کو نکلنے کے بعد تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ کو بھی رہا کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس کے بعد ہمیں ملکہ ظلمات کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اس لئے کہ اس نے تم دونوں کے ساتھ دھوکہ کیا فریب دہی سے کام لیا اور انوکے مدد اور حمایت کرتے ہوئے ایک طرح سے اس نے ہمارے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا ہے لہذا ملکہ ظلمات ارکالا کو اس کے اس فعل کی سزا ضرور ملے گی۔

جب تک ننتورا بولتی رہی ایلم بڑی بے چینی بڑی بیٹابی سے اس کی طرف دیکھتی رہی وہ اسے کچھ کہنا چاہتی تھی ننتورا جب خاموش ہوئی تو ایلم فوراً بول پڑی۔

کھڑکنا ہوا قہقہہ لگایا پھر کہنے لگی۔

ایلم تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اب تمہاری قوتیں بحال ہو چکی ہیں مزید یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اندھے کنوئیں کے اندر میں جس قدر محافظ کھڑے ہیں ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ آؤ ایک باہر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور انسانی نگاہ سے اونچھل رہتے ہوئے ان کنوئیں میں اتر جائیں اور سموقان کے نزدیک نمودار ہوں اس کے بعد سب سے پہلے سموقان کی کھوئی ہوئی سری قوتوں کو بحال کروں گی ساتھ ہی تم اس کی زنبیل اور حوالے کر دینا اس کے بعد ہمیں کیا قدم اٹھانا ہے یہ سب کچھ سموقان کی رہنمائی پر جانے گا۔

ایلم نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا تھوڑی دیر پہلے تک دو دو تفکرات میں ڈوبی ہوئی تھی اب اس کے چہرے پر خوشگوار اور ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

ایلم نے ننتورا اور سموقان کے کنوئیں کی تہہ میں عین سموقان کے سامنے نمودار ہوئیں ایلم اور بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت ننتورا کو اپنے سامنے دیکھا جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ کھلی تھی وہاں وہ اپنی جگہ سے اٹھا ہوا تھا ننتورا نے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ ایک موٹی بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا تھا قیل کے سموقان ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہتا ننتورا آگے بڑھی اور بڑی سموقان پر چھا گئی سموقان کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اندر کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر تک ننتورا کسی بڑے درخت کے سائے کی طرح اس پر چھ رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے سامنے اندھے کنوئیں میں ننتورا کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

ایلم سے ساری داستان سن کر سموقان سر جھکا کر کچھ سوچنے لگا تھا کہ ایلم پھر سموقان اس اندھے کنوئیں کا رخ کرنے سے پہلے میں اور ننتورا اس بات پر متنب ہوئی تھیں کہ اس سے اگلا قدم ہم نے جو بھی اٹھانا ہے تمہاری راہنمائی میں اٹھایا جائے گا اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

ایلم نے ننتورا اور سموقان کے کنوئیں کی تہہ میں عین سموقان کے سامنے نمودار ہوئیں ایلم اور بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت ننتورا کو اپنے سامنے دیکھا جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ کھلی تھی وہاں وہ اپنی جگہ سے اٹھا ہوا تھا ننتورا نے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ ایک موٹی بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا تھا قیل کے سموقان ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہتا ننتورا آگے بڑھی اور بڑی سموقان پر چھا گئی سموقان کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اندر کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر تک ننتورا کسی بڑے درخت کے سائے کی طرح اس پر چھ رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے سامنے اندھے کنوئیں میں ننتورا کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

ایلم اور ننتورا اسنو تھوڑی دیر تک میرا کھانا آنے والا ہے میرا کھانا لے کر آؤ گے آتے ہیں جنہوں نے مجھے اور ایلم کو یہاں پہلے دن مجبوس کیا تھا اب جو لائحہ عمل میں نے سوچا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ جو مسلح جوان میرا کھانا لے کر آتے ہیں ان کو وہاں آئیں گے میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤں گا بھاری بھر کم زنجیر کا بند باندھوں گا اس سے توڑ ڈالوں گا پھر وہ زنجیر ایسے انداز میں ان پر برسائوں گا کہ ان کو ہلاک کر دوں گا اس اندھے کنوئیں کے منہ کی طرف ہم جائیں گے اور جو وہاں

ایلم نے ننتورا اور سموقان کے کنوئیں کی تہہ میں عین سموقان کے سامنے نمودار ہوئیں ایلم اور بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت ننتورا کو اپنے سامنے دیکھا جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ کھلی تھی وہاں وہ اپنی جگہ سے اٹھا ہوا تھا ننتورا نے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ ایک موٹی بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا تھا قیل کے سموقان ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہتا ننتورا آگے بڑھی اور بڑی سموقان پر چھا گئی سموقان کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اندر کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر تک ننتورا کسی بڑے درخت کے سائے کی طرح اس پر چھ رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے سامنے اندھے کنوئیں میں ننتورا کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

ایلم نے ننتورا اور سموقان کے کنوئیں کی تہہ میں عین سموقان کے سامنے نمودار ہوئیں ایلم اور بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت ننتورا کو اپنے سامنے دیکھا جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ کھلی تھی وہاں وہ اپنی جگہ سے اٹھا ہوا تھا ننتورا نے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ ایک موٹی بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا تھا قیل کے سموقان ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہتا ننتورا آگے بڑھی اور بڑی سموقان پر چھا گئی سموقان کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اندر کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر تک ننتورا کسی بڑے درخت کے سائے کی طرح اس پر چھ رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے سامنے اندھے کنوئیں میں ننتورا کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

تھا رکھتے۔

یہ دونوں باپ بیٹی بابل اور نینوا کے علاوہ ان دونوں شہروں کے درمیان نے والی بستیوں میں گھومتے ہیں لوگوں کو ان کی قسمتوں کا حال بتاتے ہیں لوگوں کی شہہ ہونے والی اشیاء چوریوں کے متعلق انہیں آگاہ کرتے ہیں چونکہ یہ لوگوں پر ایک رح سے احسان کرتے ہیں لہذا ان علاقوں کے لوگ سالوں اور سرویا ہی نہیں بلکہ ان کے خانہ بدوش قبیلے کے بھی بڑے گرویدہ ہیں ان کی بڑی عرت کرتے ہیں انہیں ہار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لہذا سموقان تم او ایلم اگر سالوں اور اس کے قبیلے کے خلاف رکت میں آتے ہو تو تمہیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔

سالوں اور سرویا دونوں باپ بیٹی چونکہ بے شمار قوتوں کے مالک ہیں لہذا دئے ایلم کے بھائی اور اس کی منسوبہ کو سالوں ہی کے خانہ بدوش قبیلے میں رکھا ہوا ہے اس وقت بھی اریش اور اراتا دونوں سالوں اور سرویا کے قبیلے میں ہیں ان کے لئے ایک خیمہ شخص کیا جاتا ہے رات کے وقت جب کہ وہ انسانی روپ دھارتے ہیں تو ان کو اپرہ لگا دیا جاتا ہے دن کے وقت چونکہ وہ بندروں کی صورت میں ہوتے ہیں لہذا یہ میں انہیں باندھ دیا جاتا ہے اس طرح ساحر انو نے اریش اور اراتا کو حفاظت کی خاطر سالوں اور سرویا کے قبیلے میں رکھا ہوا ہے اگر تم دونوں کو شش کرو تو تم اس اند بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا کر سکتے ہو۔

سموقان اس موقع پر میں تمہیں یہ بھی مشورہ دوں گی کی ملکہ ظلمات کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے دونوں کو پہلے سالوں اور سرویا کے خانہ بدوش قبیلے کا رخ کرنا چاہئے ان دنوں اس قبیلے نے بابل شہر میں قیام کیا ہوا ہے شاید چند روز تک بابل شہر میں قیام کرنے کے بعد یہ قبیلہ بابل سے نکلے گا اور نینوا کا رخ کرے گا میں تمہیں مشورہ دوں گی کہ سالوں اور سرویا کے قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا کرانے کے بعد تم ملکہ ظلمات کا رخ کرنا ملکہ ظلمات سے انتقام لینا ہمارے فرائض میں شامل ہو چکا ہے اس سلسلے میں میں بھی پوشیدہ رہ کر تم دونوں کی مدد کروں گی اگر تم سالوں اور سرویا کا خاتمہ کرو تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ انسانیت پر بڑا احسان ہو گا اس لئے کہ یہ دونوں ان کی طرح بدی اور گناہ کے گمشتے ہیں اپنی قسمت کا حال جلنے، مستقبل کے

مخافظ ہیں ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا اس کے بعد میں اور ایلم تو ملکہ ظلمات کریں گے اس لئے کہ ملکہ ظلمات نے ہمارے ساتھ بددیانتی کی ہے میں کہ طرح اس سے اس بددیانتی اس دھوکے اور اس فریب کا انتقام ضرور لوں گا سے بڑھ کر یہ کہ ملکہ ظلمات ان کی دست راست ہے اس کی حمایتی ہے اس سے ہی میرے لائحہ عمل میں شامل ہے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ایلم بول پڑی سموقان! ملکہ ظلمات جانے سے پہلے ہمارے سامنے ایک اور مہم ہے اس لئے کہ ننتورا نے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو تلاش کر لیا ہے اور پہلے ہمیں ان دونوں سامان کرنا ہوگا۔

ایلم کے اس انکشاف پر سموقان خوشی میں ایک طرح سے اپنی پڑا تھا پھر اس نے جب جواب طلب نگاہوں سے ننتورا کی طرف دیکھنا شروع ننتورا بول پڑی۔

عظیم سموقان! ایلم سچ کہتی ہے میں نے اس کے بھائی اریش منسوبہ اراتا کو تلاش کر لیا ہے دراصل ساحر انو جیسا ہی اس کا ایک دست ر رفیق اور دوست ہے اس کے پاس انو جیسی ہی سری قوتیں ہیں بے شمار۔ مالک ہے ساتھ ہی ساتھ وہ ایک خانہ بدوش قبیلے کا سردار بھی ہے عموماً یہ قبیلہ بابل اور نینوا کے درمیان سفر کرتا ہے لگ بھگ ایک مہینہ یہ قبیلہ با قیام کرتا ہے اور ایک ہی ماہ یہ نینوا میں ٹھہرتا ہے سال کا باقی عرصہ یہ با کے درمیان پڑنے والے چھوٹے شہروں قبضوں اور بستیوں میں بسر کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے بتا چکی ہوں کہ اس قبیلے کا جو سردار ہے وہ راست ہے میرے خیال میں انو کے جس قدر رفیق اور گمشتے ہیں ان میں زیادہ اہمیت اسی کی ہے اس خانہ بدوش قبیلے کے سردار کا نام "سالوں" ہے۔ اہتہائی خوبصورت بیٹی بھی ہے جس کا نام "سرویا" ہے یہ دونوں بے شمار کے مالک ہونے کے علاوہ علم جفر، علم نجوم، علم الاعداد، علم رمل، علم کیمیا، عملیات، سیاہ علم، چہرہ شناسی، قیافہ شناسی، مردم شناسی جیسے علوم میں اپنا

مسلم جوانوں کو لے کر لکڑی کا وہ چوکھٹا عین سموقان کے سامنے اندھے
 ہنگامہ سے جاگا۔ مسلمانوں کا سر کردہ لکڑی کے اس چوکھٹے سے اترا سموقان کے
 لیے انہیں اس کے ماتحت جو مسلمان تھے اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ چند جوان جو اپنے
 لیے مشعلیں پکڑے ہوئے تھے وہ بھی اندھے کونٹوں کی دیوار کے ساتھ کھڑے
 تھے۔ اچانک ان مسلمانوں کے سر کردہ کی نگاہ جلتی ہوئی مشعل کی روشنی میں
 ان کے کندھے سے لٹکی ہوئی زنبیل پر پڑی تھوڑی دیر تک وہ حیرت زدہ سے سموقان
 کی نگاہ بھر پڑی۔ انہوں نے اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ تمہارے کندھے پر چڑے کی زنبیل
 کیسے ہے یہ کہاں سے آئی سموقان ان مسلمانوں کے اس سوال کا جواب دینے سے
 باہمی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اپنی زنجیر کا وہ سراجو دیوار میں ایک کڑے کے
 نیچے پڑا تھا اس کو اس نے کھول کیا پھر کھولتے ہوئے لہجے میں اس نے اپنے سامنے
 رہنے والے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم اس کا کوئی حق نہیں رکھتے کہ مجھ سے یہ پوچھو کہ چڑے کی یہ زنبیل
 کہاں سے آئی اس لئے کہ نہ میں تمہارا دیبل ہوں نہ تمہارا زرخرید غلام اگر تم میں کسی
 نے مجھ سے میرے ساتھ بد زبانی کی کوشش کی تو یاد رکھنا اس اندھے کونٹوں کو میں تم
 سے بااقتربستان بنا دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے ان مسلمانوں کا سر کردہ ہی نہیں اس کے
 باہمی بھی چونکے تھے وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلواریں بے نیام کرنا چاہتے تھے کہ
 نہ پہلے ہی سموقان حرکت میں آیا لوہے کی بھاری بھر کم زنجیر کو اس نے لہرایا پھر
 اس نے ان سب کا خاتمہ کر دیا تھا عین اسی لمحہ پشت کی جانب منتورا
 کی طرف مڑی لیکن اس کی آمد سے پہلے ہی ان سب کا سموقان نے خاتمہ کر دیا تھا۔

منتورا تھوڑی دیر تک سموقان کو غور سے دیکھتی رہی اس دوران سری
 قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے سموقان نے اپنے بائیں بازو سے زنجیر علیحدہ کی پھر
 اس کی آواز سموقان کی سماعت میں رس گھولتی چلی گئی تھی۔

سموقان! تم کیا خوب جلی امیدوں کی راگ، دھواں دھوں حسرتوں کی

احوال کی خبر حاصل کرنے کے لئے سالوں اور سرویا کے پاس عام لوگوں کے ساتھ
 ساتھ نوجوان لڑکیاں بھی آتی ہیں اور یہ سالوں اور سرویا جس لڑکی کے حسن سے مرتع
 ہوتے ہیں اسے اپنے قبیلے کے جوانوں کے ہاتھوں بے عصمت کر دیتے ہیں اس طرح
 لگاتار گناہ اور بدی کا کھیل کھیل رہے ہیں ہم چونکہ نیکی کے نمائندے ہیں خدائے
 کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں اور اسی کی حقانیت اسی کے پیغام کے فروغ
 لئے سرگرداں ہیں لہذا ایسے لوگوں کا خاتمہ بھی ہمارے فرائض میں شامل ہے عین
 وقت اہم جلی میں تبدیل ہو کر سموقان کی زنبیل میں چلی گئی تھی۔

منتورا جو کچھ تم نے کہا ہے میں اس سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں
 ظلمت کا رخ کرنے کی بجائے میزے خیال میں ہمیں پہلے سالوں اور سرویا کے
 بدوش قبیلے کا رخ کرنا ہو گا مجھے امید ہے کہ میں سالوں اور سرویا دونوں سے غور
 پنوں کا منتورا کے خاموش ہونے پر سموقان نے دھیمی دھیمی مسکراہٹ میں منتورا
 طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب منتورا دینا ہی چاہتی تھی کہ ایک دم خاموش
 ہو گئی اس لئے کہ اندھے کونٹوں کے منہ کے قریب انہیں کسی کے باتیں کرنے
 آواز سنائی دی تھی پھر دھیمی لہجے میں سموقان نے منتورا کو مخاطب کیا۔

تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور انسانی نگاہوں سے اوجھل ہو
 اس لئے کہ مسلمانوں کو میرے لئے کھانا لے کر آ رہے ہیں اس کے بعد جو میں ان
 حالت کروں گا وہ انہی نہیں اس کے گماشتوں کے لئے بڑی عبرت خیز ہوگی۔

سموقان کے خاموش ہونے پر منتورا بول پڑی سموقان تمہارے کہنے پر
 انسانی نگاہ سے اوجھل تو ہو جاتی ہوں لیکن جس وقت تم آنے والے مسلمانوں
 ٹکراؤ گے میں پشت کی طرف نمودار ہوں گی اور ان کا خاتمہ کرنے میں آپ سے تعاون
 کروں گی سموقان جب منتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا سموقان نے اپنی اور اپنے
 زنبیل لے لی انہیں اپنے کندھے سے لٹکایا پھر دیکھتے ہی دیکھتے منتورا انسانی نگاہوں
 اوجھل ہو گئی اس لئے کہ اندھے کونٹوں کے منہ کی طرف سے لکڑی کا وہ چوکھٹا جس
 اوپر مسلمانوں بیٹھ کر سموقان کے پاس آتے تھے وہ نیچے آ رہا تھا۔

شام، اور انتشار و تنزل کی بھینکتی بے درد صداؤں کی طرح ان پر حملہ آور ہوئے! ایک لمحے کے اندر ان کا خاتمہ کر کے ان کی حالت شام کی اداسی، ویرانوں کی جیسی بنا کر رکھ دی تھی۔

نتور! مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ سموقان بول پڑا۔

نتور! تمہیں میری زیادہ تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو پکار رہا ہوں یہ تو میرے فرائض میں شامل ہے اور مجھے ایسا کرنا چاہئے اب یہاں وقت کرنے کے بجائے ہمیں اپنا اگلا قدم اٹھانا چاہئے دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت لاتے ہوئے اس اندھے کنوئیں سے نکلنے ہیں اندھے کنوئیں کے منہ پر جو محافظ کا بھی خاتمہ کر کے انہیں اس اندھے کنوئیں میں پھینکتے ہیں اس کے بعد یہاں کرتے ہیں۔

شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا اس وقت دنگ رہ گیا جب قصر کے اس کمرے میں داخل ہوا جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ ایلیم کو بٹھا کے گیا تھا اس نے دیکھا کہ خالی تھا کمرے کی ہر شے اس کا مذاق اڑا رہی تھی ایلیم وہاں نہ تھی دو تین بار اتانا نے ایلیم کو پکارا اس کی اس پکار پر کچھ مسلح جوان بھی وہاں جمع ہو گئے تھے اتانا اس وقت کچھ ایسا بدعواں تھا کہ اس نے مسلح جوانوں کی طرف مطلق توجہ نہ دی اور بڑی تیزی سے قصر کے مختلف کمروں میں ایلیم کو تلاش کرنے لگا جب پورے قصر میں اسے ایلیم کہیں بھی دکھائی نہ دی تب تحکمانہ انداز میں اس نے اپنے مسلح جوانوں کو حکم دیا کہ وہ ایلیم کو تلاش کریں اتانا کا یہ حکم ملتے ہی اس کے مسلح جوان قصر ہی نہیں پورے گیش شہر میں بھوکے بھیردوں کی طرح ایلیم کی تلاش میں پھیل گئے تھے۔

ادھر ساحر انونے لبنان کے بادشاہ کے پاس جو اپنا ایک گماشتہ چھوڑا ہوا تھا اور جو سری قوتوں کا مالک تھا اس نے لبنان سے انوکے پاس آکر یہ خبر سنا ڈالی تھی کہ اتانا کے محل سے ایلیم کہیں بھاگ گئی ہے۔

اس خبر پر انونو بڑا پریشان اور فکر مند ہوا جس وقت اسے یہ خبر دی گئی اس وقت وہ اپنی بیٹی عشتار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا یہ خبر سن کر وہ اپنے رد عمل کا اظہار کرنا ہی چاہتا تھا کہ عین اسی لمحے اس کمرے میں ثور فلک اور تیزو نمودار ہوئے وہ دونوں کچھ پریشان اور فکر مند تھے خود انونو بھی پراگندہ بیٹھا ہوا تھا ثور فلک قریب آیا اور انونو کو

سموقان کی اس تجویز سے نتور نے اتفاق کیا تھا پھر ایک دوسرے کرتے ہوئے دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اندھے کنوئیں سے نکلے کنوئیں کے اوپر چار محافظ مسلح حالت میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ذمے سموقان نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری بھر کم زنجیر تھی قبل از سموقان کو دیکھ کر وہ چاروں مسلح جوان سنبھلتے ایک دم سموقان نے ان پر بھاری زنجیر برسانا شروع کر دی ان چاروں کا خاتمہ کر دیا پھر سموقان نتور کے قریب اسے مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ نتور پہلے ہی بول پڑی۔

سموقان اب تم اور ایلیم بابل کا رخ کرو میں اپنی منزل کی طرف جا رہا ہوں اگر میری ضرورت پڑی مجھے آواز دینا ویسے میں کوشش کروں گی کہ خود بھی رکھوں اس کے ساتھ ہی نتور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور دونوں فضاؤں میں تحلیل ہو گئی تھی تھوڑی ہی دیر بعد سموقان ایلیم کے ساتھ سری قوتوں کی حرکت میں لاتے ہوئے بابل کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

نہیں ہم نے سموقان کو کنوئیں کی تہہ میں جکڑا تھا وہ بھاری بھر کم زنجیر بھی کنوئیں کے باہر اس کے منہ کے قریب پائی گئی ہے اور وہ خون آلود تھی جس سے میں نے ڈرا لگا گیا ہے کہ اسی زنجیر کو استعمال کرتے ہوئے سموقان نے ہمارے سارے زنجیروں کو خاتمہ کیا۔

آقا میرے لئے جو سب سے بڑی پریشانی کی بات ہے وہ اس حالت میں ہو جان کا کنوئیں سے بھاگ جانا ہے جب کہ وہ زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور سری قوتوں کے محروم تھا اگر وہ اپنی جسمانی طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے بھاگا ہے تب بھی اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ بے پناہ جسمانی طاقت کا مالک ہے اگر وہ اپنی اور فریب اور دھوکے سے بھاگا ہے تب بھی ہمارے لئے اس کا بھاگنا عبرت خیزی علامت ہے آقا یہ بھی ہو سکتا ہے کسی نہ کسی طریقے سے اس نے اپنی سری قوتوں کو ل کر لیا ہو اور پھر کنوئیں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا ہو۔

ساحر انو بڑے انہماک، بڑے صبر اور عجز کے ساتھ ثور فلک کی یہ ساری ٹوسنا رہا ثور فلک کے خاموش ہونے پر وہ بول پڑا۔

ثور فلک تمہاری پریشانی، تمہاری فکر اپنی جگہ درست ہے سموقان کے نکلنے کی دو ہی علتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ اپنی جسمانی قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے یا کسی طرح اس نے اپنی سری قوتوں کو بحال کر لیا ہے نا میرا خیال ہے کہ اس نے ایسا اپنی جسمانی طاقت اور قوت کو استعمال کرتے نہیں کیا بلکہ وہ اپنی سری قوتوں کو بحال کرنے میں کسی نہ کسی طرح کامیاب ہو گیا ہے اس لئے کہ تمہاری آمد سے پہلے ہمیں لبنان سے الیم کے متعلق بھی ایک بری خبر مل چکی ہے۔

انوکے اس انکشاف پر ثور فلک اور تیزو دونوں چونکے تھے پھر تیزو نے پوچھ

عظیم انو! الیم کے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے۔

میرے عزیزو! اسے ہم نے بڑی حفاظت کے ساتھ یہاں سے لبنان کی طرف لے گیا تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے ہمارا وہ گماشتہ جو لبنان میں اتانا کے ساتھ کام کر رہا تھا

مخاطب کر کے کہنے لگا۔

مالک میں ایک بری خبر لے کر آیا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اب تک جو ہم نے کیا ہے اس پر پانی پھر گیا ہے۔

انو اور اس کی بیٹی عشقار پہلے ہی پریشان بیٹھے ہوئے تھے۔ انو نے پہلے دونوں کو بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئے تب انو نے ثور فلک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اب کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس کے بعد میں بھی تمہیں ایک بری خبر دے دلا ہوں جو ابھی ابھی مجھے لبنان سے ملی ہے جو اب میں ثور فلک بول پڑا۔

مالک میں ابھی کنوئیں کی طرف سے آ رہا ہوں ہم نے سموقان کو بھاری بھر کم زنجیر میں جکڑا ہوا تھا پر نجانے وہ کیسے کنوئیں سے بھاگ گیا ہے جو مسلح جوانوں کا کھانا لے کر جاتے تھے ان سب کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے کنوئیں کے قریب جو محافظ تھے ان کا بھی خاتمہ کر دیا ہے میں نے سب محافظوں کو نکال ان کی تدفین کا بندوبست کر دیا ہے بہر حال کسی نہ کسی طریقے سے سموقان بھاگ ہے میں حیران اور فکر مند ہوں جب کنوئیں کی تہہ میں ہم نے اسے بھاری بھر کم زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور اسے اس کی سری قوتوں سے بھی محروم کر رکھا تھا پھر کیسے وہ بھاری بھر کم زنجیر توڑنے اور پھر اندھے کنوئیں سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے یہ معاملہ، یہ حادثہ میری پریشانی میری فکر مندی کا باعث بن گیا ہے اگر سموقان ایسی قوتوں کا مالک ہے تو آنے والے دور میں یقیناً ہمارے لئے وہ ابلاؤں اور مصیبتوں کا باعث بن سکتا ہے۔

یہ سارا انکشاف کرنے کے بعد ثور فلک تھوڑی دیر کے لئے رکنا بگور اس۔ انو اور اس کی بیٹی عشقار کی طرف باری باری دیکھا تھا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

آقا! میں نے مرنے والوں کے زخموں کا بغور جائزہ لیا ہے سب کے زخم ایک جیسے ہیں اور بھلگتے وقت اس سموقان نے سب کو زنجیر کا نشانہ بنایا ہے لگتا ہے اس نے بھاری بھر کم زنجیر کو حرکت میں لاتے ہوئے سارے محافظوں کا خاتمہ کیا ہے اور

محمود کیا ایسا ہی حیلہ ایک بار پھر اس کے ساتھ استعمال کرو دوبارہ
 ان ہماری گرفت میں آجاتے ہیں تو جو نہیں ان پر ہماری گرفت ہوتی ہے
 ہم خاتمہ کر دیں گے جہاں تک ایلیم کا تعلق ہے وہ بھی اب سموقان سے کم
 نہیں گو لبنان کا بادشاہ اتانا اسے پسند کرتا ہے اس پر فریفتہ ہے اس سے
 وہاں ہے لیکن اگر ایلیم کو اتانا کے حرم میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اتانا کی
 کے بعد ایلیم، اتانا کو ہمارے خلاف بھی کر سکتی ہے اسے ہمارے خلاف بھڑکا
 اس طرح سموقان کی موت کے بعد اتانا کے ذریعے ایلیم ہم سے انتقام بھی لے
 در ہمارے اس مسکن کو تباہ و برباد کرنے کی سبیل بھی کر سکتی ہے لہذا
 ساتھ ساتھ اگر ایلیم کا بھی خاتمہ کر دیا جائے تو میرے خیال میں ہمیں اپنے
 دشمنوں سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا اور آنے والے دنوں میں ہمیں کوئی فکر
 نہ رہے گا۔

تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی ساحر انو، ثور فلک اور تیزو
 ما سوجوں میں کھوئے ہوئے تھے پھر انو کی آواز اس کمرے میں گونج گئی تھی۔
 ثور فلک اور تیزو امیری بیٹی عشتر ٹھیک کہتی ہے اس نے جو اندیشے ظاہر
 ہیں اہمیت دی جانی چاہئے ثور فلک اور تیزو تم دونوں پہلے کی طرح سموقان
 پیچھے لگ جاؤ کسی نہ کسی طرح انہیں ایک بار پھر اپنی گرفت میں کرو اور
 کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم وقت ضائع کئے بغیر ایک ساتھ سموقان اور
 کر دیں گے اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو یاد رکھنا آنے والے دور میں یہ سموقان
 سائے مصیبت کا باعث بنے گا اب تم دونوں اٹھو اور اپنے کام میں لگ جاؤ۔
 انو کا کہنا سنا ہونے ثور فلک اور تیزو دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے
 اسے سے نکل گئے تھے۔

○○○

ان سارے واقعات کا اثر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا پر ایک اور بھی ہوا

وہ اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے لوٹا ہے اور اس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ
 ایلیم کو گو بحفاظت اتانا کے محل میں پہنچا دیا گیا تھا لیکن اتانا سے پہلی ملاقات کے بعد
 ایلیم وہاں سے کہیں بھاگ گئی ہے اتانا سے محل کے کمرے میں بٹھا کر گیا تھا تاکہ ایلیم
 کے ساتھ شادی کی بات کو آگے بڑھائے لیکن اتانا جس وقت لوٹا تو اس کمرے میں ایلیم
 نہ تھی جس میں وہ اسے بٹھا کر گیا تھا میرا دل کہتا ہے کہ پہلے سموقان نے اپنی سری
 قوتوں کو بحال کرنے کے بعد اندھے کنوئیں سے نجات حاصل کی ہوگی اسے چونکہ فر
 تھی کہ ہم ایلیم کو لبنان پہنچانے والے ہیں میرے خیال میں اندھے کنوئیں سے نکل کر
 اس نے لبنان کا رخ کیا ہوگا اور وہاں سے ایلیم کو لے بھاگا ہوگا انو نے بڑی پریشانی
 اظہار کرتے ہوئے باری باری ثور فلک اور تیزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

انو کی اس گفتگو کے جواب میں تھوڑی دیر تک ثور فلک اور تیزو دونوں
 گہری سوجوں میں غرق رہے پھر ثور فلک نے انو کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
 آقا! میرا خیال ہے کہ جو اندیشہ آپ نے ظاہر کیا ہے وہ درست ہی ہے
 سموقان نے پہلے اندھے کنوئیں سے نجات حاصل کی ہوگی میرے خیال میں کسی نہ کسی
 طرح وہ اپنی سری قوتوں کو بحال کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے اس لئے کہ ہم نے اس
 رکھا ہے کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے پر میں حیرت زدہ ہوں کہ اس اندھے
 کنوئیں میں اس کی سری قوتیں کیسے بحال ہو گئیں جب کہ اس اندھے کنوئیں کا حوالہ
 ہی ایسا ہے کہ جس کے پاس بھی سری قوتیں ہوں وہ ان سے محروم ہو جاتا ہے بہر حال
 سموقان کیسے بھاگا اس کا بھاگنا ہمارے لئے پریشانی اور تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے
 اب ہمیں کسی نہ کسی طریقے سے اس سے نمٹنا ہوگا ورنہ آنے والے دور میں وہ ہمارے
 لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

انو، ثور فلک کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی ان
 کی حسین اور خوبصورت بیٹی عشتر بول اٹھی۔

ثور فلک! تمہارے اندازے درست ہیں میرے خیال میں جس طرح
 اور تیزو پہلے سموقان کے پیچھے پڑے تھے اور ملکہ ظلمات کے جزیرے میں ایک بہتر
 فریب دیتے ہوئے سموقان اور ایلیم دونوں کو تم نے اپنے سامنے بے بس کیا تھا اور اسے

○○○

سوقان اور ایلیم بابل شہر میں داخل ہوئے اور ایک صاف ستھری سرائے بنا دی۔ انہوں نے قیام کرنے کے لئے ایک کمرہ حاصل کر لیا تھا۔ ننتورا ان دونوں سے آن ملی جس وقت وہ سرائے کے کمرے میں داخل ہوئے اور تینوں نشستوں پر بیٹھ گئے۔ سوقان نے ننتورا اور ایلیم دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

ننتورا میں نہیں جانتا تمہارا آئندہ لائحہ عمل کیا ہے لیکن میں تم سے دو روز کی التماس کرنا چاہتا ہوں پہلی یہ کہ تم چند روز تک اسی سرائے میں ہمارے ساتھ رہ کر دو روز تک اکیلا اس سرائے سے نکل کر بابل شہر کے اندر سرگرداں نہ گادو اور اس خانہ بدوش قبیلے کا پتہ لگانے کی کوشش کرو گے کہ ان دنوں وہ بابل میں کہاں قیام کئے ہوئے ہے اس کے روزمرہ کے کیا مشاغل ہیں اور کیسے میں ان کے خانہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کی رہائی کا سامان کر سکتا ہوں میں اس میں ایلیم کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا جیسا کہ تم جانتی ہو سالوں انوکا سب سے بڑا ناکمل بھروسہ دست راست ہے، ہو سکتا ہے اس نے ایلیم کو دیکھ رکھا ہو اگر میں ایلیم لے کر اس کے قبیلے میں جاتا ہوں اور اس نے ایلیم کو پہچان لیا تو ہمارے لئے بہتر اٹھ کھڑی ہوں گی لہذا میں ایلیم کو سرائے کے اسی کمرے میں چھوڑنا چاہتا ہوں اسے اکیلا بھی نہیں رہنے دینا چاہتا اس بنا پر میری تم سے التماس ہے کہ جب تک سالوں کے خانہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا نہیں کروا لیتا اس وقت تک ایلیم کے ساتھ ٹھہرو اگر میری غیر موجودگی میں ساحر انوکا کوئی گماشتہ ایلیم پر حملہ آور کرے اٹھانا چاہے تو تم اس کی خاطر خواہ مدد کر سکتی ہو اور حملہ آوروں سے بچا سکتی ہو۔ اب ایلیم بھی بے پناہ سری قوتوں کی مالک ہے اگر کوئی اس پر حملہ آور ہوتا تو یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے اوجھل ہو سکتی ہے۔ تمہارے یہاں رہنے سے مجھے ایک طرح کا اعتماد اور اطمینان رہے گا۔

میری دوسری التماس تم سے یہ ہے کہ کیا اب بھی تم نہ بتاؤ گی کہ تم کون

اور وہ یہ کہ گگا مش کے خلاف وہ پہلے ہی اپنی جنگی تیاریوں کو اپنی تکمیل اور اپنے پر پہنچا چکا تھا اور وہ اپنے دست راست اور جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کے ساتھ گگا مش پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا تاکہ گگا مش سے اپنی اور حمبابا کی گذشتہ عرصہ انتقام لے۔

اگر اتانا کی شادی ایلیم سے ہو جاتی تو شاید وہ اس معاملہ میں تاخیر نہ لیتا اور ایلیم کو اپنے حرم میں داخل کرنے کے بعد کچھ عرصہ اس کے ساتھ پر تعیش بسر کرتا لیکن جس روز اتانا کو پتہ چلا کہ ایلیم بھاگ گئی ہے اسے شادی کرنے کی خواہش نہیں ہے تو اس کی انتقامی خواہش اپنے عروج پر پہنچ گئی لہذا اگلے روز اس نے اپنے گگا مش کے ساتھ کوچ کیا تھا کہ گگا مش پر حملہ آور ہو کر اس سے اپنی شکست کا انتقام لے۔ کوچ سے پہلے انے اپنے قاصد اور مخبر جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا کی طرف روا اور اسے بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلے تاکہ گگا مش کے ساتھ کن جنگ کی جاسکے۔

گگا مش کے مخبر اور طلایہ گر پہلے ہی اتانا اور حمبابا دونوں پر گہری نگاہ ہونے لگی تھی جب اتانا اور حمبابا اپنے اپنے لشکروں کو لے کر گگا مش کی سرحد طرف بڑھے تب گگا مش کے مخبروں نے ان کی اس نقل و حرکت سے متعلقہ کو آگاہ کر دیا تھا۔

یہ خبریں ملتے ہی سب سے پہلے گگا مش نے تیز رفتار قاصد بھجوا کر حکمران اور ایلیم کے باپ لوگل باندہ کی طرف روانہ کئے اور اسے ساری صورتحال آگاہ کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا کہ جس قدر لشکر اس کے پاس ہیں اسے دو حصوں میں تقسیم کرے ایک حصہ اپنی ریاست کی حفاظت پر مقرر کرے دوسرے حصے وہ خود اتانا اور حمبابا کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جنگ کا رخ کرے ساتھ ہی اس نے اس محل وقوع سے بھی لوگل باندہ کو آگاہ کر دیا تھا جہاں وہ دشمن سے عزم رکھتا تھا یہ کام کرنے کے بعد گگا مش نے سلطنت کے امور اپنی ماں اور چھوڑے پھر وہ اٹل دو کے ساتھ اپنے لشکر کو لے کر اتانا اور حمبابا کی راہ روکنے کوچ کر گیا تھا۔

سموکان نے بابل شہر میں سالون کے خانہ بدوش قبیلے کا محل وقوع پیش کر لیا تھا۔ لگاتار کچھ روز تک وہ ایلم اور ننتورا کو سرائے کے کمرے میں چھوڑ کر بابل کے خانہ بدوش قبیلے کا طواف کرتا رہا اور یہ دیکھتا رہا کہ ان کے روزمرہ کے غافل کیا ہیں اس طرح بابل میں ان کا قیام کوئی چھ سات دن پر مشتمل ہو گیا تھا۔

ایک رات سموکان سرائے کے کمرے میں جس وقت داخل ہوا تھا تو اس نے اپنے ہاتھ میں دو بندروں کی زنجیریں پکڑی ہوئی تھیں اسے اس حال میں دیکھتے نے ایلم اور ننتورا بے حد خوش ہوئیں شاید وہ یہ اندازہ لگا رہی تھیں کہ سموکان پیش اور اتا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو چکا ہے اس لئے کہ ساحرانو کے سحر کی وجہ سے ایش اور اتا دونوں بندروں کی صورت اختیار کرتے تھے کمرے میں داخل ہونے بعد دونوں بندروں کو سموکان نے ایک مسہری کے پائے کے ساتھ باندھ دیا اس نے ایلم بڑے پرشوق انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی پھر اس نے سموکان کو مخاطب کیا۔

عزیز سموکان کیا تم ایش اور اتا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو گئے ہو یا نہیں اس نے بڑے غور اور انہماک سے ایلم کی طرف دیکھا پہلے اس نے نفی میں لیا پھر اس کی آواز اس کمرے میں دھیمی لہجے میں گونجی تھی۔

ایلم تمہارا اندازہ درست نہیں ہے یہ وہ بندر نہیں ہیں سنو ان بندروں ہی ذریعے میں ایش اور اتا کو سالون کے قبیلے سے نکالوں گا میں گذشتہ کئی دنوں سالون کے قبیلے اور اس کے قبیلے کے افراد کی نقل و حرکت کا گہرا جائزہ لیتا رہا ہوں اب وقت آگیا ہے کہ میں ان کے خلاف حرکت میں آؤں ایش اور اتا کو وہاں سے لے کر تم جانتی ہو ایش اور اتا صرف دن کے وقت بندروں کی صورت میں ہوتے اس وقت رات ہے لہذا یہ بندر ایش اور اتا کیسے ہو سکتے ہیں۔

سنو سالون کے کچھ آدمی ہر روز اپنے قبیلے کے لئے خریداری کرنے کے واسطے باہر نکلتے ہیں گذشتہ کئی دن سے میں ان کا گہرا جائزہ لیتا رہا ہوں اور میرے دل پر بھی خیال پیدا ہوا کہ ان سے پنڈوں اور ان سے ایش اور اتا کے متعلق جانوں لگانے ایسا نہیں کیا اس لیے کہ اس سرائے میں جس میں ہم نے قیام کر رکھا ہے

ہو؟ کہاں سے آتی ہو؟ کس کے کہنے، کس کی ایما پر تم ہماری مدد پر آمادہ ہو۔ سموکان کے خاموش ہونے پر ننتورا نے ہلکا سا ایک خوشگوار اور دل میں لینے والا ہتھکڑ لگا لیا پھر اس نے سموکان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ سموکان! جہاں تک تمہاری پہلی بات کا تعلق ہے میں اس سے اتفاق نہیں ہوں جب تک تم سالون کے خانہ بدوش قبیلے سے ایش اور اتا کو نکلنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے اس وقت تک میں تمہارے اور ایلم کے ساتھ اسی سرائے کے کمرے میں رہوں گی بلکہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایش اور اتا کو نکلنے میں تمہاری مدد بھی کرے گی۔

جہاں تک تمہاری دوسری بات اور گفتگو کا تعلق ہے تو اس سے میں اتفاق نہیں کرتی یہ سوال تم پہلے بھی کر چکے ہو اور میں پہلے بھی تمہیں بتا چکی ہوں کہ وقت آنے کا میں تمہیں بتا دوں گی کہ میں کون ہوں لہذا انتظار کرو اس مناسب وقت کا جب میں تمہیں بتاؤں گی میں کون ہوں میری اصلیت کیا ہے میرا تعلق کن سرزمین سے ہے یہ جو آتشیں قوتیں میرے پاس ہیں یہ کس کی عطا کردہ ہیں اور کیوں ہیں دونوں کی مدد پر آمادہ ہوں میرے خیال میں تم میری گفتگو سے مطمئن ہو جاؤ گے آئندہ ایسا سوال نہیں کرو گے۔

ننتورا کے اس جواب سے سموکان کے چہرے پر پسندیدہ سی مسکراہٹ کھیل گئی تھی ایلم بھی بڑے خوشگوار انداز میں ننتورا کی طرف دیکھ رہی تھی اس بعد دوبارہ سموکان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

ننتورا جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا اب تم دونوں بہنیں اس کمرے میں دو دروازے کو اندر سے زنجیر لگا لو میں تمہیں گھومتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنے خانہ بدوش قبیلے کے ساتھ کہاں قیام کر رکھا ہے اس کے ساتھ ہی سموکان جگہ سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا ایلم بھی اٹھی اور دروازے کو اس نے اندر سے لگادی تھی۔

ن کا پتہ معلوم کر لے گا اور یہ جان لے گا کہ میں نے ان کے ساتھ ساز باز اور سازش کی تھی اگر اسے اس بات کی خبر ہوگی تو وہ یقیناً میرے خلاف حرکت میں آئے گا جس وقت میں ان بد معاشوں کا تعاقب کروں گا تو پشت کی جانب سے ان پر ایسے زہریلے تیر ہرمانوں گا کہ لمحوں کے اندر وہ تینوں دم توڑ جائیں گے اس طرح سالون کو میرے خلاف حرکت میں آنے کا کوئی حربہ نہیں ملے گا بلکہ وہ مجھے اپنا محسن اور مرئی خیال کرنے لگے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا کچھ دیر سوچتا رہا اور اس کے بعد ایلیم اور ننتورا کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔
تم دونوں کو میری اس تجویز کے خلاف کوئی اعتراض وہ تو کہتا کہ اس میں تبدیلی کی جاسکے ننتورا اور ایلیم نے باہم تھوڑی دیر تک مشورہ کیا اس کے بعد ننتورا بول پئی۔

نہیں! سموقان یہ ایک بہترین تجویز ہے اور اس تجویز پر تم دن کے وقت بھی وقوع پلے تو عمل کر سکتے ہو ہاں میں اس میں ایک تبدیلی چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ جب ہم سالون کے قبیلے میں اس کے محسن کی حیثیت سے داخل ہو اور تمہیں وہ قبیلے میں کھنا چاہے تو ہم دونوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے پوش رہتے ہوئے تمہارے ارد گرد منڈلاتی رہیں گی اس طرح اریش اور اراتا کو وہاں سے نکلنے میں ہم دونوں بھی تمہاری مدد کر سکیں گی۔

سموقان نے ننتورا اور ایلیم کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر یہ طے پایا کہ اگلے روز وہ اپنے کام کی ابتدا کریں گے اس کے بعد تینوں سرائے کے کمرے میں آرام کرنے لگے تھے۔

اگلے روز صبح ہی صبح جس وقت ایلیم ملی کی صورت اختیار کر گئی تھی ننتورا اس کی حفاظت پر چھوڑتے ہوئے سموقان سرائے کے اس کمرے سے نکلا اور بازار کا ساٹھا کچن اوباشوں اور بد معاشوں سے اس نے اپنا معاملہ طے کیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی بازار کی طرف گئے تھے ان اوباشوں کو سموقان نے بازار کے ایک کونے میں لکھڑا کر دیا جہاں سے قریب ہی خرید و فروخت کا بازار تھا اور جہاں سالون کے

کچھ اوباش اور بد معاش لوگ بھی رہتے ہیں وہ سرائے کے مالک کے اپنے آدمی ہیں ان سلسلے میں میں نے ان سے بات کی ہے اور ان کے لئے میں نے ایک بھاری رقم مقرر ہے اور انہیں یہ ترغیب دی ہے کہ کل جس وقت سالون کے آدمی خریداری کرنے کے لئے بازار کا رخ کریں گے تو وہ تینوں بد معاش اور اوباش ان پر حملہ آور ہوں گے اس وقت میں بھی قریب ہوں گا لہذا میں سالون کے آدمیوں کی مدد کے لئے ان کی طرف لپکوں گا مجھے دیکھتے ہی وہ تینوں اوباش بھاگ جائیں گے میں کچھ دیر تک ان کا تعاقب کروں گا پھر سالون کے آدمیوں کے پاس لوٹوں گا کیونکہ انہیں ان بد معاشوں نے زخم کر دیا ہو گا میں نے ان اوباشوں کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انہیں جان سے نہیں مار صرف زخمی کرنا ہے پھر میں ان زخمیوں کو اٹھا کر سالون کے قبیلے میں لے کے جاؤں اور جب سالون کو یہ خبر ہوگی کہ میں نے اس کے آدمیوں کی حفاظت کی ہے۔ آوروں سے انہیں بچایا ہے تو وہ یقیناً میرا ممنون ہو گا اس طرح سالون کے پاس میرا جانا ہو جائے گا اور اگر سالون نے مجھے اپنے قبیلے میں رہنے کی پیشکش کی تو میں اسے قبول کر لوں گا میں کہوں گا کہ میں ایک سیاح ہوں اکیلا سفر کر رہا ہوں اور اگر مجھے اس قبیلے میں رہنے کا موقع مل گیا تو میں وہاں رہتے ہوئے اریش اور اراتا کو نکلنے کی کوشش کروں گا جس وقت میں سالون کے آدمیوں کی مدد کروں گا یہ دونوں بند میرے ساتھ ہوں گے اور انہیں لے کر میں سالون کے قبیلے میں جاؤں گا جب اریش اور اراتا کو نکلنا چاہوں گا تو یہ کام میں اگر رات کے وقت کرنے میں کامیاب گیا تب تو ان بندروں کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اگر رات کو میں ایسا نہ کرے اور دن کو مجھے کوئی موقع مل گیا تو ان دونوں کی جگہ میں یہ دونوں بندر باندھ دوں اور ان دونوں کو اپنی زنبیل میں لے اڑوں گا اس طرح مجھے امید ہے کہ میں اریش اور اراتا کو سالون کے خانہ بدوش قبیلے سے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا یہاں تک تمہیں یہ بات بتانا بھول گیا ہوں کہ وہ تینوں بد معاش جنہیں میں نے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا ہے جب وہ سالون کے آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد مجھے دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے اور میں ان کا تعاقب کروں گا تو میں انہیں زندہ نہیں رہنے دوں گا اس لئے کہ اگر میں انہیں چھوڑتا ہوں تو سالون ضرور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے

میرے عزیز میں نہیں جانتا تو کون ہے لیکن تو ہمارے لئے فرشتہ ثابت ہوا
 سمجھتا ہوں اگر تو بروقت نہ پہنچتا تو وہ یقیناً ہمارا خاتمہ کر چکے ہوتے گو جس
 دن ہنگامہ ہوا بازار میں کھڑے لوگ وحشت کا شکار ہو گئے تھے اور اپنی جانیں بچانے
 کی خاطر ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے اگر وہ چاہتے تو ہماری مدد کرتے ہوئے ان اوباشوں کو
 مار بیٹھا کرتے تھے لیکن کسی نے ایسا نہیں کیا تم نے بڑی جرات مندی اور دلیری کا مظاہر
 کرتے ہوئے انہیں لٹکارا تمہارے لٹکانے پر وہ ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ بھاگ
 کھڑے ہوئے پھر تم ہمیں اٹھا کر یہاں لائے اس کے لئے ہم تمہارے بڑے ممنون اور
 شکر گزار ہیں اگر تم ایسا نہ کرتے تو شاید ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکتا تھا زخموں
 کی تاب نہ لاسکتا تھا۔

کہنے والا جب خاموش ہوا تب سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

تم میں سے کسی کو بھی میرا شکر یہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں یہ انسانی
 فرائض تھا جو میں نے ادا کیا اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں تم سب کو کہاں پہنچاؤں کیا تم
 سب ایک دوسرے کے جاننے والے ہو اگر ایسا ہے تو میرے لئے آسانی ہوگی جس
 جگہ میں میں تمہیں یہاں طیب کے پاس لایا ہوں اسے میں نے باہر ہی کھڑا کیا ہوا
 ہے اس میں ڈال کر میں تمہیں تمہارے گھروں تک پہنچا سکتا ہوں اور اگر تمہارا تعلق
 تلف جگہوں سے ہے تب بھی میں تمہیں تمہارے گھروں میں پہنچانے کا اہتمام کروں
 اب بولو تم لوگ کہاں کہاں جاؤ گے۔

ہمارے مہربان! ہمارے اجنبی محسن! میں نہیں جانتا تم کون ہو کن
 زمینوں کے رہنے والے ہو یا یہ کہ تمہارا تعلق اسی شہر سے ہے لیکن میں تمہارا ایک
 اچھا شکر یہ ادا کرتا ہوں ہم لوگ سب ساتھی ہیں ہمارا تعلق ایک خانہ بدوش قبیلے سے
 ہے جس نے ان دنوں بابل شہر میں قیام کر رکھا ہے ہمارے خانہ بدوش قبیلے کے
 دروازے کا نام سالون ہے تم ایک مہربانی ہم پر کر رہی چکے ہو دوسری مہربانی یہ کرو کہ ہمیں
 مارے قبیلے تک پہنچا دو مجھے امید ہے کہ ہمارا سردار سالون تمہاری اس کارگزاری اور
 ہمارے اس کام کی قدر کرے گا زخمیوں میں سے جس نے پہلے سموقان کو مخاطب کیا تھا
 اس نے بڑی نرمی اور شفقت آمر لہجے میں سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

آدمی اپنی ضروریات کا سامان خریدنے کے لئے آتے تھے ان اوباشوں سے ذرا ہنس
 ایک محفوظ جگہ سموقان خود کھڑا ہو گیا تھا وہ پوری طرح مسلح تھا اس کی ڈھال، تیرا
 بھرا ترکش اس کی پشت پر تھے تلوار کمر سے لٹک رہی تھی ایک کندھے پر اس کی بھرا
 بھر کم کمان بھی تھی۔

وہاں کھڑے رہ کر سموقان اور اس کے آدمیوں کو زیادہ دیر تک انہیں
 نہیں کرنا پڑا اس لئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد سالون کے خانہ بدوش قبیلے کے کچھ جوان
 خرید و فروخت کرنے کے لئے اس بازار میں آئے انہیں دیکھتے ہی سموقان نے ذرا فاصلے
 کھڑے اوباشوں کو ہاتھ سے سالون کے آدمیوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا تھا یہ اٹھا
 ملتے ہی وہ مسلح جوان آگے بڑھے اور سالون کے آدمیوں پر ٹوٹ پڑے انہیں مار مار
 بری طرح ہولہلان کیا اور خنجروں سے ان کے جسم کے مختلف حصوں پر ایسے زخم
 لگائے جو ان کی ہلاکت کا باعث بنیں۔

جس وقت وہ اس کارروائی میں مصروف تھے بازار میں ایک دہشت
 خوف سا پھیل گیا تھا خریداری کے لئے آنے والے مرد اور عورتیں یہ ہنگامہ دیکھ
 ہوئے اپنی جانیں بچانے کی خاطر ادھر ادھر بھاگ گئے تھے اس موقع پر سموقان بڑی تیز
 سے آگے بڑھا اور حملہ آوروں کو لٹکارا اسے دیکھتے ہوئے اوباش بھاگ کھڑے ہوئے
 سب کچھ پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق تھا لیکن وہ بد معاش اور اوباش نہیں
 جانتے تھے کہ سموقان ان کا خاتمہ کرنے پر تیار ہوا ہے لہذا جس وقت سموقان ان کے
 تعاقب میں لگا اس نے پشت پر بندھے ہوئے اپنے ترکش سے تیر نکالے کمان پر لگائے اور
 باری باری ایسی بے خطا تیر اندازی کی کہ ان سارے اوباشوں کا اس نے خاتمہ کر دیا۔
 یہ کام کرنے کے بعد سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور جس
 جگہ یہ ہنگامہ ہوا تھا اس کے قریب ہی نمودار ہوا بھگتا ہوا سالون کے زخمی ساتھیوں کا
 طرف آیا وہاں کھڑے لوگوں سے طیب کا پتہ پوچھا پھر ایک بیل جتے چھکڑے والے کی
 اس نے منت کی اور چھکڑے میں ڈال کر سالون کے سارے زخمی ساتھیوں کو طیب
 کے پاس لے گیا وہاں اس نے ان کی بہترین مرہم چئی کروائی ان سب نے سموقان
 شکر یہ ادا کیا یہ سب کام ہو چکا تب زخمیوں میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

قبل اس کے کہ اس شخص کا شکر یہ ادا کیا جائے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ یہ واقعی ہمارے ساتھ مخلص ہے کیا اس نے واقعی جاں نثاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے ساتھیوں کو زخمی حالت میں یہاں تک پہنچایا ان کی تیمارداری کی مرہم پٹی کا سامان کیا یا یہ کہ حملہ آور اس کے ساتھی تھے اور یہ ان کے ساتھ ملا ہوا تھا اس سارے معاملے کی تحقیق کرنے کے بعد ہمیں اس شخص کے حق میں اپنے رد عمل اپنے سلوک اور فیصلے کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

سالون کے محافظ کے ان الفاظ پر سموقان یسح پا ہو گیا تھا گہری نگاہ سے اس نے محافظ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
میں نہیں جانتا تم کون ہو لیکن تم اپنی حالت سے مجھے اپنے سردار کے حافظ لگتے ہو جو الفاظ تم نے ادا کئے ہیں ان سے میری اہانت ہوئی ہے اور یہ بات یاد رکھنا میرے الفاظ سننے کا عادی نہیں ہوں۔

سموقان کے ان الفاظ سے سالون کا محافظ بھی کسی قدر بہرہ گیری کیا تھا اس نے بے پناہ غصے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم ہمارے قبیلے میں اجنبی ہو ہمارے خانہ بدوش قبیلے کی رسومات اور اس اقدار سے آگاہ نہیں ہو اگر تم ایسے الفاظ سننے کے عادی نہیں ہو تو ہم بھی تم جیسے نبیوں کو اپنے قبیلے میں برداشت کرنے کے عادی نہیں ہیں ہم ہر اجنبی کو اپنے قبیلے میں قبول نہیں کرتے ہمارے قبیلے کے افراد گنہ گنہ ہیں جن کے ہمیں نام تک یاد ہیں لیکن اجنبی ہمارے قبیلے میں داخل نہیں ہو سکتا اور اگر داخل ہوتا ہے تو اس کے متعلق پوری تحقیق کرتے ہیں تمہارے متعلق بھی ہم پہلے پوری تحقیق کریں گے اس کے بعد ہم نے جانا کہ تم سچائی پر ہو تو تمہیں اس قبیلے میں ایک عمدہ مکان دیا جائے گا اگر یہ ثابت ہو گیا کہ تم جھوٹے فریبی دغا باز ہو تو یاد رکھنا تمہاری گردن بھی کاٹی جا رہی ہے۔

سالون کے اس محافظ سے سموقان زیادہ برہم اور یسح پا ہو گیا تھا اپنی پوری زندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہہ اٹھا۔

ان الفاظ پر سموقان اٹھ کھڑا ہوا طیب کو اس کی ادائیگی کی اس کا شکر ادا کیا زخمیوں کو باری باری اٹھا کر اس نے چھکڑے میں ڈالا پھر خود بھی چھکڑے میں بیٹھا اور زخمیوں کی راہنمائی میں وہ ان کے قبیلے کی طرف ہوا تھا۔

چھکڑا جب خانہ بدوش قبیلے میں پہنچا تو قبیلے کے لوگ اپنے ساتھیوں کو زخمی دیکھتے ہوئے آہ و زاری کرنے لگے تھے خانہ بدوش قبیلے میں ایک طرح کا کہرام مچ گیا تھا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے خانہ بدوش قبیلے کا سردار سالون بھی اپنی بیٹی سرویا کے ساتھ اپنے خیمے سے نکلا اور جس چھکڑے میں زخمی آئے تھے اس کی طرف ہوا سالون کے ساتھ ساتھ اس کا ذاتی محافظ بھی تھا جو ایک انتہائی کڑیل اور کوہ پیکر جو ان تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں اپنے قد سے بھی اونچا ایک بھالا اور نیزہ پکڑ رکھا تھا جس کی انی فضاؤں میں خوف پیدا کرنے والی ایک چمک دے رہی تھی۔

جو چھکڑا زخمیوں کو لے کر آیا تھا اس کے ارد گرد خانہ بدوش قبیلے کے لوگ جمع ہو گئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا سردار سالون اور اس کی بیٹی سرویا بھی اپنے محافظ کے ساتھ چھکڑے کی طرف آرہے ہیں تو اسے راستہ دینے کے لئے تعظیم اور عقیدتاً لوگ ایک طرف ہٹتے چلے گئے تھے۔ اور درمیان میں انہوں نے ایک کھلارہ بنا دیا تھا جس میں سے ہوتا ہوا سالون اپنی بیٹی سرویا اور محافظ کے ساتھ چھکڑے کے قریب پہنچا اس وقت تک سموقان چھکڑے سے اتر چکا تھا سموقان کے قریب آکر سالون اسے مخاطب کرنا ہی چاہتا تھا کہ زخمیوں میں سے ایک نے سالون کو مخاطب کیا اور حادثے کی پوری تفصیل کہہ سنائی تھی۔

سالون نے اس ساری تفصیل کو بڑے غور سے سنا اس کے بعد اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ وہی زخمی پھر بول پڑا اس نے اپنے سردار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جہاں سموقان کی بہترین کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا وہاں اس کے خلوص، اس کی جاں نثاری، شجاعت اور بہادری کی بھی بے حد تعریف کی۔

اپنے زخمی ساتھی کی اس گفتگو کے جواب میں سالون کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے اس کا محافظ چمکتی انی کا اپنا نیزہ ہلاتے اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے

سین کر دیں میں بے پاناہ قوتوں کا مالک ہوں اپنے اس قبیلے کا سردار ہوں اپنی
 قبیلے اور سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے میں جگہ جگہ قریہ قریہ شہر شہر لوگوں کے
 آتا ہوں ان کی کشدہ چیزیں بتاتا ہوں دیکھ اجنبی بابل سے لے کر نینوا تک جتنے
 بے بے قصبے اور بستیاں ہیں وہاں کے سب لوگ میرے جلنے والے ہیں مجھ سے
 ساہیں بابل اور نینوا کے شہروں کے لوگ ہی نہیں ان دونوں شہروں کے حکمران
 میرے ممنون ہیں جو حرکت تم نے میرے محافظ کے ساتھ کی ہے گو یہ حرکت
 نینوہ ہے لیکن تیری طاقت اور قوت کو دیکھتے ہوئے میں نے اسے درگزر کیا ہے
 تھوڑی دیر کے لئے تمہیں ایک خیمے میں بند کرنے لگا ہوں اس کے بعد میں اپنے
 ردہ لوگوں کے ساتھ صلح مشورہ کروں گا پھر تمہارے متعلق فیصلہ کروں گا لیکن
 بات اپنے ذہن میں رکھنا میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد ہاتھ کے اشارے سے سالون نے کچھ مسلح جوانوں
 کی طرف بلایا جب وہ قریب آئے سالون کو تعظیم دی تو اس نے انہیں مخاطب کر
 بنا شروع کیا۔

اس نوجوان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے اس خیمے میں بند کر دو جس میں
 بند رکھے جاتے ہیں اور جو بندروں کی حفاظت کرتے ہیں انہیں تاکید کر دو وہ
 نادر کے لئے اس کی ویسی ہی حفاظت کریں جیسا کہ وہ بندروں کی کرتے ہیں جلد
 ہاں کے متعلق کوئی آخری فیصلہ دوں گا اب تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔

اس پر نیرہ بردار مسلح جوان سموقان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ سموقان اس
 ہر خوش تھا بندروں کے ذکر سے سموقان کو یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ اسے کچھ زیادہ
 دوں گے بغیر اس قبیلے ایش اور اراتا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو جائے گا لہذا وہ
 ناسے کچھ کہے بغیر اپنی زنبیل اپنے کندھے پر ڈالے مسلح جوانوں کے ساتھ ہو لیا

ایک خیمے کے قریب پہنچ کر مسلح جوان رک گئے تھے انہوں نے سموقان کو
 بلا داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ سموقان چپ چاپ اس خیمے کے اندر داخل ہو گیا پھر
 جوانوں نے خیمے کے باہر پہلے سے پہرے دینے والوں کو سمجھایا کہ وہ اس شخص کی

سن اپنے سردار کے محافظ تو مجھے وحشی جاہل، غیر مہذب، کسینہ پروردار
 اور بغض رکھنے والا انسان لگتا ہے تیرے جیسے انسان یقیناً میرے لئے ناقابل بردہ
 ہیں۔

سموقان یہیں تک کہنے یا یا تھا کہ سالون کے اس محافظ نے اپنا نیرہ
 کر لیا اس کی آنکھیں قہر اور آگ برسائی تھیں وہ سموقان پر ضرب لگانا ہی چاہتا تھا
 سموقان اس سے پہلے ہی حرکت میں آیا ہاتھ مار کر اس کا نیرہ ایک طرف کر دیا پھر
 ہاتھ کا الٹا طمانچہ اس زور سے اس کے منہ پر مارا کہ وہ بل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔
 سالون اور سرویا دونوں باپ بیٹی سموقان کی اس حرکت پر دنگ رہ
 تھے ارد گرد لوگ بھی پریشان ہو گئے تھے محافظ کے ہاتھ سے نیرہ چھوٹ گیا تھا تاہم
 نے اپنے نیرے کو فراموش کر دیا غصے اور غضبناکی میں وہ اٹھا اور سموقان کی طرف
 اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ چاہتا تھا کہ سموقان پر ضرب لگائے کہ فضا میں اٹھے ہوئے
 کے ہاتھ کو سموقان نے فضا کے اندر ہی مضبوطی سے پکڑ لیا پھر خوب طاقت اور زور
 ساتھ اسے اپنی طرف کھینچا ساتھ ہی اپنا گھٹنا اس کے پیٹ پر دے مارا سموقان کی
 ضرب سے سالون کا محافظ درد اور تکلیف کے باعث بلبلا اٹھا تھا۔ سموقان نے اس
 اکتفا نہیں کیا اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا اس کی گردن پر گرفت رکھی اور ایک ہاتھ
 اس نے محافظ کو اوپر اٹھاتے ہوئے فضاؤں میں معلق کیا تھوڑی دیر تک اسے فضا
 ہی رہنے دیا اس کے بعد پھر اسے جھٹکا دیتے ہوئے یوں دور پھینک دیا جس طرح
 شخص کسی ہلکی پھلکی چیز کو اٹھا کر برہی اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے دور پھینک
 ہے۔

سموقان کی اس طاقت اور قوت پر سالون اور سرویا ہی نہیں ان
 سارے قبیلے کے لوگ بھی دنگ رہ گئے تھے دوسری جانب سالون کے محافظ پر
 اور خوف طاری ہو گیا تھا زمین پر گرنے کے بعد وہ اٹھا اپنا نیرہ سنبھالا اور سالون کے
 میں کھڑا ہو گیا تھا اب وہ خوفزدہ اور وحشت آمیز انداز میں سموقان کی طرف دیکھ رہا
 اس موقع پر سالون نے سموقان کو مخاطب کیا۔
 تو میرے متعلق شاید کوئی خاص معلومات نہیں رکھتا ہو گا میں

زنبیل کی زنبیل میں ڈالا ایلیم جو ملی کی صورت میں چار پائی پر بیٹھی ہوئی تھی اسے بھی پکڑ زنبیل میں ڈالا لیکن وہ فوراً ہی زنبیل سے باہر نکل آئی منتورا ہلکی ہلکی مسکراہٹ کئے لگی۔

شاید ایلیم میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اسی وجہ سے وہ زنبیل سے باہر نکل رہا ہے وہاں آپ کے پاس رہنا چاہتی ہے اس پر سموقان پھر بول پڑا۔

منتورا تم ان تینوں کو زنبیل میں ڈال کر ابھی اور اسی وقت اپنی سری کو حرکت میں لاؤ اور پشیم کی طرف کوچ کر جاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے لگا ہوں اور فوراً خانہ بدوش قبیلے میں جاتا ہوں انے جس حیلے بہانے سے ان دونوں کو وہاں سے نکالا ہے وہ بڑا خطرناک معاملہ ہے کسی کو خبر ہو گئی کہ میں خیمے میں نہیں ہوں تو میری قوتوں کا راز کھل جائے گا لہذا فی الفور واپس جانا چاہئے۔

سموقان کہتے کہتے تھوڑی دیر کے لیے رکام لیا اور اس کے بعد منتورا کی طرف نئے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

منتورا! میں جانتا ہوں ایلیم مجھے اکیلا چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرے گی لیکن کو تم اپنے ساتھ لے کے جاؤ اس لئے کہ اسی میں ہم سب کی بہتری ہے اور ہاں اساتذہ پشیم شاید تمہیں نہیں جانتے ہوں گے وہ تمہاری باتوں پر اعتبار بھی نہیں لگائے لیکن تم انہی کے پاس ہی قیام کرنا جب شفق پھوٹے گی ایلیم انسانی روپ سے کی پھر پشیم کو ایلیم تمہارے متعلق تفصیل سے بتا دے گی تو پشیم یقیناً تم پر ان اور بھروسہ کریں گے اور تمہیں اپنے ساتھ رکھنے پر رضامندی ظاہر کر دیں گے نہیں اس لئے وہاں رہنے کے لئے کہہ رہا ہوں تاکہ پشیم بھی تم سے متعارف ہو جاوے تمہاری سری اور روحانی قوتوں سے آگاہ ہو جائیں تاکہ انہیں یہ بھی خبر ہو جائے اس قدر ہمارے لئے مخلص اور تعاون کرنے والی ہو میری تم سے التجا ہے کہ نائے تک تم حیرہ دلون میں پشیم کے پاس ہی قیام کئے رکھنا ایلیم کو بھی اپنے رکھنا کہ پشیم کے ہاں ایش اور اراتا کو کوئی خطرہ نہیں پھر بھی میں تمہیں کہوں گا بڑے ہوئے تم ان دونوں پر نگاہ رکھنا ان دونوں کا خیال کرنا۔

خاص نگرانی کریں مسلح جوان وہاں سے ہٹ گئے تھے پہرے دار پہلے سے بجز مستعد ہو کر خیمے کے ارد گرد پہرہ دینے لگے تھے۔

سموقان جب اس خیمے میں داخل ہوا تو دنگ رہ گیا اس نے دیکھا کہ کے اندر دو بندر بندھے ہوئے تھے جو سموقان کو دیکھتے ہی بڑی بے تابی، بڑی بے چارہ اظہار کرنے لگے تھے جن رسیوں کے ساتھ وہ بندھے ہوئے تھے انہیں تڑوانا کوشش کر رہے تھے سموقان سمجھ گیا کہ وہ ایش اور اراتا ہیں اور سموقان کو پہچان رہے ہیں یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

باری باری وہ خیمے کے دونوں دروازوں کی طرف گیا جب اس نے انہیں لگایا کہ خیمے کے دونوں طرف پہرہ دینے والے ذرا فاصلے پر مستعد کھڑے ہیں تب وہ حرکت میں آیا اپنی زنبیل کے اندر سے اس نے دونوں بندر نکالے جنہیں وہ اپنے لے کے آیا تھا ان بندروں کو اس نے اس جگہ باندھ دیا جہاں پہلے بندر بندھے تھے اور پہلے بندروں کو جو نہی کھولا وہ آپ سے آپ بھاگ کر سموقان کی اس زنبیل داخل ہو گئے جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا خیمے پر پوش ہوا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ سرائے کے اس کمرے میں نمودار ہوا جہاں بڑی بے چینی سے اس کی منتظر تھی ملی کی صورت میں ایلیم بھی کمرے کے اندر موجود کمرے میں داخل ہوتے ہی سموقان نے منتورا کو اس ساری تفصیل سے آگاہ کر اسے خانہ بدوش قبیلے اور شہر میں پیش آئی تھی۔ اس نے منتورا کو مخاطب کیا۔

منتورا تم ایش اور اراتا کو اسی حالت میں لے کر ابھی محترم پشیم کی طرف روانہ ہو جاؤ اور ان دونوں کو ان کی حفاظت میں دے آؤ میں ابھی نہیں ٹھہروں گا دوبارہ اس خانہ بدوش قبیلے میں جاؤں گا اور کسی نہ کسی حیلے اور بہانے سے میں سالہ اس کی بیٹی اور ان کے محافظ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ یہ بنی نوع انسان کے لئے خطرناک ثابت نہ ہوں۔

منتورا میری اس گفتگو کے جواب میں کچھ مت کہنا جو کچھ میں نے کہا ہے آخری ہے اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنی زنبیل کے اندر سے دونوں بندروں کو

تھوڑی دیر بعد ایک مسلح جوان خیمے میں داخل ہوا اور سموقان کو خیمے سے
بہرانے کے لئے کہا۔

سموقان اپنی جگہ سے اٹھا جب وہ خیمے سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ خیمے
کے باہر بہت سے مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں چمکتے ہوئے نیزے پکڑے کھڑے تھے پھر
ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

عزیز سموقان! ہمارے ساتھ چلو، تمہیں ہمارے سردار سالون نے طلب کیا
ہے ہمارے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہتا تھا کر چکا ہے اب تمہیں اپنے فیصلے سے آگاہ
کئے گا سموقان نے مخاطب کرنے والے کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور ان کے
چہ ہویا۔

مخافظ سموقان کو اپنے قبیلے کے وسط میں ایک بہت بڑے خیمے کے پاس لے
گئے وہ سالون اور اس کی بیٹی سرویا کا خیمہ تھا ایک محافظ اندر گیا سموقان اتنی دیر تک
رے محافظوں کے ساتھ باہر ہی کھڑا رہا پھر وہ محافظ باہر آیا اور سموقان کو مخاطب
کے کہنے کا جاؤ اندر جاؤ تمہیں سردار سالون نے طلب کیا ہے جواب میں سموقان نے
بار بار سے محافظوں کا گہری نگاہ سے جائزہ لیا پھر وہ اس خیمے میں داخل ہوا۔

خیمے میں سالون اور اس کی بیٹی سرویا دونوں بیٹھے ہوئے تھے سموقان جب
میں داخل ہوا تو دونوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اور کسی قدر مسکراتے ہوئے
ان انداز میں سموقان کا استقبال کیا بلکہ اپنی جگہ سے آگے بڑھتے ہوئے سالون نے
ان سے پر جوش مصافحہ کیا اور پھر اسے بڑی شفقت سے اپنے پہلو میں بیٹھنے کو کہا
ان وہاں بیٹھ گیا اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات اس کے حق میں جا رہے ہیں پھر
ان نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

میرے عزیز بیٹے تو اپنا نام کہہ اس کے بعد تیرے متعلق جو میں نے فیصلہ
بنا دیا کہوں گا لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا تیرے متعلق میں نے ایک بہت اچھا
بازت فیصلہ کیا ہے۔

جواب میں سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے باری باری سالون اور
ان کی طرف دیکھتا رہا پھر خیمے میں اس کی آواز گونج گئی۔

میں یہاں سالون کے خانہ بدوش قبیلے میں زیادہ دن نہیں لگاؤں گا مگر
موقع ملتے ہی میں سالون اور اس کی بیٹی سرویا کا خاتمہ کر دوں گا ان کا خاتمہ ہونے
بعد اس خانہ بدوش قبیلے کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی اس لئے کہ سالون اور اس
بیٹی ہی سری قوتوں کے مالک ہیں اور یہی دونوں ایک طرح سے ساحرانہ کے گمشدہ
ان کا خاتمہ ہونے کے بعد اس خانہ بدوش قبیلے کے دوسرے افراد ہمارے لئے
ثابت ہوں گے۔

ننتورا مجھے امید ہے کہ تم جہیزہ دلمون تلاش کرنے میں کامیاب ہو
اب دیکھو.....

سموقان ابھی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی بات کٹتے ہوئے ننتورا
پڑی۔

سموقان! تمہیں پریشان اور فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں
دلمون آسانی سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی وہاں میں پشپتیم سے ملوں گی
تمہاری واپسی تک تمہارے کہنے کے مطابق میں وہیں قیام کروں گی میرے خیال
اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔

سموقان نے ننتورا کی تجویز سے اتفاق کیا اس کے ساتھ ہی ننتورا نے اپنا
انبیل سنبھال لی الیم بھی جو بلی کی صورت میں تھی انبیل کے اندر گھس گئی تم
ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور وہاں سے چلی گئی تھی اس کے ساتھ
سموقان بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا خانہ بدوش قبیلے کی طرف چلا گیا
دوسرے ہی لمحے سموقان خانہ بدوش قبیلے کے اسی خیمے میں داخل ہوا۔

وہ گیا تھا اس نے دیکھا دونوں بندر جہیزہ وہ وہاں باندھ کے گیا تھا جب
اظہار کر رہے تھے اور جن کھونٹوں کے ساتھ وہ بندھے ہوئے تھے ان کے ساتھ
کے ارد گرد وہ چکر لگا رہے تھے خیمے میں نمودار ہونے کے بعد سموقان خیمے کے دروازوں
دروازوں کی طرف باری باری گیا اس نے دیکھا باہر محافظ اور پہرہ دار مستند کھڑے
تھے خیمے کے اندرونی اور بیرونی ماحول سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان اسی جگہ بیٹھ
جہاں سے اٹھ کر وہ گیا تھا۔

سرویا بول پڑی۔
سرجون تمہیں کوئی زیادہ زحمت نہیں کرنا پڑے گی تم نے دیکھا جس
بنت تم ہمارے زخمی ساتھیوں کو لے کے آئے تو میں اور میرا باپ بھی اپنے زخمیوں کو
بچنے کے لئے جب گئے تو ہمارا محافظ ہمارے ساتھ تھا وہ اپنے ہاتھ میں نیزہ اٹھائے
ہوئے تھا بس یہی کام تمہیں بھی کرنا ہو گا تم صرف ہم دونوں باپ بیٹی کے محافظ ہی
نہیں ہو گے بلکہ اس قبیلے میں دونوں باپ بیٹی کے بعد تم ہی سب سے زیادہ صاحب
زنت اور پروقار ہو گے۔

جب تک سرویا بولتی رہی سموقان خاموش رہا پر ساتھ ہی ساتھ وہ ان
دونوں باپ بیٹی کے ساتھ بیٹنے کے متعلق کچھ سوچتا رہا سرویا کے خاموش ہونے پر وہ
بل پڑا۔

سالون کی عظیم بیٹی! میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے کچھ تفصیل
دئی پر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس وقت تم دونوں باپ بیٹی اپنے خیمے میں بیٹھے
ہو گے اور کوئی تم سے ملنے آئے تو میری کیا کارگزاری ہو گی اس لئے کہ اگر کوئی
وہ باز یا فریبی تم سے ملنے آتا ہے اور ملنے کے دوران تم پر حملہ اور ہو جاتا ہے تو پھر
بس محافظ رہنے کا کیا فائدہ؟۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سرویا نے ایک بھرپور اور خوشگوار
جواب دیا۔

سرجون تم واقعی ایک بہترین اور محتاط نوجوان ہو تم نے بڑا اچھا سوال کیا
لیکن میں تم پر انکشاف کروں کہ جب ہم دونوں باپ بیٹی اپنے اس خیمے میں ہوا
ہو گے اور کوئی ہم سے ملنے آیا کرے گا تو تم یہاں موجود ہوا کرو گے ایسے موقع پر
کہ ہم یہاں بیٹھے ہوں گے تم ہمارے پیچھے مستعد اور مسلح حالت میں کھڑے ہو

اس پر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا گھوم کر وہ سالون اور سرویا کے پیچھے
گئے لگا لگا ایسے موقعوں پر میں یہاں کھڑا ہوا کروں گا سرویا اب بھی اس کی طرف
بٹہ ہونے مسکرا رہی تھی پھر وہ کہہ اٹھی۔

محترم سالون میرا نام سرجون ہے میں بابل شہر میں اجنبی ہوں میں آپ پر
یہ بھی واضح اور عیاں کر دوں کہ میں نے کسی مقصد کسی مطلب کے تحت آپ کے
ساتھیوں کی مدد نہیں کی نہ ہی مجھے ایسا کرنے کی ضرورت ہے یوں جانو میں تو ایک
سیاح ہوں سیاحت پر ہی نکلا ہوا ہوں میری نہ کسی سے کوئی غرض وغایت وابستہ ہے نہ
میری کسی سے دشمنی اور عداوت ہے۔

سموقان کے خاموش ہونے پر سالون تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس کے
پہلو میں بیٹھی اس کی بیٹی بھی خوشی کا اظہار کرتی رہی اس کے بعد سالون نے گفتگو
آغاز کیا۔

سرجون تم ٹھیک کہتے ہو میں نے سارے معاملے کی تحقیقات اپنے
زخمیوں ساتھیوں اور بازار میں دکانداروں سے کرائی ہے سب کا کہنا ہے کہ تم نے
ٹیک نیتی سے میرے ساتھیوں کی مدد کی میرا جو محافظ تھا اس نے یقیناً تمہارے ساتھ
بد تمیزی کی اور تم نے اسے خوب سزا دی میرے لئے خیال میں وہ اسی سزا کا
دار تھا دوسری سزا میں نے اسے یہ دی ہے کہ میں نے اسے اپنی حفاظت ہو بنا دیا ہے
سرجون اگر تم میرے قبیلے میں رہنا پسند کرو تو میں تمہیں وہ عرت وہ وقار دوں گا جو آج
تک تمہیں کبھی نصیب نہ ہو ہو گا دراصل میں تمہیں اپنے قبیلے میں لپنے اور اپنی بیٹی کے
محافظ کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں کہو کیا تمہیں میری یہ پیشکش قبول ہے۔

سالون کی اس پیشکش پر سموقان ایک طرح سے چونک سا پڑا تھا اس نے
کہ حالات خود بخود اس کے حق میں پلٹا کھا رہے تھے وہ تو خود چاہ رہا تھا کہ اگر زیادہ نہیں
تو کچھ دیر ہی اسے ان باپ بیٹی کے پاس رہنے کا موقع مل جائے جب سالون نے اسے
پیش کش کی تب اس کے چہرے پر معنی خیزی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے
سالون کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کیا۔

عزیز سالون! میں اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں لیکن پہلے مجھے یہ بتانیے
میرے فرائض میں کیا کیا شامل ہو گا۔

سموقان کے ان الفاظ نے سالون ہی نہیں اس کی بیٹی سرویا کو بھی خوش
دیا تھا دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ تھی پھر سالون کے بجائے اس کی

ادھر گگامش کا لشکر دشمن کے سامنے جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا کی
ملطنت کی سرحدوں پر صرف آراء ہوا اب صورتحال یہ تھی کہ ایک طرف شمالی لبنان کا
دشاہ اتانا اور اس کا دست راست اور جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا اپنی پوری عسکری
ر لشکری طاقت اور قوت کے ساتھ تھے دوسری طرف ان کے مقابلے میں گگامش کے
ادھ بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ بھی تھا۔

دو دن تک دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کئے رہے دونوں
گروں میں خاموشی رہی تیسرے روز شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور جنوبی لبنان کے
دشاہ حمبابا نے اپنے لشکروں میں طبل بجانے کا حکم دے دیا تھا جو اس بات کی
بانہی تھی کہ وہ جنگ کی ابتداء کرنا چاہتے ہیں۔

اس صورت حال پر گگامش اور لوگل باندہ نے بھی اپنے لشکر میں طبل بجوا
ئے تھے گگامش جو اپنے ساتھ لشکر لے آیا تھا اسے اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا
ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا دوسرا حصہ اس نے انکدو کے حوالے کیا تھا جب
تیسرے حصے کی صورت میں بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ ان کے ساتھ تھا۔

اپنے حصے کے لشکر کو گگامش نے درمیان میں رکھا دائیں جانب انکدو کو
لیا بائیں جانب لوگل باندہ کو رکھا گیا۔

گگامش کی اس ترتیب کو دیکھتے ہوئے دشمن نے بھی اپنے لشکر کو تین ہی

ہاں سرجون تم یہیں کھڑے ہو اور گے سموقان کچھ سوچتے ہوئے

پڑا۔

اگر میں اپنے ہاتھ میں نیزہ رکھنے کی بجائے اپنی تلوار رکھا کروں ا
یوں فضاء میں بلند رکھوں۔ ساتھ ہی اس نے اپنی تلوار بے نیام کی اور فضا میں
لی سرویا پھر کہنے لگی۔

سرجون! اگر تم نیزے کی بجائے تلوار کو بہتر خیال کرتے ہوئے ا
بہترین انداز میں کام لے سکتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں تم نیزے کی بجائے
اپنے ہاتھ میں رکھ سکتے ہو بس تمہارے ذمے اصل کام تو ہم دونوں باپ بیٹی کی
کا ہے۔

سرویا یہاں تک کہنے پائی تھی کہ سموقان حرکت میں آیا اپنی تلوار
برق کے کوندے کی طرح ہرانی گرائی اور پھر ایک ہی وار میں اگلے سرویا اور
دونوں باپ بیٹی کی گردنیں کاٹ دی تھیں۔

بندہ برے اپنی طاقت اور قوت کا اظہار کریں۔

انکدو کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنی تلوار اور ڈھال اتار کر
نے اپنے گھوڑے کی زین سے باندھ دی تھی پھر وہ حمبابا کے سامنے جا کھڑا ہو حمبابا
نے پراسے مخاطب کیا۔

سن میرے مقابل میں حمبابا ہوں سب جانتے ہیں کہ میں طاقت کا زور دار
ہوں قبیل اس کے کہ تیرے ذہن کے نہاں خانوں پر میں بربادی کے کالے
بول کی طرح چھا جاؤں بتا تیرا نام کیا ہے؟

انکدو نے جواب میں ایک قہر بھرا قہقہہ لگایا پھر وہ بول پڑا۔

حمبابا لگتا ہے موت و مرگ کے ان سناٹوں میں بھی تونٹے کی گھلاوٹ میں
اچھا ہے میں تجھ پر اپنے نام کا انکشاف تو نہیں کروں گا تاہم تجھے یہ ضرور بتاؤں گا کہ
برے نحیف کندھوں کو مشتق ستم نہ بنا سکے گا مجھے تو اپنی طاقت اور قوت کے بل
نے پر نئی مسافت کی سوچوں میں گم نہ کر سکے گا۔

انکدو کی اس گفتگو پر منہ اوپر کرتے ہوئے حمبابا نے ایک وحشی اور کھولتا
انہہ لگایا پھر انکدو کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

ظالم کیسی گفتگو کرتا ہے میرا نام حمبابا ہے میں تو اپنے مقابلے پر آنے
کی سانسوں کو سلگا ہٹ میں تبدیل کر دیتا ہوں آنکھوں کو اشک سے روشناس
ہوں دل و جان کے درپہوں کو درد کی سوغات اور آہن کو وحشی یادوں سے باندھ
ہوں سن میرے مقابلے پر آنے والے میں نے بڑے جاہل اور قاہر دشمنوں کو اپنے
نہ ناصر اور مجبور کیا میں نے بڑے بڑے سوراخوں کی قوت پر قدغن لگائی ان کی بے
دلی کو لوہے کی لگام دی تو بھی سن رکھ اس کارزار اس رزم گاہ میں میں تجھے اطاعت
بازداری پر مجبور کروں گا تیرے دل تیرے ذہن میں ناامیدی اور قنوطیت بھریں
سن میرے مقابل میں تیری ساری قوت تیری طاقت کو اپنے سامنے پسندت اور حایر
نارکھوں گا بتا میری اس ساری گفتگو کے جواب میں تو کیا کہتا ہے۔

انکدو نے بھی جواب میں ایک بھرپور قہقہہ لگایا پھر بڑے غور سے حمبابا کی
دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

حصوں میں تقسیم کیا تھا شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا جو لشکر لے کے آیا تھا اس لشکر
اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا خود وہ وسطی تہ
میں رہا اپنے لشکر کے دوسرے حصے کی کمانداری شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنے
سپہ سالار اعلیٰ خیفو کے سپرد کی جب کہ حمبابا تیسرے حصے کے ساتھ اتانا کے ساتھ
تھوڑی دیر تک دونوں لشکروں میں طبل بجاتے رہے پھر دشمن کے لشکر سے ایک گھڑوا
اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا نمودار ہوا میدان جنگ کے وسط میں آکر وہ اپنے
گھوڑے سے اترا پھر گگامش کے لشکر کی طرف منہ کرتے ہوئے پوری قوت سے چلایا۔
میں جنوبی لبنان کا حکمران ہوں میرا نام حمبابا ہے تم میں کوئی ایسا سور
ہے جو میرے مقابلے پر آئے میری ریاضت اور استقامت کا امتحان لے میری طاقت اور
قوت کو برداشت کرے تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے دل جان کی راحت سے بیزار ہوا
جو اپنے بدن کے بوجھ سے تپک ہو میرے مقابلے پر آئے اور پھر دیکھے حمبابا کیسے اس
خاتمہ کرتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد حمبابا خاموش ہو گیا تھا اس موقع پر گگامش کے
لشکر میں انکدو حرکت میں آیا اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا وہ گگامش کے پاس آیا
اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائی! جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا نے انفرادی مقابلے کے
لئے پکارا ہے میں اس کے مقابلے کے لئے جا رہا ہوں امید ہے آپ کو اس سلسلے میں
کوئی اعتراض نہیں ہوگا پھر اس کے ساتھ ہی انکدو نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسے
میدان کے وسطی حصے کی طرف بھگالے گیا۔ اس نے گگامش کے جواب کا انتظار بھی
نہیں کیا تھا۔

حمبابا کے قریب آکر انکدو اپنے گھوڑے سے اترا جب وہ حمبابا کے قریب گیا
تو حمبابا نے اسے مخاطب کیا۔

میرے مقابلے پر آنے والے اپنی تلوار اپنی ڈھال علیحدہ کر لے میری طرف
دیکھ میرے پاس نہ ڈھال ہے نہ تلوار ہے نہ خنجر ہے نہ میرے کندھوں پر اور بازوؤں پر
جوشن ہیں تو بھی ایسا کرتا کہ دونوں دست بدست ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور

میں تیری اس گفتگو کا اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دوں گا کہ اؤ مقابلے کی ابتداء کریں اور دیکھیں کون فاتح کون مفتوح کون زیر کون زیر رہتا ہے۔ انکلو کی اس گفتگو سے حمبابا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا آنکھیں لگیں اور برسا گئی تھیں پھر وہ جھپٹنے والے شاہین کی طرح انکلو پر وارد ہوا اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے حمبابا نے انکلو کے چہرے پر ایسی زوردار اور پرقاقت ضرب لگائی کہ اپنی پہلی ہی ضرب سے اس نے انکلو کا جڑا توڑ کے رکھ دیا تھا۔

جڑا ٹوٹ جانے سے انکلو ایک ناقابل برداشت تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا تاہم ان نے اپنے آپ کو سنبھالا حمبابا کی طرف بڑھا اور جیسی ضرب حمبابا نے اس کے چہرے پر لگائی تھی ایسی ہی ضرب اس نے حمبابا کو لگائی لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی اس ضرب کو حمبابا برداشت کر گیا تھا جو نہی اپنی ضرب لگانے کے بعد انکلو پیچھے ہٹا حمبابا پھر اس پر چھپٹا اب اس نے دوسری ضرب انکلو کے کندھے پر لگائی اور ضرب بھی ایسی زوردار تھی کہ انکلو شدت درد اور تکلیف سے کراہ اٹھا تھا اس موقع پر انکلو تھوڑا سا جھک گیا تھا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حمبابا نے لگاتار کئی ضربیں اسے لگادی تھیں انکلو گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا تھا تھوڑی دیر تک ایسی ہی کیفیت رہی پھر وہ اٹھاپنے آپ کو بڑی مشکل سے منتح کرتے ہوئے اس نے چند ضربیں حمبابا پر لگائیں لیکن اب اس پر ایسی کسلمندی طاری ہو چکی تھی کہ اس کی یہ ضربیں حمبابا پر کارآمد اور کارگر ثابت نہ ہوئیں اس موقع پر حمبابا نے ایک زوردار طمانچہ انکلو کے چہرے پر مارا پھر اسے کہا جادف ہو یہاں سے میدان سے نکل جا میں چاہتا تو تجھے موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا لیکن میں تجھے معاف کرتا ہوں اپنے گھوڑے پر بیٹھ اپنی شکست کو تسلیم کرتا ہوا واپس چلا جاتا کہ تمہارے لشکر سے کسی اور کو میرے مقابلے پر آنے کا موقع ملے اور اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں پہلے تو تمہارا ایک جڑا توڑ چکا ہوں اب تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ کر اس میدان میں تمہیں کوڑوں اور چیلوں کی خوراک بنانے کے لئے تمہارے جسم کی دھمیاں بکھیر دوں گا جادف ہو جانا۔ لشکر میں ان کدوی بیوی زو سبنا بھی شامل تھی اس نے جب دیکھا کہ حمبابا نے اس کے شوہر کو مار مار کر ادھ موار کر دیا ہے اور اسے شکست خوردہ کر کے اس کے

میں ہے کہ میں حمبابا کا مقابلہ نہ کر سکا وہ یقیناً طاقت اور قوت میں زیادہ ہے وہ قد میں بھی مجھ سے بڑا ہے لہذا مجھ پر ضرب لگانے میں اسے آسانی تھی میں اس کے ہون اپنی شکست کو تسلیم کرتا ہوں میری بد قسمتی کہ اس نے اپنی پہلی ہی ضرب میں جڑا توڑ دیا تھا اور مجھ پر ایک طرح کی پشیمندی اور کسلمندی طاری کر کے رکھ دی اس کے بعد میں اس کے مقابلے میں سنبھل نہ سکتا تاہم میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اب مجھ سے زیادہ زور آور اور طاقت ور ہے میرے بھائی میری اس ناکامی پر مجھے معاف بنا۔

انکلو کی اس گفتگو پر گگامش کی آنکھیں پر نم ہو گئی تھیں آگے بڑھ کر اس نے انکلو کی پیٹھ تھپتھپائی اور کہنے لگا انکلو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں میں خود اس کے مقابلے پر جاؤں گا اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اسے زیر کر کے رہوں گا۔ اس موقع پر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اتہائی عاجزی اور انکساری میں کہنے لگا۔

گگامش! میرے بھائی میں تمہیں بھائی کی حیثیت سے مشورہ دوں گا کہ ابا کے مقابلے پر مت جانا کاش اس وقت سموقان یہاں ہوتا تو جیسی حالت اس حمبابا میری کی ہے یقیناً سموقان حمبابا کی ایسی ہی کرتا۔

انکلو کی اس گفتگو کا گگامش نے کوئی جواب نہ دیا اپنے کچھ مسلح جوانوں کو سامنے حکم دیا کہ وہ انکلو کو پیچھے اپنے پڑاؤ میں لے جائیں جس پر کچھ جوان حرکت میں نہ آئے اور انکو کو گھوڑے سے اتار کر وہ پڑاؤ کی طرف لے گئے تھے۔

اس موقع پر میدان جنگ کے وسط میں کھڑے حمبابا نے گگامش کے لشکر

سننے کے لئے بابل شہر میں تھا میں نے اس کا اور اس کی بیٹی کا خاتمہ کر دیا ہے میں ان دونوں کو قتل کیا ہی تھا کہ مجھ سے ننتورا نے رابطہ کیا اور اس جنگ کے حالات بخبری لہذا میں تمہاری طرف آیا اس کے بعد سموقان نے جو حالات بیٹے تھے وہ مختصر ہنس کو سنا ڈالے۔

سموقان کا کہنا مانتے ہوئے گگامش واپس اپنے لشکر کے سامنے آ گیا جبکہ وہاں اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا آگے بڑھا تھا ننتورا کے قریب آ کر گگامش گھوڑے سے اترا پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔
میری عزیز بہن! تم لشکر کے پیچھے پڑاؤ کی طرف چلی جاؤ وہاں لشکر میں اور تین شامل ہیں تم ان کے ساتھ جا کے رہو۔

گگامش مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ننتورا اس کی بات کھٹکتے ہوئے بول پڑی۔
گگامش میرے عزیز بھائی کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں یہاں کھڑی رہ کر ان کے اس مقابلے کو دیکھ سکوں۔

گگامش کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کی آواز سنائی نامیری بہن میں بھول گیا تھا جب تک سموقان انفرادی مقابلہ کرتا ہے تم یہیں ہاں ہی کھڑی رہو گگامش کے اس فیصلے سے ننتورا خوش ہو گئی تھی۔ ان اہل سے کسی نے مزید کچھ نہ کہا اس لئے کہ سموقان جمبابا کے سامنے پہنچ کر اپنے سے اترا چکا تھا لہذا سب بڑے غور سے اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔
اپنے گھوڑے سے اترا کر سموقان جب جمبابا کے قریب آیا تب جمبابا نے اظہر کیا۔

اجنبی ایہ جن ہتھیاروں سے تو لیس ہے انہیں اتار کر اپنے گھوڑے کی زین سے تو دیکھتا ہے میں بھی ہنسا ہوں اس سے پہلے جو تیرا سا تھی مجھ سے مار اور مات گیا ہے اس سے بھی مقابلہ میں نے ہاتھوں سے کیا ہے کوئی ہتھیار استعمال ہمارے معاملے میں بھی مراد یہ ایسا ہی ہوگا۔

سموقان نے اس کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا تاہم اس نے اپنے ہتھیار اپنے گھوڑے کی زین کے اوپر رکھ دیے تھے اس کے بعد دوبارہ جب وہ جمبابا کے

کی طرف منہ کرتے ہوئے پکارنا شروع کیا۔

دشمنوں میں نے تمہارے ایک سو رما کو مار مار کر دہرا کر دیا ہے میں چاہتا تو اس کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا لیکن میں نے اس کے جسم کے کچھ اعضاء کی ہڈیاں توڑ دی ہیں اب وہ تمہارے لئے ناکارہ ہے صرف سسک سسک کر مرنے پر مجبور ہو گا تم میں کوئی اور ایسا سو رما اور طاقتور ہے جو اس میدان میں نکلے میرے ساتھ مقابلہ کرے مجھ پر اپنی طاقت کا اظہار کرے اور میری ضرب کو برداشت کرے اور اگر تم میں سے کوئی اور میرے مقابلے پر نہ نکلا تو لکھ رکھو جس طرح میرے ہاتھوں تمہارے سو رما کو شکست ہوئی ہے اسی طرح ہمارے متحدہ لشکر کے ہاتھوں بھی تم لوگوں کو بدترین اور ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یہاں تک کہتے کہتے جمبابا کو رک جانا پڑا اسلئے کہ اپنے گھوڑے کو گگامش نے ایڑ لگا دی تھی تاکہ میدان کے وسط میں جا کر جمبابا سے مقابلہ کرے گگامش نے ابھی توڑا سا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ کسی نے اسے زور سے پکارا گگامش ارک جاؤ۔
آواز جانی پہچانی اور شناسا تھی لہذا اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچتے ہوئے گگامش نے اسے روک لیا اور جب اس نے مڑ کر دیکھا تو دنگ رہ گیا اس کے پیچھے سموقان، اند کو کے گھوڑے پر سوار ہو رہا تھا اس کے قریب ہی ننتورا کھڑی تھی ننتورا اس وقت آگ کے شعلے کے بھیس میں نہیں تھی بلکہ وہ عام لڑکیوں جیسی نظر آ رہی تھی۔ اپنے حسن اپنی جوانی اپنے شباب اور اپنی شادابی میں اگر وہ اہلیم سے زیادہ نہیں تو کسی صورت اس سے کم بھی نہ تھی۔

سموقان کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے گگامش کے چہرے پر بڑی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ گھوڑے کو موڑ کر واپس لانا ہی چاہتا تھا کہ اتنی دیر تک سموقان گھوڑے کو بھگاتا ہوا اس کے قریب آیا گھوڑے پر بیٹھے ہی بیٹھے سموقان نے گگامش سے مصافحہ کیا پھر اس کے بعد گگامش کو اس نے مخاطب کیا۔

گگامش! واپس لوٹ جاؤ اس جمبابا سے مقابلہ میں کروں گا میں اٹلڈو کی حالت دیکھ چکا ہوں لشکر میں آگے مجھے یہ بھی خبر ہو چکی ہے کہ اٹلڈو کی بیوی اس غم کو برداشت نہیں کر سکی اور مر چکی ہے میں ساحر انو کے ایک دست راست اور اس کی بیٹی

سلسلے آیا تو حجابا نے پھر اسے مخاطب کیا۔

نے نارغ ہونے کے بعد سموقان کو مخاطب کیا۔

لگتا ہے تو بھی اپنے ساتھی کی طرح میدان جنگ سے چہرہ میلا اور ہونٹ لپک کر کے جانے گا میرے مقابلے پر آنے والے بے نام اجنبی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں بلکہ اپنے ذہن میں یہ بات لکھ رکھو کہ تیری زندگی کی دہلیز پر جب میں اپنی ضرب کی ہار تک دوں گا تو تیرے دل کی فصیل پر موت کا دروازہ کھلتا چلا جائے گا تیری گرم نون کی ردا پھاڑوں گا تیری عمر کا جام بقا توڑ کے رکھ دوں گا اجنبی میں نے اپنے دیوی ہاں کو اپنی مدد کے لئے پکار لیا ہے تو بھی کسی کو مدد کے لئے پکارنا چاہے تو پکار لے کے بعد مقابلے کی ابتداء کریں۔

حجابا کی اس گفتگو سے سموقان کھول اٹھا پھر اس نے قہر بھرے انداز میں بار پھر حجابا کو مخاطب کیا۔

حجابا تو نے تو اب اپنی دیوی دلاتاؤں کا پکارا ہے میں نے جسے پکارنا تھا اس میں داخل ہوتے ہی پکار چکا ہوں سن جسے میں نے پکارا وہ میرا اللہ ہے اس کا خالق ہے وہی صورت گری کا ہمز جانتا ہے وہی دکھ کے کوہساروں میں سکھنے چٹوں کی صدا میں سناتا ہے وہ انعام کو پیغمبرانہ ادب عطا کرتا ہے وہی روشنی چگنوں کے دیے چلاتا ہے حجابا میں نے جس رب اپنے جس اللہ کو پکارا ہے وہ ان کی ڈالیوں پر نئی بہاروں کے گیت کھڑے کرتا ہے وہی زمین کے سبز آئینوں پر کھیت سجاتا ہے وہی محرومیوں کی دلدلوں، بربادی کی صدا دینے والی گوں، قبر کے ویران راستوں اور سوت کے کڑے سخلوں میں اپنے چلہنے والوں کے مدد اور اعانت کرتا ہے جسے میں نے پکارا ہے وہ ایسا آقا ایسا مہربان ہے جو اسے خلوص نیت سے پکارتا ہے اس کی پکار کو سنتا ہے اس کی مدد اور بھی کرتا ہے۔

حجابا آگے بڑھ کر مقابلے کی ابتداء کر میں تجھے پہلے ضرب لگانے کا موقع دے رہا ہوں پھر دیکھ میں کیسے حقارت کے نشے میں ڈوبے تیرے تقزز کو پھاڑتا ہوں اس کی تلخ تشدد تم پر وارد ہوتا ہوں اور تیری اٹنگوں کی بہتی خواہشوں پر اس ہاتھوں جیسے دوش امروز پر ماضی کے غبار چھا جاتے ہیں آگے بڑھ کر مجھ سے

اجنبی اپنا نام کہہ تاکہ مجھے خبر ہو کہ میرے مقابلے پر کون آیا ہے۔

حجابا کے اس سوال پر سموقان نے اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

حجابا میں تیری پر طلب مضطرب نگاہوں کے معافی سمجھتا ہوں میرا جو ساتھی اس سے پہلے تم سے مات کھا کے گیا ہے کیا اس نے تمہیں اپنا نام بتایا تھا۔ حجابا نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگیا پھر کہہ اٹھا۔

نہیں اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا سموقان پھر بول پڑا۔

اگر اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا تو نام تو میں بھی نہیں بتاؤں گا تاہم تمہارا سا اپنا تعارف تم سے کراؤں گا وہ یہ کہ انسانیت کے ہمدردوں کے لئے میں ان دیکھے پاتال سے نکلے صوت و صدا کا ایک پھول ہوں لیکن جو لوگ انسانیت سے مکرو فریب کرتے ہوں ان کے لئے میں لہو بھری کرودتوں سے بھی بدترین ہوں حجابا کسی دم کسی دھوکے اور فریب میں مت رہنا اس میں شک نہیں اس سے پہلے تو ہمارے ایک سورما کو زیر کر چکا ہے پر وہ بات اور تھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں میں تمہیں مقابلے کے دوران تیرے سر پر تانبے کا آسمان تیرے پاؤں تلے لوہے کی تپتی زمین پٹھا کر رکھ دوں گا میں تیری کامیابیوں کی منتظر نگاہوں میں موت کے ہیولوں کا رقص جاری کروں گا تیری زندگی کے مرمیں پیالے میں زہر تیری رگ رگ میں پل پل پھیلتا اندھرا پھیلاتا چلا جاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان کا ایک قہر بھری نگاہ اس نے حجابا پر ڈالی اس کے بعد پہلے سے بھی زیادہ جارحیت درندگی اور بربریت میں اس نے کہنا شروع کیا حجابا سنو جس نے تم سے مات کھانی تھی وہ کھا چکا میں اس میدان جنگ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تیرا حلیہ بگاڑ دوں گا تیرے جسم کے کئی اعضاء کی ہڈیاں توڑ دوں گا اور تیرے سلسلے لکڑی کے بوسیدہ تختوں کو چاٹتی دیمک جیسا ثابت ہوں گا۔

سموقان جب خاموش ہو گیا تو فی الفور حجابا نے اس کی گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا تاہم وہ پوجا کے انداز میں اپنے ہاتھ اپنے سانسے جوڑتے ہوئے کوئی دعا پڑھا پھر

گگامش کے دشمنوں مجھے غور سے سنو میرا نام سموقان ہے میں گگامش کا بھائی ہوں میں نے جمبابا کو صرف تین ضربوں سے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اس کی لاش گھوڑے پر رکھ کر تمہاری طرف بھجوا دی ہے تم میں اگر کوئی اور سوراہو جو مجھ سے جمبابا کا انتقام لینا چاہے تو میں اس وقت میدان میں انفرادی مقابلے کے لئے کھڑا ہوں یہاں تم میں اگر کوئی ہے تو میرے مقابلے پر آئے۔

سموقان کچھ دیر وہاں رک کر انتظار کرتا رہا جب کوئی بھی اس کے مقابلے پر آیا تو وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور واپس اپنے لشکر کی طرف ہو لیا تھا گگامش کے پاس جا کر سموقان جب اپنے گھوڑے سے اترتا سب سے پہلے ننتورا اس کے پاس آئی اس وقت ننتورا کے کندھے پر ایلیم علی کی صورت میں بیٹھی ہوئی تھی ننتورا نے بڑے زحمن الفاظ میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تم واقعی عظیم ہو ایلیم جب تمہیں عظیم سموقان کے نام سے خطاب کرتی تھی تو میں اس وقت تعجب کرتی تھی گو تمہارے بہت سے کارنامے میرے سامنے آئے لیکن سموقان اس میدان میں تو نے دشمن کے مقابلے میں واقعی اپنی طاقت کا ثبوت اپنی عظمت کا خوب مظاہرہ کیا میں تمہیں تمہاری اس کامیابی اور فوج مندی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

ننتورا کے ان الفاظ پر سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر اس نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا! تم ایلیم کو لے کر لشکر کے پیچھے پڑاؤ میں چلی جاؤ میرے خیال میں اگلے میرے ہاتھوں مارے جانے پر دشمن کے لشکر کی جہاں بددی کا شکار ہوں گے وہ ایک طرح سے یخ پیا بھی ہوں گے ان کی اس بددی کو دور کرنے کے لئے شمالی بادشاہ اتانا جنگ کی ابتداء کرنے میں دیر نہیں کرے گا لہذا تم پڑاؤ میں چلی جاؤ اور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی صفوں کو نئے سرے سے درست کریں۔

ننتورا نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ ایلیم کو لے کر لشکر کے ساتھ چلی گئی تھی سموقان، گگامش اور لوگل بانہ اپنی صفیں نئے سرے سے لڑنے کی تجویز کے مطابق درست کرنے لگے تھے۔

مقابلہ کر پھر دیکھ تاریخ سے آسمان پر وقت کے ساحل پر کس کا جسم قلب کے نواہم اور ہو کے تلاطم جیسے طوفانوں کا شکار ہوتا ہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے جمبابا حد سے زیادہ برہم اور سیخ پا ہو گیا تھا سموقان کی ساری گفتگو کا اس نے کوئی جواب نہ دیا آگے بڑھا تھوڑا سا ہوا میں اچھلا پھر اس نے ایسے ہی سموقان کے جذبے پر ضرب لگانا چاہی جیسے اس سے پہلے وہ انگلو کے جذبے پر ضرب لگا کر اس کا جہز اتوڑ چکا تھا۔

پراس بار معاملہ اور تھا ہوا میں جست لگانے کے بعد جس وقت جمبابا اپنا بازو سموقان کے جذبے کے قریب لایا اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے سموقان نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کے دائیں ہاتھ کو روکا پھر اپنا دایا ہاتھ اٹھایا اور ایما زوردار مکا اس نے جمبابا کے چہرے پر مارا کہ اس نے جمبابا کا جہز اتوڑ کر رکھ دیا تھا۔

جہز اتوڑنے سے جمبابا ایک ناقابل برداشت تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا عین اسی لمحہ سموقان ہوا میں اچھلا خداوند قدوس کی تکبیر بلند کرتے ہوئے اس نے اپنی آواز کی پوری شدت سے اللہ اکبر پکارا پھر اپنا دایا ہاتھ بلند کرتے ہوئے تکلیف اور درد کے باعث جھکے ہوئے جمبابا کے شانے پر اس نے ایسی ضرب لگائی کہ شانے کی ہڈی کو اس نے کچی کچی کر کے رکھ دیا تھا جمبابا انتہائی بے بسی اور لالچارگی میں زمین پر گر گیا تھا۔

سموقان پر اب دیوانگی اور جنون سوار ہو گیا تھا زمین پر گرے ہوئے جمبابا کی طرف بڑھا گریبان سے پکڑ کر اسے اٹھایا پھر اسے دونوں ہاتھوں سے فضا میں خوب بلندی تک اچھلا نیچے آتے ہوئے جمبابا جب اس کے قریب آیا تو اس کے پیٹ میں ایسا زوردار ضرب اس نے لگائی کہ یہ ضرب پڑتے ہی جمبابا کی روح اس کے جسم سے پرواز کر گئی تھی جمبابا اس ضرب کو برداشت نہ کرتے ہوئے عدم کو سدھار گیا تھا۔

جمبابا جب زمین پر گر کر تو سموقان نے اس کا جائزہ لیا اس نے دیکھا وہ مر چکا تھا اس موقع پر سموقان کے چہرے پر عیب سی فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی جمبابا کی لاش کو اس نے اٹھا کر اس کے گھوڑے پر رکھا پھر گھوڑے کو دشمن کے لشکر کی طرف ہانک دیا تھا ساتھ ہی اس نے دشمن کے لشکر کی طرف منہ کرتے ہوئے زور سے پکارا۔

سب کشتوں کے عذاب اور سفاک صرصر کی یورش کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی توڑی دیر پہلے جہاں میدان جنگ اور اس کے گرد نواح میں چپ کے بہتے ساگر کا سا سماں تھا وہاں اب خاموش وادیاں پر سکوت کو ہستان پر عذاب لحوں، حدیث جبر و جفا اور دقت کی کالی سیاست کا شکار ہو گئے تھے تشدد کی تلواریں نفرت کے بہم کھڑے کرنے لگی تھی جسموں کی حدت روحوں کی شادابی ختم ہونے لگی تھی انسانی جسم ٹوٹے پھس کی بکھری کرجیوں پتھروں کی ناگہاں بارش کی طرح بکھرنے لگے تھے ذرہ ذرہ خاک و ذون ہونے لگا تھا ہر لمحہ ہر ساعت ہر خواہش ہر آرزو بے جہت ہونے لگی تھیں۔

کافی دیر تک دونوں لشکروں میں گھمسان کارن پڑتا رہا یہاں تک کہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی بد قسمتی کے اس جنگ کے دوران سموقان نے حمبابا کے سپہ سالار اعلیٰ کی گردن کاٹ دی حمبابا کے سپہ سالار کا جنگ کے دوران سموقان کے ہاتھوں مارا جاتا تھا کہ اس کے لشکری بدحواس جانوروں کی طرح ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے اور حال اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوئی۔

وہ اس طرح کہ حمبابا کے لشکر کو بری طرح منتشر کرنے اور پھر ان کا پیچھا رکے خوب قتل عام کرنے کے بعد اب سموقان کے سامنے ایسی کوئی قوت نہ تھی جو لاکھ راہ روکتی لہذا اس نے گگامش کی طرف پیغام بھجوایا کہ وہ دشمن پر سامنے کی طرف ضرب لگائے خود دشمن کے پہلو پر ضرب لگانے لگا ہے ساتھ ہی لوگل باندہ کو بھی ایسا کرے کہ وہ دشمن کے دوسرے پہلو پر چھا کر زور دار حملوں کی ابتداء کر دے پاش کو سموقان نے یہ بھی اطلاع کر دی تھی کہ حمبابا کا لشکر پوری طرح جنگ چھوڑ بیجا چکا ہے اور اس کے لشکر کے کافی حصے کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

یہ نئی تجویز خوب کارگر ثابت ہوئی گگامش کے کہنے پر لوگل باندہ دشمن کے لڑنے کی طرف چلا گیا اس کے تھوڑی ہی دیر بعد فضاؤں کے اندر خداوند قدوس کے نام کی عظیمت اس کی برتری کے نعرے بلند ہوئے پھر ایک ساتھ سموقان، پاش، اور لوگل باندہ نے اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو پر زور دار حملوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

سموقان نے اب لشکر کی صفوں کو خوب پھیلا کر درست کیا تھا تاکہ اس کے لشکر کی تعداد زیادہ دکھائی دے اس کے بعد لشکر کی ترتیب کو پہلے جیسا ہی رکھا تھا درمیانی حصے پر گگامش رہا دائیں جانب انکو کی جگہ اب سموقان تھا بائیں جانب پہلے کی طرح بلبلک کا حکمران لوگل باندہ تھا۔

دوسری طرف حمبابا کی موت کی وجہ سے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو اپنے لشکر میں تبدیلی کرنا پڑی تھی وسطی حصے میں وہ خود رہا دائیں جانب اس نے اپنے سپہ سالار خیفو کو اور بائیں جانب حمبابا کے لشکر کو حمبابا کے سپہ سالار سرکردگی میں رکھا گیا تھا۔

اتانا جانتا تھا کہ حمبابا کی موت کی وجہ سے نہ صرف حمبابا بلکہ اس لشکر بھی حوصلہ شکنی کے آثار نمودار ہوتے ہیں لہذا لشکریوں کی اس کیفیت کو رفع کرنے کے لئے اس نے پہلے حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا۔

یہ ٹھانتے ہی اتانا اس کے سپہ سالار خیفو اور حمبابا کے سپہ سالار نے لشکر کو تشنگی میں ڈوبے بیکر اس تپتے صحرا کے اندر ریگ صرصر کے سیلاب کی طرح بڑھایا اس کے بعد وہ تینوں گگامش، سموقان اور لوگل باندہ پر اژدھوں کی طرح کرتے خونی بگولوں، ظلمت کدوں کے روزن سے نکل کر نظر در نظر دیرانیاں کرتے وہم و گمان کے جھکڑوں اور بشر کی تقدیر مثنائی ہواؤں، ہوس کی گھنگور گنگاؤں طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

لیکن گگامش، سموقان اور لوگل باندہ بھی ان کے مقابلے میں مستعد جس وقت اتانا نے اپنے لشکر کو آگے بڑھایا تھا سموقان اور گگامش نے بھی آپس میں صلاح مشورہ کر کے رنج کے اڑتے بادلوں غم کے خونی سایوں اور اشک و خون کھیل کھیلے رقص شرر کی طرح اپنے متحدہ لشکر کو آگے بڑھایا تھا پھر گگامش اور باندہ، اتانا اس کے سپہ سالار خیفو اور حمبابا کے سپہ سالار پر درندوں کی طرح گھات اڑتی مرگ کی جبلتوں، ہستی کو نیستی کی امیدوں کو خواہوں اور خواہشوں کو سراہوں تبدیل کرتے وقت کے گھنے عذابوں کی طرح نازل ہو گئے تھے۔

دونوں لشکریوں کے یوں نکرانے سے میدان جنگ میں اہل جا

پہر تم نے بری نگاہ رکھی جب اس نے تمہارے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تم نے اسے اپنے دست راست ساح انو کے حوالے کر دیا جس نے اس کی زندگی کو انسانی اور جوانی دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے بعد تیری میری ایک بار جنگ ہوئی جس میں تجھے شکست ہوئی اگلے باندہ کی سلطنت میں نے بحال کر دی تجھے چاہئے تھا کہ اس سے سبق حاصل رہے اور میرے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہوئے اپنے علاقوں پر حکمرانی کرتے اپنی رعایا خدمت کرتے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا حجابا کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے تم پھر بے ساتھ نکلے اور اس کا انجام تم نے دیکھ لیا حجابا مارا گیا اس کا سپہ سالار بھی ت کے گھاٹ اتر گیا خود تیرا سپہ سالار خیفو بھی موت سے بھنگی ہو چکا ہے اور تو زندہ نثار ہے اور اب تو اس وقت میرے سامنے بالکل بے بس اور لاچار ہے میرے ایک ارے پر تیری گردن کاٹی جاسکتی ہے لیکن میں ایسا ظالم نہیں کہ تجھے موت کے گھاٹ دوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد گگا مشر کا ایک لشکری کو اس نے حکم دیا کہ اتانا بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے جائیں وہ لشکری آگے بڑھا اتانا کے ہاتھ جو پشت پر تھے ہوتے تھے وہ کھول دئے گئے ہاتھ کے اشارے سے اتانا کو گگا مشر نے اپنے ب بیٹھے کو کہا اتانا سہما سہما ڈرا ڈرا تھا وہ خوفزدہ ہو رہا تھا کہ کہیں وہ گگا مشر کے ایک گیا تو وہ تلوار کھینچ کر اس کی گردن ہی نہ کاٹ ڈالے تاہم آہستہ آہستہ زمین پر اکتے ہوئے وہ گگا مشر کے نزدیک بیٹھ گیا گگا مشر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا کسی قدر نرمی میں کہنے لگا۔

اتانا میں تمہیں معاف کرتا ہوں گو تمہارا جرم ایسا قبیح ہے کہ اس کی نڈ میں جہاری گردن کاٹ دی جائے لیکن میں تمہیں معاف کرتا ہوں اس سلسلے کی ایک چند شرائط ہیں اگر تم انہیں قبول کر لو تو آنے والے دور میں تم اپنے ہاں عمران کو حیثیت سے اپنی زندگی پر سکون انداز میں گزار سکتے ہو۔

گگا مشر کی اس گفتگو سے اتانا حیران رہ گیا تھا وہ تو یہ توقع کر رہا تھا کہ اس کی ضرورت اس کی گردن کاٹ دے گا لیکن اس کی شفقت آمیز اور نرم گفتگو سے اسے

یہ حملے اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے لئے ناقابل برداشت تھے پھر تک تو وہ جم کر لڑتے رہے پھر انہوں نے اندازہ لگا لیا کہ ان پر اب تین اطراف سے حملے ہو رہے ہیں اور وہ کسی بھی صورت میں تین اطراف کی نہ تنظیم کو درست رکھ سکتے ہیں دفاع کو مکمل کر سکتے ہیں لہذا شکست تسلیم کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

لیکن گگا مشر، سموقان اور لوگل باندہ نے انہیں یوں بھلگئے نہ دیا شدت کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اس تعاقب کے دوران اتانا کا سپہ سالار خیفو مارا اتانا کے لشکر کے بڑے حصے کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اتانا کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

اتانا کے بھاگتے ہوئے لشکریوں نے جب دیکھا کہ ان کے بادشاہ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور دشمن اب تک ان کے تعاقب میں ہے تو انہوں نے ہتھیاروں کے امان طلب کی اس طرح اتانا کے بچے کچھے لشکریوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا گگا مشر نے اسی جگہ پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

گگا مشر کے کہنے پر جب اس کے لشکر نے وہاں پڑاؤ کر لیا تب ایک بڑا گگا مشر، سموقان اور لوگل باندہ بیٹھ گئے اور گگا مشر کے حکم پر اتانا کو اس کے منہ پیش کیا گیا اتانا اس وقت رسیوں میں جکڑا ہوا تھا اس کی گردن تھکی ہوئی تھی سر نہ خود اترا ہوا تھا بال پریشان تھے داڑھی اس کی دھول دھول تھی جنگ کے دوران اس نے جو چمکتی ہوئی زرہ پہن رکھی تھی اس سے بھی اسے محروم کر دیا گیا اتانا نے گگا مشر کے سامنے آیا تو گگا مشر تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا پھر اس نے اتانا کو مخاطب کیا۔

اتانا میری تیرے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی تو شمالی لبنان میں پر امن انداز میں حکومت کر رہا تھا جنوبی لبنان میں حجابا برسر اقتدار تھا عراق کی وسیع مملکت میری حکمرانی تھی پر میں نے تم لوگوں سے کبھی چھیڑ خانی نہ کی جنگ کی ابتداء دونوں ہی کی طرف سے ہوئی۔

اتانا تم نے سب سے پہلے بد تمیزی یہ کی کہ تم بعلبک پر حملہ آور ہوئے لوگل باندہ کی مملکت پر تم نے قبضہ کر لیا لوگل باندہ کو تم نے اسیر کر لیا اس کی بیٹی

تسلی ہوئی کہ کم از کم گھگامش اس کی گردن نہیں ناپے گا پھر گھگامش اور اتانا کے درمیان شرائط طے ہوئیں جس کے مطابق اتانا نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ساحر انوکے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا اس نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم سے بھی کوئی سروکار نہیں رکھے گا گھگامش نے اس کے لشکر کی ایک تعداد بھی مقرر کر دی تھی اور یہ شرط رکھی تھی کہ اتانا آئندہ اس تعداد سے زیادہ لشکر نہیں رکھے گا یہ بھی طے پایا تھا کہ جمبابا کی سلطنت پر گھگامش کا قبضہ تسلیم کیا جائے گا اور آنے والے دور میں باقاعدہ طور پر اتانا گھگامش کو خراج ادا کرتا رہے گا اور ایک ماتحت کی حیثیت سے شہر لبنان پر حکمرانی کرتا رہے گا۔

اتانا نے ساری شرائط کو تسلیم کر لیا پھر اس کے بچے کچھے لشکر کے ساتھ گھگامش نے اسے واپس جانے کی اجازت دے دی یوں اتانا اور گھگامش کے درمیان جنگ کا انجام ہو اتانا سے یہ ساری شرائط منوانے کے بعد وہاں سے گھگامش نے پنا اٹھایا واپس اس جگہ آیا جس جگہ جنگ ہوئی تھی اتانا کے پڑاؤ کی ہر چیز اس نے سمیٹی اپنا پڑاؤ بھی اس نے اٹھایا اور اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

سموقان اور ایلیم نے اریک ہی میں قیام کر لیا تھا کہ انکو کے پاس رہ کر اریک کی تیارداری کر سکیں تاہم ننتورا اپنی انجانی منزلوں کی طرف روانہ ہو گئی تھی انکو ایسی چوٹیں لگی تھیں جنہیں وہ برداشت نہ کر سکا اس کے علاوہ جگہ جگہ سے اس کی اٹ بھی ٹوٹ چکی تھیں لہذا میدان جنگ سے واپس آنے کے چند ہی روز بعد اس کی اٹ اس کے جسم کو داغ مفاقت دے گئی انکو کے مرنے کا گھگامش اور سموقان کو حد دکھ ہو گھگامش چونکہ انکو کو اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھتا تھا لہذا اس نے سلطنت میں کئی روز تک سوگ منانے کا اعلان کیا۔

انہی دنوں ایک شام سموقان جس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا اپنا سامان اٹ کر اپنی زنبیل میں ڈال رہا تھا کہ کمرے میں ایلیم داخل ہوئی ایلیم کو دیکھتے ہی ان کھڑا ہو گیا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ایلیم تم بڑے اچھے وقت پر آئی ہو میں اپنی تیاری کر کے تمہاری طرف نکلنے والا تھا میں چاہتا ہوں کہ آج ہی ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف کوچ کریں ہر صورت میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں میں ساحر انوکے ارد گرد حصار کی بات میں جو اس کے حواری اس کے گمشدے اس کے مددگار ہیں ان کا خاتمہ کرنے کے لیے میری ہاتھ ڈالوں گا۔

لہذا سوچ سمجھ کر اس سے نکرانا میرے خیال میں انونے اسے اطلاع کر دی ہوگی کہ سموتان اور ایلیم دونوں اس کی قید سے چھوٹ چکے ہیں اور کسی بھی وقت اس کے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں لہذا اس نے اپنی حفاظت کا بہترین اور عمدہ انتظام کر لیا ہوگا بہر حال میرے کہنے کا مقصد یہ کہ ملکہ ظلمات ارکالا کو کچھ اس طرح ختم کرنا کہ اس کا خاتمہ بھی ہو جائے اور تم نقصان سے بھی بچ جاؤ۔

ننتورا کی گفتگو پر تھوڑی دیر خاموش رہ کر سموتان مسکراتا رہا پھر اس نے ننتورا کی طرف دیکھا۔

ننتورا! تمہاری اس ہمدردی تمہاری اس گفتگو کا بہت شکریہ لیکن میں ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک طریقہ کار وضع کر چکا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس میں مجھے سونی صد کامیابی ہوگی اس کے بعد سموتان نے قریب ہی پڑے اپنے تیروں بھرے ترکش سے چند تیر نکالے ان پر سرخ نشان لگے ہوئے تھے ان تیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سموتان پھر بول پڑا۔

ننتورا! تمہاری آمد سے پہلے میں اس طریقہ کار سے ایلیم کو آگاہ کرنے لگا تھا اب میں تم دونوں کو اس طریقہ سے متعلق بتاتا ہوں جسے استعمال کرتے ہوئے میں ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں میرے ترکش میں یہ جو تم تیر دیکھتی ہو جن پر سرخ نشان لگے ہوئے ہیں یہ انتہائی ہولناک زہر میں بچھے ہوئے تیر ہیں اس سے پہلے میں اور ایلیم نے جب ملکہ ارکالا کے جہیزے میں قیام کیا تھا تو ہمیں ملکہ ارکالا کے روزمرہ کے کاموں سے آگاہی ہوئی تھی۔

وہ دن میں دوبار گھڑ سواری کے لئے نکلتی ہے تو اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں بے شمار مسلح محافظ ہوتے ہیں لہذا اس کے سامنے آکر اس سے نپٹنا مشکل ہے اس کے علاوہ جس راستے سے وہ گزرتی ہے حفیہ طور پر اس کے محافظ بھی کھڑے ہوتے ہیں لہذا کوئی سامنے آکر یا دائیں بائیں گھات میں رہتے ہوئے ملکہ ظلمات ارکالا پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

ملکہ ارکالا مزید اپنی حفاظت کے لئے یہ سامان کرتی ہے کہ جس جگہ اس نے گھڑ سواری کرنی ہوتی ہے اس میدان کے ارد گرد بھی اس کے محافظ ہوتے ہیں اس لئے

ایلیم! تم جانتی ہو اس کے بہت سے رفیقوں کو ہم نے ختم کر دیا ہے بابل میں سالوں اور اس کی بیٹی کی ہلاکت بھی یقیناً انوکے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہوگی اور پھر میدان جنگ میں جو حسابا ہلاک ہوا ہے اور اتانا کو بدترین شکست ہوئی ہے اس کا بھی انوکے کو بے حد دکھ اور غم ہوگا بس اس کے غموں اس کے دکھوں میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں ابھی تھوڑی دیر تک یہاں سے ملکہ ظلمات کے جہیزے کی طرف کوچ کرنا چاہتا ہوں ت کہ ملکہ ظلمات سے نبٹا جاسکے۔

ایلیم، سموتان کی اس گفتگو کا جواب دینا چاہتی تھی کہ عین ایسا وقت کرے میں کسی بہت بڑے پرندے کے پروں کی پھڑ پھڑا ہٹ کی طرح ننتورا نمودار ہوئی وہ سموتان اور ایلیم کے سامنے آن کھڑی ہوئی وہ اس وقت انتہائی بھڑکتے جوش مارتے ہوئے شعلے کی صورت تھی اور مسکراتے ہوئے کبھی ایلیم کبھی سموتان کی طرف دیکھ رہی تھی پھر سموتان کی زنبیل کی طرف دیکھتے ہوئے ننتورا نے پوچھ لیا۔

عظیم سموتان اگتا ہے تم اور ایلیم کہیں کوچ کی تیاری کر رہے ہو جواب میں سموتان بول پڑا۔

ننتورا! تمہارا اندازہ درست ہے تمہاری آمد سے تھوڑی دیر پہلے میں اسی موضوع پر ایلیم سے گفتگو کر رہا تھا اگر تم تھوڑی دیر تک نہ آتیں تو میں اور ایلیم دونوں ملکہ ظلمات کی طرف کوچ کر چکے ہوتے میں ملکہ ظلمات کو ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں ایلیم کو میں بتا چکا ہوں کہ ساحر انونے اپنے ارد گرد اپنے ساتھیوں کی طور میں جو حصار قائم کر رکھا ہے اس حصار کو ہم آہستہ آہستہ توڑ دیں گے بلکہ کافی حد تک ہم توڑ چکے ہیں اس لئے کہ انوکے بہت سے ساتھیوں کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے انوکے سب سے بڑا اور روحانی قوتوں کا جو سورما تھا اس کا ہم نے بابل میں خاتمہ کر دیا ہے اب ملکہ ظلمات ارکالا کی باری ہے ارکالا انوکے سب سے بڑی رفیقہ کار سمجھتی جاتی ہے میرے خیال میں اگر ہم ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر دیں تو یہ انوکے پر غم اور دکھ کی ایک بہت بڑی چوٹ ہوگی۔

سموتان جب خاموش ہوا تب تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی اس کے بعد ننتورا کی آواز سنائی دی۔

سموتان! ملکہ ظلمات ارکالا بے پناہ روحانی اور سری قوتوں کی مالک ہے

اس کے متعلق کیا خیالات ہیں میں نہیں جانتی۔

ایلم مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ ننتورا اس کی بات کاٹتے ہوئے بول پڑی۔
ایلم میں بھی تمہاری طرح اس تجویز کو پسند کرتی ہوں مجھے امید ہے کہ اس
جوہر پر عمل کرتے ہوئے ہم ملکہ ارکالا کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن
یہ جو تم دونوں ابھی اور اسی وقت یہاں سے کوچ کرنے کی تیاری میں ہو تو میں اس سے
اختلاف کرتی ہوں اس وقت شام گہری ہو چکی ہے اگر ہم تینوں اپنی سری قوتوں کو
حرکت میں لاتے ہوئے یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو یقیناً ملکہ ارکالا کے جزیرے میں پہنچ
راہیں کسی سرائے میں قیام کرنا ہو گا اور اگلی صبح یا آنے والی شام کا انتظار کرنا ہو گا
اس وقت ملکہ گھڑ دوڑ کے لئے جاتی ہے یا گھڑ دوڑ کے بعد لوٹتی ہے لہذا میری تجویز یہ ہے
رات یہیں بسر کرتے ہیں صبح سویرے یہاں سے کوچ کریں گے اور جو تجویز سموقان
نے پیش کی ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ننتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان پھر بول پڑا۔

ننتورا تمہارا کہنا درست ہے اگر اس وقت ہم ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرہ کی
رف جاتے ہیں تو یقیناً رات بسر کرنے کے لئے ہمیں کسی سرائے میں قیام کرنا ہو گا
ان میں تمہیں پسینے پورے لائحہ عمل سے آگاہ کرنا بھول گیا دراصل میں چاہتا تھا کہ
ماں سے کوچ کر کے ہم استاد محترم پشیمت کی طرف جائیں گے وہاں رات بسر کریں
تو میں پشیمت سے وہاں تمہارا تعارف بھی کرا دوں گا (حالانکہ اس سے پہلے اس بات کا
رگڑ چکا ہے کہ ننتورا اور ایلم پشیمت کے پاس گئی تھیں جب سموقان دوبارہ سالون
کا قبیلے کی طرف گیا تھا اور اس نے ننتورا کے ہاتھ ایلم، اس کے بھائی اور اس کی منگیتیر
زنبیل میں ڈال کر پشیمت کی طرف بھجوا دیا تھا۔ لہذا ننتورا کا پہلے ہی پشیمت سے تعارف
چکا ہے۔) اور وہیں سے نکل کر آنے والی صبح کو میں اور تم دونوں ملکہ ارکالا کا رخ
لگانے اب بولو تو تم کیا کہتی ہو۔

ننتورا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس کی گردن جھکی رہی پھر اس نے
سائروس سے سموقان کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

سموقان میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتی فی الحال میں پشیمت سے

کہ اسے نیکی کی قوتوں سے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے لیکن ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنے
لئے میں نے بھی ایک طریقہ وضع کر لیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے۔

سنو ننتورا اور ایلم! سنو میں اور ایلم تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کر
گے ہم تینوں ملکہ ارکالا کے جزیرہ کا رخ کریں گے ہم کسی سرائے میں قیام نہیں کر
گے بلکہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ملکہ کے جزیرے میں پہنچیں گے
جس رستے سے ہوتے ہوئے شہر سے نکل کر ملکہ گھڑ دوڑ کے لئے شہر کے نواحی میدانوں
کی طرف جاتی ہے اس رستے کی کسی اونچی عمارت کے اوپر میں اور ایلم دونوں گھا
میں بیٹھ جائیں گے۔

ننتورا! تمہیں شاید خبر نہ ہو لیکن ایلم جانتی ہے میرا نشانہ بڑا بے خطا
اس عمارت کے اوپر گھات میں رہتے ہوئے میں ملکہ ارکالا کو لپٹنے ان زہریلے تیرد
ہدف بناؤں گا میں جانتا ہوں ملکہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں اس کے محافظ کچھ اس ط
ہوتے ہیں کہ اس پر تیر اندازی کرنا بڑا مشکل ہے لیکن اس کے پہلو میں جو محافظ
گے پہلے میں ان کا خاتمہ کروں گا اس وقت تک ملکہ بدحواسی کا شکار ہوگی اس کی ا
بدحواسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اس پر بھی تیر اندازی کروں گا اور مجھے امید ہے
ملکہ ارکالا کی حفاظت کرنے والے محافظوں کا خاتمہ کرنے کے بعد میں ملکہ ارکالا کو
ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

ننتورا اور ایلم! میں تم پر یہ بھی واضح کر دوں کہ جس زہر میں میرے
بچھے ہوئے ہیں یہ زہر میں نے اپنے استاد محترم پشیمت سے حاصل کیا تھا یہ زہر مصن
ہے اور ایک کمیہا کر کا تیار کردہ ہے میں نے پہلے اس زہر کو کبھی استعمال نہیں کیا
پشیمت کا کہنا ہے کہ اس زہر میں بچھا ہوا تیرا اگر کسی کے لگ جائے تو اسی لمحہ موت
گھاٹ اتر جاتا ہے مجھے امید ہے کہ اس طریقہ کار سے میں ملکہ ارکالا کو ٹھکانے لگانے
کامیاب ہو جاؤں گا۔

ایلم اور ننتورا دونوں سموقان کی اس تجویز سے خوش ہو گئی تھیں اس
ایلم نے گفتگو کا آغاز کیا۔

سموقان تمہاری تجویز بہترین ہے میں تو اسے پسند کرتی ہوں اب ننتورا

ساحر انوکا ایک اور بنیائے بھی ہے جو اس پہلے بیٹے سے چھوٹا ہے یہ ابھی زرتیٹ ہے میں شاید پہلی ایک ملاقات میں واضح کر چکی ہوں کہ انسانی زندگی کو حیوانی زندگی میں تبدیل کرنے اور پھر اسے واپس لانے کا جو سحر ہے یہ سحر اس وقت صرف دو افراد جانتے ہیں ایک ساحر انوکا اور دوسرا انوکا بڑا بنیائے جو جبل نکام کے طلسم کدہ کا محافظ ہے۔

انوکا ابھی تک اپنے چھوٹے بیٹے کو اس قوت سے لیس نہیں کیا چھوٹا بنیائے زرتیٹ ہے اگر اس پر ہم گرفت کر لیں تو اگر ہم انوکا کو اپنے سامنے جھکانے کے تو اسے ایک اذیت ایک اہتلا میں ضرور مبتلا کر سکتے ہیں۔

سن سموتان بحرہ روم کے کنارے جہاں جبل نکام کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہاں ایک بہت بڑے ٹیلے کے اوپر پرانی اور قدیم طرز کی ایک عمارت ہے اس عمارت میں ایک کیمیا گر رہتا ہے یہ عمارت موجودہ کیمیا گر کے آباء و اجداد کی ملکیت ہے ساحر انوکا بھی اس عمارت میں رہ چکا ہے اس لئے کہ جس کیمیا گر کا میں ذکر کر رہی ہوں وہ کیمیا گر ساحر انوکا کا استاد بھی ہے انوکا نے بے شمار علوم کی تربیت اسی کیمیا گر سے حاصل کی ہیں اس کیمیا گر سے اپنے علوم کی تکمیل کرنے کے بعد انوکا بابل گیا اور وہاں اس نے عمر کی تعلیم حاصل کی بابل سے اس نے نینوا کا رخ کیا اور اپنے آپ کو سری قوتوں سے اس نے مزید لیس کیا اب جس طرح انوکا تعلیم حاصل کرتا رہا ہے اسی طرح اس نے اپنے بیٹے کو بھی تعلیم سے آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے چھوٹے بیٹے کو اس نے سے پہلے کیمیا گر کے پاس چھوڑا ہے کیمیا گر نہ صرف اپنے فن کا ماہر ہے بلکہ یہ بہت سے روحانی اور سری علوم کا بھی ماہر ہے ساحر انوکا یہ بنیائے پہلے اسی کیمیا گر سے علم حاصل کرے گا اس کے بعد یکے بعد دیگرے انوکا سے بابل اور نینوا کی طرف روانہ کرے گا۔

میں یہ چاہتی ہوں کہ ملکہ ارکالا سے بیٹنے کے بعد ہم بحر روم کے کنارے اس کیمیا گر کے مسکن کا رخ کریں کیمیا گر اور وہاں انوکا بنیائے تمہیں اور ایلیم دونوں کو شکل سے جلتے پہچانتے نہیں لہذا تم دونوں اگر بھیس بکل کر اس پرانی عمارت میں داخل ہو بڑا اور کسی نہ کسی طرح انوکا کے بیٹے پر گرفت کر کے اسے جریرہ دلمون میں محترم پشنتیم کے پاس پہنچا دو تو میرے خیال میں انوکا اور اس کے اہل خانہ کے لئے ایک بہت بڑا دکھ

نہیں ملنا چاہتی یا یوں سمجھو کہ میں ایک بار ان سے مل چکی ہوں میرے خیال میں مل بزرگ پشنتیم سے ملاقات کی ضرورت نہیں تاہم ان کی خدمت میں حاضر ہونا میں اپنے لئے باعث فخر اور ایک سادت خیال کروں گی لیکن ایسا میں مناسب وقت پر کروں گی اور وہ وقت مجھے امید ہے کہ بہت جلد آنے کا جس وقت کا مجھے انتظار ہے جب وہ وقت آنے کا تو سموتان میں تمہیں ایک اچھی بلکہ خوشخبری دوں گی میں چاہتی ہوں کہ تینوں رات یہیں بسر کریں اور شب کے آخری حصے میں سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی بیٹے یہاں سے ارکالا کے جریرے کی طرف کوچ کر جائیں شفق پھوٹتی ہی چونکہ ایلیم میں تبدیل ہو جائے گی لہذا تم اسے اپنی زنبیل میں ڈال لینا میں نگاہوں سے اوجھل رہنے ہوئے تمہارے ارد گرد منڈلاتی رہوں گی اور اگر میری ضرورت پڑی تو میں بروقت تمہاری مدد کر سکوں گی میرے خیال میں میری اس تجویز سے تم دونوں اتفاق کرو گے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا خاموش ہو گئی تھی اس کی ساری گفتگو کے جواب میں سموتان اور ایلیم نے ایک بار پیار بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر قبل اس کے ان دونوں میں سے ننتورا کی اس گفتگو کا کوئی جواب دیتا ننتورا خود ہی چونک پڑی پھر وہ سموتان کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ کہہ رہی تھی۔

سموتان میں ایک بات تو تم سے کہنا بھول ہی گئی تھی اور وہ بات بڑی اہم ہے میرے خیال میں اگر ملکہ ارکالا سے بیٹنے کے بعد ہم اس مہم کا آغاز کریں جو میرا ذہن میں ہے تو میرے خیال میں ہم نہ صرف یہ کہ ساحر انوکا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں بلکہ اس سے انتقام بھی لے سکتے ہیں۔

سموتان جو میں نے مزید معلومات ساحر انوکا سے متعلق حاصل کی ہیں ان کے مطابق انوکا کے دو بیٹے ہیں اس کا ایک بنیائے جو جبل نکام کے اندر سب سے اونچی چوٹی پر ساحر انوکا کی طرف سے بنائے گئے ایک طلسم کدہ کے اندر رہتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اس طلسم کدہ کے بہت سے محافظ ہیں جو انوکا کے بڑے بیٹے کے ماتحت رہتے ہیں اسی طلسم کدہ کے اندر وہ سحر بھی ہے جسے استعمال کرتے ہوئے انسان کو حیوانی زندگی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور اسی طلسم کدہ کے اندر اس سحر کا توڑ بھی ہے۔

بلکہ گھڑ دوڑ کے لئے نکلے گی تو اس پر تیر اندازی کر کے اس کا خاتمہ کر دے گا۔
لیکن بد قسمتی سے جس روز سموقان ایلیم اور ننتورا ملکہ ارکالا کے جزیرے
پہنچے اس صبح ملکہ ارکالا گھڑ دوڑ کے لئے نہ نکلے تھی شفق جب طلوع ہو گئی تو ایلیم بلی
مورت اختیار کر گئی اسے سموقان نے اپنی زنبیل میں ڈال لیا تھا جب کہ ننتورا
بانی نگاہ سے روپوش رہتے ہوئے سموقان پر نگاہ رکھے ہوئے تھی۔

سموقان شہر سے باہر نکل گیا اور ادھر ادھر مضافات میں گھومتے ہوئے وقت
ارنے نگاشام کے قریب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس شاہرہ کے
ب ایک عمارت کے اوپر نمودار ہوا جس شاہراہ سے گذرتے ہوئے ملکہ ارکالا اپنے
ظلماتوں کے ساتھ گھڑ دوڑ کے لئے نکلتی تھی۔

شام سے تھوڑی دیر پہلے ملکہ ارکالا جب گھڑ دوڑ کے لئے نکلی تو سموقان نے
اپنا نشانہ ہدف بنانا چاہا لیکن اسے مایوسی ہوئی اس لئے کہ جس عمارت پر وہ گھات
پہنچا تھا وہ شاہراہ کے دائیں جانب تھی سموقان نے دیکھا ملکہ ارکالا کے دائیں
ہاں نہیں آگے پیچھے بھی مسیح جو ان ایک دیوار بنائے ہوئے تھے یہ سب کچھ ملکہ
کی حفاظت کے لئے تھا اور پھر ان مسلح جو اپنوں کے پہلو بہ پہلو ایسے گھڑ سوار تھے
ہاٹ میں ملکہ ارکالا دکھائی نہ دیتی تھی اس طرح ملکہ ارکالا بحفاظت وہاں سے گذر

گھڑ دوڑ کے بعد سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ملکہ ارکالا جب لوٹی
موقان پھر اسی عمارت پر بیٹھ گیا جہاں پہلے اس نے گھات لگائی تھی اب اس نے
دیکھا کہ کسی نہ کسی صورت ملکہ ارکالا کو اپنے تیروں کا ہدف ضرور بناؤں گا۔

اپنے گھوڑے پر سوار ملکہ ارکالا جب عین اس عمارت کے نزدیک آئی تو
ناتے دیکھا پہلے کی طرح اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں اس کے مسلح جو ان ملکہ
کے سامنے دیوار بنائے ہوئے تھے اور ملکہ ارکالا پر تیر اندازی نہ کی جاسکتی تھی۔

یہ صورت حال یقیناً سموقان کے لئے مایوس کن تھی
تیر کر رکھا تھا کہ ہر صورت میں ارکالا کو مار گرانے گا۔

کچھ سوچتے ہوئے سموقان نے فوراً کمان پر تیر چڑھایا اس کا ارادہ تھا کہ ملکہ

اور اذیت ہوگی انوکو یہ خبر ہوگی کہ اس کے بیٹے کو اغوا کر لیا ہے تو میرے خیال میں
ثور فلک اور عشتار کو اس کی تلاش میں روانہ کرے گا اگر وہ ایسا کرے گا تو ہم ثور فلک
اور عشتار کے پیچھے پڑ جائیں گے پہلے ان دونوں کا خاتمہ کریں گے اس کے بعد ہم جزیرہ
نکام کے اوپر جو طلسم کدہ بنا ہوا ہے اس کے اندر داخل ہونے کے بعد اس طلسم کا تو
حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جو انوں نے ایلیم اس کے بھائی اور اس کی منسوب پر
رکھا ہے اس کے بعد ساحر انوکو کے خلاف ہم نے کیا قدم اٹھانا ہے یہ ان سارا
کارروائیوں کے بعد سوچا جاسکتا ہے اب تم دونوں کہو کیا جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر
عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔

ننتورا جب خاموش ہو گئی تو سموقان اور ایلیم نے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا نگاہوں ہی نگاہوں میں دونوں نے مل کے کوئی فیصلہ کیا اس کے بعد ننتورا
طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے کہنا شروع کیا۔

ننتورا سب سے پہلے تو میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے ہمیں مز
اہتاہی اہمیت کی خبریں فراہم کی ہیں میں اور ایلیم دونوں تمہاری اس تجویز سے مکمل طور
پر اتفاق کرتے ہیں آنے والی صبح کو ہم یہاں سے ملکہ ارکالا کا رخ کریں گے اس کے بعد
ہم بحر روم کے کنارے کیمیاگر کے مسکن کی طرف آئیں گے اس مسکن میں ہم کچھ
داخل ہوں گے یہ میں اور ایلیم باہم مل کے فیصلہ کر لیں گے اب یہ معاملہ طے شدہ
کہ ارکالا سے نبینے کے بعد ہم نے کیمیاگر کو مسکن کا رخ کرنا ہے اور ہر صورت میں کو
نہ کوئی حیلہ استعمال کرتے ہوئے انوکو کے چھوٹے بیٹے کو اغوا کر کے جزیرہ دلمون پر
محترم پشپتیم کے پاس جانا ہے اب تم دونوں جاؤ جا کے آرام کرو میرے خیال میں بگا
صبح ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔

ننتورا اور ایلیم دونوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر آگے پہلے
ہوئے ایلیم نے ننتورا کا ہاتھ تھام لیا پھر ننتورا کو اپنے کمرے میں لے گئی تھی اگلے روز
شفق پھوٹنے سے پہلے ہی پہلے تینوں اپنی سری قوتوں کا حرکت میں لاتے ہوئے ایک
سے ملکہ ارکالا کے جزیرے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سموقان کا ارادہ تھا کہ جس صبح وہ ملکہ ارکالا کے جزیرے میں پہنچے گا وہی روز

بڑی درجہ کی خوشی کا اظہار کرتے رہے اس کے بعد سدوری نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بیٹے تمہاری اس کارگزاری سے مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے جس کا اظہار میں الفاظ میں نہیں کر سکتی کیا تم نے اپنی اس کارگزاری سے پشیم کو بھی کیا ہے۔

عظیم سدوری میں ارکالا کا خاتمہ کرنے کے بعد پہلے جہزہ دلمون گیا وہاں پشیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ساری کارگزاری سے آگاہ کرنے کے بعد ہی ہانے اور کارخ کیا ہے اب میرے سامنے ایک بہت بڑی مہم ہے اور اس سلسلے میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

سدوری کچھ فکر مند ہو گئی تھی اس کے بعد اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے اب تمہارے سامنے کون سی مہم ہے۔

سموقان کچھ سوچتے ہوئے بول پڑا۔

سدوری میں سحرانو کے گرد روز بروز گھیرا تنگ کرتا جا رہا ہوں اس کے بڑے ساتھیوں اور حواریوں کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے مجھے امید ہے کہ اب جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ میں اس کے دست راست ثور فلک، اور انوک کی بیٹی اور کابھی خاتمہ کر دوں گا جس روز میں نے ایسا کیا میں سمجھتا ہوں کہ اس روز انوک اپنے کو اس دنیا میں تنہا و نہتا پائے گا اس کے بعد مجھے جبل نکام کے اندر اس کے طلسم میں داخل ہونا ہے اگر میں طلسم خانہ کی اس مہم میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں براہ راست انوک کے پیچھے پڑ جاؤں گا اور جب تک اس کا خاتمہ نہیں کر لیتا دم نہیں لوں گا۔

سدوری فی الحال میرے سامنے جو مہم ہے وہ بجرہ روم کے کنارے کی ہے اس بات یہ ہے کہ انوک کے دو بیٹے ہیں بڑا بیٹا جبل نکام کے طلسم خانے میں کام کرتا ہے اور چھوٹا بیٹا بجرہ روم کے کنارے ایک کیمیاگر کے پاس زیر تربیت ہے کہنے والوں کے یہ کہ یہ کیمیاگر خود انوک کا بھی استاد ہے کیمیاگری کے علاوہ یہ دوسرے بے شمار کیمیاگر بھی باہر ہے اور انوک نے اس سے بہت کچھ سیکھ رکھا ہے میں اسی کیمیاگر کا رخ کرنا چاہتا ہوں اس کیمیاگر اور ساحر انوک کے بیٹے کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں چونکہ ساحر انوک کا

گھاٹ لگائی تھی اس عمارت کے اوپر سے وہ روپوش ہوا اور ملکہ ارکالا کے قصر میں متوجہ کی آڑ میں آن کھڑا ہوا تھا اور یہاں اس نے تین تیر چلا کے ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر دیا تھا۔ محافظوں نے جب دیکھا کہ ارکالا فرش پر گر کرنے کے بعد دم توڑ چکا ہے تو تیریوں کی سمت کو جان چکے تھے لہذا ان میں سے کچھ اپنی تلواریں سوستے ہوئے اس ستون کی طرف بڑھے جس کے پیچھے سے سموقان نے تیر چلائے تھے لیکن انہیں ناکام ہوئی اس لئے کہ جو نہی وہ اس ستون کے نزدیک گئے ان کی وہاں آمد سے پہلے ہی سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا انسانی آنکھ سے روپوش ہو گیا تھا۔

چند ہی لمحے بعد سموقان بجرہ روم کے کنارے پھلوں کا رس کشید کرنے اور عورت سدوری کی حویلی کے صدر دروازے کے باہر نمودار ہوا جو نہی وہ حویلی میں داخل ہوا حویلی کے اندرونی حصے سے سدوری نکلی بہترین انداز میں اس نے سموقان استقبال کیا ابھی وہ سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ پوچھنا ہی چاہتی تھی کہ جو کے ایک دوسرے کمرے سے پشیم کا ملاح ارشابی نکلا سموقان کو دیکھتے ہوئے وہ پناہ خوشی کا اظہار کر رہا تھا آگے بڑھ کر وہ سموقان کو گلے ملا پھر سموقان کو اس کو مخاطب کیا۔

عظیم سموقان! کیا میں پوچھ سکتا ہوں تم کہاں سے آرہے ہو کدھر کا کرنے کا ارادہ ہے؟

سموقان کے چہرے پر اس سے گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر ارشابی مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

ارشابی میرے خیال میں پہلے دیوان خانے میں بیٹھتے ہیں اس کے بعد پوری تفصیل تم دونوں سے کہتا ہوں سدوری نے اس سے اتفاق کیا تینوں دیوان خانے میں آ کے بیٹھ گئے اس کے بعد سموقان نے بابل شہر میں سالون اور اس کی بیٹی کے خاتمے، جنگ کے دوران جمبابا کے مارے جانے، اتانا کی بدترین شکست، اس کے بعد ملکہ ارکالا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے واقعات بڑی تفصیل کے ساتھ سنائے تھے۔

سموقان جب خاموش ہو گیا اس کی اس کارگزاری پر سدوری اور ارشابی

میں جہارے لئے خیمہ کا بھی اہتمام کرتی ہوں اب تم اور ارشابی دونوں بیٹھ کے باتیں کرنا اتنی دیر تک میں جہارے کوچ کا انتظام کرتی ہوں اس کے ساتھ ہی سدوری مڑی اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ارشابی دونوں کشتی میں روانہ ہوئے بحرہ روم کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہو کر کیمیاگر کے مسکن کی طرف بڑھ رہے تھے۔

بیٹیا بھی سری قوتوں کا مالک ہے اور کیمیاگر تو ویسے ہی بیشمار علوم کا ماہر ہے لہذا ان دونوں کو مجھے کسی طریقے سے ہلاک کرنا ہوگا۔

سدوری اس سارے سلسلے سے متعلق میں پشیمیت سے گفتگو کر کے آیا ہوں اب تمہارے ذمہ یہ کام ہے کہ ہمارے لئے چند روز کا زادراہ تیار کرو اس مہم میں ارشابی میرے ساتھ جائے گا میں اسی کی کشتی میں سفر کروں گا اس کی میں پشیمیت سے اجازت لے چکا ہوں کشتی میں ارشابی اور میں بحر روم کے اندر کنارے کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے کیمیاگر کے مسکن کا رخ کریں گے میری ایک محسن ننتورا نام کی ہے تم دونوں اس کے متعلق جانتے ہو کیونکہ ایک بار اس نے تم دونوں کی موجودگی میں انور اور ثور فلک کے خلاف میری مدد کی تھی ننتورا کیمیاگر کے مسکن کے محل وقوع سے واقف ہے ننتورا اس وقت میرے ارد گرد منڈلا رہی ہوگی ایلیم بھی میرے ساتھ ہے اور بلی کی صورت میں میری زنبیل کے اندر موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ تم ہمارے لئے چند دن کا زادراہ تیار کرو اس کے بعد میں ارشابی کو لے کر اسی کی کشتی میں کیمیاگر کے مسکن کی طرف کوچ کروں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سدوری اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بول پڑی۔

سموقان میرے بیٹے! میں ابھی تھوڑی دیر تک تمہارے لئے زادراہ تیار کرتی ہوں تمہارے لئے دعا بھی کروں گا کہ خداوند مہربان تمہیں تمہاری اس مہم میں بھی کامیاب کرے۔

سدوری ابھی یہیں تک کہنے پائی تھی کہ سموقان کو شاید کچھ یاد آگیا لہذا سدوری کو مخاطب کرتے ہوئے وہ فوراً بول پڑا۔

مادر محترم! مجھے ایک اور بات یاد آئی جو میں پہلے تم سے کہنا بھول گیا چھوٹے سے ایک خیمے کا بھی اہتمام کر دینا یہ خیمہ میں اور ارشابی کشتی میں لے کر روانہ ہوں گے جس کیمیاگر کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا اور انوکے چھوٹے بیٹے کا خاتمہ کرنے سے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑے گا۔

میرے بیٹے! میرے بچے تم فکر مند نہ ہو تمہارے لئے زادراہ کے ساتھ ساتھ

رات کی پہلیزیر کرب بے نوا اور کالی رتوں کے بنجر پن ناچ اٹھے ہوں۔
رات کے پچھلے حصے میں چاروں کشتی میں آگے بڑھتے ہوئے، کیمیاگر کے
عین سامنے پہنچ گئے ننتورا نے وہاں کشتی کو روکنے کے لئے کہا۔ سموقان او
جی جو چہو سنبھالے ہوئے تھے انہوں نے کشتی کو روک دیا پھر کشتی میں ننتورا کی
شہد بھری رازداری آواز سنائی دی اس نے سموقان کو مخاطب کیا تھا۔
سموقان! یہاں کشتی روک دو ہم اس وقت کیمیاگر کے مسکن کے عین
میں کیمیاگر کا مسکن یہاں سے ساحل کی طرف چند قدم کے فاصلے پر ہے اب تم
بہرا کیا لائحہ عمل ہے۔

کشتی کے رک جانے کے بعد سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا
پر شاید اس نے کچھ فیصلہ کیا اس کے بعد رازدارانہ سی آواز میں وہ ارشابی ننتورا اور
کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کیمیاگر اور انو کے چھوٹے بیٹے سے نبٹنے کے لئے میرے ذہن میں ایک
بہ اور وہ کچھ اس طرح ہے کہ یہاں ہم نے کشتی تو روک دی اب ہمارے پاس
بیمہ ہے کشتی سے نکل کر ہم خیمہ ساحلی بچانوں کے اندر نصب کرتے ہیں ہواؤں
بھی تک پہنچی سی طوفانی اور شدت آمیز تیزی ہے۔ لہذا بچانوں کے اندر ہمارا خیمہ
رہے گا رات کا جو پچھلا حصہ بچتا ہے وہ ہم خیمے میں آرام کر کے گذاریں گے
ننتورا اور ایلم تم تینوں سو جانا میں جاگتے ہوئے پہرہ دوں گا۔

اگلے روز ظاہر ہے جب کیمیاگر اپنے قریب ہی خیمہ دیکھے گا اور کنارے پر
بھی کڑی پلنے گا تب وہ جستجو میں پڑے گا اور یقیناً یہ جاننے کی کوشش کرے گا
کہ والے لوگ کون ہیں وہ ہماری طرف آئے گا جب وہ ہمارے متعلق استفسار
سازم نے اسے یہ کہنا ہے کہ ہمارا تعلق شمالی لبنان کے شمالی حصوں کی ایک
سے ہے اگر وہ مجھ سے مخاطب ہوتا ہے تو میں اس سے کہوں گا کہ میرا ایک بھائی ملکہ
تارکالا کے جیرے میں رہائش پذیر ہے ہم اس سے ملنے کے لئے جا رہے تھے کہ
شمالی سمندر کی طوفانی موجوں کا شکار ہو گئے کشتی چلانا مشکل ہو گیا لہذا کشتی کو ہم
ساحل روک دیا ہمارے پاس خیمہ تھا جو ہم نے ساحل پر نصب کر دیا اور انتظار

دن کا جو باقی حصہ رہتا تھا اس میں انہوں نے بڑی تیزی سے سفر شروع کیا
جب سورج اپنی روشنی کے سارے حروف سمیٹتا ہوا غروب ہو گیا تب ایلم ملی سے
انسانی صورت میں تبدیل ہوئی ننتورا جو اس سے پہلے روپوش رہتے ہوئے سموقان کے
اردگرد منڈلا رہی تھی وہ بھی انسانی صورت میں کشتی میں نمودار ہوئی اب چاروں یعنی
سموقان ارشابی، ایلم اور ننتورا کیمیاگر کے مسکن کی طرف بڑھ رہے تھے ننتورانے
چونکہ کیمیاگر کا مسکن دیکھ رکھا تھا لہذا وہ ارشابی اور سموقان کی رہنمائی کر رہی تھی۔
سورج غروب ہو گیا تب سمندر میں تیز آندھیاں چل نکلیں لگتا تھا جیسے
سمندر کی کھولتی سانسوں میں لٹھوں کے ابال اور بے ثمر بگولے بھر دئے گئے ہوں بڑی
بڑی لہریں واہوں کے سانپوں کی طرح پھنکارتی ہوئی کنارے کو چومنے کے لئے سر ہار
رہی تھیں۔ سورج غروب ہوتے ہی اندھیرے اور تاریکیاں آوارہ دھوئیں کی لکیروں کی
طرح گشادہ عکسوں پر اجل تحریریں رقم کرنے لگی تھیں۔ بڑی بڑی لہریں کوہستانوں کی
طرح بلند ہوتے ہوئے زندگی سے لپٹنے کے ہمز کا مظاہرہ کرنے لگی تھیں۔

سموقان اور ارشابی بڑی مہارت کے ساتھ بالکل کنارے کے ساتھ ساتھ
کشتی شمال کی طرف لے جا رہے تھے۔ لہروں کے شور کے ساتھ رات کی سری قوتیں تم
سم تھیں چاروں طرف بے خانناں نگہتوں جیسی خاموشی بے اعتنائی کی رتوں جیسا
سکوت اور مقتل کی دیرانیوں جیسی اداسی پھیلی ہوئی تھی لگتا تھا ہر شے کی ذات کے

میں ساحل پر خیمہ نصب کرنا چاہئے۔

سموقان نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان کشتی سے اتر، خیمہ لے کر آیا اور اسے کھول کر دیکھا۔ سموقان نے کہا کہ یہ خیمہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں سب لوگ رہ سکتے ہیں۔ سموقان نے کہا کہ یہ خیمہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں سب لوگ رہ سکتے ہیں۔ سموقان نے کہا کہ یہ خیمہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں سب لوگ رہ سکتے ہیں۔

میرے عزیزو! رات تھوڑی رہ گئی ہے تم تینوں آرام کرو میں جاگتا ہوں اور تم سب سو جاؤ۔

نہیں سموقان ایسا نہیں ہو گا میں چاہتی ہوں کہ چاروں خیمے میں بیٹھیں

نہیں میں باتیں کریں اور رات کا جو باقی حصہ رہتا ہے اسے اسی طرح جاگتے ہوئے گزار

ننتورا اور سموقان نے بھی اتفاق کیا پھر چاروں وہاں بیٹھ کر

گفتگو کرنے لگے۔ سموقان نے کہا کہ مشرق سے شفق نمودار ہوئی، شفق نمودار ہوتے

ہے اور اس کے لئے اگر ہمیں آپس میں کوئی رشتہ جوڑنا پڑتا ہے تو اس کا ہمیں براہ راست

ماننا چاہئے۔ جہاں تک ایلم کا تعلق ہے تو ننتورا میری بہن یہ پہلے ہی سموقان سے

ہو چکی ہے یہ لپٹے آپ کو سموقان کی بیوی بتا سکتی ہے ننتورا جہاں تک تمہارا تعلق ہے

میں نہیں جانتا تمہارے کیا جذبات ہیں لیکن ہم اگر تمہیں بھی سموقان کی بیوی بتا دیتے

تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے اس طرح ہم اپنے درمیان ایک محکمہ

استوار کرتے ہوئے کیسا گر اور ساحر انوکے چھوٹے بیٹے سے نبٹ سکتے ہیں۔

ارشا بنی کی اس گفتگو سے ایلم ہی نہیں ننتورا کے چہرے پر بھی خوش

مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ننتورا کی آواز سنائی دی۔

مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے یقیناً ہمیں اپنے درمیان رشتہ تو بہتر

طے کرنا ہی ہے ارشا بنی جو کچھ تم نے کہا ہے اسی پر عمل کیا جائے گا میرے خیال سے

تھوڑی دیر تک کوہستانی سلسلے کے اوپر بنی ہوئی اس قدیم اور پرانی طرز کی

کرنے لگے کہ کب سمندری طوفان تھمے اور ہم دوبارہ اپنے سفر کو جاری رکھیں۔

کیسا گر اگر ہمارے متعلق مزید استفسار کرتا ہے تو میں اپنا نام استعمال

بتاؤں گا ایلم اپنا نام مارتھا کہے گی اس لئے کہ یہ ایسے نام ہیں جو ہم ماضی میں استعمال

کرتے رہے ہیں ارشا بنی تم اپنا نام ارشا بنی ہی بتانا۔ ننتورا بھی اپنا اصلی نام ہی بتائے

گی اس لئے کہ ننتورا سے کوئی واقف اور آگاہ نہیں ہے۔ اب ہم نے ایک بات طے کر لی

ہے اگر کیسا گر ہمیں اپنے پاس ٹھہراتا ہے ہمیں پناہ دیتا ہے چند دن یہاں قیام کرنے کی

دعوت دیتا ہے تاکہ ہم سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے بعد دوبارہ ملکہ قلمت کے

جیرے کی طرف روانہ ہو سکیں پھر اس قیام کے دوران کیسا گر ہمارے متعلق مزید

استفسار کر سکتا ہے وہ یہ جلنے کی کوشش کرے گا کہ ہمارے درمیان کیا رشتہ ہے

ہمیں آپس میں کیا رشتہ بتانا چاہئے یہ سب مل کے طے کر لو پھر اسی پر عمل پیرا ہوا جائے

گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم اور ننتورا دونوں کی گردنیں جھک گئی تھیں

اس موقع پر ارشا بنی بول پڑا۔

ننتورا اور ایلم میری دونوں بہنوں سموقان کی اس گفتگو کا اگر میں جواب

دوں تو تم برا تو نہ مانو گی دراصل ہمیں ہر صورت میں کیسا گر اور ساحر انوکے بیٹے سے

بچنا ہی ہے اور اس کے لئے اگر ہمیں آپس میں کوئی رشتہ جوڑنا پڑتا ہے تو اس کا ہمیں براہ

مستقیم ماننا چاہئے۔ جہاں تک ایلم کا تعلق ہے تو ننتورا میری بہن یہ پہلے ہی سموقان سے

ہو چکی ہے یہ لپٹے آپ کو سموقان کی بیوی بتا سکتی ہے ننتورا جہاں تک تمہارا تعلق ہے

میں نہیں جانتا تمہارے کیا جذبات ہیں لیکن ہم اگر تمہیں بھی سموقان کی بیوی بتا دیتے

تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے اس طرح ہم اپنے درمیان ایک محکمہ

استوار کرتے ہوئے کیسا گر اور ساحر انوکے چھوٹے بیٹے سے نبٹ سکتے ہیں۔

ارشا بنی کی اس گفتگو سے ایلم ہی نہیں ننتورا کے چہرے پر بھی خوش

مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ننتورا کی آواز سنائی دی۔

مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے یقیناً ہمیں اپنے درمیان رشتہ تو بہتر

طے کرنا ہی ہے ارشا بنی جو کچھ تم نے کہا ہے اسی پر عمل کیا جائے گا میرے خیال سے

عمارت کو سموقان دیکھتا رہا پھر ننتورا کو اس نے مخاطب کیا۔

کوئی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا پھر وہ چونک سا پڑا اس موقع پر ننتورا نے سموقان کو مخاطب کیا۔

عظیم سموقان کیا تم کوئی خدشہ محسوس کر رہے ہو۔

سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمی سی

آواز میں کہنا شروع کیا۔

ننتورا میں محسوس کرتا ہوں جیسے ہمارے خیمے کی طرف کوئی آ رہا ہے آنے

والے یقیناً کیا کر کے لوگ ہی ہوں گے پھر بڑی تیزی سے اٹھتے ہوئے سموقان خیمے سے

باہر آیا اس نے دیکھا کہ کچھ مسلح جوان کو ہستانی سلسلے کے اوپر قدیم طرز کی عمارت کی

طرف سے خیمے کی طرف آرہے تھے۔

سموقان نے خیمے کی طرف منہ کرتے ہوئے دھیمی سی آواز میں ننتورا اور

ارشابی کو مخاطب کیا۔

تم دونوں محتاط رہو میرے خیال میں کیا کرنے ہمارا یہ خیمہ اور ساحل پر

کڑی کشتی دیکھ لی ہے اور اس نے اپنے مسلح جوان ہماری طرف بھجوائے ہیں دیکھیں وہ

کیا کہتے ہیں۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ مسلح جوان خیمہ کے قریب سموقان کے سامنے آن

کڑے ہوئے پھران میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی تم کون ہو کہاں سے آئے اور یہاں تم نے کس مقصد کے تحت خیمہ

نصب کیا ہے۔

سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے ان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے

بڑی انکساری اور لجاجت میں کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو! میں نہیں جانتا تم کون لوگ ہو اور کس مقصد کے تحت

ہماری طرف آئے ہو ہم مسافر ہیں شمالی لبنان کی ایک بستی کے رہنے والے ہیں میرے

ساتھ میرا ایک عم زاد اور میری بیوی ہیں ہم شمالی لبنان سے سفر کا آغاز کرتے ہوئے ملکہ

غسلات ارکالا کے جزیرے کی طرف جانا چاہتے ہیں وہاں میرا بھائی ملکہ ارکالا کے قصر میں

نومت گارہے۔

ننتورا ایلیم علی کی صورت میں میری زنبیل میں جا چکا ہے اب تم

ہیں میں تم اور ارشابی میرے خیال میں ہمیں اپنے خیمے میں بیٹھنا چاہئے کیا کرنا

کے محافظ اور کارندے یہاں ہماری کشتی اور خیمے کو دیکھ کر ضرور ادھر کارن کر گئے

باہر کھڑے ہو کر ہمیں انہیں کسی شک و شبہ میں نہیں ڈالنا چاہئے سموقان کے

ننتورا اور ارشابی دونوں خیمے میں داخل ہوئے ان کے پیچھے پیچھے سموقان بھی خیمے

داخل ہوا تینوں خیمے میں بیٹھ گئے کچھ دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد سموقان نے

کا آغاز کیا۔

ارشابی جو لائحہ عمل تم نے پیش کیا ہے میں اس میں تھوڑی سی تہ

پسند کروں گا ہو سکتا ہے کیا کر اور ساحر انوکے بیٹے سے نبٹنے کے لئے ہمیں یہاں

روز تک قیام کرنا پڑے میں چاہتا ہوں ایلیم کیا کر اور انوکے بیٹے کے سامنے نہ آنے

سکتا ہے وہ دونوں اسے پہلے سے جانتے اور پہچانتے ہوں اس وقت تو ایلیم علی کی صورت

میں میری زنبیل کے اندر ہے اگر ہمارا رابطہ کہیں رات کے وقت کیا کرے ہونا۔

تو ظاہر ہے ایلیم انسانی صورت میں ہوگی میں ایسی صورت میں ایلیم سے کہوں گا کہ

اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی آنکھ سے روپوش رہے صرف تو

ہمارے ساتھ اپنی انسانی شکل میں کیا کر اور انوکے بیٹے کے سامنے جائے ننتورا

اگر کوئی پوچھتا ہے یا ہم دونوں سے ننتورا کے متعلق کوئی سوال کرتا ہے تو وقت گنا

کے لینے انوکے بیٹے اور کیا کر سے نبٹنے کے لئے ننتورا اپنے آپ کو میری بیوی بتا

ہے۔

سموقان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ارشابی بول پڑا۔

سموقان میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتا ہوں ہم تینوں ہی ظاہری طور

کیا کر اور انوکے بیٹے سے ملنے کی کوشش کریں گے ننتورا اپنے آپ کو تمہاری بیوی

ظاہر کرے گی میں اپنے آپ کو ننتورا کا بھائی بتاؤں گا اور اپنی منزل ہم پہلے سے

لائحہ عمل کے مطابق ملکہ غلطات ارکالا کا جزیرہ بتائیں گے۔

سموقان، ارشابی کی اس تجویز کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ خاموش ہو گیا۔

صدر دروازے کے قریب ہی ایک بوڑھا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا کھڑے تھے ان طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک مسلح جوان نے سموتان کو مخاطب کیا۔
اجنبی ایہ جو بوڑھا عمارت کے صدر دروازے پر کھڑا ہے یہی کیمیا گر ہے اور
ہم کے ساتھ دنیا کے شہرت یافتہ ساحر انوکا بیٹا ہے۔

سموتان محتاط ہو گیا تھا آگے بڑھ کر اس نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے
باکر کو سلام کہا کیمیا گر نے سر کو ہلاتے ہوئے جواب دیا اتنی دیر تک ایک مسلح
ان آگے بڑھا اور اپنا کان کیمیا گر کے کان کے پاس لے جاتے ہوئے کچھ کہنے لگا تھا شاید
نوتان اور اس کے ساتھیوں کے متعلق تفصیل بتا رہا تھا۔

جب تک وہ مسلح جوان کیمیا گر کے کان میں سرگوشی کرتا رہا کیمیا گر کے
ہر مسکراہٹ کھیلتی رہی قریب ہی کھڑا انوکا بیٹا بھی یہ گفتگو سن رہا تھا اس کے
ہر بھی تبسم کھیل رہا تھا مسلح جوان جب پیچھے ہٹا تب تھوڑی دیر تک خاموشی رہی
دوران کیمیا گر بڑے غور سے کبھی سموتان، کبھی ارشابی اور کبھی ننتورا کی طرف
لیتا۔

تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر کیمیا گر نے سموتان کو مخاطب کرتے
اثر شروع کیا۔

اجنبی! مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی ہے مجھے دکھ ہے کہ سمندر کے کنارے
تے ہوئے تم لوگ طوفان کا شکار ہوئے میرے متعلق یہ محافظ تفصیل کے ساتھ
ہے تمہارے متعلق بھی اس نے مجھے تفصیل کے ساتھ آگاہی کر دی ہے طوفان کا
ہر مقابلہ کرتے ہوئے تم یقیناً تھکے ہارے ہو گے ساحل سمندر پر جو خیمہ تم نے
کیا ہے وہ نہ تم تینوں کے شایان شان ہے نہ تم اس میں آرام کر سکتے ہو جب
تا تم قیام کرنا چاہو خواہ وہ قیام ہفتوں مہینوں اور سالوں پر محیط ہو تم اس
میں کر سکتے ہو اور جب تم جانا چاہو تو میں ایک شفیق مہربان کی طرح تمہیں
ناکروں کا بہر حال میں اس کہنے اور قدیم عمارت میں تم تینوں کو خوش آمدید کہتا

کیمیا گر جب خاموش ہوا تو تھوڑی دیر تک سموتان بھی کیمیا گر اور انوکے

عزیزو! ہماری بد قسمتی کہ گذشتہ شب جب کہ اپنی چھوٹی سی اس کشتی میں
ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے ہم سمندر کی بھری موجوں اور تیز طوفان کا شکار ہو گئے ہم
بڑی مشکل سے ڈوبتے ہوئے بچے تاہم کشتی کو ہم نے رات کے پچھلے پہر یہاں کنارے پر
لگایا کشتی کو خشکی پر چڑھایا اور یہاں خیمہ نصب کر لیا اور آرام کرنے لگے ہمارا ارادہ یہ تھا
کہ جب ہوائیں پرسکون ہو جائیں گی سمندر کی طغیانی ختم جائے گی تب دوبارہ بحرہ روم
کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہم اپنے سفر کا آغاز کریں گے۔

سموتان دم لینے کے لئے رکا ان مسلح جوانوں پر ایک گہری نگاہ اس نے ڈالی
اس کے بعد اس نے اپنی گفتگو کا سلسلہ پھر جاری رکھا۔

عزیزو! کیا تم مجھے بتاؤ گے تم لوگ کون ہو اور یہ سامنے کو ہستانی سلسلے
کے اوپر جو عمارت ہے یہ کیسی ہے کس کی ہے کون اس کا مالک ہے کون لوگ یہاں
رہتے ہیں۔

سموتان کے اس استفسار پر وہ مسلح جوان مسکرائے لگے تھے پھر ان میں
سے ایک بول پڑا۔

اجنبی! یہ مسکن دنیا کے شہرت یافتہ کیمیا گر کا ہے تم نے ساحر انوکا نام
سن رکھا ہو گا اس کا مسکن لبنان کے کوہستان نکام پر ہے یہ کیمیا گر اس ساحر کا استاد بھی
ہے اور آج کل انوکا بیٹا بھی کیمیا گر کے زیر تعلیم ہے کیمیا گر اور انوکا بیٹا آج صبح جب سر
کے لئے محل سے نکلے تو ان کی نگاہ تمہارے خیمے اور ساحل پر کھڑی تمہاری کشتی پر پڑی
لہذا کیمیا گر نے ہمیں تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ ہم یہ دریافت کریں کہ تم لوگ کون
ہو کیوں اس ساحل پر تم نے اپنی کشتی کو لنگر انداز کیا ہے اب تم ایک مہربانی کرو تم
جس قدر لوگ ہو ہمارے ساتھ چلو کیمیا گر نے تمہیں بلایا ہے مجھے امید ہے کہ اپنی
باتوں سے تم اسے مطمئن کر سکو گے اب تم ہمارے ساتھ چلو۔

سموتان نے جواب میں کچھ بھی نہ کہا پیچھے بڑتے ہوئے اس نے ارشابی اور
ننتورا کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ تینوں چپ چاپ ان مسلح جوانوں کے ساتھ ہوئے
تھے۔

اس عمارت کے صدر دروازے کے قریب وہ مسلح جوان وک گئے اس نے

اس موقع پر سموقان، ارشاجنی اور ننتورا نے جواب طلب لگا ہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کوئی فیصلہ کرنے کے بعد وہ چپ چاپ کیمیاگر انوکے بیٹے کے پیچھے ہوئے تھے کچھ مسلح جوان بھی ان کے پیچھے پیچھے تھے۔

کیمیاگر اور انوکا بیٹا عمارت کے ایک دروازے کے سامنے رک گئے پھر کیمیاگر نے دروازہ کھولنا ہی چاہا تھا کہ ایک مسلح جوان آگے بڑھا اور اس نے دروازہ خود کولا۔ کیمیاگر اور انوکا بیٹا دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے ان کے پیچھے پیچھے سموقان، ننتورا اور ارشاجنی بھی اس کمرے میں داخل ہوئے کمرہ ایسا لگتا تھا جیسے پرانی قدیم طرز کا کوئی زندان اور قید خانہ ہوتا تھا، وہ کمرہ آسائش و ضروریات کی ہر شے سے سجایا ہوا تھا کمرے میں داخل ہونے کے بعد کیمیاگر نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سموقان کو مخاطب کیا۔

یہ تم تینوں کے لئے کمرہ ہے اس میں تم تینوں آرام کرو اگر تم دونوں میں بیوی علیحدہ رہنا چاہو اور اپنے بچا زاد بھائی کی رہائش کا اہتمام کسی دوسرے کمرے میں رکھنا چاہو تو اس کا بھی اہتمام کیا جاسکتا ہے کیمیاگر کی اس پیشکش کے جواب میں سموقان بول پڑا۔

مہربان کیمیاگر اس کی ضرورت نہیں ہے ہم تینوں اسی کمرے میں قیام کریں گے آپ کا ہم پر یہ کیا کم احسان ہے کہ آپ ہمیں اپنی اس عمارت میں ہر آرام و مائش مہیا کر رہے ہیں۔

کیمیاگر انوکے بیٹے کے ساتھ مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا ہوا کہنے لگا۔

اب تم تینوں اس کمرے میں آرام کرو میں سورج غروب ہونے کے بعد تم نون سے ملنے کے لئے آؤں گا اور تفصیل سے تم لوگوں کے ساتھ گفتگو کروں گا میں کچھ انوں کو بتا دیتا ہوں کہ وہ تمہارے کھانے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھیں گے مائے کے ساتھ ہی کیمیاگر اور انوکا بیٹا دونوں وہاں سے چلے گئے تھے۔

سموقان ان سب کو اپنے کمرے کے دروازے تک چھوڑنے گیا تھا جب وہ عمارت کے دوسرے حصے کی طرف جاتے ہوئے اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ملے تھے اس وقت تک سموقان اس کمرے کے دروازے پر ہی کھڑا ہوا تھا پھر اس نے دروازہ بند کیا اسے اندر سے زنجیر لگائی ننتورا اور ارشاجنی دونوں کو اپنے قریب آنے کو

بیٹے دونوں کو تیز لگا ہوں سے دیکھتا رہا پھر اس نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے مگر کو مخاطب کیا۔

ہمارے مہربان میزبان آپ کی گفتگو نے ان اجنبی سرزمینوں میں ایک حوصلہ ایک نیا ولولہ دیا ہے آپ نے جس سلوک کا اظہار ہمارے لئے کیا ہے یہ پہلے تو میں اس کا تہہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہوں یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد دوبارہ وہ ننتورا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تھا۔

محترم کیمیاگر! یہ جو لڑکی آپ کے سامنے کھڑی ہے اس کا نام ننتورا میری بیوی ہے سفر کے دوران اس کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی اور جب اسے سمندری طوفان اور جھکڑوں کو دیکھا تو اس کی طبیعت مزید خراب ہو گئی۔ سرجون ہے میرے ساتھ جو میرا ساتھی ہے یہ میرا بچا زاد ہے اس کا نام ارشاجنی ہے آپ چند روز تک ہمیں یہاں قیام کرنے کی اجازت دے دیں تو میرے خیال سے دوران میری بیوی کی طبیعت بھی بحال ہو جائے گی پھر ہم ایک نئے جوش اور کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کر سکیں گے۔

سموقان خاموش ہو گیا کیمیاگر تھوڑی دیر تک اس کی طرف بڑے دیکھتا رہا پھر اس نے اہتانی رازداری میں اپنے پہلو میں کھڑے انوکے بیٹے مشورہ کیا اس کے بعد اس نے پھر سموقان کی طرف دیکھا شاید وہ دونوں باہم کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کر چکے تھے پھر کیمیاگر نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے شروع کیا۔

تم لوگ جب تک چاہو اس عمارت میں قیام کر سکتے ہو یہاں سے آئے والے اجنبی ہمارے لئے ایک معزز مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں میرے ساتھ آؤ تینوں کو وہ کمرہ دکھاتا ہوں جس میں تم نے قیام کرنا ہے میری طرف سے اجازت ہے تم جب تک چاہو یہاں قیام کر سکتے ہو یہاں قیام کے دوران تم کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا مکمل خیال رکھا جائے گا اور اس سلسلے میں کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا جائے گا۔ اب تم تینوں میرے ساتھ آؤ۔

کردن کا ساتھ ہی میں اپنی زنبیل سے چھری نکال لوں گا اور اپنے حصار کو دروازے کے سامنے کھینچ کر دوں گا۔ اس طرح کمرے میں رہتے ہوئے کیمیاگر اور انوکا بنیادوں اپنی سرری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اس وقت تک ایلیم بھی بلی سے اپنی اصلی صورت میں آچکی ہوگی لیکن ان کی آمد سے پہلے میں اسے یہ کہہ دوں گا کہ وہ اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لانے کے غائب رہے انسانی نگاہ سے اونچھل رہے۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ منتورا نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ لی۔

سموقان! جو کچھ تم کرنے والے ہو یہ اپنی جگہ درست ہے لیکن جب تم دروازے کے سامنے اپنے حصار کی تکمیل کر جاؤ گے تو جہاں کیمیاگر اور انوکا بنیادوں اپنی سرری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے وہاں تم، میں اور ایلیم بھی اپنی ساری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اور ایلیم بھی ہمارے سامنے آجائے گی ایسی صورت میں یاد رکھنا مارے لئے ابتلاء اٹھ کھڑی ہوگی اس لئے کہ کیمیاگر اور انوکا کے بیٹے کے محافظ ان کے ماتھے ہوں گے اور وہ ضرور ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔

منتورا کی اس گفتگو پر سموقان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر منتورا کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

منتورا! اگر تم بیچ میں نہ بھی بولتی تو میں اسی موضوع پر گفتگو کرنے والا تھا۔ اب ہر حال جو کچھ میں کہنے والا ہوں غور سے سنو تم نے جو اندیشے پیش کئے ہیں وہ اپنی کڑھائی درست اور معقول ہیں میں جانتا ہوں جس وقت دروازے کے سامنے حصار کی تکمیل ہو جائے گی تو میں، تم، ایلیم کیمیاگر اور انوکا بنیادوں اپنی سرری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اور ان قوتوں کو ہم ایک دوسرے کے خلاف حرکت میں نہیں آسکیں گے۔

جہاں تک ایلیم کا تعلق ہے تو اسے میں کہہ دوں گا کہ جس وقت کیمیاگر اور انوکا بنیادوں کا وقت ہو تو وہ اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس کمرے سے باہر رہے تاکہ جو نہی کیمیاگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے اور میں دروازے کے سامنے حصار کی تکمیل کروں تو فی الفور انہیں کمرے میں ایلیم دکھائی نہیں دینی چاہئے

کہا وہ اس کے پہلو میں نشستوں پر بیٹھ گئے تب سموقان نے بڑی رازداری سے گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشابی اور منتورا جو کچھ میں کہنے والا ہوں غور سے سنو جہاں تک میرا اندازہ ہے کیمیاگر اور انوکا بنیادوں ہمیں ایک جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں اور منتورا ایسا وہ صرف تمہارے حسن، تمہارے شباب کی وجہ سے کر رہے ہیں جس طرح ان لوگوں نے ایلیم کو اتانا کے لئے پیش کیا اور اس کے نہ ماننے کی وجہ سے اس کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا میرا خیال ہے یہ کیمیاگر اور انوکا بنیادوں ہی تمہارے حسن تمہاری خوبصورتی، تمہاری جسمانی ساخت سے متاثر ہیں اور میرا خیال ہے وہ صرف تمہاری وجہ سے ہماری مہمان داری کر رہے ہیں وہ کیا حربہ کریں گے فی الحال تو میں کچھ نہیں جانتا لیکن ان کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی میں ان کے خلاف اپنے کام کی تکمیل کر لینا چاہتا ہوں جو کچھ میں کرنے والا ہوں وہ غور سے سنو۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس دوران ارشابی اور منتورا دونوں بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے پھر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اپنی زنبیل سے اس نے بلی کی صورت میں ایلیم کو نکال کر منتورا کی گود میں بٹھایا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی زنبیل سے چھری بھی نکالی پھر اس چھری سے اپنا کوئی سحری اور سرری عمل کیا اور اس چھری کے ساتھ اس نے کمرے کے چاروں طرف ایک حصار بنادیا تھا صرف دروازے کا حصہ اس نے خالی چھوڑا تھا اس کے بعد وہ دوبارہ اپنی نشست پر آ بیٹھا ارشابی اور منتورا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

منتورا اور ارشابی میری بات غور سے سنو ظاہر ہے شام کو کیمیاگر اور انوکا بنیادوں ہم سے ملنے کے لئے آتے ہیں جیسا کہ وہ خود کہہ کے گیا ہے یہ بھی واضح ہے کہ جب بھی وہ کہیں جاتا ہے اس کے محافظ اس کے ساتھ ہوتے ہیں لہذا جب ہمارے کمرے میں آئے گا تو اس کے محافظ بھی اس کے ساتھ ہوں گے اس لئے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب وہ اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کے محافظ اس کے ساتھ ساتھ تھے اب میں نے کمرے کے اطراف میں ایک حصار قائم کر دیا ہے میں نے دروازے کا حصہ خالی کر رکھا ہے اب شام کو اگر کیمیاگر اور انوکا بنیادوں آتے ہیں تو میں ایلیم کے ان کا استقبال

نتورا اور ایلیم دونوں مل کے انوکے بیٹے اور کیمیاگر پر ضرب لگائیں اگر انہیں یہ
 پہلے اپنے سامنے زبرد کر سکیں تو کم از کم انہیں اپنے ساتھ اٹھائے رکھیں تاکہ وہ
 باہر نہ جانے پائیں اگر وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا وہ اپنی سری
 کو حاصل کر لیں گے اور اگر ایسا ہو گیا تو ہمارے لئے یہ دونوں کئی طوفان
 بن کر رہیں گے اور ہماری یہ مہم نہ صرف ناکام ہوگی بلکہ یہ انوکا بیٹا اور کیمیاگر
 نے اس عمارت کے اندر طرح طرح کے خطرات بھی شروع کر سکتے ہیں۔

ارشابی کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سموقان کے چہرے پر خوشگوار
 لہجہ نمودار ہوئی تھی کچھ دیر اس نے سوچا پھر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے
 نتورا بول پڑی۔

سموقان! جو کچھ ارشابی نے کہا ہے اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتی
 میرے خیال میں اس موقع پر اگر ایلیم انسانی صورت میں ہوتی تو وہ بھی میری تائید
 یہاں تک کیمیاگر اور انوکے بیٹے کا تعلق ہے تو سموقان تم اور ارشابی انہیں
 شکر دو ان دونوں کو میرے اور ایلیم کے سپرد دو۔ مجھے امید ہے کہ میں اور ایلیم
 مل کر ان دونوں کو نہ صرف اپنے ساتھ مصروف رکھیں گے بلکہ ان پر ایسی
 لگائیں گے کہ وہ بھاگ نہیں پائیں گے میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ ان دونوں
 اس کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیں گے جہاں تک کیمیاگر کا تعلق ہے اس میرے
 میں ہم دونوں مل کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گی اور انوکے بیٹے پر بھی
 نہیں لگائیں گے کہ ادھ مواء کر کے رکھ دیں گی میرے خیال میں اس وقت تک
 نول مل کر کیمیاگر اور انوکے بیٹے کے محافظوں کا خاتمہ کر چکے ہو گے اگر ایسا ہو
 تو یاد رکھنا ہماری یہ مہم کامیاب رہے گی اور اگر ارشابی اور تم دونوں نے
 نول کو فراموش کر کے کیمیاگر اور انوکے بیٹے پر ضرب لگانے میں پہل کی تو میں
 تمہیں قہر کرتی ہوں کہ اس طرح ہمارے لئے خطرات اور خدشات اٹھ کھڑے ہوں
 گے تم جو چاہو کرو ہم ہر صورت میں تمہارے ساتھ ہیں تمہارا فیصلہ ہمارے لئے
 ہوگا بہر حال تمہاری کسی بھی تجویز کے سامنے اپنی رائے اپنا مشورہ پیش کرنے کا
 ہرگز نہیں۔

اس طرح وہ مزید شبہات میں پڑ جائیں گے دراصل ایلیم اس وقت کمرے میں آئے
 جب ہم دشمن سے ٹکرائیں گے اب نکلنے کا کیا طریقہ کار ہو گا یہ بھی سنو۔
 جو نبی کیمیاگر اور انوکا بیٹا اس کمرے میں آئیں گے میں کوشش کروں
 کہ سب سے پہلے میں حرکت میں آؤں اپنی تلوار بے نیام کرتے ہوئے کیمیاگر اور انوکے
 بیٹے کی گردنیں کاٹ دوں اگر میں اس معاملے میں اکیلا اس کام کو سرانجام نہ دے سکا
 ارشابی بھی اس سلسلے میں پوری طرح میری مدد کرے گا میرے خیال میں ارشابی اور
 میں مل کے انوکے بیٹے اور کیمیاگر کو موت کے گھاٹ اتار دیں تو اس کے بعد ان
 محافظوں سے نبٹنا ہمارے لئے کسی قدر آسان ہو جائے گا انوکے بیٹے کو اغوا کر
 ساتھ نہ لے جائیں گے بلکہ یہیں اسے قتل کر کے قصے کو تمام کر دیں گے۔

سموقان میرے عزیز! تمہاری تجویز بہت اچھی ہے لیکن میں تمہاری اس تجویز
 سے اتفاق نہیں کرتا اس میں خطرات ہی خطرات، اندیشے ہی اندیشے ہیں سموقان
 اس تجویز کے جواب میں ارشابی نے بولتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا تھا یہاں تک کہنے
 بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے رکھا اس کے بعد وہ کہتا چلا گیا۔

سموقان! اگر میں اور تم دونوں کیمیاگر اور انوکے بیٹے کے خلاف حرکت
 میں آتے ہیں تو یاد رکھنا اس وقت تک کیمیاگر اور انوکے بیٹے کے محافظ اپنا کام مکمل
 چکے ہوں گے اور یا تو وہ مرنے اور تمہارے خلاف حرکت میں آچکے ہوں گے یا جرم
 وقت ہم انوکے بیٹے اور کیمیاگر کے خلاف حرکت میں آ رہے ہو گے وہ ایلیم اور نتورا
 کام تمام کر چکے ہوں گے لہذا میری تجویز یہ ہے کہ میں اور تم کیمیاگر اور انوکے فراموش
 کر دیں۔

جو نبی دروازے پر تم اپنے سری عمل کی تکمیل کرتے ہو میں اور تم دونوں
 فوراً ہی محافظوں کے خلاف حرکت میں آجائیں گے اگر ہم محافظوں کا کام تمام کر دیں
 ساحر انوکے بیٹے اور کیمیاگر سے نبٹنا کوئی مشکل نہیں اس لئے کہ وہ دونوں ہی سری
 قوتوں سے محروم ہو چکے ہوں گے۔ کیمیاگر بوڑھا ہے سری قوتوں کے بغیر کچھ نہیں کر
 سکتا انوکا بیٹا جوان ہی ہے پر وہ بھی سری قوتوں کے بغیر کیا کرے گا میری تجویز یہ ہے کہ
 میں اور تم دونوں محافظوں کے خلاف حرکت میں آئیں گے ان کا کام تمام کر دیں اتنی

ننتورا خاموش ہو گئی ارشابی بھی خاموش تھا تاہم وہ دونوں بڑے بڑے انہماک کے ساتھ اپنے سامنے بیٹھے سموقان کی طرف دیکھ رہے تھے اس موقع پر سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھوڑی دیر تک باری باری دونوں ننتورا اور ارشابی دونوں کو تو صنی انداز میں دیکھتا رہا اور اس کے بعد اس نے گفتگو آغاز کیا۔

ننتورا اور ارشابی! میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں کہ تم دونوں نے میرے سامنے اچھی تجویز پیش کی میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اب یہ معاملہ طے شدہ ہے کہ جو نبی انوکا بیٹا اور کیمیا گر اپنے محافظوں کے ساتھ آتے ہیں ہم اپنے کام کی ابتداء کریں گے ایلیم اور ننتورا کیمیا گر اور انوکا کے بیٹے کے خلاف حرکت میں آئیں گی میں اور ارشابی دونوں محافظوں کا خاتمہ کریں گے۔ میرے خیال میں اب یہ فیصلہ آفری فیصلہ ہے۔

سموقان کی اس ساری گفتگو سے ارشابی اور ننتورا دونوں خوش ہو گئے تھے پھر اس موضوع کو چھوڑ کر وہ وقت گزارنے کے لئے باہم دوسرے موضوعات پر گفتگو کرنے لگے تھے اس طرح وقت تیزی سے گزرنے لگا تھا۔

سورج اپنی مسافتیں طے کرتا ہوا روپوش ہو گیا تھا تھملا تھی شفق کے شرر، راجد کھو چکے تھے سمندر کی طرف سے آنے والی ہوائیں اپنے اندر بھگی بھگی آج کی بولے ہر شے کے احساس کے دروازوں پر دستک دینے لگی تھیں ہر شے پر خاموشی اور تاری تھی لگتا تھا ہر گوشہ گل ہر حصار سنگ انجانے تفکرات میں کھو گیا ہو کبھی سمندر کے انجانے گرداب شور کرتے ہوئے ساحلوں سے ٹکراتے اس کے بعد ان طرف دوبارہ سناٹوں کے کچھ اس طرح صحرا بکھر جاتے تھے جیسے کوئی محرم اسرار مالک اپنے خداوند قدوس کی تلاش میں نکل کھڑا ہو۔ ہر طرف ہر سمت دھوئیں کی اعلیٰ درحلقہ بولتے اندھیرے کچھ اس طرح پھیل بکھر گئے تھے جیسے گھمبیر راتوں کے راز اپنی انجانی منزلوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

سموقان، ننتورا، اور ارشابی شام کا کھانا کھانے کے بعد فارغ ہو چکے تھے ایلیم گفتگو کر رہے تھے ایلیم بھی انسانی صورت اختیار کر چکی تھی اور وہ بھی ان کے کھانا کھانے کے بعد اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتی ہوئی کمرے سے باہر جا رہی تھی اب ان تینوں کو بڑی بے چینی کے ساتھ کیمیا گر اور انوکا کے بیٹے کی آمد کا انتظار تھا ایلیم گفتگو کرتے کرتے ننتورا رک گئی اور اپنے سامنے بیٹھے سموقان کو مخاطب کر کے

سموقان! اگر میری سماعت دھوکہ نہیں کھا رہی تو انوکا بیٹا اور کیمیا گر

اس موقع پر سموقان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ارشابی کو مخصوص اشارہ کیا۔ اشارہ ملتا تھا کہ ارشابی ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بے نیام کرتا ہوا لپکا دو طرفہ لٹا اس کی طرف بڑھے اتنی دیر تک سموقان بھی اپنی تلوار بے نیام کر چکا تھا پھر جس وقت اس کا گریبان پکڑا تھا اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس زور سے پیچھے دھکیلا کہ مکرے کی دیوار سے کسی بھاری پتھر کی طرح ٹکرایا اور ختم ہو گیا پھر دوسرے ہی لمحے سموقان ان دو محافظوں کی طرف لپکا جو ارشابی کی طرف بڑھے تھے اور پیچھے سے اپنے پیچھے ہی وار سے دونوں کی گردنیں کاٹ دیں تھیں چوتھا محافظ اپنی جگہ پر سہما سہما تلوار اٹھا تھا ارشابی کو بہترین موقع ملا وہ اس کے پہلو کی طرف سے اس پر حملہ آور ہوا اس نے اس کے وار کو روکا لیکن اتنی دیر تک دوسری طرف سے حملہ آور ہو کر سموقان اس کا کام تمام کر دیا تھا۔

اس دوران انو کا بیٹا، اور کیمیا گر دونوں مکرے سے باہر بھاگنے کے لئے اڑنے کی طرف لپکے تھے لیکن اب ایسا ممکن نہ تھا اس لئے کہ عین اسی لمحہ آندھی اور لہریں کی طرح ایلیم مکرے میں داخل ہوئی تھی اندر داخل ہوتے ہی انو کے بیٹے پر وہ آدھ ہوتی، ہوا میں اچھلتے ہوئے اس کے پیٹ پر اس زور سے لات ماری کہ وہ بری لڑکھاتا ہوا دور جا کر اتنی دیر تک منتورا بھی حرکت میں آچکی تھی اس نے دو تین زوردار ضربیں کیمیا گر کے شانے اور گردن پر لگائیں کہ کیمیا گر ادھ موا سا ہو کر گر گیا تھا اتنی دیر تک سموقان اور ارشابی بھی فارغ ہو گئے تھے۔

سموقان نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر مکرے کا دروازہ بند کر دیا پھر وہ مڑا اور ایک منتورا اور ایلیم دونوں کیمیا گر کو بے بس کر چکی تھیں جب کہ ارشابی، انو کے بیٹے کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر باندھ چکا تھا سموقان آہستہ آہستہ فاتحانہ انداز میں دونوں کے سامنے آیا پھر کیمیا گر کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

شیطان کے گمراہ تیر اندازہ درست تھا میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں میں برائیاں مقصد کے تحت تیرے اس مسکن کی طرف آیا تھا میرا نام سموقان ہے یقیناً تم نے من رکھا ہو گا میں صرف ایک خداوند قدوس کا ماننے والا ہوں۔ ابلیس کے سامنے ساعر انو کے ساتھ مل کر جو بدی کا کھیل رچا رکھا ہے وہ اب زیادہ دیر تک

اپنے محافظوں کے ساتھ ہماری طرف آرہے ہیں اس انکشاف پر سموقان ہی نہیں ارشابی بھی چونک اٹھا تھا تینوں اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے سموقان نے اپنا خنجر اپنے لباس کے اندر چھپایا تھا اتنی دیر تک کیمیا گر اور انو کا بیٹا دونوں اپنے محافظوں کے ساتھ اس مکرے کے دروازے پر نمودار ہوئے تھے انہیں دیکھتے ہی سموقان، ارشابی اور منتورا ان کا استقبال کرنے کے لئے دروازے کی طرف لپکے۔

سموقان نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے انو کے بیٹے اور کیمیا گر سے مصافحہ کیا اس کے بعد ان کے ساتھ ارشابی مصافحہ کر رہا تھا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر قہر برساؤ مسکراہٹ میں منتورا نے ان کا استقبال کیا تھا ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے ان سب کو آگے بڑھنے کے لئے کہا کیمیا گر اور انو کا بیٹا دونوں آگے بڑھے پیچھے پیچھے ان کے چار محافظ تھے جو نہی وہ دروازے سے تھوڑا آگے گئے۔ سموقان نے اپنے لباس کے اندر سے اپنا خنجر نکالا اس پر اپنا سری عمل کیا اور جو دروازے کے قریب جو حصار ادھوار گیا تھا اس کی تکمیل کر دی تھی۔

سحر کی تکمیل ہونا تھی کہ کیمیا گر اور انو کا بیٹا دونوں چونک پڑے حصار کی تکمیل کے ساتھ انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے ان کے جسم کے اندر برق دوڑا دی ہو اس موقع پر سموقان اپنے خنجر کو اپنے لباس کے اندر چھپا چکا تھا پھر جب وہ کیمیا گر کے قریب آیا تو کیمیا گر نے مشتبہ انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

تم لوگ کون ہو؟ اس مکرے میں داخل ہونے کے بعد مجھے یوں لگا ہے جیسے مجھ پر برق گری ہو میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ میں اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہوں کیمیا گر کی اس گفتگو کے دوران ہی انو کا بیٹا بھی بول پڑا اور کہنے لگا استاد محترم! آپ کا کہنا درست ہے میں بھی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہوں۔ کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔

انو کے بیٹے کا اتنا ہی کہنا تھا کہ ایک محافظ سموقان کی طرف لپکا اس کی گردن پکڑ لی اور تحکمانہ انداز میں اس سے پوچھنے لگا۔

تم کون ہو؟ اگر تم نے جھوٹ، دروغ گوئی سے کام لینے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں اور میرے ساتھی تم تینوں کی گردنیں اڑا کے رکھ دیں گے۔

جاری نہ رہ سکے گا اس کمرے میں میں تیرا خاتمہ تھوڑی دیر تک کروں گا پریٹلے میں انوکے بیٹے سے گفتگو کر لوں۔

اپنی تلوار لہراتے ہوئے سموقان انوکے بیٹے کی طرف آیا اپنی تلوار کی نوک اس کی گردن پر رکھی اسے مخاطب کیا۔

میں جانتا ہوں تو اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہے اب تو گائے کے چھوٹے پنکھڑے کی طرح بے ضرر ہے بتا تیرے باپ انوکے اس سحر کو کہاں محفوظ رکھا ہوا ہے جسے استعمال کرتے ہوئے وہ انسانوں کو جانوروں کے روپ میں تبدیل کر دیتا ہے اس سحر کا توڑ کس جگہ ہے دیکھ اگر تم نے مجھے ملنے کی کوشش کی تو یاد رکھو میں اپنی تلوار پر ایسا زور ڈالوں گا کہ میری تلوار کی نوک تیری گردن کے پار ہو جائے گی اور تجھے سسک سسک کر مرنے کے لئے اس کمرے میں چھوڑ دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے انوکا بیٹا سہم گیا تھا ہلکاتے ہوئے کہنے لگا۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گا میرے باپ نے یہ سحر بڑی مشکلوں سے حاصل کیا تھا یہ سحر اس نے بابل میں رہنے والے ایک آشوری ساحر سے حاصل کیا تھا یہ سحر اس کا توڑ دونوں ہی جبل نکام کی سب سے اونچی چوٹی پر بنی ہوئی اس عمارت کے اندر محفوظ ہے جو میرے باپ کے مسکن کی سب سے اہم عمارت خیال کی جاتی ہے اس عمارت کے بہت سے محافظ بھی ہیں اور اس عمارت کا نگہبان اور محافظ میرا بڑا بھائی ہے وہی اس عمارت اور اس کے اندر رکھے ہوئے سحر کی دیکھ بھال کرتا ہے اس کے علاوہ کچھ مافوق الفطرت قوتیں بھی ہیں جو اس عمارت، اور اس سحر دونوں کی حفاظت کرتی ہیں۔

ساحر انوکا بیٹا نہیں تک کہنے پایا تھا کہ سموقان نے اپنی تلوار تان لی ایک جھٹکے کے ساتھ اسے بلند کرتے ہوئے گرایا اور انوکے بیٹے کی اس نے گردن کاٹ دی تھی پھر وہ پیچھے ہٹا اور اپنی تلوار گراتے ہوئے اس نے کیمیا گر کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے باری باری ایلم، ننتورا اور ارشابی کی طرف دیکھا اور انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیز و رفیقو! جس مہم پر ہم نکلے تھے اس میں ہم کامیاب ہوئے ہیں

کے بیٹے اور کیمیا گر کا خاتمہ کر دیا ہے اور یہ ہم نے ساحر انوکے پر دوسری ضرب لگائی ہے پریٹلے پہلی ضرب ملکہ ظلمات ارکالا کا قتل تھا اور جب انوکے کو خبر ہوگی کہ ارکالا کو قتل کر لیا ہے تو اسے بے حد دکھ اور افسوس ہوگا اس لئے کہ ملکہ ظلمات ارکالا اس کی دست نگی اب جب اسے اس مسکن کے دوسرے محافظ خبر دیں گے کہ کسی انجانہ نے انوکے کیمیا گر کو ہی نہیں بلکہ اس کے چھوٹے بیٹے کا بھی کام تمام کر دیا ہے تو پھر یہ ساحر انوکے پر دوسری ضرب ہوگی اب میں ساحر انوکے پر تیسری ضرب کی تیاری کروں گا اور وہ اس طرح۔

کہ یہاں سے نکلنے کے بعد ہم کشتی میں سفر کرتے ہوئے عین جبل نکام کی طرف جائیں گے کشتی کو وہیں کھڑا کر دیں گے صلاح مشورہ کرنے کے بعد جبل نکام کی طرف ہر دوہیں گے اور اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے جس کے اندر نے سحر خانہ بنا رکھا ہے اور وہاں اس نے اپنے قیمتی سحر کو محفوظ کیا ہوا ہے اس عمارت کا نگران چونکہ سحر انوکا بڑا بیٹا ہے لہذا میں اس عمارت کے اندر دو کام سرانجام دے گا اول یہ کہ اس سحر اور اس کا توڑ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا دوئم ساحر انوکے بیٹے کو بھی قتل کروں گا میرا یہ کام میرے خداوند نے چاہا تو کامیابی سے ہمکنار ہوا یہ کام یقیناً انوکے پر میری طرف سے تیسری ضرب ہوگی جو تھی ضرب میں خود ساحر انوکے کا اور جب تک میں اس طرح نہیں کر لیتا دم نہیں لوں گا مجھے امید ہے کہ تم میرے ساتھ اتفاق کرو گے۔

تینوں نے باری باری ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ایلم نے سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز آپ سے تعاون اور اتفاق نہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ایلم شاید مزید کچھ کہتی کہ سموقان پھر بول پڑا۔

ارشابی! اس مہم میں تم ہمارے ساتھ نہیں ہو گے تم اپنی کشتی میں بیٹھ کر مسکن کی طرف واپس چلے جانا اس دوران اگر تمہارا رابطہ میرے استاد محترم سے ہو تو اسے مطلع کر دینا کہ ملکہ ارکالا کے بعد ہم کیمیا گر اور ساحر انوکے کے بیٹے کا قتل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اب ہماری منزل انوکا کا طلسم خانہ ہے جو اس

تمہیں نقصان پہنچائیں۔

تینوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر اپنا خیمہ اور سامان
ہوئے وہ کشتی میں بیٹھے اور ارشابی نے کشتی کو سمندر میں دھکیلتے ہوئے اپنے مسکن
طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اس دوران دو اہم واقعات اور حادثات نمودار ہوئے پہلا واقعہ اور حادثہ انو
مسکن میں تھا۔ ساحر انو ایک روز اپنے مسکن کے کمرہ خاص میں اپنی نشست پر چپ
باپ اور خاموش بیٹھا ہوا تھا وہ فکر مند، پریشان حال تھا اس کے پہلو میں اس کی بیٹی
نشتر اور دوسری طرف اس کا دست راست ثور فلک تھا جب کہ اس کے سامنے اس کے
بیرگہ گشتے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد
نوں نے پہلے اپنی بیٹی عشتار کی طرف دیکھا ایک گہری نگاہ اس نے ثور فلک پر ڈالی اس
کے بعد اس نے اپنے سامنے بیٹھے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

عزیزو! لگتا ہے کہ کچھ قوتیں بڑی تیزی کے ساتھ ہمارا خاتمہ کرنے کے درپے
یا تم تک یہ خبر پہلے ہی پہنچ چکی ہے کہ کچھ نامعلوم ہاتھوں نے ہماری دست راست اور
راگڑ معاون ملکہ ظلمات ارکالا کا خاتمہ کر دیا تھا ارکالا کا خاتمہ ہمارے خلاف اور نیشنیم
کے حق میں پڑتا ہے میرا دل کہتا ہے کہ ارکالا کے قتل میں نیشنیم کا دست راست اور اس
معاون سموقان ملوث ہے اب تو اس سے بھی بڑھ کر بڑی ہولناک اور ہمیں ڈرا دینے
والی خبر پہنچی ہے وہ یہ کہ ساحل سمندر پر میرا جو استاد کیمیا گر رہتا تھا، اس کا بھی خاتمہ کر
یا گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ہولناک خبر یہ کہ میں نے اپنے چھوٹے بیٹے کو
برش کے لئے کیمیا گر کے پاس رکھا ہوا تھا۔ میرے اس بیٹے کو بھی قتل کر دیا گیا ہے
یہ قتل یقیناً سموقان نے ہی کیئے ہے۔

دراز دست انسان ہمیں اپنے سامنے بے بس کرنے میں کامیاب ہو جائے ہمیں اس دھرتی کو ہی اس سے پاک کر دینا چاہئے بلکہ ہم نے باہم صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہ نچو اخذ کیا ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر ثور فلک اور عشتار دونوں کو سموقان اور ایلیم کے نقاب میں نکل جانا چاہئے اور ہر صورت میں ان دونوں کا خاتمہ کر دینا چاہئے ورنہ یاد رکھیں جس طرح سموقان ہمارے خلاف حرکت میں آیا ہوا ہے یکے بعد دیگرے وہ ہم سب کا صفیا کرتے ہوئے اس دھرتی سے ہمارا نام و نشان مٹا کے رکھ دے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ کہنے والا تھوڑی دیر کے لئے رکا، دم لیا، کچھ سوچا پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

سموقان اور ایلیم سے نبٹنے کے لئے ہم لوگ ثور فلک اور عشتار کو ایک مشورہ بھی دیں گے پہلا قدم یہ دونوں مل کے اس طرح اٹھائیں کہ دیکھیں ان دونوں سموقان اور ایلیم نے کہاں قیام کر رکھا ہے جب یہ اس کے محل وقوع سے واقف ہو جائیں تو اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے دونوں کے ارد گرد منڈلاتے رہیں جو ان کا ٹھکانہ ہو اس کے آس پاس رہیں اور کبھی بھی سموقان پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کریں جب تک ایلیم اس کے ساتھ ہو یہ بھی کوشش کی جائے کہ سموقان پر حملہ دن کے وقت کیا جائے اس لئے کہ دن کے وقت ایلیم بلی کی صورت میں ہوتی ہے رات کو وہ انسانی شکل و صورت میں آجاتی ہے جب یہ دیکھیں کہ سموقان اپنے ٹھکانے سے کہیں باہر اکیلا ہے تو دونوں اس پر وارد ہو جائیں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس پر قابو پانے کی کوشش کریں اگر اس کو زندہ گرفتار کر لیں تو یہ ہماری ایسی کامیابی ہو جائے گی کہ ہماری پچھلی ساری زیاں کاری اور نقصان کا ازالہ کر دے گی اگر ایسا نہ کر سکیں تو کم از کم سموقان کی گردن کاٹ کر یہاں لے آئیں۔

میں اس موقع پر یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ کسی بھی صورت میں سموقان پر رات کے وقت حملہ آور نہ ہوں اس لئے کہ رات کے وقت یقیناً ایلیم اس کے ساتھ ہوگی سموقان کی طرح ایلیم بھی بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اس لئے سموقان اور ایلیم دونوں مل کر ایک بڑی قوت بن جاتے ہیں جس کا مقابلہ ثور فلک اور عشتار نہیں کر سکیں گے اگر ثور فلک اور عشتار دونوں مل کر اپنے سامنے اور پشت کی جانب سے حملہ آور ہوں تو

عزیزو! تمہاری آمد سے پہلے اس موضوع پر میں اپنی بیٹی عشتار اور اپنے دست راست ثور فلک کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں میں نے ثور فلک اور عشتار کے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ وہ دونوں حرکت میں آئیں اور ہر صورت میں سموقان پر وارد ہوں اور اس کا سر کاٹ کے میرے سامنے پیش کریں ثور فلک سے میں نے یہ مجھ وعدہ کی ہے کہ اگر وہ سموقان کا سر کاٹنے میں کامیاب ہو جائے تو میں اپنی عزیز اور حسین ترین بیٹی عشتار کو اس سے بیاہ دوں گا۔

ثور فلک نے بھی میری اس تجویز سے اتفاق کیا ہے اور اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے میری بیٹی عشتار کو حاصل کرنے کے لئے کہ ہر صورت سموقان کی گردن کاٹے گا اس نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ سموقان کے ساتھ ساتھ وہ حسین ترین لڑکی ایلیم کو بھی ٹھکانے لگانے کی کوشش کرے گا اور ہو سکے تو اسے زندہ گرفتار کرنے کی تگ و دو بھی کرے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد انو خاموش ہوا کچھ سوچا پھر وہ اپنے سامنے بیٹھے گماشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہو کہہ رہا تھا۔

میں نے جو کچھ کہنا تھا تم لوگوں سے کہہ دیا ہے اب تم کہو جو تجویز میں نے پیش کی ہے تم میں سے کسی کو اس کے خلاف اعتراض ہے۔

ساحر انو کی اس گفتگو کے جواب میں اس کے سامنے بیٹھے اس کے بدی کے گماشتے باہم تھوڑی دیر تک صلاح مشورہ کرتے رہے پھر ان میں سے ایک اٹھا اور انو کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

آقا! جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست اور مناسب ہے۔ سموقان اب ہمارے خلاف اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اگر ہم نے اس کی راہ نہ روکی اس کا سر قلم نہ کیا تو یاد رکھنا اس سرزمین پر وہ ہمارا جینا ہی ناممکن بنا کے رکھ دے گا۔ ظلمات اراکالا کا خاتمہ اس کے بعد کیسیا کر اور آپ کے چھوٹے بیٹے کا قتل ایسے واقعات ہیں جنہیں کسی بھی صورت فراموش نہیں کیا جاسکتا آج اس نے کیسیا کر اور آپ کے چھوٹے بیٹے کا قتل کیا ہے کل آپ کے دوسرے بیٹے پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے اس کے بعد اس کی گرفت ہم تک ہی نہیں آپ کی گردن تک بھی پہنچ سکتی ہے قبل اس کے کہ:

عرسے توڑ کے ساتھ ساتھ اس سحر کو بھی حاصل کرنے میں سرگرداں ہو لہذا ہمیں اس کی طرف سے محتاط رہنا چاہئے۔ بہر حال میں اور ثور فلک، سموقان سے نپٹنے کے لئے آج ہی یہاں سے روانہ ہونا پسند کریں گے۔

اسی شبیہی عشقار کی اس گفتگو پر ساحر انو تھوڑی دیر تک دھیرے دھیرے مسکراتا رہا پھر اس نے اپنے سامنے بیٹھے بدی کے گماشتوں پر نگاہ ڈالی آخر میں اس نے اپنی بیٹی عشقار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میری بیٹی! میں تمہاری تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور اپنے جگاس کو درخواست کرتا ہوں اور تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تو آج ہی ثور فلک کے ساتھ یہاں سے کوچ کر جا اور دونوں مل کر سموقان کے خلاف حرکت میں آؤ اس کے ساتھ ہی ساحر انو اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا سب لوگ اس کمرے سے نکل گئے تھے ثور فلک اور عشقار بھی اس کمرے سے چلے گئے تھے۔ دونوں نے اپنی تیاریاں مکمل کیں پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جمیل نکام کے اس مسکن سے کوچ کر گئے۔

دوسرا بڑا حادثہ جو پیش آیا وہ عراق کے بادشاہ گگامش کا تھا۔ گگامش اپنی بیٹی سے بے پناہ اور جنوں کی حد تک محبت کرتا تھا پر اس کی بد قسمتی کہ چند دن بیمار بننے کے بعد اس کی بیوی فوت ہو گئی اس کے طبیبوں نے اس کا بہترین علاج کیا پھر بھی وہ جانبر نہ ہو سکی۔

گگامش اپنی بیوی کی موت کے صدے کو برداشت نہ کر سکا اس پر جنونی کیفیت طاری ہو گئی کچھ دن تک وہ یہ نہی پاگلوں کی طرح روز و شب بسر کرتا رہا اس دوران اس کی ماں نن سون نے اسے بڑا سمجھایا اسے بڑی تسلی دی لیکن گگامش اپنی بیٹی کے دکھ اس کے صدے کو دل سے نکال نہ سکا۔

کچھ دن تک اس کی ایسی ہی حالت رہی پھر اس نے سوچا کہ انسان یوں کب دوسرے سے کیوں بچھڑتا ہے اس کا کوئی حل ہونا چاہئے یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی مملکت کا سارا کاروبار اپنی ماں نن سون کے حوالے کیا اور خود وہ آب حیات کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اس کا خیال تھا کہ دوسری شادی کرنے سے پہلے وہ آب حیات کو

میرے خیال میں اس طرح یہ سموقان پر قابو پاسکتے ہیں ایک بار سموقان کا ہم نے غائر کر دیا تو ہمارے سامنے ایلیم کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی ایلیم کا جب خاتمہ ہو جاتا ہے تو یاد رکھنا اس کے بعد ہمارے سامنے سب سے بڑا ہمارا مقصد پشیمیم ہو گا پشیمیم اپنے آپ کو نیکی اور بھلائی کا نمائندہ خیال کرتا ہے جب تک پشیمیم کا خاتمہ نہیں ہوتا یاد رکھیں اس وقت تک ہم آزادانہ ان سرزمینوں میں بدی کا کھیل نہیں کھیل سکتے۔

کہنے والا یہاں تک کہنے کے بعد خاموش ہو گیا اور رکا تھوڑی دیر تک اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کا جائزہ لیا اس کے بعد دھیمی سی آواز میں پھر بول پڑا۔

میں نے جو کچھ کہنا تھا یا جن خدشات کا اظہار کرنا تھا کر چکا اب آپ لوگ اس لائحہ عمل کو آخری صورت دیں۔

اس موقع پر انوکسی حسین اور پر جمال بیٹی زخمی ناگن کی طرح اپنی نشست پر بل کھاتی رہی تھی پھر ایلیم بے پناہ غصے اور آتش فشاں کے پھٹ پڑنے کے انداز میں بول پڑی۔

سموقان میرے ایسے بھائی کا قاتل ہے جسے میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز خیال کرتی تھی میں نے اپنے باپ کی اس شرط کو بھی دل و جان سے قبول کر لیا ہے کہ ثور فلک اگر میرے ساتھ مل کر سموقان کا خاتمہ کرتا ہے تو میں اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دوں گی اس کی بیوی بن کے رہوں گی اس موقع پر میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ اگر سموقان کا خاتمہ کرتے کرتے میری جان بھی چلی گئی تو میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گی۔ سموقان کا خاتمہ میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور میری روح کا اتہا درجہ کا لائحہ عمل بن چکا ہے میں چاہتی ہوں میں اور ثور فلک آج ہی یہاں سے کوچ کریں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے پہلے سموقان اور ایلیم کا خاتمہ کریں ہمیں یہ بھی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ ایلیم بے شک سری قوتوں کی مالک ہے لیکن ابھی تک ایلیم اور سموقان نے شادی نہیں کی سموقان کا ارادہ ہے کہ جب تک میرے باپ کا عہد ایلیم سے اتار نہیں لیا جاتا اس وقت تک وہ ایلیم سے شادی نہیں کرے گا اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ سموقان اس کوشش میں ہے کہ اس سحر کا توڑ حاصل کرنے کی کوشش کرے جو ایلیم، اس کے بھائی اور اس کے بھائی کی منگیتر ہو انہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس

تلاش کرے گا اور جب وہ آب حیات کو پانے میں کامیاب ہو گیا تب وہ خود بھی اس
آب حیات کی وجہ سے غیر فانی ہو جائے گا اور جس سے شادی کرے گا اسے بھی آب
حیات کی وجہ سے غیر فانی بنا دے گا تاکہ آنے والے دنوں میں اسے کوئی دکھ اور صدمہ
نہ برداشت کرنا پڑے بس انہی خیالات کے تحت گنگامش نے اپنی سلطنت کا کاروبار
اپنی ماں کے حوالے کیا اور خود وہ آب حیات کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا۔

سموقان، ایلیم، ننتورا اور ارشابی کیمیاگر اور انوکے بیٹے کا خاتمہ کرنے کے
برائے شہیم کی رازدار اور پھلوں کا رس کشید کرنے والی سدوری کی حویلی میں داخل ہوئے
ہاں سموقان نے ارشابی اور ایلیم کے ساتھ قیام کر لیا جب کہ ننتورا کو اس نے ساحر انوکے
برائے کے گماشتوں پر نگاہ رکھنے کے لئے مقرر کر دیا تھا تاکہ مناسب موقع جان کر وہ
دستان نکام کی چوٹی پر انوکے اس طلسم خانے پر حملہ آور ہو جس کی حفاظت انوکے کا بڑا
بارگاہ تھا۔

ساحل سمندر پر سدوری کی حویلی میں قیام کے دوران سموقان نے اپنا یہ
نہل بنالیا تھا کہ سورج غروب ہونے کے بعد جب ایلیم انسانی شکل میں آتی تب وہ
ارشابی اور سدوری کو ساتھ لے کر ساحل سمندر کی چٹانوں میں چھل قدمی کرنے
لئے نکلتا تھا۔ دراصل وہاں قیام کر کے اسے بڑی بے چینی سے ننتورا کا انتظار تھا تاکہ
وہ آئے بعد وہ کوئی فیصلہ کر سکے کہ انوکے دوسرے بیٹے اور اس کی طلسم گاہ کے
خبر پر کب اور کس وقت حملہ آور ہو جانا چاہیے۔

ایک روز سورج غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد سمندر کے کنارے
دستان کی حویلی کے ایک کمرے میں سموقان، ایلیم، سدوری، اور ارشابی اکٹھے بیٹھے
انہوں نے ہر گھنٹہ کو کر رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ننتورا نمودار ہوئی ایلیم اور
انہوں کے قریب ہی وہ ایک نشست پر مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی اسے دیکھتے ہی

سموقان نے بڑی بے چینی کے ساتھ اسے مخاطب کیا۔
 ننتورا تمہارے چہرے سے لگتا ہے کہ تم ساحرانو کے بارے میں اتنی
 خبریں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہو۔
 سموقان کے ان الفاظ سے ننتورا کے چہرے پر گہرا دلفریب اور پرکشش
 تبسم نمودار ہوا ایک مسکراتی، کھلکھلاتی سی نگاہ اس نے سب پر ڈالی اس کے بعد
 سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔
 سموقان تمہارا اندازہ درست ہے میں انوکے متعلق بہت مفید خبریں
 حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہوں سنو انواب تمہاری جان کے درپے ہے وہ میرے
 متعلق کچھ نہیں جانتا اس وقت اس کا سب سے بڑا مقصد اور مدعا یہ ہے کہ تمہیں اپنے
 راستے سے ہٹائے اور ایلیم کو زندہ یا مردہ گرفتار کرے انوکو یہ بھی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ
 ملکہ ظلمات کا تم خاتمہ کر چکے ہو اور یہ کہ کیمیاگر اور انوکے بیٹے کی موت کے بھی تم ہی
 ذمہ دار ہو اب انوکے اپنے دست راست ثور فلک اور اپنی بیٹی عشثار کے ذمے یہ کام
 لگایا ہے کہ وہ تمہارا اور ایلیم دونوں کا خاتمہ کر دیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے
 لئے ثور فلک کو ساحرانو نے ایک ترغیب دی ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ تمہیں ہلاک کرنے
 میں کامیاب ہو جائے تو وہ اپنی خوبصورت اور حسین بیٹی عشثار کو ثور فلک سے باہر
 دے گا۔

ننتورا کی اس ساری گفتگو سے سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر سوچتا
 رہا دوران ننتورا ہی نہیں ایلیم، سدوری اور ارشابی بھی بڑے غور سے اس کی طرف
 توجہ دے رہے تھے پھر آہستہ آہستہ سموقان نے اپنی گردن سیدھی کی اور اپنے سامنے بیٹھے
 سب کا جائزہ لیا اس کے چہرے سے لگتا تھا جیسے اس نے ثور فلک اور عشثار سے نپٹنے کا
 لائحہ عمل تیار کر لیا ہو پھر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ثور فلک اور عشثار سے نپٹنا کوئی آسان کام نہیں اگر وہ ہم سے نکلے تو ہمیں
 اس کے نتیجے میں انہیں ہزیمت یا شکست اٹھانا پڑتی ہے تو یاد رکھنا وہ دونوں اپنی
 قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنا آپ بچا کر نکل سکتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ
 ان دونوں کو میرا ان دونوں کے ساتھ نکلنا پڑے اور اس وقت وہ دونوں اپنی سری قوتوں سے
 بے یار و مددگار ہوں اگر میری بھی ایسی ہی حالت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں میں چاہتا ہوں
 کہ ان دونوں نے ظلمات کی ملکہ ارکالا، کیمیاگر اور انوکے بیٹے کا خاتمہ کر دیا ہے اس
 لئے ثور فلک اور عشثار کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو
 جائیں تو یاد رکھنا یہ ساحرانو پر ہماری طرف سے تیسرا چرکا ہو گا پہلا زخم ملکہ ظلمات
 کی صورت میں، دوسرا اس کے بیٹے اور کیمیاگر کے مرنے پر، تیسرا اب اس کی
 بیٹی عشثار، اور دست راست ثور فلک کے خاتمے پر ہو گا۔

اس ترغیب پر ثور فلک بڑا خوش ہے۔ عشثار بھی اس پر رضامند ہے اس
 لئے کہ عشثار ہر صورت میں تم سے اپنے اس بھائی کا انتقام لینا چاہتی ہے جو کیمیاگر کے
 ساتھ ہمارے ہاتھوں مارا گیا اب ثور فلک اور عشثار تم پر وارد ہونے کے لئے جیل خانہ
 کے اپنے مسکن سے کئی دن پہلے سے کوچ کر چکے ہیں وہ تم پر حملہ آور نہیں ہو رہے
 کسی مناسب موقع کی تلاش میں ہیں وہ کس وقت تم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اس کی
 تفصیل سے میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتی ہوں۔

سموقان! اب تم محتاط رہنا ثور فلک اور عشثار دونوں ساحل سمندر کے اپنی
 علاقوں کی طرف منڈلاتے پھرتے ہیں اور وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے
 تم پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں تم چونکہ سورج غروب ہونے کے بعد ہر روز ایلیم، ارشابی اور

اس موقع پر میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔
سموقان نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا اس کے بعد دوبارہ بول پڑا۔
ایلم! ابھی میں نے اپنی بات مکمل نہیں کی جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ
اب سنو اس کے بعد اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو بولو۔
جواب میں ایلم اور ننتورا دونوں مسکرا کر رہ گئی تھیں اس کے بعد سموقان
نے پھر کہنا شروع کیا۔

ایلم! سنو ننتورا حصار کھینچنے کی کارروائی اسی علاقے میں کرے گی جہاں ہم
روزہل قدمی کے لئے جاتے ہیں ہماری خوش قسمتی کہ یہ کوہستانی علاقہ ہے اور اس
ہی داخل ہونے کے لئے ایک درہ ہے جس درے میں داخل ہو کر ہم روزہل قدمی
لئے ہیں ننتورا جب حصار کھینچنے لگا تو درے والے حصے پر حصار کو ادھورا رہنے دے
اس کی تکمیل اس وقت کرے گی جب میں اور میرے ساتھ ثور فلک اور عشتار بھی
حصار میں داخل ہو جائیں گے جہاں تک تمہارا اور ننتورا کا تعلق ہے تم دونوں اپنی
ہی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے اوجھل رہو گی جب تم دیکھو گی
پچھ پر وارد ہونے کے لئے ثور فلک اور عشتار حصار میں داخل ہو چکے ہیں تو تم صبر سے
اینا اس وقت حصار میں مت داخل ہو جانا جب وہ دونوں مجھ سے ٹکراتے ہیں تب
دونوں حصار میں داخل ہونا اور صرف عشتار پر اپنی گرفت مضبوط کرنا یہاں میری
ساتھ بات ذہن میں رکھنا۔

عشتار کو کسی بھی صورت بھاگنے نہ دینا وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
لئے ہوئے روپوش تو نہیں ہو سکے گی اس لئے کہ سری قوتوں سے تو وہ محروم ہو چکی ہو
ہاں اگر وہ بھاگ کر حصار سے باہر نکل گئی تو یاد رکھنا اس کی سری قوتیں بحال ہو
سکتی ہیں اور وہ ہماری گرفت سے نکل بھاگے گی میں بھی ایسا ہی کروں گا اپنے سامنے
میں ثور فلک کو بھاگ کر حصار سے نکلنے نہیں دوں گا اس طرح اس حصار کے اندر
انسانی کے ساتھ ہم تینوں مل کر ثور فلک اور عشتار کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر بڑے غور سے ارشابی نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ

سموقان کی اس گفتگو پر ایلم اور ننتورا دونوں نے تیز نگاہوں سے ایک
دوسرے کی طرف دیکھا تھا اس موقع پر ان کی نگاہوں کے اندر جواب طلبی، تجسس
استفسار بھی تھا پھر ایلم نے اپنے سامنے بیٹھے سموقان کو بڑی خوش کن اور شہد بھری آواز
میں مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے حبیب! شام کے بعد جب ہم کوہستانی سلسلے میں پہل قدمی کے
جاتے ہیں تو ظاہر ہے ان علاقوں میں تو ہم عشتار اور ثور فلک کو ان کی سری قوتوں
محروم نہیں کر سکتے نہ ہی میں آپ کو اس کوہستانی سلسلے کے اندر اکیلا جانے دوں
اس طرح ثور فلک اور عشتار دونوں آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
ایلم یہیں تک کہنے پائی تھی کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے اس
بات کاٹ دی۔

ایلم! تمہارے اندازے، تمہارے اندیشے، تمہارے تفکرات اپنی
درست ہیں پر جو میں کہنے لگا ہوں پہلے وہ سنو اس کے بعد تم اپنے خیالات کا اظہار کرنا
آج تو ہم سب اکٹھے پہل قدمی کر کے لوٹ آئے ہیں آج ثور فلک اور ننتورا
سے نپٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب میں ننتورا سے چاہوں گا کہ یہ اپنی سری قوتوں
کو حرکت میں لاتے ہوئے کوہستانی سلسلے کے ایک مخصوص حصے میں حصار کھینچنا
ایسا حصار جس کے اندر داخل ہونے کے بعد ہر کوئی اپنی سری قوتوں سے محروم
جائے گا ننتورا اس حصار کا ایک حصہ خالی رہنے دے گی جب میں اس حصار میں داخل
ہوں گا تو ننتورا گھات میں رہے گی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں رکھے ہوئے
انسانی نگاہوں سے اوجھل رہے گی جب یہ دیکھے کہ مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے
فلک اور عشتار دونوں اس حصار میں داخل ہوں چکے ہیں تب یہ اس حصار کی پہل
کرے اس طرح میں ثور فلک اور عشتار تینوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں
گے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں ایلم بول پڑا

تھی۔

لیکن میں آپ کو ثور فلک اور عشتار کے مقابلے میں اکیلا نہیں جانے دوں

خاکہ ثور فلک نے اسے مخاطب کرنے میں پہل کر دی۔

سموقان! اس کو ہستانی سلسلے میں ایک عرصے کے بعد ہماری خواہشوں کے مطابق تم ہمیں اکیلے لے ہو میں سمجھتا ہوں یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ تجھ اکیلے کا ہمارے ساتھ نکلنا ہو رہا ہے سموقان، پشیم کے گمشتے لکھر رکھو اس کو ہستانی سلسلے کے اندر ہم تیرے ساتھ یوں نکلنا گئے جیسے جھلسی دھرتی پر انکاروں کا کھیل شروع ہوتا ہے میں اور عشثار دونوں تیری پرانی دکھتی چوٹوں پر ایسی ضربیں لگائیں گے کہ تو بے منزل، بے ہدف ہو کر رہ جائے گا سن سموقان اس گہری چمکتی رات میں ہم تیری وہ حالت کریں گے کہ تو سناٹوں کی گونجتی چیخوں میں تنہائی کے ہانپتے سایوں، ٹوٹے سپنوں، کھری یادوں جیسا ہو کر رہ جائے گا۔

یہاں تک کہتے کہتے ثور فلک کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کی بات کاٹتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

ثور فلک تم بکتے ہو بکواس کرتے ہو تم پہلی دفعہ مجھ اکیلے سے دو نہیں نکلنا رہے اس سے پہلے تم اور تمہارا آقا دونوں ایک بار مجھ سے نکل چکے ہو اس نکلنا کے نتیجے میں تم دونوں کو فرار کا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا سن! انوکے گمشتے! بدی کے نقیب، اس کو ہستانی سلسلے کی چٹانوں کے اندر میرے خداوند نے چاہا تو میں تم دونوں کی زیست کے درجے دروازے بند کر دوں گا، تمہیں اپنے سامنے پل پل سلگتے لمحوں، لمحہ لمحہ جلتی مائتوں سا بناؤں گا تمہاری زیست کو سونی گلیوں ویران راستوں بھری راتوں اور بھولی آتوں جیسا بنا کے رکھوں گا۔

ثور فلک! گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے تو نے مجھے پشیم کا گمشتہ کہا تھا تو نے میرے لئے غلط لفظ استعمال کیا میں صرف اپنے اللہ صرف اپنے خداوند کا گمشتہ ہوں ان میں دین ابراہیمی کا ماننے والا ہوں سارے بتوں اور سارے جھوٹے اہلوں کو لات مارتے ہوئے میں تو صرف اپنے خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کرنے والا ہوں جو اس سارے جہان کا خالق اور مالک ہے پشیم میرا بزرگ ہے تاہم اس کی دعائیں اس کی نصیحت میرے ساتھ ہے۔

ثور فلک! میں تو اپنے اس رب کریم کا بندہ اور غلام ہوں جسے جب بھی

اس کارروائی کے موقع پر میرا اور محترم سدوری کا کیا کرنا ہو گا جواب میں سموقان نے ایک تمہقہ لگایا اور کہنے لگا۔

تمہارا کوئی کردار نہیں ہو گا تم دونوں اس حویلی میں رہو گے اور خداوند قدوس نے چاہا تو کل ہم تم دونوں کے لئے ثور فلک اور عشثار کی موت کی خوشخبری آئے گی میں نے تمہیں یہ خیال میں اب کھانا لگاؤ اور کھائیں۔ اس پر امیر، ننتور اور سدور تینوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئیں بڑی تیزی سے انہوں نے اس کمرے میں کھانا سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔

○○○

طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہو ننتور نے راتوں رات ہی اس جگہ کے ارد گرد حصار کھینچ دیا تھا جہاں وہ امیر سموقان سورج غروب ہونے کے بعد چہل قدمی کیا کرتے تھے تاہم اس جگہ میں داخل ہونے کے لئے جو ایک کو ہستانی درہ تھا وہاں اس نے حصار کو مکمل رہنے دیا تاکہ وقت اس کی تکمیل کی جائے جب سموقان کے بعد ثور فلک اور عشثار بھی اس میں داخل ہوں جائیں۔

یوں اس کام کی تکمیل کے بعد اگلے روز سورج غروب ہونے کے سموقان، سدوری کی حویلی سے اکیلا نکلا۔ تاہم اپنی سری قوتوں کی مدد سے انسانی آسے روپوش رہتے ہوئے امیر، اور ننتور اس ارد گرد منڈلا رہی تھیں سموقان درے ذریعے اس جگہ پہل قدمی کرنے لگا جس جگہ کے ارد گرد ننتور نے حصار کھینچا ہوا اسے وہاں داخل ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ثور فلک اور عشثار بھی اچانک وہاں آن نمودار ہوئے۔

ثور فلک اور عشثار کو اچانک چاندنی رات میں کو ہستانی سلسلے کے اندر اپنے سامنے دیکھتے ہوئے سموقان مصنوعی طور پر ٹھٹھا کا تھا کچھ دیر تک وہ انہیں بڑی مایوسی اور بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں دیکھتا رہا پھر انہیں مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہتا

عشتر پر حملہ کر دیا تھا اس وقت تک آگے بڑھ کر ثور فلک، سموتان پر ضرب لگا
پہلے ایک زور دار مکا اس نے اس کی گردن پر دے مارا تھا اس کے جواب میں سموتان
نے ایک قہقہہ لگایا پھر بڑی حقارت سے اس نے زمین پر تھوکتے ہوئے ثور فلک کو
درب کیا۔

ثور فلک اتم بھی کیا۔ ہودہ انسان ہو کہ میرے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے
جانے ہو تم نے مجھ پر جو ضرب لگائی ہے اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا ساتھ ہی آگے
بڑھتے ہوئے سموتان نے ایسا ہی مکا ثور فلک کے مارا جیسا ثور فلک نے اس کی گردن پر
ماری تھی اس کے نتیجے میں ثور فلک انتہائی بے بسی سے زمین پر گر گیا تھا۔

دوسری جانب عشتر، ایلیم اور ننتورا کے سامنے ڈٹ گئی تھی اور اس کی
ساتھ سے گتا تھا کہ وہ دونوں کے قابو میں آنے والی نہیں۔ ثور فلک چونکہ اس وقت
زمین پر گرا ہوا تھا لہذا اس موقع سے سموتان نے فائدہ اٹھایا آگے بڑھ کر ایک ایسی زور
دار لات اس نے عشتر کی پشت پر ماری کہ عشتر بل کھاتی ہوئی زمین پر گر گئی اس کا
زمین پر گرنا تھا کہ آگے بڑھ کر ایلیم اور ننتورا نے اسے دبوچ لیا۔

اس موقع پر شاید عشتر نے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ان
دوں سے نجات حاصل کر کے بھاگنا چاہا لیکن جب اس کی سری قوتیں حرکت میں نہ
آئیں تب اس نے چیخ و پکار کرتے ہوئے ثور فلک کو پکارا۔

ثور فلک! ہمارے ساتھ دھو کہ اوز فریب ہو چکا ہے ہم دونوں اپنی سری
قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں۔

ثور فلک اس وقت زمین پر سے اٹھ رہا تھا اس نے جب اپنی سری قوتوں کو
حرکت میں لانا چاہا تو ناکام ہوا تب اس کا چہرہ پیلا ہو گیا اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا
لیکن اس کا پیچھا کرتے ہوئے سموتان نے پشت کی جانب سے اسے پکڑا پھر اسے اپنے
موتوں ہاتھوں پر اٹھایا پہلے چند ضربیں اس کے پیٹ اور منہ پر لگائیں ان ضربوں نے ثور
فلک کو پوری طرح بدحواس کر دیا تھا وہ بھاگنے کے قابل نہ رہا تھا۔

اس کے بعد سموتان پر بربریت اور درندگی سوار ہو گئی آگے بڑھا اپنے
موتوں ہاتھوں پر اس نے ثور فلک کو اٹھایا پھر انتہائی غضبناکی میں اس نے ثور فلک کو

میں نے پکارا یہ زمانہ، یہ وقت، یہ زمین، یہ دھرتی، یہ آکاش گواہ ہے کہ اس نے میری مدد
کی میں نے اگر اسے بکھرے ساگر، گہرے پانیوں کی تہوں میں بھی مدد کے لئے پکارا تو
اس نے میری مدد کی اب بھی میں تم دونوں کے سامنے اپنے خدائے لازوال کو اپنی مدد
اپنی حمایت کے لئے پکارتا ہوں اور سن جسے میں پکارتا ہوں وہ خالق مخلوقات موجودات
ہے اس کی بخشش اور سخاوت بے مثال اور بے پایہ ہے۔

ثور فلک اوقت ضائع مت کرو۔ میں اپنے اندر اپنے مالک اپنے آقا کو مدد کے
لئے پکار چکا ہوں تو بھی جس کا گماشتہ ہے اسے مدد کے لئے پکار کے دیکھ کون غالب رہتا
ہے۔ ثور فلک میں نیکی، خیر اور بھلائی کا مناسدہ ہوں تو بدی، گناہ اور پستی و ذلت کا
مناسدہ ہے آ میرے ساتھ نکر امیرے مقابلے میں اپنے ساتھ تو عشتر کو بھی لے آ پھر
اس نکر اڈ کے نتیجے میں دیکھنا کیسے میں تم دونوں کی جھانکتی آنکھوں میں بربادی کے
ہیولے بھرتا ہوں کیسے تم دونوں کی حالت اجڑے مناظر کی بستیوں جیسی کرتا ہوں
کیسے اس کو ہستانی سلسلے کے اندر دہکتی رات میں تم دونوں کے انا کی دھیان اور
جہارے جذبوں کی کڑھیاں اڑاتا ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے سموتان رکا، دم لیا اس کے بعد ثور
فلک کو اس نے پھر مخاطب کیا۔

ثور فلک اور عشتر! دونوں وقت ضائع مت کرو اس سے بہتر موقع تمہیں
میر نہیں آئے گا اس وقت میں تم دونوں کے مقابلے میں اکیلا ہوں ورنہ اکثر و بیشتر
اس پہل قدمی میں ایلیم یا میرے کچھ اور عزیز میرے ساتھ ہوتے ہیں بہر حال اس وقت
سے فائدہ اٹھا لو شاید تمہاری بہتری ہو جائے اور اگر آگے بڑھ کر تم مجھ سے نہیں
نکراتے تو پھر مجبوراً میں آگے بڑھنے لگا ہوں تاکہ تم پر ضرب لگانے کی ابتدا کروں۔

سموتان کی اس گفتگو کے جواب میں ثور فلک اور عشتر نے ایک بار ایک
دوسرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا رات کی گہری چاندنی میں دونوں نے آنکھوں کی
آنکھوں میں کوئی فیصلہ کیا پھر وہ حملہ کرنے کے انداز میں آگے بڑھے دونوں شانے سے
شانے ملاتے، بھرے خوک کی طرح جب سموتان کے نزدیک ہوئے تو دنگ روئے
اس لئے کہ عین اسی لمحہ اس حصار کے اندر ایلیم، اور ننتورا نمودار ہوئی تھیں دونوں نے

ساحر انوکے طلسم گاہ کا رخ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں جہاں اس کا دوسرا بیٹا طلسم گاہ کا محافظ ہے جہاں سے میں انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا طلسم حاصل کرنا چاہتا ہوں وہاں میں اس طلسم گاہ کو بھی برباد کروں گا اور انوکے بیٹے کا بھی خاتمہ کروں گا۔

سموقان ذرا رکھتا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

منتورا آؤ پہلے اس حصار سے نکلیں پھر تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور میرے محترم، میرے استاد پشیم کو جا کر ساحر انوکے دست راست ثور فلک اور انوکے بیٹے کے خاتمے کی اطلاع کرو۔

منتورا نے اس تجویز سے اتفاق کیا تینوں اس کو ہستانی سلسلے میں چلتے ہوئے اس حصار سے باہر نکلے جو انہوں نے ثور فلک اور عشماز کو پھانسنے اور مارنے کے لئے بنایا تھا اس حصار سے باہر نکلنے کے بعد منتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور سموقان کا پیغام پشیم تک پہنچانے کے لئے انسانی آنکھ سے اوجھل ہو گئی تھی جب کہ سموقان اور ایلیم بھی دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے بڑی چاہت اور محبت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے واپس سمندر کے کنارے پھلوں کا رس کشید کرنے والی سدوری کی حویلی کی طرف جا رہے تھے۔

ایک چٹان پر بیٹھ دیا تھا۔ ثور فلک ایک بار چیتے ہوئے تھوڑا سا اوپر اٹھا پھر اس نے ایک ہنسی کی اور ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔

جس وقت ثور فلک مرنے سے پہلے چٹان سے نکل آیا تھا تو اس نے ایلیم کے بے بسی میں ایک چیخ بلند کی تھی یہ چیخ ایلیم اور منتورا نے بھی سنی انہوں نے جب دیکھا کہ ثور فلک کا سموقان نے خاتمہ کر دیا ہے تو سموقان کی پیروی کرتے ہوئے عشماز کو اٹھایا اور سموقان ہی کی مانند خوب قوت کے ساتھ چٹان پر بیٹھ دیا تھا عشماز بھی دم توڑ گئی تھی یوں چاندنی رات میں اس کو ہستانی سلسلے کے اندر سموقان، ایلیم اور منتورا نے ثور فلک اور عشماز کا خاتمہ کر دیا تھا۔

سموقان، ثور فلک کی لاش کے قریب ہی کھڑا تھا کہ عشماز کا خاتمہ کرنے کے بعد منتورا اور ایلیم بھی تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آن کھڑی ہوئیں انہیں اپنے پہلو میں دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے کہنا شروع کیا۔

میں تم دونوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ثور فلک اور عشماز کا خاتمہ کر کے ساحر انوکے دل پر ہم نے تیسرا چکر لگایا ہے اور یہ ذمہ یقیناً اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گا اب ہمارے سامنے صرف دو ہی مہمات ہیں۔
اول یہ کہ جبل نکام کے اندر ساحر انوکے جو طلسم خانہ بنا رکھا ہے جس کے اندر اس نے انسان کو جانوروں میں تبدیل کرنے یا اس کو دوبارہ اپنی پہلی حالت میں لانے کا سحر محفوظ کیا ہوا ہے اس سحر کو حاصل کریں اور اس طلسم خانے کا خاتمہ کر کے رکھ دیں۔

ہمارا دوسرا ہدف خود ساحر انوکے کا اس کی طلسم گاہ کا خاتمہ کرنے کے بعد ایلیم اور منتورا ہوں گے اور ہمیں ہر صورت میں اس کا خاتمہ کرنا ہو گا جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہوتا یوں جانیے بدی کا خاتمہ نہیں ہوتا ہم چونکہ نیکی اور خیر کے مناسبتہ ہیں لہذا بدی کا خاتمہ کرنے کے لئے ہمیں انوکے کا خاتمہ کرنا ہو گا اور یہ کام ہمارے فرائض ہے۔
سرفہرست ہے۔

ہم چونکہ ثور فلک اور عشماز کا خاتمہ کر چکے ہیں لہذا کل شام کے وقت ہیں

سموکان نے دروازے کو دبا کے اندر دیکھا دروازہ مضبوطی سے بند تھا دروازے کے اندر آنے جانے والوں کے لئے جو چھوٹا دروازہ تھا اسے بھی اس نے کھولنا چاہا لیکن وہ بھی بند تھا۔

اس صورت حال پر سموکان نے سوچا پھر چند قدم پیچھے ہٹا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دوسرے ہی لمحے وہ اس عمارت کے اندر تھا وہ بالکل صدر دروازے کے قریب نمودار ہوا تھا پھر چھوٹے اور بڑے دونوں دروازوں کی آہنی زنجیریں اس نے کھول دیں یہ کام اس نے اس احتیاط کے تحت کیا تھا کہ اگر اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنی سری قوتوں سے محروم کر دیا جائے تو بھی خطرے کی صورت میں وہ اپنی جان بچا کر اس صدر دروازے کے ذریعے بھاگنے میں کامیاب ہو سکے۔

یہ احتیاط مکمل کرنے کے بعد سموکان اب اس عمارت میں آگے بڑھا تھوڑی دیر بعد اچانک وہ ایک جگہ رک گیا اس لئے کہ عمارت کے ایک حصے میں اسے روشنی دکھائی دی تھی یہ روشنی کسی دروازے سے چھن چھن کر باہر آرہی تھی سموکان کچھ دیر وہاں کھڑا ہوا کہ اس دروازے کی طرف بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر شاید اپنی سری قوتوں کے ذریعے اپنے دفاع کی تکمیل کی اس کے بعد وہ اس دروازے کی طرف بڑھا جس میں سے روشنی باہر آرہی تھی۔

دروازے کے قریب جا کر وہ جھٹکا اور رکا پھر اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بلند کی جس سے نچلے حصے میں اس نے موٹے حروف میں اسم اللہ کندہ کر رکھا تھا ساتھ ہی اس نے اپنی ڈھال بھی بے نیام کر لی یوں مسلح ہو کر اس نے بڑی آہستگی سے آواز پیدا کیے بغیر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اندر داخل ہوتے ہی وہ دنگ رہ گیا۔

اس لئے کہ وہ خاصا بڑا کمرے تھا جس کے اندر پوری طرح روشنی ہو رہی تھی کمرے کے چاروں اطراف میں بڑی بڑی مشعلیں جل رہی تھیں دائیں جانب ایک ڈھال بڑا اونچا میز تھا اس میز کے اوپر تین چیزیں تھیں ایک سفید رنگ کی بلی جو سموکان کو دیکھتے ہی دم ہلاکتے ہوئے اپنے منہ سے عجیب قسم کی آوازیں نکالنے لگی تھی۔

لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی رات نارسائی کی لکیروں کی طرح اپنی فوز مندی کی تلاش رائگاں میں بھاگتی جا رہی تھی فضا میں کھلی سفایوں کی کہانی کی طرح پاگل ہوائیں چپے چپے چھانتی پھر رہی تھیں گہری ہوتی رات میں خاموشی کچھ اس طرح طاری تھی کہ ہر شے کو بے گیان ہونے کا دکھ لاحق ہو گیا ہو لوگ خواب خواب رات نیند نیند تھی بجھی بجھی مشعلیں سوختے سوختے چراغ تھکے تھکے ابدان کی طرح انتظاروں کے داغوں میں ڈوب چکے تھے۔

سموکان اپنی سری قوتوں سے کام لیتا ہوا جیل نکام کی اس چوٹی پر نمودار ہوا جہاں ساحر انوکھی طلسم گاہ تھی ایک پستان کے قریب نمودار ہونے کے بعد اس نے اپنے سامنے گہری رات میں پتھر سے بنی ہوئی اس عمارت کی طرف دیکھا جس پر خاموشی کا لبادہ پوری طرح طاری تھا کچھ دیر تک اس نے اپنے اطراف کا جائزہ لیا کوئی بھی نہیں تھا چاروں طرف خاموشی تھی جیسے وہاں کوئی ذی نفس رہتا ہی نہ ہو۔

اس طرح اطمینان کر لینے کے بعد سموکان اس پستان سے آہستہ آہستہ دبے پاؤں بغیر کوئی کھٹکا اور آواز پیدا کئے اس عمارت کی طرف بڑھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے صدر دروازے پر نمودار ہوا دروازہ موٹی لکڑی کا تھا جس کے اندر موٹے موٹے کیل لگا کر اسے مضبوط اور مستحکم بنا دیا تھا دروازہ ایسے ہی تھا جیسے کسی قلعہ کا ہو۔

سانپ کا ہلاک ہونا تھا کہ ایک دم بلی نے میز کے اوپر سے فرش پر چھلانگ لگائی اور درمیانی کمرے کے ذریعے بھاگ کر کسی دوسری سمت جانا چاہتی تھی کہ عین لمحے سموقان نے حرکت کی اپنی تلوار ہرا کر اس نے بلی کے دے ماری بلی کا بھی اس زمانہ کر دیا تھا اتنی دیر تک بلی بھی میز سے نیچے کود چکی تھی۔

سموقان نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ان تینوں چیزوں کا ساحر انو کی سری قوت کا تعلق ہے اور ان کا خاتمہ ضروری ہے تب ہی وہ آگے بڑھ سکتا ہے اپنی تلوار کو ایک ہلکے کرتے ہوئے اس نے بلی کا خاتمہ کر دیا بلی کا خاتمہ کرنا تھا کہ عمارت کے اندر بھاگ گئیوں کی سی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

اس پر سموقان تھوڑی دیر کے لئے حیران پریشان ہوا لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمارت میں اس کی آمد کی خبر ہو گئی ہے اور ان چیزوں کا جبنا اس بات کی علامت ہے کہ ساحر انو کے بیٹے کو خبر ہو گئی ہے کہ کوئی غیر شخص اس عمارت میں داخل ہوا ہے یہ سوچتے ہی ایک ہاتھ میں ڈھال اٹھانے میں تلوار لئے سموقان فوراً آگے بھاگا اور دونوں کمروں کے بیچ جو دروازہ تھا اس کے ذریعے آگے بڑھا۔

جس دوسرے کمرے میں داخل ہوا وہ خالی تھا سموقان نے دائیں بائیں نگاہاں کچھ بھی نہ تھا احتیاطاً وہ تھوڑی دیر اس کمرے میں رکا جب کوئی رد عمل نہ ہوا تو اس نے اس کے دروازہ تھا اس کے ذریعے جب وہ تیرے کمرے میں داخل ہوا تو کوئی رد عمل نہ ہوا آہستہ آہستہ وہ آگے بڑھا لیکن عین جس وقت وہ اس کمرے کے دروازے پر آیا ایک انقلاب برپا ہو گیا۔

اس لئے کہ اسی وقت اس کے سامنے چند قدم کے فاصلے پر انوکا بڑا بنیا بنا ہوا اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کی قہر مائیاں پھرے پر انتقام کے بدلے رنگ رنگ کے ماریوں کا بیٹا شاید پہلے سے جان چکا تھا کہ اس طلسم گاہ میں داخل ہونے والا کوئی شخص بلکہ سموقان ہے بلکہ اس لئے کہ سموقان کو دیکھتے ہی اس نے عزاتا اور کھولتا ہوا

سن! پشیم کے گمشتے! تو وہ واحد شخص ہے جس نے ہمیں ناقابل برداشت

دوسری ایک سفید رنگ کی بلی تھی بلی نے منہ سے کوئی آواز نہ نکالی تھی لیکن سموقان کی آمد اس نے بھی اثر لیا تھا اور وہ بھی بڑی تیزی سے اپنے پر پھڑپھڑانے لگی تھی تیسری چیز ہولناک، انتہائی زہریلا اور جسامت میں کافی بڑا ایک چھن دار سانپ تھا۔

سموقان جس وقت اس کمرے میں داخل ہوا تو سانپ نے اچانک اپنا پچھل اور اٹھایا اور اپنے منہ سے وہ خوف ناک آوازیں نکلنے لگا تھا۔ سموقان جب آگے بڑھا تو سانپ نے اپنے منہ سے انتہائی ہولناک انداز میں آگ اگلا شروع کی تھی اس سے بچنے کے لئے سموقان نے نہ صرف اپنی ڈھال بلکہ اپنی تلوار بھی سامنے کر لی تھی۔

سانپ نے جب دیکھا کہ اس کے منہ سے نکلتی ہوئی آگ سے سموقان محفوظ ہے تب وہ میز سے نیچے اترنے لگا اس دوران سموقان نے دیکھا اسی کمرے میں ایک اور دروازہ دوسری سمت میں کھلتا تھا چنانچہ وہ سانپ کو نظر انداز کرتا ہوا اس دروازے کے طرف بڑھا۔ اس وقت تک سانپ میز سے نیچے اتر چکا تھا پھر وہ سانپ اس دروازے کے سامنے آن کھڑا ہوا اور اس نے اپنا پچھل اور اٹھایا تھا اور سموقان کو ڈسنے کے لئے مستعد ہو گیا وہ بری طرح پھنکارنے لگا تھا۔

یہ صورت حال سموقان کے لئے غیر متوقع نہ تھی اس لئے کہ اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے جس وقت ان چیزوں کو دیکھا تھا تو وہ اپنے دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہو گیا تھا سانپ جب اس کا راستہ روک کر کھڑا ہوا تب اس نے اپنی ڈھال آگے کر لی پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا ایک دم اس نے اپنی تلوار حرکت دی اور اس کی تلوار کی نوک شمع کی طرح جل اٹھی یہ صورت حال شاید اس سانپ کے لئے غیر متوقع تھی وہ دادرہ ادھر جھومتے ہوئے پریشانی اور حیرانگی کا اظہار کر رہا تھا کہ عین اسی لمحہ سموقان نے اپنے کام کی ابتداء کی زور سے اس نے اپنی ڈھال سانپ کے منہ پر دے ماری تھی سانپ لڑکھڑایا زمین پر گر ادا ابھی حرکت میں آنا ہی چاہتا تھا کہ عین اس کے سر کے اوپر سموقان نے اپنی ڈھال پھینکی پھر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنی ڈھال کے اوپر چھلانگ لگادی تھی سموقان کا وزن جب اس کی ڈھال کے اوپر پڑا ڈھال کے نیچے سانپ کا جو سر تھا وہ بری طرح کچلا گیا اور سانپ ہلاک ہو گیا۔

بڑے بیٹے شاید تمہیں خبر نہ ہو کہ اس سے پہلے میں ہی ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر چکا ہوں جو یہ قلمات کے نام سے مشہور تھی اس کے بعد میں نے ساحل سمندر پر تیرے باپ کے استاد کیسے اور وہاں تعلیم حاصل کرنے والے تیرے بھائی کا خاتمہ بھی کیا اور چند دن پہلے میں تیرے باپ کے دست راست ثور فلک اور تیری بہن عشتار کا بھی خاتمہ کر چکا ہوں شاید تجھے پہلے دو حادثوں کی خبر ہو لیکن یہ حادثہ یقیناً تیرے لئے نیا ہو گا یہ خبر یقیناً تیرے لئے روح فرسا ہو گی کہ تیری بہن اور ثور فلک دونوں میرے ہاتھوں ختم ہو چکے ہیں اب اس طلسم گاہ میں میں تیرے فکر کی ردا پھاڑ دوں گا تیرے گھمنڈ کی ادا کرچی کرچی کروں گا انوکھے بیٹے اس طلسم گاہ میں میں تیرے سامنے زخمی کہانی نو حہ گری کا کہرام بن کے آیا ہوں اور میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اس طلسم گاہ کے اندر میں تیرے جسم اور روح کی رفاقت کو کاٹتا ہوا نکل جاؤں گا۔

سموقان جب خاموش ہوا تو انوکھے بیٹے نے پہلے سے بھی زیادہ کھولتی ہوئی اور غزائی ہوئی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تو بکتا ہے بکواس کرتا ہے ذرا اپنی پشت کی طرف دیکھ پھر جو الفاظ تم نے ادا کئے ہیں ان کی ادائیگی پر اس کمرے میں تم خود شرم محسوس کرو گے سموقان نے اپنی ایک نگاہ کا زاویہ انوکھے بیٹے پر ہی رہنے دیا دوسری نگاہ کے زاویے سے اس نے اپنی پشت کی طرف دیکھا بیچھے دیوار کے ساتھ چادر مسلح جوان کھڑے تھے اس موقع پر انوکھے بیٹے نے ایک ہوناک تہقہہ لگایا۔

تو کیا سمجھتا تھا کہ اس طلسم گاہ میں تیرے سامنے اکیلا ہوں ابھی میرا ایک شاہ پالتے ہی میرے چاروں محافظ آگے بڑھیں گے اور تیرے جسم کو لخت لخت کرتے پٹ جائیں گے۔

سموقان نے انوکھے بیٹے کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا ایک جست کے ہتھوڑے آگے بڑھا اور ہاتھ میں اس نے جو عصا پکڑ رکھا تھا اس نے انوکھے بیٹے کے ساتھ لٹکایا تھا اس عصا پر چونکہ سموقان نے پہلے ہی اپنا کوئی سری عمل کیا ہوا تھا لہذا اس کو انوکھے بیٹے کے جسم کے ساتھ مس کرنا تھا کہ وہ اپنی ساری سری قوتوں سے انوکھے بیٹے کے جسم کو توڑ دے اور تیرے جسم کو لخت لخت کرتے پٹ جائیں گے۔

نقصان پہنچایا ہے یوں جانو اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کے بعد سفر کے جس سنگ میل کی تو تلاش میں تھا وہ تمام ہوا۔ میں جانتا ہوں تو پشیم کی پہچان کا حوالہ ہے پر اس طلسم گاہ میں میں انوکھا بیٹا تیری حالت شہر جاں کی گلیوں میں جلتی عذاب راہوں جیسی بنا کے رکھوں گا سموقان اس سے پہلے ہمارے مختلف گماشتوں اور رفیقوں سے نکرانے ہوئے تو صرف دھوپ کے جنگل کا ٹاٹا رہا اب اس طلسم گاہ میں تمہیں ناکامیوں کے مہیب دشت اور تنگ کڑوے لمحوں کی شدت کا سامنا کرنا پڑے گا اپنے دل کے قرطاس پر لکھ رکھ کہ میں تیری آنکھوں میں صحرا کی وحشتیں دل میں تلخی بھری تعبیریں اور کڑواہٹوں کے موسم بھر دوں گا۔

سموقان نے انوکھے بیٹے کی یہ گفتگو بڑے صبر اور تحمل سے سنی پھر اس نے اپنی پشت پر بندھے ہوئے ترکش کے اندر سے لکڑی کا ایک ڈنڈا نکالا اس پر اپنا کوئی سری عمل کیا اس کے بعد اس نے بڑی تیز نگاہوں سے انوکھے بیٹے کی طرف دیکھا اور کھولتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

انوکھے بیٹے میں تیرے سامنے اپنے خداوند قدوس کا عاجز بندہ ہوں میرا نام سموقان ہے میں تیرے سامنے کاغذ کا کوئی بے جان بدن نہیں ہوں کہ تو جب اور جس وقت چاہے میری آنکھوں میں صحرا کی وحشتیں میرے دل میں تلخی بھری تعبیریں بھر دے۔

اے انوکھے بیٹے میں تو اس طلسم گاہ میں اس طرح داخل ہوا ہوں جسے کروٹیں بدلتی رات میں صبح کی متلاشی ستارے داخل ہوتے ہیں میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اسی طلسم گاہ کے اندر تجھے میرے ہاتھوں بد بختی کے نوحوں اور کرب کی درانی کا سامنا کرنا پڑے گا میں خود اس طلسم گاہ میں تیرے ذہن میں حدت دل میں زہر آنکھوں میں آگ بھرتا چلا جاؤں گا۔

انوکھے بیٹے تو، تیرا باپ، اور تمہارے سامنے سارے گمشتے بدی کے نمائندے ہو گئے ہوں کی پیروی اور اس کی تشہیر کرنا تم لوگوں کی فطرت میں شامل ہے جب کہ میں اس سرزمین پر فطرت کے خواب نگر میں روشنی کا سفیر ہوں میں بدی کے بین کرتی تمہاری آرزوؤں میں صوفشاں بچے حروف کی قندیل بن کر داخل ہو جاؤں گا۔

آئی میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اس طلسم گاہ سے بھی ہم کامیاب ہو کے نکلیں گے۔
دوسری جانب ایلیم نے اپنی تلوار کی نوک ساحر انوکے بیٹے کے جسم سے
میں کئے رکھی اور جو نہی وہ اٹھنے کی کوشش کرتا وہ تلوار اس کے جسم میں چبھتی جس پر
درد بارہ زمین پر لیٹ جاتا تھا اس طرح ایلیم نے ساحر انوکے بیٹے کو اس کی سری قوتوں
سے محروم کرتے ہوئے اس زمین پر لیٹے رہنے پر مجبور کیا اس موقع پر کمرے میں سموقان
کی آواز گونجی اس نے ساحر انوکے بیٹے کے چاروں محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا
شروع کیا۔

تمہارے آگے بڑھتے ہوئے قدم رک کیوں گئے چاروں ایک ساتھ
پیش قدمی کرو ہم پر حملہ آور ہو اس کے بعد جو تمہارا انجام ہوگا وہ آنے والی نسلوں کے لئے
لہر خیزی کے سوا کچھ نہ ہوگا آگے بڑھ کر مجھ سے ٹکراؤ اور اگر تم نے دیر کی تو میں خود
آگے بڑھ کر تم پر حملہ آور ہوں گا۔

قبل اس کے ان چاروں میں سے کوئی جواب دیتا سموقان نے اپنی پہلو میں
کڑی ننتورا سے سرگوشی کی۔

ننتورا! مجھے امید ہے کہ یہ چاروں آگے بڑھ کر ہم سے ٹکرانے کی کوشش
کریں گے ایسی صوت میں تو بائیں طرف والے سے ٹکرانا ساتھ ہی ساتھ اپنی سری
قوتوں کو بھی حرکت میں رکھنا تاکہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں میں بھی ایسا ہی
کروں گا اور باقی تین سے ٹکراؤں گا۔ میرے خیال میں ہمیں ان کا خاتمہ کرنے میں زیادہ
دیر نہیں لگے گی۔

سموقان کو کہنے کہتے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ وہ چاروں بھی آپس میں
مطابقت مشورہ کرنے کے بعد آگے بڑھنا شروع ہو گئے تھے وہ لپٹے سامنے اپنی تلواریں لہرا
رہے تھے ان کے چہروں پر طنزیہ سی مسکراہٹ تھی سموقان اور ننتورا بھی طے شدہ لائحہ
عمل کے مطابق آگے بڑھے۔

قریب جا کر ننتورا صرف بائیں طرف والے مسلح جوان سے ٹکرانی باقی تین
سموقان حملہ آور ہو گیا تھا کمرے میں تلواریں اور ڈھالیں ٹکرانے سے ایک کھرام سا ج
گیا تھا پہلے ہی حملے میں سموقان نے ان تینوں میں سے ایک کی گردن کاٹ دی تھی پھر وہ

مارا اور وہ بل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ سموقان نے اپنا عصا اس کے جسم کے ساتھ ہی
مس رہنے دیا تاکہ اس کی سری قوتیں بحال نہ ہوں۔

اتنی دیر تک پشت پر کھڑے چاروں محافظ لپٹے ہاتھوں میں ننگی تلواریں
لئے سموقان کی طرف بڑھے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے انوکے بیٹے کے چہرے پر گہری
مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ اپنی سری قوتوں سے محروم ہو
چکا ہے لیکن جب اس نے پشت کی جانب سے لپٹے چاروں محافظوں کو سموقان کی طرف
بڑھتے دیکھا تو اس کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ یہ جان گیا کہ ابھی تھوڑی دیر تک جب
اس کے چار محافظ سموقان پر حملہ آور ہوں گے تو سموقان اپنا عصا اس سے علیحدہ کر دے
گا اور جو نہی وہ اس کے چار محافظوں سے ٹکرانے کا اتنی دیر تک اس کی اپنی سری قوتیں
بحال ہو جائیں گی پھر وہ پشت کی طرف سے سموقان پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر دے
گا۔

لیکن انوکے بیٹے کی ساری امیدیں اس وقت ماند پڑ گئیں جب عین اسی لمحہ
اس کمرے کے اندر ننتورا اور ایلیم نمودار ہوئیں شاید یہ ساری کارروائی جو سموقان کر رہا
تھا پہلے سے ننتورا اور ایلیم کے ساتھ طے شدہ تھی۔

جو نہی لپٹے ہاتھوں میں تلواریں اور ڈھالیں لئے سپاہیانہ لباس میں ننتورا
اور ایلیم سموقان کی پشت پر نمودار ہوئیں چاروں محافظ جو آگے بڑھ رہے تھے ایک
دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے رک گئے اس موقع پر سموقان نے ایلیم کو پکارا۔ ایلیم
بھاگ کر سموقان کے قریب آئی سموقان نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

اس سرگوشی کو سنتے ہی ایلیم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ہاتھ میں
پکڑی ہوئی تلوار پہ اس نے اپنا کئی سری عمل کیا اور وہ تلوار اس نے انوکے بیٹے کے
جسم سے مس کر دی تھی شاید ایلیم نے وہی عمل کیا تھا جو اس سے پہلے چھوٹے عصا پر
سموقان نے کیا تھا۔

جب ایلیم نے اپنی تلوار کی نوک انوکے بیٹے کے جسم سے مس کی تو سموقان
نے اپنا عصا ہٹا لیا اور اسے لپٹے ترکش میں واپس ڈال لیا اس نے اپنی تلوار سنبھالی اور
ننتورا کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تھا ننتورا سے لپٹے پہلو میں دیکھتے ہوئے مسکرائی پھر کہنے

باقی دو پر جان لیوا حملہ کرنے لگا تھا اتنی دیر تک منتورا بھی چوتھے کو اپنے ساتھ بری طرح مصروف رکھے ہوئے تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ منتورا کو بے بس کر دے لیکن منتورا اس کے قابو میں نہ آ رہی تھی۔

اپنے ایک ساتھی کے مارے جانے سے باقی بچنے والے دو جو سموقان سے ٹکرائے گئے تھے وہ بوکھلا سے گئے تھے کیونکہ ان کا ایک ساتھی مارا گیا تھا جس کا انہیں سخت صدمہ اور افسوس تھا کہ سموقان کے ان پر حملے ایسے خوفناک جان لیوا بے روک تھے کہ ان حملوں کی وجہ سے ان پر بوکھلاہٹ اور بدحواسی سی طاری ہو کر رہ گئی تھی۔

اپنے تیز حملوں سے اب سموقان نے ان دونوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا پھر ایک موقع پر سموقان نے ان میں سے جو دائیں طرف والا تھا اسے چمکے دیا اور گلے کے ساتھ ہی اس کی تلوار اس کے شانے پر گر گئی اس کے پیٹ تک کاٹتی چلی گئی اسی کرے میں ایک چیخ بلند ہوئی پھر خاموشی طاری ہو گئی تھی۔

اب صورت حال یکسر گھمبیر ہو گئی دو محافظوں کے مارے جانے سے باقی دو بچنے والے خوف اور دہشت کا شکار ہو گئے تھے اور انہیں یقین تھا کہ اب دو کے مقابلے میں ہم بھی دو ہی ہیں لہذا یہ اجنبی دشمن بہت جلد ان کا خاتمہ کر دیں گے لہذا ان دونوں نے آنکھوں آنکھوں میں اشارہ کیا اور جو نہی بھاگنے کے لئے وہ پلٹے سموقان نے بڑی تیزی سے خنجر نکال کر اس کی پشت پر مارا جو اس سے پہلے منتورا سے ٹکرا ہوا تھا چہرہ بھاگ کر آگے بڑھا اور چوتھے پر اس نے اپنی تلوار گرا دی تھی اس طرح سموقان نے چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔

سموقان آگے بڑھا اپنا خنجر صاف کر کے میان میں رکھا پھر اپنی تلوار صاف کی پلٹ کر ساحر انوکے بیٹے کی طرف جانا چاہتا تھا کہ اس موقع پر منتورا نے اسے مخاطب کیا۔

عزیز! سموقان تم واقعی ناقابل تسخیر ہو اور یہ بات ویسے بھی طے شدہ ہے کہ جہاں بدی کی قوتوں کے مقابلے میں کسی کے ساتھ خداوند قدوس کی مدد نصرت اور حمایت ہو کامیابی اسے ہوتی ہے جسے کائنات کے مالک اور خداوند قدوس کی حمایت اور رضامندی حاصل ہو سموقان میں تمہاری شاندار فتح اور کامیابی پر تمہیں مبارکباد دینی

جواب میں سموقان مسکرا دیا۔

منتورا تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں اس کامیابی اور ازمندی میں تم بھی برابر کی شریک ہو جس طرح میں دشمن سے ٹکرایا اس طرح تم بھی ٹکرائی تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں اب انوکے بیٹے سے بات کرتے ہیں اس طلسم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے لئے ہم نے اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کا خطرہ مول لیا ہے جواب میں منتورا چپ چاپ سموقان کی تجویز سے اتفاق کرتی ہوئی ساتھ ہوئی۔

انوکے بڑے بیٹے کے قریب جا کر سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے اس کو دیکھا رہا اہلیم ابھی تک اپنی تلوار کی نوک اس کے جسم سے مس کئے ہوئے تھی اور وہ اتھاتی بے بسی کے عالم میں فرش پر پڑا ہوا تھا پھر سموقان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنی تلوار وہ ساحر انوکے بیٹے کی آنکھوں کے قریب لے گیا نوک اس نے اس کی آنکھوں کے نیچے رکھی پھر زمین پر بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شیطان زادے! میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ تمہارا نام کیا ہے اور اس نارت کے اندر تم کیا کھیل رہے ہو میں تم سے ایک ہی سوال کروں گا اگر اس سوال کا جواب صحیح دے دو گے تو ذلت بھری موت سے بچ جاؤ گے تم جانتے ہو میں نے تمہیں تمہاری سری قوتوں سے محروم کر رکھا ہے اب تم پوری طرح ہمارے بس میں ہو اور اگر تم نے غلط بیانی سے کام لینے کی کوشش کی تو ایسی موت ماروں گا جس سے متعلق تم کو بچ بھی نہیں سکتے ہو۔

سموقان کی اس گفتگو سے انوکے بیٹے کی آنکھوں میں بے بسی، لاچارگی اور نفد بہر اس ناچ اٹھے تھے سموقان کی آواز پھر اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

ابلیس کے گمشتے! اس سے پہلے اپنی حماقتوں کی وجہ سے ملکہ ظلمات ارکالا، ہمارے باپ کا استاد کیمیاگر اور تمہارا چھوٹا بھائی، تمہاری بہن عشثار اور اس سے شادی خواہش مند ثور فلک میرے ہاتھوں سے مارے گئے اب اگر تم بھی انہی جیسی حماقتوں کا کام لو گے تو یاد رکھنا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ بھیانک موت ماروں گا۔

انوکے بیٹے کے جواب پر سموقان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے دھیے سے لہجے اور سرگوشی کے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا! ذرا ساتھ والے کمرے میں جا کے دیکھو جو کچھ یہ کہہ رہا ہے یہ حقیقت ہے اگر ایسی کوئی کتاب وہاں پڑی ہو تو وہ اٹھا کر میرے پاس لاؤ۔

ننتورا فوراً حرکت میں آئی جس کمرے کی نشاندہی انوکے بیٹے نے کی تھی اس کمرے میں وہ داخل ہوئی دائیں جانب چھوٹا سا ایک میز تھا اس پر واقعی ہی چند صفحات کی ایک کتاب رکھی تھی اس نے وہ کتاب اٹھائی اور سموقان کے پاس لے آئی۔ سموقان نے اس کتاب کو کھولا جو چڑے کے اوراق پر مشتمل تھی۔ کتاب کے چیدہ چیدہ الفاظ کا اس نے بغور مطالعہ کیا پھر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ کھیل گئی تھی جیسے اس نے اپنے گوہر مقصود کو پایا ہو اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار بلند ہوئی اور انوکے بیٹے کی اس نے گردن کاٹ دی تھی۔

سب سے پہلے نیچے جھک کر سموقان نے اپنی تلوار صاف کی پھر ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم! اس کے جسم سے اب اپنی تلوار علیحدہ کر کے میان میں ڈال لو اب تو بے جان ہو چکا ہے اس کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ایلم نے فوراً اپنی تلوار میان میں کر لی اس کے بعد سموقان تھوڑے سے توقف کے بعد ننتورا اور ایلم دونوں کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

اب میرے خیال میں ہمیں اس عمارت سے نکل جانا چاہئے اس لئے کہ ہم اپنا گوہر مقصود حاصل کر چکے ہیں چڑے کے اوراق پر مشتمل یہ جو کتاب ہے اس میں اسرارے سحر اور ان کا توڑ درج ہے جس سے ساحر انوکام لیتا رہا ہے اسی سحر کے لئے ہم اس عمارت میں داخل ہوئے تھے اب میرے خیال میں ہمیں فی الفور اس عمارت سے نکل جانا چاہئے ہو سکتا ہے کہ اس طلسم گاہ کے کچھ اور محافظ بھی ہوں جو ہماری راہ روک کرے ہوں اور ہماری اس مہم کو ناکام بنانے کی کوشش کریں آؤ پہلے اس عمارت سے باہر نکلیں پھر میں بتاتا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔

میں یہ تو جانتا ہوں کہ تمہارے باپ انوکے بیٹے کے لئے جبل نکام کی اس چوٹی پر یہ طلسم گاہ بنائی ہوئی ہے میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس طلسم گاہ میں اس نے وہ طلسم کہاں محفوظ کر رکھا ہے جس سے کام لیتے ہوئے وہ انسانی زندگی کو حیوانوں میں تبدیل کرتا ہے یا اس طلسم کا توڑ کرتا ہے۔

سموقان کے اس استفسار کے جواب میں انوکے بیٹے نے خاموشی اختیار کی رکھی اس خاموشی کو سموقان نے انتہائی طور پر ناپسند کیا پھر وہ پہلے سے کہیں زیادہ غزاتی اور کھولتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہہ اٹھا۔

انوکے بیٹے! میرے ہاتھوں بدترین اور ذلت بھری موت مرنے کی بنیاد نہ رکھو جو کچھ میں نے پوچھا ہے فوراً بتا دو اگر تو انکار کرتا ہے تو پھر میں اپنی جگہ پر اٹھنے لگا ہوں پھر میری تلوار فضاؤں میں گونجے گی اور تمہارے جسم کے کتے ٹکڑے ہوں گے یہ ابھی تک میں نہیں جانتا جہاں تک طلسم کا سوال ہے تمہارے مرنے کے بعد اس عمارت کے اندر میں کہیں نہ کہیں اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا میرا خیال ہے اب تم اپنی زبان کھولو گے ورنہ پھر میں اپنی تلوار بلند کرنے پر مجبور ہوں گا۔

پھر سموقان نے انوکے بیٹے کو مزید دہشت زدہ کر دیا اس لئے کہ وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا اور اپنی تلوار اس نے اپنے سامنے فضا میں بلند کر لی تھی اس حرکت کا خاطر خواہ اثر ہوا انوکا بیٹا فوراً بول پڑا۔

سموقان میں جانتا ہوں جو چیز تو حاصل کرنے آیا ہے وہ حاصل کر کے رہے گا اس لئے کہ میرا باپ یہاں سے بہت دور ہے اسے کوئی اطلاع نہیں کر سکتا وہ میری مدد بھی نہیں کر سکتا لہذا جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ کچھ اس طرح ہے اس کمرے کے دائیں جانب جو دروازہ دکھائی دے رہا ہے وہ دروازہ اس دوسرے کمرے میں کھلتا ہے اس کمرے کے گرد اور بھی بہت سے کمرے ہیں لیکن یہ کمرہ چھوٹا ہے یہی میرے باپ کا طلسم خانہ ہے اس کمرے کے دائیں جانب کے کونے میں چھوٹا سا ایک میز رکھا ہے اس میز کے اوپر چڑے کی اوراق والی ایک چند صفحات کی کتاب ہے اسی کتاب میں وہ سحر اور اس کا توڑ درج ہے جس کے تم متلاشی ہو اس کے علاوہ اس کتاب میں بہت سے سری نسخے لکھے ہوئے ہیں۔

سموقان کے اس انکشاف پر سدوری بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی اس نے تینوں کو باری باری مبارکباد دی پھر وہ آگے بڑھے اور دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھے قبل اس کے وہاں کوئی گفتگو کا آغاز کرتا سموقان نے خاص انداز میں منتورا کی طرف دیکھا جس پر منتورا سنبھل کر بیٹھ گئی ایک گہری نگاہ اس نے ایلیم پر ڈالی جو سموقان کے دائیں پہلو پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ خود منتورا بائیں طرف تھی پھر منتورا اپنی جگہ سے اٹھی ایلیم کے پہلو میں آئی پہلے بڑے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میرے پاس تمہارے لئے انتہائی بری اور تکلیف دہ خبر ہے اس خبر کا مجھے اس وقت علم ہوا جب میں محترم پیشدیم کو انوکی بیٹی عشتار اور ثور فلک کے مرنے کی اطلاع دینے لگی تھی وہیں مجھے اس خبر کی اطلاع دی گئی واپس آکر میں نے اس خبر کا انکشاف سموقان پر کیا لیکن وہ ساخہ وہ حادثہ سموقان نے تم پر ظاہر نہیں کیا مجھے بھی منع کر دیا کہ وہ خبر تم سے نہ کہوں دراصل سموقان وہ خبر تم سے انوکے طلسم خانے کی تسخیر کے بعد ہی کہنا چاہتا تھا۔

منتورا ابہیں تک کہنے پائی تھی کہ بیچ میں ایلیم نے بات کاٹ دی۔
منتورا تم نے مجھے تفکرات اور پریشانی میں ڈال دیا ہے جو خبر تم کہنا چاہتی ہو وہ صرف میری ذات سے تعلق رکھتی ہے یا اس میں تم اور سموقان بھی ملوث ہو۔
اس بار منتورا کی بجائے سموقان نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! وہ خبر ہم سے بھی تعلق رکھتی ہے لیکن اس کا زیادہ واسطہ تمہاری ذات سے ہے اس پر ایلیم نے گھورنے کے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا پھر اس نے پوچھ لیا۔
اگر وہ حادثہ، وہ خبر جو تم لوگ مجھ سے کہنے والے ہو میری ذات سے زیادہ تعلق رکھتی ہے تو پھر اسے مجھ سے کیوں چھپایا گیا اسی وقت مجھ سے کیوں نہ کہہ دیا گیا تھا وقت منتورا کو وہ خبر استاد محترم پیشدیم کے ہاں سے ملی تھی اب مجھے زیادہ الجھن اور پریشانی میں نہ ڈالیں کہنے کیا معاملہ ہے؟

ایلیم اور منتورا دونوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا بڑی تیزی کے ساتھ وہ اس عمارت سے باہر نکلے پھر ایک چٹان کے ساتھ کھڑے ہو کر سموقان نے ان دونوں کا مخاطب کیا۔

آؤ اب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور سدوری کی حویلی کا رخ کریں اس کے بعد ہم نے کیا کرنا ہے یہ وہیں طے کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دوسرے ہی لمحے وہ سمندر کے کنارے سدوری کی حویلی کے سامنے نمودار ہوئے تھے صدر دروازے پر سموقان نے دستک دی تھوڑی دیر بعد جب دروازہ کھلا تو کھولنے والا ارشابی تھا اس کے پیچھے سدوری بھی کھڑی تھی۔

سموقان، ایلیم اور منتورا کو دروازے پر دیکھتے ہوئے ارشابی اور سدوری دونوں خوش ہو گئے تھے پھر سدوری آگے بڑھی اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

سموقان میرے بیٹے تمہارا اس وقت آنا ہی اس بات کی غمازی نہیں کرنا بلکہ تمہارا چہرہ بھی بتاتا ہے کہ جس مہم پر تم تینوں نکلے تھے اس میں تم کامیاب رہے ہو۔

پہلے سموقان، منتورا اور ایلیم حویلی میں داخل ہوئے اور ارشابی نے جب دروازہ بند کیا تب سموقان نے سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سدوری تیرا کہنا، تیرا اندازہ درست ہے، ہم تینوں اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں تمہارے ہاں روانگی سے قبل ہم تینوں نے مل بیٹھ کے سحر انوکے طلسم خانے پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا تھا اسی کے تحت میں اکیلا اس میں داخل ہوا منتورا اور ایلیم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتی ہوئی انسانی نگاہ سے روپوش رہیں پھر حال جو لائحہ عمل ہم نے طے کیا تھا اس کے مطابق ہم اس طلسم گاہ میں کامیاب رہے طلسم گاہ میں انوکا جو بیٹا محافظ ہے اس کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے اور اس سے وہ سحر بھی حاصل کر لیا ہے جس کی ہمیں تلاش تھی اس سحر کے علاوہ اور بھی بہت سے سحری نسخے چمڑے کے اوراق پر محفوظ ہیں اور ان اوراق پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔

اس کے سامنے سرنگوں ہونا ہوتا ہے خداوند قدوس نے اپنے ہر انسان کے لئے ایک بڑا مقرر کیا ہوا ہے اور اس وقت مقررہ پر اسے اس دنیا سے کوچ کرنا ہے اس وقت میں نے کوئی کمی کر سکتا ہے نہ بیشی کر سکتا ہے اس لئے کہ موت انسانی زندگی کا وہ مادہ ہے جس پر اس کا بس نہیں ہے اس لئے کہ موت کا آنا اور طاری کرنا میرے خداوند قدوس کے حکم کے مطابق ہے۔

ایلم اپنے عزیزوں اپنے پیاروں کے مرنے کا دکھ اور صدمہ ہر ایک کو ہوتا ہے پھر بھی میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ صبر سے کام لو مجھے امید ہے کہ تم جیسی دلیر اور صابر لڑکی اس صدمے کو برداشت کرتے ہوئے جلد اپنے معمولات پر لگ جائے گی۔ ایلم! میں چڑے کے اوراق پر مشتمل اس کتاب کا مطالعہ کر چکا ہوں جس کے اندر ساحر انو نے انتہائی نایاب سحری نئے محفوظ کر رکھے ہیں آج رات میں تم اور نتورا اسی حویلی میں قیام کریں گے صبح جب سورج کافی چڑھ آئے گا تب نتورا یہاں سے اس چڑے کے اوراق پر مشتمل اس سحری کتاب کو لے کر اپنی سری قوتوں کے ذریعے استاد محترم پشیم کی طرف روانہ ہو جائے گی یہ کتاب اس کے حوالے کرے گی پھر چند روز تک یہیں اسی حویلی میں قیام کریں گے اس کے بدہم تینوں مل کے ساحر انو کے خلاف حرکت میں آئیں گے اس لئے کہ انو کا خاتمہ ہماری زندگی کے مقاصد میں بڑے زیادہ بڑا اور اہم ہے۔

ایلم! میں اس سے پہلے ایک کام کروں گا پہلے تم سنبھلو رونا بند کرو اس کے بعد انو کے طلسم کو جو اس نے تم پر کیا ہے اس کو میں زائل کروں گا جس کا طریقہ چڑے کی اس کتاب میں درج ہے جسے میں پڑھ چکا ہوں اب وہ مجھے تقریباً زبانی یاد ہو چکا ہے اس کے بعد تم ہماری طرح معمول کے مطابق زندگی بسر کر سکو گی دن کے وقت تم پر حیوانی زندگی طاری ہوتی تھی اس کا خاتمہ ہو جائے گا پھر تمہارے اوپر ساحر انو نے غر کر رکھا ہے اسے دور اور رفع کرنے کے لئے میری شرط یہ ہے کہ پہلے تم اپنے آپ کو سنبھالو رونا بند کرو اپنا چہرہ صاف کرو اس کے بعد میں اپنے کام کی ابتدا کروں گا۔

سومقان کے کہنے پر ایلم نے اپنے آپ کو سنبھال لیا رونا اس نے بند کر دیا پھر اس نے صاف کر لیا تھا پھر وہ عجیب سی حالت میں سومقان کی طرف دیکھنے لگی تھی

جواب میں سومقان نے ایک پیار بھری نگاہ ایلم پر ڈالی پھر وہ استہمیر سے انداز میں نتورا کی طرف دیکھنے لگا نتورا اس کا مطلب سمجھ گئی وہ حرکت میں آئی ایک بار پھر اس نے اپنا ہاتھ ایلم کے شانے پر رکھا پھر کہنے لگی۔

جو بری خبر میں تم سے کہنے والی ہوں وہ یہ ہے کہ تمہارا بھائی اریش جو استاد محترم پشیم کے ہاں مقیم تھا اب اس دنیا میں نہیں رہا پشیم کے ہاں قیام کے دوران وہ چند روز تک بیمار رہا۔ پشیم نے اس کے علاج کا بہترین بندوبست کیا لیکن وہ اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکا اور ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا تمہارے بھائی کے مرنے کی اطلاع تمہارے باپ لوگل باندہ کو بھی کر دی گئی تھی بس یہی وہ خبر ہے جو میں تم سے کہنا چاہتی تھی ہاں تمہارے بھائی کی منگیتر اتا بھی تک پشیم کے ہاں ہی مقیم ہے اور وہ اس وقت تک وہاں رہے گی جب تک انو کا سحر اس سے دور نہیں کر دیا جاتا۔

نتورا کے اس انکشاف پر ایلم کی حالت فوراً بدلنے لگی اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی پھر آنسو اس کی آنکھوں سے ڈھلک پڑے وہ پھرٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی نتورا اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی پھر نتورا نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا اسے تسلی اور تسنی دینے کی کوشش کی اس موقع پر سومقان بولی پڑا۔

ایلم! میں جانتا ہوں تمہارے بھائی کی موت کی خبر تمہارے لئے ایک بہت بڑا المیہ، تمہارے لئے زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ہے اس لئے کہ تمہارا ایک ہی بھائی تھا جو اب اس دنیا میں نہیں رہا ایلم جس طرح تمہیں اپنے بھائی کی موت کا صدمہ ہوا ہے یقین جانو ایسا ہی صدمہ مجھے نتورا، سدوری اور ارشابی کو بھی ہوا ہے۔

اس خبر کی اطلاع نتورا نے سدوری اور ارشابی کے بعد مجھے دی تھی لیکن میں نے نتورا کو منع کر دیا تھا کہ یہ خبر تمہیں فی الفور نہ سنائے میں تمہیں اپنے ساتھ ساحر انو کے طلسم خانے میں مصروف کار رکھنا چاہتا تھا پھر براہو اس خبر کا یہ خبر میں زیادہ دیر تم سے چھپانا نہیں چاہتا تھا لہذا تمہیں پہنچ کر میں نے نتورا کو اشارہ کیا کہ وہ تمہیں اس حادثے کی خبر کر دے اس لئے کہ ہم اپنی ایک بہت بڑی مہم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ایلم! موت ایک ایسا دشمن ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا ہر ایک کو

رد قیام کر چکیں گے اس کے بعد ہمارا ہدف اور ہماری منزل کیا ہوگی۔
سموقان نے جواب میں کچھ سوچا اس موقع پر اس کے چہرے پر دور دور
بی تھلیاں اور آنکھوں میں انتقام کی چنگاریاں بھوک اٹھیں تھیں پھر کمرے میں اس کی
آواز سنائی دی۔

ایلم! منتورا کے لوٹنے کے بعد بھی چند روز تک ہم یہاں قیام کریں گے اس
کے بعد ہمارا ہدف خود انو ہو گا انو کی سحری کتاب کو جب میں زبانی یاد کر چکوں گا تو
میرے خداوند کو منظور ہو گا تو وہ میرے لئے چنداں خطرناک ثابت نہ ہو سکے گا۔ اور
مجھے امید ہے کہ جس طرح اس سے پہلے اس کے مختلف بد معاشوں کا ہم نے خاتمہ کیا
ہے ایسے ہی ایک روز ساحر انو کو بھی ہم ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور
جب ہم انو کا خاتمہ کر دیں گے تو یوں جانو ہمارے مقصد ہمارے کام کی انتہا ہو جائے
گی اس کے بعد میں اور تم دونوں پیشیتیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے ساتھ ہی میں
نتورا کو بھی اپنا ایک وعدہ یاد دلاؤں گا۔

اس موقع پر منتورا کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کیسیا وعدہ؟

منتورا! تمہیں یاد ہو گا اس سے پہلے کئی مواقع پر میں تم سے پوچھ چکا ہوں
کہ تمہاری اصلیت اور حقیقت کیا ہے تمہارا اصل نام کیا ہے تم کہاں سے آتی ہو کس
کے کہنے کس کی ترغیب پر ہمارا ساتھ دے رہی ہو تمہارا مقصد کیا ہے تمہارے سامنے
ہماری مدد کرنے کے لئے کیا مقاصد پوشیدہ ہیں۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں تھوڑی دیر کے لئے منتورا کے
بہرے پر بڑی خوبصورت اور پرکشش مسکراہٹ کھیلتی رہی پھر اس نے محبت اور
پاکتوں میں ڈوبی ہوئی آواز میں سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان یہ وعدہ یقیناً میں نے آپ سے کیا تھا اور میں اپنے اس وعدے پر
قائم رہی ہوں جب ہم اس انو کا خاتمہ کرنے کے بعد پیشیتیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے
تو یہاں ان کی موجودگی میں آپ لوگوں پر عیاں کروں گی کہ میں کون ہوں کہاں سے
آئی ہوں میری اصلیت کیا ہے کس کے کہنے پر میں آپ کا ساتھ دے رہی ہوں اور کیوں
ملا اپنے آپ کو تم لوگوں کے ساتھ خطرات میں ڈالے ہوئے ہوں۔

اس موقع پر سموقان نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا اس کے بعد دو تین بار اس کی پیڑھی
تھپتھپائی اور اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم! تم جانتی ہو کہ ہم ایسے لوگوں کے خلاف حرکت میں آئے ہوئے ہیں
انہی کے تعاقب میں نکلے ہوئے ہیں جو نہ صرف تمہارے، تمہارے بھائی اور باپ کے
لئے ایذا رسانی کا باعث بنے بلکہ جنہوں نے خداوند قدوس کی اس دھرتی پر بڑی اور گناہ
کی تشہیر کا کام شروع کر رکھا ہے ساحر انو کے گماشتوں کو ہم کم کرتے چلے جا رہے ہیں
اب میرے خداوند نے چاہا تو انو ہی ہمارا ہدف ہو گا۔

سموقان تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا ساحر انو کے چڑے کی سحری کتاب
اس نے لی، اس کا مطالعہ کیا پھر اس نے اس کتاب کی مدد سے اس سحر کو زائل کرنا
شروع کر دیا تھا جو انو نے ایلم پر کیا تھا۔
جب وہ اس کام کو کر چکا تب اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر
اس نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! اب تم انو کے طلسم سے آزاد ہو چکی ہو جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں
کہ چند روز تک ہم یہاں قیام کریں گے۔ میں آج رات اور آنے والے دن کے کچھ حصے
میں اس سحری کتاب کو پورے کا پورا یاد کر لوں گا اس میں کچھ سحری نسخے ایسے بھی ہیں
جنہوں نے میرے علم میں بڑا اور خوب اضافہ کیا ہے پھر کل دن کے وقت کسی بھی لمحہ
منتورا اس کتاب کو لے کر پیشیتیم کی طرف روانہ ہو جائے گی اور ان سے کہے گی کہ اس
کتاب کے ذریعے ایلم پر سے انو کے طلسم کو زائل کر دیا گیا ہے اور اسی طرح تمہارے
بھائی کی منگیتر اراتا جو ابھی تک پیشیتیم کے پاس ہی مقیم ہے اس پر سے بھی سحر زائل کر
دیا جائے اس کے بعد تمہاری طرح اراتا بھی معمول کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر
دے گی۔ ایلم! اگر تمہیں میری اس تجویز سے اتفاق نہ ہو تو بولو۔

ایلم! اب تک اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی اس نے چونک کر
سموقان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔

مجھے آپ سے پوری طرح اتفاق ہے پر میں آپ سے ایک بات پوچھتی ہوں
کہ منتورا جب اس کتاب کو پیشیتیم کے حوالے کرنے کے بعد لوٹے گی اور ہم یہاں چند

کیا تم بتا سکو گی کہ ملکہ ظلمات کے جہیزے کی طرف جانے سے پشیم کا کیا

شہ ہے۔

پشیم ملکہ ظلمات ارکالا کے جہیزے کی طرف اس خاطر روانہ ہوئے ہیں کہ وہاں خدائے واحد کے دین کی تبلیغ کر سکیں وہاں لوگ صرف بتوں ہی کی پوجا پاٹ نہیں کرتے اس کے علاوہ بہت سی جاہلانہ اور بہیمانہ توہمات کے قائل ہیں۔ پشیم اپنے شاگردوں کے گروہ کے ساتھ ملکہ ظلمات ارکالا کے جہیزے کی طرف روانہ ہوئے ہیں وہاں وہ تبلیغ کا کام سرانجام دیں گے اور لوگوں کو خداوند قدوس کی وحدانیت کی تبلیغ کریں گے ان کا کہنا تھا کہ وہ ملکہ ارکالا کے جہیزے میں بھی بے دینی اور جہالت کی بنا کو ختم کر کے لوگوں کو صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کی طرف بلانے میں ایسا ہو جائیں گے۔

ننتورا کی اصل گفتگو سے سموقان ہی نہیں دیگر لوگ بھی مطمئن ہو گئے تھے۔ زیادہ دوبارہ اسی موضوع پر گفتگو کرنے لگے تھے جس موضوع پر وہ ننتورا کی آمد سے بظاہر تھے ننتورا بھی اس گفتگو میں شامل ہو گئی تھی۔

ننتورا کا جواب سن کر سموقان ہی نہیں الیم، سدوری اور ارشابی بھی خوش ہو گئے تھے۔ پھر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔

میرے خیال میں رات کافی جا چکی ہے اب آرام کرنا چاہئے سموقان کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے الیم اور ننتورا کو سدوری اپنے ساتھ لے گئی تھی جب کہ آرام کرنے کے لئے سموقان، ارشابی کے ہمراہ ہو لیا تھا۔

○○○

اگلے روز دوپہر کے نزدیک ننتورا انوکی وہ طلسماتی کتاب لے کر پشیم کی طرف روانہ ہو گئی تھی اور اس میں سحر کے جس قدر نسخے تھے وہ سموقان نے زبانی یاد کر لئے تھے اور ان میں سے جو زیادہ اہم تھے وہ اس نے الیم اور ننتورا کو بھی یاد کر دوائے تھے شام کے قریب ننتورا لوٹ کر پھر سدوری کی حویلی میں آئی اس وقت سدوری ارشابی، الیم اور سموقان حویلی کے دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے ننتورا کو داخل ہوتے دیکھ کر سب نے خوشی کا اظہار کیا پھر سموقان نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا میرے استاد محترم پشیم نے میرے متعلق کچھ کہا یا تمہارے ذریعے مجھے کوئی پیغام بھیجا۔ ننتورا آگے بڑھ کر سموقان کے نزدیک بیٹھ گئی پھر محضاس بھری آواز میں کہنے لگی۔

محترم پشیم نے آپ سب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انوکے دونوں بیٹوں کے علاوہ کیمیاگر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کہ ساحرانوک کی طلسم گاکو بھی برباد کر دیا گیا ہے اور جس کتاب میں اس نے اپنے سحری نسخے محفوظ کئے ہوئے تھے وہ بھی اس سے چھین لی ہے میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ پشیم اپنے جہیزہ دلمون سے نکل کر ملکہ ظلمات کے جہیزے کی طرف روانہ ہو چکے ہیں جس وقت میں ادھر آئی وہ اس جہیزے کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

ننتورا شاید مزید کچھ کہتی کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے فوراً پوچھا۔

عزیزو! اس میں شک نہیں کہ ہمیں اب تک سموقان کے ہاتھوں بے پناہ
 نینان کا سامنا کرنا پڑا اس نے دنیا کے مختلف حصوں میں جو ہمارے مسکن تھے انہیں
 زب دبرباد کیا ہماری دست راست ملکہ ظلمات ارکالا کا خاتمہ کیا میرے استاد کیمیاگر
 میرے چھوٹے بیٹے کو قتل کیا اس کے بعد اس نے میری ہر دلچیز بیٹی اور میرے سب
 کا تہذیب اور دست راست ٹور فلک کا بھی خاتمہ کر دیا اب آج ان ساری خبروں
 کے بارے میں ایک اور ہولناک اور بری خبر میرے پاس پہنچی ہے جس کے نتیجے میں اب
 سموقان کے خلاف حرکت میں آنا پڑ رہا ہے۔

جو بری خبر میں تمہیں کہنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ گذشتہ دنوں سموقان
 ذی الفطرت انداز میں ہماری طلسم گاہ میں داخل ہوا طلسم گاہ میں جو میرا بیٹا وہاں کا
 تھا بچانے کس طریقے سے اس سموقان نے میرے بیٹے اور محافظوں کا خاتمہ کر دیا
 اس طلسم گاہ کے اندر جو میں نے چڑے کے اوراق پر مشتمل ایک سحری کتاب رکھی
 تھی سموقان اس کتاب کو بھی لے اڑا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر سحر
 کے پاس محفوظ تھے وہ اب سموقان اور پشیم کے پاس پہنچ چکے ہیں اور یہ میرے
 دل میں ہمارے لئے سب سے بری خبر ہے۔

اب تک میں سموقان کے خلاف حرکت میں نہیں آیا لیکن اس نے جو ہمیں
 ملنے لگانی نقصان پہنچائے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ اس سموقان کا ہر صورت میں خاتمہ
 ہونے میں تم پرواضح کروں کہ میں آج رات ہی یہاں سے افریقہ کی سرزمین کی طرف
 روانہ رہا ہوں وہاں میرا ایک دست راست ہے۔ ہم دونوں نے مل کر ایک ہی استاد
 سحری علوم حاصل کئے تھے سحری قوتوں میں وہ بالکل مجھ جیسا ہے اس کے ساتھ میں
 مشورہ کروں گا میرے خیال میں اپنے اس رفیق اپنے اس دست راست کے ساتھ
 میں سموقان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اس کے بعد ہمارا اگلا ہدف
 ہوگا سموقان نے ہمارے خلاف جتنی کارروائیاں کی ہیں یہ یقیناً اسی کے کہنے پر کی
 گئی ہیں سموقان کے خاتمے کے ساتھ ساتھ پشیم کا خاتمہ بھی ہم پر لازم ہوتا ہے۔
 آج رات میری افریقہ کی طرف روانگی کے بعد اس مسکن کا ذمہ دار شخص
 مشورہ تیزو ہوگا مسکن کا نظم و ضبط اسی طرح چلتا رہے گا جس طرح میری موجودگی

ایک روز جب کہ سورج غروب ہونے کے بعد اندھیرے چاروں طرف
 رقص کرنے لگے تھے ساحر انو اپنے مسکن کے اپنے کمرہ خاص میں داخل ہوا اس موقع پر
 اس کی گردن بھکی ہوئی تھی لگتا تھا وہ گہرے تفکرات میں ڈوبا ہوا ہو کر ہے اس میں
 وقت اس کے مسلح جوانوں کے علاوہ کچھ گماشتے بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ان گماشتوں میں
 سب سے نمایاں انوکا زندہ بچ جانے والا آخری دست راست اور گماشتہ تیزو تھا جو اس کی
 نشست کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ تیزو کبھی جرات اندیزیان کے جنوبی حصے کے شہر بلازمین
 جو انوکا مسکن تھا اس کا سربراہ تھا لیکن جب سموقان نے اس مسکن کو برباد کیا تو اس
 وقت تیزو چونکہ ساحر انوکا کے پاس مقیم تھا لہذا وہ واپس اپنے مسکن کی طرف نہیں گیا
 بلکہ ساحر انوکا کے پاس ہی اس نے مستقل قیام کر لیا۔

انوکا اس کمرے میں داخل ہوا تو تیزو ہی نہیں بلکہ دوسرے مسلح جوان
 اور چھوٹے گماشتے بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے یوں انہوں نے بہترین انداز میں
 ساحر انوکا کا استقبال کیا۔ انوکا کے بڑھ کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا جو بالکل تیزو کے پہلو میں
 تھی کچھ دیر تک خاموشی رہی اس دوران تیزو کے علاوہ دیگر گماشتے اور مسلح جوان بڑے
 غور سے ساحر انوکا کی طرف دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پر ابھی تک گہرے تفکرات
 اور پریشانیاں رقص کر رہی تھیں اس کے بعد انوکا نے اپنے سامنے بیٹھے اپنے سارے
 گماشتوں اور مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

مافہنہ لگایا اور کہنے لگا۔

تیزو اگر تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی آنکھ سے روپوش ہونا چاہو تو تم ایسا نہیں کر سکتے اس لئے کہ میں تمہاری سری قوتوں کو محدود کر چکا ہوں میرے ہاتھ کا تمہاری گردن سے مس ہونا تمہاری ساری قوتوں کو منجمد کر چکا ہے لہذا اگر تم نے کوئی غلط قدم اٹھانے کی کوشش کر تو یاد رکھنا میری تیزو تمہاری گردن ناپتی چلی جائے گی۔

تیزو میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں غلط جواب نہ دینا ورنہ بڑے ذلیل و ڈار ہو گے۔

تیزو تھوڑی دیر تک گھبراہٹ میں باری باری سموقان، ایلیم اور ننتورا کی طرف دیکھتا رہا پھر ہکلاتے ہوئے بول پڑا۔

پوچھو کیا پوچھتے ہو؟

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کے بعد وہ کہنے لگا۔

تم جانتے ہو میں سموقان ہوں میرے دائیں بائیں ایلیم اور ننتورا ہیں ایلیم کو تم جانتے ہو گے ننتورا تمہارے لئے ناواقف ہے۔ اور میں اس سے زیادہ تمہارا خلاف بھی نہیں کرانا چاہتا میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بتاؤ تمہارا جہالت اور بات بھرا آقا ساحر انو اس وقت کہاں ہے اس لئے کہ میرے پاس جو سری قوتیں ہیں وہ مجھے بتا چکی ہیں کہ ساحر انو اس وقت اپنے مسکن میں نہیں ہے۔

تیزو تھوڑی دیر تک کھڑی کھڑی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتا رہا وہاب میں سموقان نے جب اس کی گردن پر اپنی گرفت زیادہ مضبوط کی تب دوبارہ غلٹے ہوئے تیزو بول پڑا۔

سموقان میں جانتا ہوں اس سے پہلے تو ملکہ ارکالا کے علاوہ انوکے استاد اور انوکے دونوں بیٹوں، بیٹی اور سب سے بڑے دست راست ثور فلک کا خاتمہ کر چکا ہے سارے بھی جانتا ہوں کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اور ان ساری حقیقتوں سے انوکے ناواقف ہے اسی بنا پر اس نے جبل نکام چھوڑ دیا ہے اور افریقہ بھاگ گیا ہے۔ کس جگہ ہے؟ اس کی مجھے تفصیل نہیں معلوم تاہم افریقہ میں اس کا کوئی ساتھی، کوئی رفیق

میں چلتا رہا ہے میرے خیال میں سموقان کے پاس جو سری قوتیں ہیں وہ اسے بتا دیں گی کہ میں اپنے مسکن سے نکل کر افریقہ کی طرف چلا گیا ہوں لہذا مجھے امید ہے کہ وہ میرے مسکن کی طرف دھیان نہیں دے گا بلکہ افریقہ تک میرا تعاقب کرے گا تاکہ میرے سارے بڑے گماشتوں کا خاتمہ کرنے کے بعد مجھ پر بھی ہاتھ ڈالے اور جب وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے ایسے جال میں پھنساؤں گا کہ اسے اس کی زیت اور زندگی سے محروم کر کے رکھ دوں گا۔

عزیزو! جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ چکا۔ میں اپنی یہاں آمد سے پہلے اس سلسلے میں اپنے دست راست تیزو کے ساتھ گفتگو کر چکا ہوں میرے بعد جس طرح اس نے اس مسکن کو چلانا ہے وہ سارا لائحہ عمل بھی میں اسے سمجھا چکا ہوں میں اپنے ساتھ کچھ محافظ بھی لے جاؤں گا جو افریقہ میں میری حفاظت کا کام سرانجام دیں گے اور وہ بھی کچھ سری قوتیں رکھتے ہیں میرے بعد جس قدر لوگ ہیں ان سب کو تیزو کے احکامات کی پیروی ایسے کرنی ہوگی جیسے وہ میری کرتے رہے ہیں اس سلسلے میں تم لوگوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو کہیے۔

ساحر انو کی اس گفتگو کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا سب نے اپنی گردنیں جھکا دی تھیں جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ وہ سب انوکے ان خیالات اور مقاصد سے اتفاق کرتے ہیں اس صورتحال نے انوکے کو خوش کر دیا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر تک وہ تیزو کے کان میں رازدارانہ سی گفتگو کرتا رہا اس کے بعد وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا اسی رات ساحر انو اپنے محافظوں کے ساتھ جبل نکام کی چوٹی سے افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد ساحر انو کا قائم مقام تیزو ایک روز جبل نکام کی ایک چوٹی پر کھڑا اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا اس لئے کہ پشت کی جانب سے کسی نے اس کی گردن پکڑ لی تھی اس نے جب مڑ کے دیکھا تو دنگ رہ گیا اس لئے کہ سموقان اس کے پیچھے کھڑا تھا سموقان کے دائیں بائیں ننتورا اور ایلیم تھیں سموقان کو اپنے سامنے دیکھ کر تیزو کا رنگ ہلدی ہو گیا تھا چہرے پر پرہیزگاریاں اڑنے لگی تھیں زبان ہکلانے لگی تھی اس کی کیفیت دیکھتے ہوئے سموقان نے ایک ہلکے

لاتے ہوئے سدوری کی حویلی کا رخ کریں گے تم ہم دونوں سے وہیں آکر حاصل کردہ اطلاعات کہنا۔

ننتورا اور ایلم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ننتورا افریقہ کی سرزمینوں کی طرف چلی گئی جب کہ سموقان اور ایلم سدوری کی حویلی کا رخ کر رہے تھے۔

اور دست راست ہے جس نے ساحر انوکے ساتھ ہی سری اور سحری علوم حاصل کیے تھے ساحر انوکے پاس قیام کرے گا اس کے بعد شاید وہ تمہارے خلاف حرکت میں آئے۔

تیز رو کا دم لیا اس کے بعد منت کرنے کے انداز میں دوبارہ بول پڑا۔
سموقان جو کچھ میں جانتا تھا حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے کہہ دیا ہے اس سے مزید کچھ نہیں جانتا۔

سموقان نے اس کی گردن پر اپنی گرفت جاری رکھی تاہم اس موقع پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگا۔

تمہارا انداز بتاتا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو سن تیزو میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا اس لئے کہ تو ساحر انوکا دست راست اور کافی بڑا گمشدہ ہے انوکے ساتھ تم بھی بدی، گناہ، ذلت اور مکروہ افعال میں حصہ لیتے رہے ہو لوگوں کی عمت کو خاک میں ملانا گر اہی پھیلا نا بدی کے سرکردہ بن کر خداوند قدوس کی زمین پر دندنانا اور شیطانی محر کرنا تم لوگوں کا مشغلہ رہا ہے اس مشغلے میں چونکہ تم بھی شامل ہو لہذا میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے کے ساتھ سموقان نے اپنی تلوار نکالی بلند کی، گرائی اور تیزو کا خاتمہ کر دیا۔

سموقان نے پہلے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کی اس کے بعد ایلم اور ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

جو کچھ تم دونوں کی موجودگی میں تیزو نے کہا ہے وہ سچ اور حقیقت پر مبنی ہے ننتورا تم مجھے پہلے ہی اطلاع دے چکی ہو کہ جبیل کام کے اس مسکن میں ساحر انوکے نہیں ہے لہذا تیزو کا یہ کہنا کہ وہ اپنے مسکن سے افریقہ کی طرف بھاگ گیا ہے یہ بھی سچ ہے اب ہمیں ایک قدم اٹھانا ہے۔

ننتورا تم یہاں سے سیدھا افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر جاؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور یہ جاننے کی کوشش کرو کہ ساحر انوکے کہاں ہے اس کے پاس قیام کر رکھا ہے وہ کون سا قبیلہ ہے جس کے ہاں وہ ٹھہرا ہوا ہے اور آئندہ کے لئے اس کے کیا عزائم ہیں میں اور ایلم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں

وہ شخص تھا جس نے پشیم کو اس جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی اور سمندر کے کنارے جو بستیاں تھیں ان کا سردار باگویا ہی تھا اس کے بعد باگویا نے اپنے لوگوں سے پشیم اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کرایا بعد میں پشیم نے بھی اپنے سارے محافظوں اور نائبوں کا تعارف باگویا اور اس کے آدمیوں سے کرایا پھر قافلے کی صورت میں پشیم اور اس کے ساتھیوں کو جنگل کے کنارے جو پہلی بستی تھی اس میں لے جایا گیا۔

باگویا اس سارے قافلے کو لے کر بستی میں داخل ہوا پھر سب ایک کھلی اور کافی بڑی حویلی میں داخل ہوئے اس حویلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باگویا نے پشیم کو مخاطب کیا۔

میرے محترم! یہ حویلی ہی آپ کی رہائش گاہ ہوگی کئی ہفتے پہلے ہی میں اس کی صفائی ستھرائی کا کام مکمل کروا چکا ہوں یہاں کے لوگ بڑی بے چینی سے آپ کی آمد کے منتظر تھے خصوصیت کے ساتھ وہ لوگ جو بت پرستی کے خلاف ہیں اور جو میری طرح خدانے واحد کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں۔ وہ زیادہ بے چینی سے آپ کی آمد کے منتظر تھے میں جانتا ہوں اس حویلی میں رہائش کے دوران خطرات بھی ہیں لیکن میں نے ان کا مناسب بندوبست کر رکھا ہے میں دیکھتا ہوں آپ کے ساتھ آپ کے محافظ بھی ہیں یہ سارے محافظ اور آپ کے آدمی یہاں حویلی کے اندر رہیں گے اور حویلی کے اندر یہ آپ کی حفاظت کا کام بھی سرانجام دیں گے اور حویلی کے باہر میرے اپنے پہرہ دار ہوں گے جو کسی بھی غیر ضروری انسان کو حویلی میں آنے نہیں دیں گے اس لئے کہ یہاں کی رسم و رواج بہت عجیب و غریب ہیں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ان سرزمینوں میں ساحروں اور جادوگروں کا راج ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر ایک خدا کی بندگی اور عبادت کریں اور معاشرے میں ان کی عمت و وقار ختم ہو کر رہ جائے۔ باگویا کے خاموش ہونے پر پشیم نے کہنا شروع کیا باگویا میں تمہارے ان انتظامات پر خوش اور مطمئن ہوں پر تم حویلی کے اندر رہو میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کے بعد میں ان علاقوں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبلیغ کا کام شروع کروں گا۔

ملکہ ظلمات کے جزیرے میں محترم پشیم کے کچھ جاننے والے تھے جنہوں نے پشیم کو جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی تاکہ وہ بت پرستی اور جاہلیت کے خلاف اس جزیرے میں خداوند قدوس کی واحدانیت کی تبلیغ کریں انہی لوگوں کے کہنے پر پشیم نے اپنے جزیرہ دلون سے ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف سفر کیا تھا۔

تین کشتیوں پر مشتمل یہ قافلہ جس میں پشیم اور اس کے کچھ نائبوں کے علاوہ محافظ دستے بھی تھے ملکہ ظلمات کے جزیرے کے ایک ساحل پر اترا تھا۔ ساحل پر کچھ لوگوں نے بڑے پر تپاک انداز میں پشیم کا استقبال کیا تھا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے پشیم کو اس جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی۔

جس ساحل پر پشیم کی کشتیاں لنگر انداز ہوئی تھیں اس ساحل کے ساتھ ساتھ کافی گھنی بستیاں تھیں جن کے دائیں جانب سمندر کے کنارے کنارے اور بستوں کے اطراف میں گھنا جنگل تھا۔

پشیم جب ساحل پر اترا تو ایک بزرگ صورت شخص نے سب سے آگے بڑھ کر پشیم سے مصافحہ کیا اور اپنا تعارف کراتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم پشیم! میرا نام باگویا ہے میں آپ کو اس جزیرے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

مصافحہ کرنے کے بعد پشیم نے باگویا کو گلے رکھ لیا تھا اس لئے کہ باگویا ہی

بک ہاتھ کا انکو ٹھا ضرور چٹھا دیتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ایسا کرنے سے روح
نہ کے راستے نکلنے نہیں پاتی۔

روح کو جسم کے اندر محفوظ کرنے کے لئے یہاں کے کچھ قبیلے ایسا بھی
کرتے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے پانچوں اور ٹخنوں میں
پہلے کے کڑے پہنا دیتے ہیں تاکہ روح بھاگنے نہ پائے کچھ ایسا بھی کرتے ہیں کہ جب
کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس شخص کی آنکھ ناک اور منہ میں مہر لگا دیتے ہیں کہ کہیں اس کی
روح ان راستوں سے نکل کر جسم کو محروم کرتی نہ چلی جائے۔

اس جزیرے میں یہ بھی رواج ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو
لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ مرنے والا ہے تو اس کے منہ اور نتھنے بند کر دیتے ہیں
اور اس طرح کوشش کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان راستوں سے بھاگنے نہ دیں۔

محترم پشیمیم! یہاں ایک اور بری رسم بھی ہے وہ یہ کہ جب اس جزیرے
میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو بچہ جننے والی عورت (زچہ) کے پانچوں اور ٹخنوں پر اٹھنے
دھاگے لپیٹ دیتے ہیں تاکہ درد زہ میں جب اس کی روح پرواز کرنے کی کوشش کرے
تو ان دھاگوں میں لٹھ کر رہ جائے اور بھاگنے نہ پائے اور جو بچہ جنم لیتا ہے اس کے
متعلق بھی یہ ایسے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں بچے کی روح بھاگ کر کسی دوسری
طرف نہ چلی جائے بچے کی روح کو بھاگنے سے بچانے کے لئے بڑی احتیاط سے گھر کے
سارے کھلے ہوئے حصے یہاں تک کہ تالے کا منہ بھی بند کر دیتے ہیں نیز گھر کے اندر
اور باہر جانوروں کے منہ بھی باندھ دئے جاتے ہیں کہ مبادا بچے کی روح کو کوئی جانور
یا نہ نکل لے مزید یہ بھی کیا جاتا ہے کہ زچہ بچہ کے پاس جو لوگ رہتے ہیں وہ اپنا منہ
اور ناک بند کر کے رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ نتھنوں کے ذریعے سانس
نہ میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اگر روح نتھنوں کے ذریعے داخل ہو تو فوراً خارج بھی
ہو جائے اور اسے جسم میں نکلنے کا موقع نہ ملے۔

محترم پشیمیم! یہاں کے لوگ اکثر صورتوں میں روح کو ایک ایسا چھوٹا طائر
نصور کرتے ہیں جو قفس عنصری سے پرواز کرنے کے لئے ہر دم پر کھولے رہتا ہے اس
نصور کے نقش غالباً یہاں کی بیشتر زبانوں اور شاعرانہ استعاروں میں بھی ملتے ہیں۔

باگویا چپ چاپ پشیمیم کے ساتھ ہو لیا اپنے مسلح جوانوں کو اس نے حویلی
کے ارد گرد پھیلادیا تھا باگویا اور اس کے ساتھیوں نے پہلے پشیمیم کے ساتھیوں اور اس
کے محافظوں کو حویلی کے اندر لے جا کر ان کے آرام ان کی آسائش کا اہتمام کیا اس کے
بعد پشیمیم اور اس کے چند نائب حویلی کے دیوان خانے میں آئے۔ باگویا اور کچھ ساتھی
بھی ان کے ساتھ تھے جب وہ دیوان خانے میں بیٹھ گئے تب پشیمیم نے باگویا کو مخاطب
کیا۔

باگویا! پہلے مجھے یہاں کے رسم و رواج کے متعلق تفصیل سے بتاؤ لوگوں کا
رجحان کس طرف ہے معاشرے میں کس کی زیادہ وقعت اور عزت ہے یہاں کے لوگ
کس کی پوجا پاٹ، بندگی اور عبادت کرتے ہیں یہ سب کچھ جاننے کے بعد میں اپنے لائے
عمل کی ابتدا کروں گا۔

پشیمیم میرے محترم! اس جزیرے میں یوں جانیں ساحروں اور جادوگروں کا
راج ہے اور انہی کی حکومت ہے پہلے ملکہ ظلمات ارکالا کی بھی انہیں تائید حاصل تھی
اب چونکہ ملکہ ظلمات ارکالا مر چکی ہے لہذا اس جزیرے میں افراتفری کا عالم ہے کوئی
حکمران نہیں ہے بس چاروں طرف یہ جادوگر اور ساحر ہی دندناتے پھرتے ہیں۔
یہ جادوگر روجوں کو پھانسنے اور انہیں قبضے میں کر لینے کے دعوے کرتے
ہیں اسی بناء پر لوگ ان سے ڈرتے ہیں ان کی ہر بات ماننے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

اس جزیرے کے لوگوں کا خیال ہے کہ روح ایک ایسی ماورائی، نازک اور
چھوٹی شے ہے جو جسم کے قدرتی چھیدوں، خصوصاً منہ اور نتھنوں کے راستے نکلتی ہے
اور انسان ختم ہو کے رہ جاتا ہے اسی بناء پر یہاں کے لوگ اکثر و بیشتر اپنے نتھنوں
ناک اور پاؤں سے چھلی کا کاٹنا باندھ رکھتے ہیں تاکہ اگر ان میں سے کسی کی روح نکل
کر نکلنے کی کوشش کرے تو اس کا نکلنے میں انک کر رہ جائے۔

یہاں کچھ قبیلے کے لوگ پتھر کا ایک آنکرہ لپٹے پاس رکھتے ہیں اور وہ یہ خیال
کرتے ہیں کہ جب تک یہ آنکرہ ان کے پاس ہے ان کے بدن سے ان کی روح علیحدہ
نہیں ہو سکتی۔

یہاں کے لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمائی لے تو اس کا

رم اس رواج سے ایسے ڈرے اور خوفزدہ ہیں کہ سچ بات بتا دیتے ہیں اس لئے کہ ان پر جادو گروں کا بڑا خوف اور دہشت سوار ہے۔

یہاں کے لوگوں کا پختہ یقین ہے بلکہ یوں جانو کہ یہ ان کا ایمان ہے کہ ساحر سب کچھ کر سکتے ہیں بھٹکی ہوئی روحوں کو بھی قابو کر سکتے ہیں اور جسم کے اندر کام کرنے والی روحوں کو بھی نکال کر قید کر سکتے ہیں یہاں کے جادوگر ایسے بد طینت وحشی اور خون خوار ہیں کہ اس جہیزے میں جب کوئی ایسا شخص بیمار پڑتا ہے جس سے جادو گروں کو عداوت ہوتی ہے تو یہ روح گیر جادوگر اپنے جادو کے پھندے اس کے گھر کے قریب لگاتے ہیں اور روح کے پرواز کرنے کا انتظار کیا جاتا ہے ان کا خیال ہے کہ جب روح پروانے کی صورت میں اس کے جسم سے نکلتی ہے تو انہوں نے جو جادو اور سحر کے پھندے اس کے گھر کے قریب لگائے ہوتے ہیں روح ان کے اندر آ پھنستی ہے اور اس روح کو وہ اپنی مرضی اپنی منشاء کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہاں کے ساحر اور جادوگر روح کا کاروبار کرتے ہیں جادو گروں کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ جو روح ان کے ہاتھ لگی ہے وہ کس کی ہے اور اگر روح کا مالک جادوگر کو اپنی روح کی قیمت ادا کر دے تو وہ بخوشی اسے اس کے جسم میں بھیج دیتا ہے۔ بعض جادو گروں نے بھٹکی روحوں کو پکڑ رکھنے کے لئے باقاعدہ روح خانے بنا رکھے ہیں اور اگر اس شخص کو جس کی روح کھوئی ہوئی ہو یا جو اپنی روح کو رکھ کر کہیں بھول گیا ہو مقرر فیس ادا کرنے پر روح خانے سے ہر وقت نئی روح مل سکتی ہے۔ نئی روح خانے کھولے رکھنا یا آوارہ گرد روحوں کو پکڑنے کے لئے پھندے لگانا مذموم فعل نہیں سمجھا جاتا یہ ان جادو گروں کا پیشہ ہے اور ان کے اس کاروبار کی پشت پر نفس و ہوس کا جذبہ نہیں ہوتا لیکن ان میں سے بعض شریر ایسے بھی ہیں جو محض نفس یا مال و زر کے لالچ سے دام نہکھا کر اور چارہ لگا کر کسی آدمی کی روح کو پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے اس برتن میں مقید کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں انہوں نے چارہ لگایا ہوتا ہے اور اس چارے میں چاقو اور نو کیلی کیلیں گڑی ہوتی ہیں تاکہ لالچ بے جاری اس دام میں پھنس کر چھلنی ہو جائے یا تو اسی دم اس کا قصہ پاک ہو جائے اور اگر وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے تو چاقو یا نو کیلی کیلیوں کی وجہ سے ایسی

یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح اڑتی چڑیا کو چاول کے دانے ڈال کر بہلایا پھسلا یا جاسکتا ہے اس طرح روح کو بھی جسم سے نکلنے کے لئے روکا جاسکتا ہے یہاں کے لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ سوتے آدمی کی روح کے متعلق حقیقت ہے کہ وہ اپنے جسم سے نکل کر آوارہ گردی کرتی ہے اور سچ سچ ان مقامات پر پہنچتی ہے لوگوں سے ملتی ہے اور وہ سارے کام کرتی ہے جو اس آدمی کو خواب میں نظر آتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ خواب میں اگر وہ مچھلی یا کسی اور چیز کے شکار کا سامان دیکھتے ہیں یا درخت کی کٹائی یا جو کچھ بھی اپنے آپ کو خواب میں کرتے دیکھا ہو تو وہ سب کچھ ان کی روح کر کے آتی ہے اور اس دوران میں ان کا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ نیند میں بھی روح کی غیر حاضری خطروں سے خالی نہیں کہ اگر وہ کسی وجہ سے مستقل طور پر جسم سے دور کہیں رکی رہ گئی تو اس شخص کی موت لازمی ہے جو اس طرح اپنی قوت حیات سے محروم ہو جائے گا لوگ سمجھتے ہیں کہ روح سوتے آدمی کے دہن سے چوہیا یا پدی کی شکل میں پھدک کر نکل آتی ہے اور چوہیا پدی یا چڑیا کی واپسی میں رکاوٹ سونے والے کے لیتے ہلک ثابت ہو سکتی ہے چنانچہ اس جہیزے کے بڑے لوگ دوسروں سے کہتے ہیں کہ سوتے میں بچے کا منہ کھلا نہیں رہنا چاہئے ورنہ اس کی روح چوہیا بن کر بھاگ نکلے گی اور بچہ کبھی نہیں جاگ پائے گا۔

نیند کی حالت میں روح کے غائب ہو کر ر کے رہنے کے بہت سے اسباب بھی یہ لوگ بیان کرتے ہیں مثلاً خفتہ آدمی کی روح کی کسی دوسرے خفتہ آدمی کی روح سے مذہبڑ ہو سکتی ہے ان دونوں روحوں کی آپس میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے جس وجہ سے جس لوگوں کی وہ روحوں میں انہیں نقصان پہنچ سکتا ہے۔

یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بھٹکی ہوئی روحوں کو جادوگر اور ساحر اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جادوگر جسم کے اندر سے بھی روح نکال کر قید کر لیتے ہیں۔ اس جہیزے میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی مجرم اقبال جرم سے انکار کرتا ہے تو یہاں کے لوگ اسے پکڑ کر ساحر کے پاس لے جاتے ہیں ساحر ایک گلوبند طلب کرتا ہے اس گلوبند کو دیکھ کر بلکہ اس کا نام سنتے ہی مجرم سچ کہنے پر اترتا ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس گلوبند میں کچھ بھی نہیں ہوتا مہاں کے لوگ اس

رتے ہیں اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ جب چاندنی رات ہوتی ہے چاند ٹمٹماتا
ہوائی کے مشرق سے ابھر رہا ہوتا ہے تو ساحر چاندنی رات میں نکل کھڑے ہوتے ہیں
دراپنے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنے بائیں پاؤں کے انگوٹھے پر رکھے دلہنے ہاتھ کی مٹھی
مزم کی طرح منہ پر لگا لیتے ہیں اس کے بعد سحر کی تکمیل کرنے کے لئے اس طرح کے
ناٹا ادا کرتے ہیں۔

اوم میرا تیرا کارت جاتا ہے۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ چاند پر اداسی چھائی جاتی ہے۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ سورج گل ہو گیا ہے میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ تارے مدہم ہوئے جاتے ہیں لیکن میرا نشانہ سورج۔
نہیں چاند، نہیں تارے نہیں میرا نشانہ دخترانجن۔
فلاں فلاں کا دل ہے کٹ کٹ فلاں کی روح۔
آ اور میرے ساتھ چل آ اور میرے پاس بیٹھ آ اور۔
میرے ساتھ ایک ٹیکے پر سو کٹ وکٹ روح۔

محترم پشیمتیم ادوسرا سحر جو یہاں کے جادوگر عورتوں یا لڑکیوں کو محبت میں
بلا کرنے کے لئے کرتے ہیں وہ کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ ساحر اور جادوگر اپنے سر پر
بل بڑی بگڑی باندھ لیتے ہیں اس کے بعد پونم کی رات اور اس سے اگلی دو راتوں کو
چاندنی میں نکل کر وہ چیونٹیوں کے بل پر بیٹھ جاتا ہے اور بخورات جلا کر اپنے سحر کی
بنا کرتا ہے بیٹھنے سے پہلے وہ پہلے ساحر کی طرح اپنی مٹھی کا طرم بنا کر اس میں سحر کی
کمال کے لئے یہ کہتا ہے۔

میں تیرے چجانے کو ایک اعلیٰ قسم کا پتا لایا ہوں۔ اے دختر
میں اس پتے پر لپٹے ہوئیوں کی شہنشاہی لگا۔

اور پھر اس پتے کو میرا نام لے کے چبا جا۔
تاکہ تو فلاں فلاں کے عشق اور محبت میں دیوانہ وار بھاگے۔
تم جب اپنے ماں باپ کو یاد کرو تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
تم جب اپنے گھر کو اور گھر کی سبھی کو یاد کرو تو فلاں تمہیں یاد آئے۔

بری طرح گھائل ہو کہ بھاگ نہ سکے اور اگر بھاگ جائے تو مالک کے پاس جا کر بیمار پڑ
جائے اور زیادہ عرصہ بقائی عمل میں نہ رہ سکے۔

جس شخص کی روح کو ان جادوگروں نے مقید کرنا ہوتا ہے پہلے وہ یہ
دیکھتے ہیں کہ اس شخص کی من بھاتی اور پسندیدہ غذا کیا ہے لہذا جادوگر جو روح کو
پھانسنے کے لئے چارہ لگاتے ہیں اس میں اس شخص کی پسندیدہ غذا بھی رکھتے ہیں تاکہ روح
بھاگی بھاگی اس غذا کی طرف آئے اور جادو کے پھندے میں پھنس جائے۔ محترم پشیمتیم
یہاں کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے گو وہ من گھڑت ہی ہے لیکن میں آپ کو سناتا ہوں
اس لئے کہ لوگ اس پر بڑا اعتبار اور یقین رکھتے ہیں۔

یہاں کے ایک شخص کو خواب میں کئی رات تک چٹ پٹے بھینگے کی خوشبو
آتی رہی جو کہ اس کی پسندیدہ غذا تھی لہذا اسے یقین ہو گیا کہ اس کی بھنگتی ہوئی روح
کو پھانسنے کے لئے جادوگر نے دام بچھا رکھا ہے اور اس میں چارے کے طور پر اس کا یہ
من بھاتا کھا جا بھی لگا دیا ہے اس عمل کے ذریعے اس شخص کو بڑی سخت جسمانی بلکہ
روحانی گزند پہنچنی شروع ہوئی۔

اگلی کئی راتوں تک اس نے اپنی روح کو بھیننے پھرنے سے روکنے کے لئے
بڑے جتن کئے اور وہ اس گرم خطے کی رات کی تپش میں کسبل میں لپٹا پسینے میں نہاتا اور
سر سر اتا رہتا اس کے نتھنوں اور منہ پر رومال باندھ دیا گیا تاکہ اس کی بیش قیمت روح
بھاگنے نہ پائے لیکن چند ہی روز بعد وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور لوگوں کا کہنا تھا کہ جس
جادوگر نے اس کی روح کو پھانسنے کی کوشش کی تھی اس نے اس کی روح کو چونکہ آزاد
کر دیا تھا لہذا وہ شخص بھلا چنگا ہو گیا ہے۔

یہاں کے لوگ روحوں کو قابو کرنے کے لئے دو طرح کا سحر استعمال کرتے
ہیں ایک سحر اس روح کے لئے استعمال کرتے ہیں جسے انہوں نے پھانسا ہوتا ہے یا
اپنے قبضے میں کرنا ہوتا ہے دوسرا قسم کا سحر وہ ایسی لڑکی یا عورت کے لئے کرتے ہیں
جسے وہ اپنے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ محبت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں میں ان دونوں
سحروں کا ذکر تفصیل سے آپ سے کرتا ہوں۔

محترم پشیمتیم یہاں کے ساحر اور جادوگر پہلا سحر جو روحوں کو پھانسنے کے لئے

کرتے ہیں یہاں لمبو ترے پتھر بے شمار پائے جاتے ہیں جنہیں یہاں کے مقامی لوگ کھانے والے بھوت کہتے ہیں چونکہ عام خیال کے بموجب ان میں طاقت ور اور بڑا رک رکھتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کسی پتھر پر کسی شخص کا سایہ پڑے تو بھوت اس کی روح کھینچ لکالے گا اور وہ شخص مر جائے گا۔

لہذا ایسے پتھر گھر میں حفاظت کے لئے رکھے جاتے ہیں اگر کسی موقع پر کوئی قاصد آتا ہے یا کسی قاصد کو بھیجا جاتا ہے تو پہلے وہ گھر کے مالک کو نام لکھ کر پکارتا ہے یہ سارا معاملہ اس احتیاط کے تحت کیا جاتا ہے کہ کہیں پتھر کا بھوت یہ نہ کہ وہ بری نیت سے آیا ہے اس کے ساتھ کوئی شرارت نہ کر ڈالے۔

اس کے علاوہ بھی یہاں کی الٹی سیدھی رسومات ہیں مثلاً جب کسی میت کی تابوت کو ڈھانکا جاتا ہے تو مرنے والوں کے قریبی رشتہ داروں کے سوا باقی جتنے لوگ وہاں کھڑے ہوتے ہیں چند قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں بلکہ کسی علیحدہ کمرے میں جاتے ہیں کیونکہ اگر کسی شخص کا سایہ تابوت میں بند ہو جائے تو یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی صحت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

اور جب تابوت قبر میں اتارا جانے لگتا ہے تو اکثر لوگ کچھ فاصلے پر ہٹ جاتے ہیں کہ کہیں ان کی پرچھائیاں قبر میں نہ پڑ جائیں اور کہیں انہیں نقصان نہ پہنچے۔ یہاں ساحر اور ان کے نائب قبر کی اس جانب کھڑے ہوتے ہیں جو آفتاب کے رخ کی طرف ہیں اور تابوت بردار کپڑے کی بیٹیوں سے اپنی کمریں کس لیتے ہیں تاکہ ان کے ہاتھ جسموں سے لگا رہے اور علیحدہ نہ ہونے پائے۔

محترم پشیمت یہاں کے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر ایسے آدمی کا سایہ پڑے جو کسی کا سوگ منارہا ہو تو موخر الذکر علیل ہو جائے گا یہاں کے لوگ ان کی رسوم بلوغت پر ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر کسی عورت کی نظر نہ پڑے ورنہ اس کے اثر سے وہ لاغر، کاہل اور علیل ہو جائیں گے۔

میرے محترم! یہاں کے لوگ انسان یا جانور کے سایوں کو جزو حیات سمجھتے ہیں اور اس رشتے کو وہ بڑا گہرا اور منظم سمجھتے ہیں جہاں انسان کے سائے کی زندگی کا رشتہ اس قدر گہرا ہو کہ اس کے معدوم ہو جانے سے وہ نحیف اور

جب بادل گر جیں تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب ہوا سائیں سائیں کرے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب آسمان برسے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب مرغ بانگ دے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب لال چڑیا اپنی کہانی سنائے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب تم آفتاب کی طرف دیکھو تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
کیونکہ اسی کتاب میں فلاں ہے۔
کٹ کٹ کسی کے دل ادھر آ میرے پاس۔
میں اپنا دل تمہیں دینا نہیں چاہتا۔
تو اپنے دل کو میرے دل میں آنے دے۔

میرے محترم! اس سحر کے اندر جہاں لفظ فلاں استعمال کیا گیا ہے وہاں اس شخص کا نام لیا جاتا ہے جس کے ساتھ ساحر نے لڑکی کو محبت یا عشق میں مبتلا کرنا ہوتا ہے۔ ہر رات اس سحر کی تکمیل کے بعد ساحر اپنی پگڑی کا ایک سراسر تہہ چاند کی طرف ہلاتا ہے اور پھر گھر پہنچ کر اس پگڑی کو اپنے نکیلے کے نیچے رکھ لیتا ہے اور اگر دن کے وقت اسے پہننا چاہے تو بخورات جلا کر یہ الفاظ ادا کرتا ہے۔

یہ پگڑی جو میری بغل میں ہے میری نہیں بلکہ کسی کی روح کی ہے۔
یہاں تک کہنے کے بعد باگوا یا خاموش ہو گیا تھا پشیمت تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں کھویا رہا شاید جو کچھ باگوا نے کہا تھا وہ اس پر غور کر رہا تھا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور دوبارہ اس نے باگوا کی طرف دیکھا۔

باگوا یا جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں کہ ردحوں کو بیچ میں رکھ کر ان ساحروں اور جادو گروں نے یہاں کے لوگوں کو ڈرا دھمکا رکھا ہے اور ایک طرح سے بے وقوف بنا رکھا ہے پر تم یہ کہو کہ یہاں کے لوگ کس کی بندگی عبادت پرستش کرتے ہیں۔

باگوا یا کچھ دیر سوچتا رہا پھر پشیمت کو اس نے مخاطب کیا۔
محترم پشیمت! یہاں کے لوگ ایک خاص عجیب قسم کے لموترے پتھر کی بوجھ

ہیں یہاں کے لوگوں کے رسم و رواج کو خوب سمجھ چکا ہوں۔ یہاں کے لوگوں پر جو ان ساحروں اور جادوگروں نے گرفت کر رکھی ہے مجھے امید ہے کہ میں اس گرفت کو نڈنے اور کاٹنے میں کامیاب ہو جاؤں گا کوئی بھی ساحر کوئی بھی جادوگر کسی روح کو اپنے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو سکتا ہے نہ وہ کسی کی روح کو جسم سے نکال سکتا ہے باگویا سن رکھنا زندگی اور موت میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے اللہ نے ہر شخص کے لئے موت کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے اور اس وقت کو نہ کوئی پہلے لا سکتا ہے نہ کوئی مؤخر کر سکتا ہے اب تم مطمئن رہو میں تمہارے گفتگو کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کے حالات اور عقیدے سے متعلق سب کچھ جان چکا ہوں اب میں اپنے کام کی ابتدا کروں گا اور تم دیکھو کہ بہت جلد میں یہاں کے لوگوں کو نہ صرف یہ کہ شرک سے دور کر دوں گا بلکہ انہیں ساحروں اور جادوگروں کے شکنجے اور گرفت سے آزاد کرتے ہوئے انہیں خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کی طرف لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

پشیم کی اس گفتگو سے باگویا ہی نہیں اس کے ساتھی بھی خوش ہو گئے تھے بول پشیم نے وہاں قیام کر لیا تھا اور اگلے روز سے پشیم نے زور و شور سے اپنی تبلیغ کے کام کی ابتدا کر دی تھی۔

زار ہو کر رہ جائے یا مرجائے وہاں یہ خیال پیدا ہونا قدرتی بات ہے کہ کسی کے سامنے کا گھٹنا تشویش کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور قوی کے انحطاط کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی سامنے اور جان کے تعلق کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں کے لوگ غیب و غریب رسومات کے پیروکار ہیں اگر کسی گھر میں کوئی مرجائے تو آئینوں پر پردے ڈال دیئے جاتے ہیں یا انہیں دیوار کی طرف گھما دیا جاتا ہے اس لئے کہ لوگوں کو یہ خوف رہتا ہے کہ زندہ آدمی کی جان کو جو عکس بن کر اس آئینے پر پڑتی ہے متوفی کی روح اپنے ساتھ لے کر نہ چلی جائے۔

کیونکہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے والے کی تدفین تک اس کی روح گھر کے آس پاس محفوظ رہتی ہے جس کمرے میں کوئی مرتا ہے اس کمرے میں بھی یہ لوگ نہیں سوتے بلکہ گھر کا کوئی فرد بیمار ہوتا ہے تو ہر گھر میں ایک کمرہ ایسا رکھا جاتا ہے جس میں بیمار کو ڈال دیا جاتا ہے اور اس کی موت تک اسے وہیں رکھا جاتا ہے پھر اس کمرے میں کوئی اور نہیں سوتا اس لئے کہ یہاں کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہے کہ اگر کوئی اس کمرے میں سوئے گا تو زندہ آدمی کی روح کی ملاقات مرنے والے آدمی کی روح سے ہوگی اور مرنے والے کی روح زندہ آدمی کی روح کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلی جائے گی۔

گھر میں جو شخص بیمار ہوتا ہے تو جس کمرے میں اسے رکھا جاتا ہے اس کمرے میں اگر کوئی آئینہ ہے تو اس آئینے کو ڈھانپ دیا جاتا ہے آئینوں میں جو عکس نظر آتا ہے یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عکس بھی انسانی روح ہے اور اگر بیمار کے کمرے میں آئینہ رکھا جائے تو بیمار کی روح آسانی سے نکل کر جسم چھوڑ سکتی ہے اور بیمار جلد مرجاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد باگویا جب خاموش ہوا تب پشیم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا اس موقع پر پشیم کے چہرے پر گہری بلکہ کسی لحاظ سے خوشگوار مسکراہٹ تھی۔ باگویا کے خاموش ہونے پر پشیم تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر باگویا کو اس نے مخاطب کیا۔

باگویا! تمہاری بڑی مہربانی جو تفصیل تم نے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق

ہوئی تھی پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
 سموقان میں مایوس نہیں لوٹی میں ساحر انوکا اتا پتہ اور اس کا محل وقوع
 جان کر جہارے پاس لوٹی ہوں میں اس کے متعلق تفصیل سے تمہیں بتاتی ہوں۔
 جبل لبنان کے کوہستانی سلسلے کام سے نکل کر ساحر انوکا نے افریقہ کا رخ
 کیا ہے۔ جہاں پہلے سے اس کے جاننے والے ہیں۔ جن کے ہاں اس نے قیام کیا ہوا ہے
 اس کا قیام ان دنوں ایک ایسے قبیلے میں ہے جو افریقہ میں باگنڈا کے نام سے پکارا جاتا
 ہے۔ اس قبیلے کا جو ساحر ہے وہ ساحر انوکا دست راست ہی نہیں بلکہ بہترین اور مخلص
 ماتھی بھی ہے اور ساحر انوکا کی طرح وہ بھی مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔ اسی کے
 ہاں ساحر انوکا نے قیام کیا ہے۔

منتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان نے پھر اسے مخاطب کیا۔
 منتورا کیا تم کچھ تفصیل سے نہ بتاؤ گی جس قبیلے میں جا کے ساحر انوکا نے
 قیام کیا ہے وہ قبیلہ کہاں ہے اس کے کیار سم ورواج ہیں اور وہاں ساحر انوکا کی حفاظت
 کیا ہے؟
 جواب میں منتورا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس دوران شاید اس نے
 اپنے خیالات کو مجتمع کر لیا پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

سموقان وسطی افریقہ میں ایک جھیل ہے جس کا نام نانتورا ہے اس جھیل
 کے اطراف میں تین بڑے بڑے قبائل آباد ہیں ایک طرف قبیلہ باگنڈا ہے جس کے
 ساحر انوکا نے قیام کیا ہے دوسری جانب مواٹکا نام کا قبیلہ ہے اور تیسری طرف جو
 قبیلہ ہے اسے نوبانی کہہ کے پکارا جاتا ہے۔

ان تینوں قبیلوں کے کچھ رسم ورواج آپس میں ملتے ہیں اور کچھ ان کی اقدار
 ان میں اختلافات بھی رکھتی ہیں میں تفصیل سے تمہیں بتاتی ہوں۔

جہاں تک باگنڈا قبیلے کا تعلق ہے اس قبیلے کا ایک ماورائی اور ان دیکھے
 زبان پر اعتقاد ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا وہ دیوتا بعض اوقات کسی عورت یا
 لڑکے کے جسم میں حلول ہو کر آتا ہے۔

جس بھی مرد یا عورت کے جسم میں وہ ماورائی دیوتا حلول کرتا ہے اس

سموقان اور ارشابی سدوری کی حویلی کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے
 کہ اس کمرے میں سدوری اور ایلیم داخل ہوئیں۔ اس وقت تک سورج غروب ہو چکا
 تھا۔ چاروں طرف اندھیروں اور تاریکیوں نے اپنے پر پھیلا دئے تھے۔ ایلیم اور سدوری
 جب کمرے میں داخل ہوئیں تو ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے پوچھ لیا۔
 کیا ابھی تک کھانا تیار نہیں ہوا میں اور ارشابی بھوک محسوس کر رہے
 ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو اور اس کے اس استفسار کا کوئی جواب دینا ہی چاہتی
 تھی کہ عین اسی لمحہ منتورا اس کمرے میں نمودار ہوئی۔ ایلیم بولتے بولتے خاموش ہو گئی
 اور آگے بڑھ کر اس نے منتورا کو گلے لگایا تھا۔ منتورا کی آمد پر سموقان ہی نہیں ارشابی
 اور سدوری بھی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے منتورا کو
 اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ منتورا فوراً آگے بڑھی اور بیٹھ گئی۔ سموقان کی دوسری
 جانب ایلیم بیٹھ گئی تھی جب کہ ایلیم کے ساتھ سدوری بیٹھی تھی پھر کمرے میں سموقان
 کی آواز سنائی دی اس نے منتورا کو مخاطب کیا تھا۔

منتورا جس مہم پر تم نکلے تھی کیا اس میں تمہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے کیا
 تم ساحر انوکا کو تلاش کرنے میں کامیاب رہی ہو۔ یا اس کا کوئی اتا پتہ نہیں لگا سکی۔
 سموقان کے اس سوال پر منتورا کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار

دوسرا قبیلہ جس کا نام لوانگا ہے اس قبیلے کے لوگ اپنے سردار کو سامبی یا ہاکو کہہ کر پکارتے ہیں جس کے معنی خدا کے ہیں اس قبیلے کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کا یہ خدا جب چاہے ان پر ابر رحمت برسا سکتا ہے اور ہر سال دسمبر میں جب ان لوگوں کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے خدا سے بارش کی دعا مانگتے آتے ہیں۔

اس موقع پر سردار اپنے قصر پر کھڑا ہو کر ہوا میں تیر چلاتا ہے جس سے وہ گھٹے ہیں کہ بارش ہو جاتی ہے۔

تیسرے قبیلے کا نام نوبائی ہے اس قبیلے کے لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مقدس سردار کے مکان میں قدم رکھیں تو مرجائیں گے تاہم اس مداخلت بے جا کی نرا سے بچنا ممکن ہے وہ اس طرح کہ مداخلت کا متبرک اپنا بایاں شانہ تنگا کر کے اس پر بادشاہ کا دست مبارک رکھوائے۔

نیز اگر کوئی شخص اس متبرک پتھر پر بیٹھ جائے جس کو بادشاہ نے اپنی نفست کے لئے مقرر کر رکھا ہو تو ایسا پانی سال بھر سے زیادہ نہیں پنپ سکتا یہ وہاں کے لوگوں کا کٹر قسم کا عقیدہ ہے۔

اس قبیلے کے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے سردار کی ذات اس قدر مقدس ہے کہ اسے چھونے والا اس کی سحری تو انانی سے ہلاک ہو جاتا ہے ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس خاص قسم کی توانائی ان کے سردار کے رگ و پے میں جاری ساری آتی ہے۔

لیکن چونکہ بعض وقت اسے چھوئے بغیر بھی چارہ نہیں لہذا ان لوگوں نے ایک ترکیب ایسی سوچ رکھی ہے جس سے پانی کی جان بچ سکتی ہے یعنی وہ بادشاہ کے ملنے گھنٹوں کے بل جھک کر اپنی ہاتھ کی پشت سے، اپنے بادشاہ کے ہاتھ کی پشت چھو لیتے ہیں اور پھر اس کی انگلیاں چٹخا دیتے ہیں اس کے بعد اپنی ہتھیلی بادشاہ کی ہتھیلی پر رکھ کر ایک مرتبہ پھر اس کی انگلیاں چٹخا دیتے ہیں اس عمل کو چار یا پانچ مرتبہ دہراتے ہیں اور اس عمل سے ان کا خیال ہے کہ موت کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

اس قبیلے کے لوگوں کا یہ بھی یقین ہے کہ ان کے قبیلے کا کوئی فرد اگر اپنے

شخص کو وہ اپنا دیوتا تسلیم کرتے ہیں اس عہد دیوتا سے سب لوگ اور سردار بے حد ڈرتے ہیں۔

جب اس دیوتا کی رسم تشکیل ادا چکی ہوتی ہے تو وہ شخص یا یوں کہیے کہ وہ آدمی جس کے اندر ماورائی دیوتا نے حلول کیا ہو وہ جھیل کے کنارے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر چلا جاتا ہے اور وہاں اپنے مقدس فرائض شروع کرنے سے قبل رو مت ہلال کا انتظار کرتا ہے۔

اور جس لمحے چاند نظر آتا ہے تو قبیلے کا سردار اور قبیلے کے سارے لوگ اس کے تابع فرمان رہنے کا عہد کرتے ہیں اس انسانی دیوتا کو باگنڈا قبیلے کے یہ لوگ لوہیر کہہ کے پکارتے ہیں۔

اس لوہیر کو نہ صرف مذہبی معاملات بلکہ ملکی اور حکومتی پالیسیوں میں بھی اختیار کلی ہوتا ہے اسے بڑا کاہن بھی خیال کیا جاتا ہے اور کاہن کی حیثیت سے اس سے مشاورت کی جاتی ہے لوگوں کا خیال ہے اس کے حکم سے امراض پیدا اور دور ہوتے ہیں اس کے کہنے پر قحط پڑ سکتا ہے مشورہ کرتے وقت اسے بڑے تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔

اس انسانی دیوتا کو اس قبیلے کے لوگ خدائی اعزاز اور قوت کا دعویٰ دار بھی خیال کرتے ہیں اور یہ لوہیر نام کا دیوتا بزم خود، یہ کہتا ہے کہ وہ کھانا نہیں کھاتا اور نہ اسے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے بلکہ وہ یہ تک ظاہر کرتا ہے کہ بحیثیت ایک دیوتا کے اس کی ذات غذا کی احتیاج سے بالاتر ہے اور یہ کہ وہ فقط لطف کی خاطر کھاتا پیتا اور تمباکو نوشی کرتا ہے۔

اس قبیلے میں ایک اور بری رسم بھی ہے اور وہ یہ کہ ان کے ہاں جب کوئی عورت خانہ داری کی فکروں سے اکتا جاتی ہے تو وائی تباہی اور نازیبہا حرکتیں کرنے لگتی ہے یہ کیفیت اس پر بقول ان قبیلے والوں کے روح کے آنے کی علامت ہے جس کے ظاہر ہوتے ہی اس کا شوہر اس کے آگے سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اس کا انتہادریہ کا احترام کرتا ہے اس حادثے کے بعد وہ بیوی نہیں کہلاتی بلکہ خداوند کا لقب اختیار کر لیتی ہے خانہ داری کے جھنجھٹ سے بالکل آزاد ہو جاتی ہے اس کی رضا خدا کی رضا بن جاتی

جاتی ہے اور اس ٹہنی سے ان پر ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔

آخر میں اس ٹہنی کو جنگل کے سب سے گنجان حصے میں لے جا کر سوکھے ہونے کے نیچے دبا دیا جاتا ہے ایسا کرنے سے ان قبائل کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس رسم کی بدولت قبیلہ اپنے آنے والے ہر قسم کے مکر و فریب اور خطرے سے محفوظ رہے گا۔ غالباً یہ رسم ادا کر کے وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مضر اثرات آدمی سے کھینچ کر ٹہنی میں محفوظ کر دیے جاتے ہیں اور پھر ٹہنی کو پتوں تلے دبا کر اس کو محفوظ کر دیتے ہیں جو پردیسی اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا خاموش ہو گی تھی اس کی اس ساری گفتگو پر سموقان، ایلیم، سدوری اور شاہی گہری سوچوں میں ڈوب گئے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سموقان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کے بعد ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

ننتورا تم نے ان قبائل کی عجیب و غریب رسموں کے متعلق بتایا ہے تاہم ہماری گفتگو سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ساحرانوں نے باگنڈا قبیلے کے ہاں قیام کر رکھا ہے قبیلے کا ساحر اس کا پرانا کوئی دوست ہے اور اسی کی وجہ سے باگنڈا قبیلے کے اس سردار کے ہاں ان کی بڑی عزت، بڑا وقار اور احترام ہو گا لیکن میں ان قبائل میں بھی ساحر اؤسے نپٹنے کے متعلق ایک طریقہ سوچ چکا ہوں اس طریقے سے متعلق روشنی ڈالنے سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔

سموقان کی اس گفتگو پر ننتورا نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا پھر کہے میں اس کی آواز سنائی دی پوچھو کیا پوچھتے ہو۔

سموقان تھوڑی دیر تک پھر کچھ سوچتا رہا اس کے بعد اس نے ننتورا کی طرف

دیکھا۔

یہ بتاؤ کہ ان قبائل کے سردار جن کی حیثیت اپنے اپنے قبائل میں حکمران اور دیوتا کی ہے کیا یہ شادی بھی کرتے ہیں۔

ننتورا جھٹ سے بول پڑی۔

ہاں یہ لوگ شادی کرتے ہیں ان کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں۔

سردار کے جسم یا اس کے بدن کے کسی حصے کو ہاتھ لگا کر انہیں ہاتھوں سے کھانا کھا لے تو اس کا جسم متورم ہو جائے گا اور وہ مر جائے گا۔

سردار کا تقدس گویا ایک سم قاتل ہے جو چھو کے ادنیٰ درجے کے آدمی کے ہاتھ میں لگ جاتا ہے اور کھانے میں مل کر اپنا کام کر جاتا ہے، ہوں اگر کسی آدمی کے ہاتھوں میں یہ زہر سرایت کر جاتا ہے تو ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ایک خاص رسم ادا کرنے جس سے وہ زہر زائل ہو جاتا ہے۔

یہ رسم کچھ اس طرح ہے کہ یکے بعد دیگرے وہ شخص جس کے ہاتھوں میں زہر سرایت کرتا ہے اپنی دونوں ہتھیلیوں اور ہاتھوں کی پشت سے اپنے سردار کے تلوے کو چھوتا ہے اور اس کے بعد اپنے ہاتھ پانی میں کھنکال لیتا ہے اگر اس حادثے کے موقع پر پانی میسر نہ ہو تو کیلے کی رس بھری ٹہنیاں اپنے ہاتھوں پر رگڑ لیتا ہے اس کے بعد وہ اس مہلک مرض کے حملے سے بے خوف ہو کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھا سکتا ہے۔

ان قبائل کا پردیسیوں کے متعلق بھی عجیب و غریب عقیدہ ہے کوئی پردیسی یا اجنبی ان قبیلوں میں داخل نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ مقامی لوگ اپنی مقامی رسم ادا نہ کر لیں جب کوئی پردیسی ان قبیلوں میں داخل ہوتا ہے تو اس پردیسی کو وہاں کے باشندوں سے ربط و ضبط پیدا کرنے کی اجازت نہیں جب تک ان پردیسیوں کو جبر سے کے چار مندروں میں سے ہر ایک مندر میں جائے اور دیوتا کو یہ پرا تھنا نہ کر لی جائے کہ وہ ان اجنبیوں کی لائی ہوئی بیماری یا دغا سے محفوظ رکھے پردیسیوں کے آنے پر قبیلوں میں رقص و سرود کی محفل بھی سجائی جاتی ہے قربان گاہوں پر خورد و نوش کی نذرین چرنھائی جاتی ہیں ان رسموں کے دوران پروہتوں اور ان کے خادموں کے سوا کسی کو سامنے نہیں آنے دیا جاتا۔

اگر ان قبیلوں میں کوئی اکے دے پردیسی کے علاوہ کوئی قافلہ یا کارواں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے علیحدہ رسم ادا کی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب کوئی کارواں ان قبیلوں کے نزدیک جاتا ہے تو قبیلے کا کوئی شخص آگے بڑھ کر ایک درخت کی ٹہنی توڑتا ہے اور ایک طرف ہٹ کر اس سے سرگوشی کے انداز میں کچھ کہتا رہتا ہے پھر یکے بعد دیگرے قافلے کے تمام افراد کے پاس جا جا کر ان کی پیٹھوں پر کوئی چیز بھونگی

سردار اس سلسلے میں پریشان ہو گا لہذا اس موقع پر اگر قبیلے کے لوگ مجھے پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے جائیں تو میں اس کے بیٹے کا علاج کروں گا جب اس کا بیٹا میرے ہاتھوں ٹھیک ہو جائے گا تو جو قدر و منزلت جو عمت وقار میرا باگنڈا قبیلے کے سردار کی نگاہوں میں ہو گا وہاں کسی کا بھی نہ ہو گا اس لئے کہ میں نے اس کے بیٹے کا علاج کیا ہو گا اس کے بعد میں باگنڈا قبیلے میں رہتے ہوئے بڑی آسانی کے ساتھ ساحر انوکے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا تم میں سے کسی کو اگر میری تجویز سے اختلاف ہو تو بولے۔

جواب میں ایلیم، ننتورا، سدوری اور ارشابی کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ سموقان کی اس تجویز کو انہوں نے پسند کیا ہے پھر ایلیم کی آواز سنائی دی۔

سموقان اس قبیلے میں داخل ہونے، قبیلے کے سردار کی نگاہ میں عمت حاصل کرنے اور وہاں قیام کر کے ساحر انوکے سے انتقام لینے کی یہ ایک بہترین تجویز ہے میرے خیال میں ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے۔

ایلیم کا جواب سن کر سموقان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا ہم ابھی اور اسی وقت یہاں سے کوچ کریں گے اور میں اپنے کام کی ابتداء کروں گا۔

سموقان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بیچ میں ننتورا بول پڑی۔

سموقان باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کے بعد یہ جو آپ اپنا چہرہ ڈھانپ کے رکھنا چاہتے ہیں کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ ساحر انوکے سے کھل کر نہیں آنا چاہتے اپنا آپ چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے خلاف حرکت میں آسکیں۔

سموقان منہ سے تو کچھ نہ بولا تاہم اس نے اشبات میں گردن ہلا دی تھی جس پر ننتورا پھر بول پڑی۔

اگر ایسا ہے تو پھر ایلیم کا کیا بنے گا۔ ساحر انوکے کم از کم مجھے نہ جانتا ہے نہ پہچانتا ہے میرا اس کا آمننا سامنا ایک بار اس وقت ہوا تھا جب میں پہلی بار تمہاری مدد کے لئے آئی تھی مگر اس وقت میں ایک آتشی گولے کی صورت میں تھی جو بڑی تیزی سے گردش

ننتورا کی اس گفتگو سے اس کے اس جواب پر سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد دوبارہ اس نے کہنا شروع کیا۔

اگر ان سرداروں کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں تو پھر میں بڑی آسانی کے ساتھ باگنڈا قبیلے میں داخل ہو کر نہ اس قبیلے کے سردار کی نظروں میں محترم اور معزز ہو جاؤں گا بلکہ وہاں قیام کے دوران ساحر انوکے سے بھی انتقام لے سکتا ہوں جو کچھ میں کرنے والا ہوں غور سے سنو۔

اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میں اور ایلیم یہاں سے کوچ کریں گے ننتورا تم بھی ہمارے ساتھ ہوگی سدوری اور ارشابی حسب سابق یہیں رہیں گے ہم اس قبیلے کے باہر نمودار ہوں گے حالات کا جائزہ لیں گے اس کے بعد میں باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کے خلاف حرکت میں آؤں گا۔

وہ کچھ اس طرح کہ میرے پاس ایک ایسا مادہ ہے اگر اسے تیر پر لگا کر کسی پر چلا دیا جائے اور وہ تیر کسی کو لگ جائے تو اس تیر سے جو انسانی جسم پر زخم آتا ہے وہ ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا سوائے اس نسخے کے جو میرے پاس محفوظ ہے اور اس نسخے کو میرے اور ننتورا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کو زخمی کرنے کے بعد ہم پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے قبیلے کے باہر نمودار ہوں گے اور قبیلے میں داخل ہونے کی استعداد کریں گے اس موقع پر میں نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا ہوگا۔

اگر میرے ڈھکے ہوئے چہرے پر اس قبیلے کے لوگ اپنی کوئی رسم ادا کرتے ہوئے کوئی اعتراض نہ کریں تو پھر خیریت ہے میں چہرہ ڈھانپ کر ہی اس قبیلے میں داخل ہو جاؤں گا اور اگر انہوں نے مجھے چہرہ تنگا کرنے کے لئے کہا تو میں یہ بات سوں گا کہ میں ایک عمدہ قسم کا طیب حکیم اور کیمیا گر ہوں۔ اور میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں اپنے چہرے سے اپنا نقاب اس وقت ہٹاؤں گا جب کسی مریض کا علاج کرنے میں ناکام ہو جاؤں۔

ظاہر ہے میرے ایسے کہنے سے قبیلے کے لوگ چونکیں گے اس لئے کہ ان کے سردار کا بیٹا عجیب و غریب زخم میں مبتلا ہو گا اور اس کا کوئی علاج بھی نہ ہو گا اور ان

ظاہر کروں گا کہ میں زخموں کا علاج کرنے میں مثال نہیں رکھتا۔

اس وقت تک چونکہ سردار کے بیٹے کے زخم عروج پر ہوں گے وہاں کے طبیب اپنی بے بسی کا اظہار کر چکے ہوں گے لہذا مجھے امید ہے کہ باگنڈا قبیلے کے لوگ اپنی رسومات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم تینوں کو فی الفور اپنے سردار کے پاس لے جائیں گے۔

سردار کے ہاں قیام کے دوران ظاہر ہے ساحر انو ہمارے خلاف حرکت میں نہیں آسکتا اس لئے کہ اس کے تعلقات سردار سے نہیں بلکہ اس قبیلے کے ساحر کے ساتھ ہیں اس دوران میں جلد ہی سردار کے بیٹے کو بالکل ٹھیک کر دوں گا اس لئے کہ جو اس زخم کی دوا ہے وہ چند دن میں زخم کو ٹھیک کر دیتی ہے جب سردار کا بیٹا میرے ہاتھوں اچھا ہو جائے گا تو یاد رکھنا اس کی نگاہوں میں میری ایسی عزت اور وقار ہو گا جس کے مقابلے میں ساحر انو کی عزت سردار کی نگاہوں میں نہ ہونے کے برابر ہوگی پھر باگنڈا قبیلے کے سردار کی نگاہوں میں یہ مقام حاصل کرنے کے بعد میں ساحر انو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اگر باگنڈا قبیلے کے ساحر نے اس معاملے میں اپنے ساتھی یعنی ساحر انو کی مدد کرنا چاہی تو پھر باگنڈا قبیلے کا وہ ساحر بھی میرے ہاتھوں نہ بچ سکے گا۔ بہر حال میں نے یہ کر رکھا ہے کہ افریقہ کی ان سرزمینوں کے اندر اس ساحر انو کا خاتمہ کر کے رہوں گا اور اس کا خاتمہ میری زندگی کا مقصد، میری زیست کا سب سے بڑا مدعا ہے۔

منتورا اور ایلیم دونوں نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا تھا اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

ارشا بنی، اور سدوری ہم تینوں تم دونوں کو خدا حافظ کہتے ہیں ہماری ایبائی کے لئے دعا کرنا۔ میں، منتورا اور ایلیم اسی وقت یہاں سے کوچ کریں گے اس کے ساتھ ہی ایلیم اور منتورا بھی اٹھ کھڑی ہوئیں انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کی طرف خاص انداز میں اشارہ کیا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے اگلے وہاں سے روپوش ہونے لگے تھے کہ سدوری بول پڑی۔

سموقان میرے بیٹے میں دخل اندازی کرنے پر مجبور ہوئی ہوں دراصل تم نے میرے سلسلے میں ایک بات کی وضاحت نہیں کی تم تینوں یہاں سے کوچ تو کر رہے

کرتا تھا لہذا ساحر انو میرا چہرہ نہ دیکھ سکا اس بنا پر وہ مجھے پہچان نہیں سکے گا اگر باگنڈا قبیلے میں میں آپ کے ساتھ کام کرتی ہوں تو ساحر انو میری وجہ سے ساحر انو آپ کو جان پہچان نہیں سکے گا پر اگر ایلیم بھی ساتھ ہوتی ہے تو یاد رکھنا ایلیم کو ساحر انو خوب اچھی طرح جانتا ہے اور پھر میرے خیال میں وہ ہمارے لئے باگنڈا قبیلے میں مشکلات کوئی کر سکتا ہے۔

منتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا اس کے بعد منتورا کے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

منتورا جو کچھ تم نے کہا وہ اپنی جگہ درست ہے پر میں اپنا چہرہ صرف ساحر انو کی وجہ سے ڈھانپ کے نہیں رکھنا چاہتا بلکہ چہرہ ڈھانپنے کا سب سے بڑا اور اولین مقصد یہ ہے کہ یوں باگنڈا قبیلے کے لوگ فی الفور پکڑ کر مجھے اپنے سردار کے پاس لے جائیں۔ سن منتورا یہاں سے کوچ کر نیکیے بعد ہم تینوں باگنڈا قبیلے کے نواح میں کسی سرائے میں قیام کریں گے تم دونوں اسی سرائے میں ٹھہرنا میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے باگنڈہ قبیلے میں داخل ہوں گا اور باگنڈہ قبیلے کے سردار کے بیٹے کو اس خاص مادہ لگے تیرے زخمی کرنے کی کوشش کروں گا جس کا علاج یوں جانو صرف میرے پاس ہی ہے اس کے بعد تم دونوں کے پاس واپس سرائے میں آ جاؤ گا۔

سرائے میں ہم کم از کم پندرہ بیس دن قیام کریں گے اس دوران میرے تیر سے لگا ہوا زخم خوب پھیل جائے گا اس لئے کہ پانچ چھ دن تک وہ زخم اپنے جو بن پر آ جاتا ہے اس کے بعد ہم تینوں دوبارہ باگنڈا قبیلے کا رخ کریں گے میں اپنا چہرہ ڈھانپ کے رکھوں گا تم دونوں اپنی عام حالت میں جانا اگر ساحر انو تم دونوں کو پہچان بھی لیتا ہے تو اس سے تم دونوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بہر حال میں نے اس سے نکرانا ہے۔ باگنڈا قبیلے کے لوگ چونکہ اجنبیوں کو اپنی رسومات ادا کرنے کے بعد قبیلے میں داخل کرتے ہیں جب مجھ سے میرا چہرہ ڈھانپنے کی وجہ پوچھیں گے تو میں ان سے کہوں گا کہ میں ایک ماہر طبیب ہوں اور قسم کھا رکھی ہے کہ اس وقت اپنے چہرے سے نقاب ہٹاؤں گا جب میں کسی مریش کا علاج کرنے میں ناکام ہو جاؤں گا میں ان پر یہ بھی

ہو تم تینوں جب باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے تو تم تینوں وہاں کے لوگوں اور باگنڈا قبیلے کے سردار کے سامنے آپس کا کیا رشتہ ظاہر کرو گے۔

سدوری کے اس سوال پر سموقان کی گردن جھک گئی تھی ایلیم اور ننتورا دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اس موقع پر ایلیم نے تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا جس کی گردن تھوڑی جھکی ہوئی تھی پھر ایلیم خود بول پڑی۔

سدوری تمہارا سوال بہت عمدہ اور اچھا ہے پھر اس کا جواب میں جانتی ہوں سموقان نہیں دیں گے میں خود اس کا جواب دوں گی اور باگنڈا قبیلے والے جب یہ سوال کریں گے تب بھی میں ہی جواب دوں گی اگر وہ یہ پوچھتے ہیں کہ ہم تینوں کا آپس میں کیا رشتہ کیا تعلق ہے تو میں کہوں گی میں اور ننتورا دونوں ہی سموقان کی بیویاں ہیں اس پر میرے خیال میں کسی کو کوئی اعتراض بھی نہ ہو گا اور ہم تینوں ایک ساتھ لکے بھی رہ سکیں گے۔

ایلیم کے جواب پر سدوری نہ صرف مطمئن اور خوش ہو گئی تھی بلکہ اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی پھر سموقان نے گردن سیدھی کی پہلے سے خاص انداز میں اس نے ایلیم اور ننتورا کی طرف دیکھا پھر وہ تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہاں سے وہ افریقہ میں باگنڈا قبیلے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق سموقان ایلیم اور ننتورا نے باگنڈا قبیلے کے نواح میں ایک سرانے میں قیام کر لیا تھا۔ ایلیم اور ننتورا کو سرانے میں چھوڑ کر سموقان سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا باگنڈا قبیلے میں داخل ہوا وہاں وہ باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کی ٹاک میں رہا جب اسے موقع ملا تو اس نے وہ خاص مادہ لپٹے تیر پر لٹاتے ہوئے باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کو اس کی ٹانگ پر تیر مار کر اسے زخمی کر دیا تاکہ بعد وہ واپس اسی سرانے میں آگیا تھا جہاں اس نے ایلیم اور ننتورا کے ساتھ قیام کر رکھا تھا۔

پھر کچھ دن کا وقفہ ڈالا گیا اس دوران باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کی ٹانگ پر اس تیر سے جو زخم آیا تھا وہ اب پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ سردار نے سب سے پہلے اپنے بیٹے کے ساحر کی خدمات حاصل کیں اس سلسلے میں ساحر انونے بھی اس کی مدد کی انوں نے مل کر اپنا پورا زور لگایا ہر حکمت ہر جتن استعمال کیا پر وہ زخم تھا کہ پھیلتا جا گیا اور کسی بھی طور مندمل نہ ہوا یہاں تک کہ ساحر انو اور اس کا دست راست باگنڈا قبیلے کا ساحر بالکل عاجز آگئے پھر قبیلے کے جو دوسرے طبیب تھے ان کو آزمایا گیا لیکن ہر کوئی ناکام رہا اس کے بعد سردار نے جب دیکھا کہ زخم بڑی تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے تو اس نے اپنے نواحی دو قبائل کے طبیبوں کو بلایا اور انہیں اپنے بیٹے کا علاج کرنے کے لئے کہا لیکن زخم مندمل ہونے کی بجائے پھیلتا چلا گیا یہاں تک کہ باگنڈا قبیلے کا

رہنے میں کامیاب ہو گیا تو چہرے سے نقاب الٹ دوں گا اگر میں ناکام رہا تو پھر اس طرح اپنا چہرے ڈھلنے تمہارے قبیلے سے کوچ کر جاؤں گا یہ میرے ساتھ میری دو بیویاں ہیں یہ بھی میرے طب کے کام میں میری مدد کرتی ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو سے وہ محافظ بے حد متاثر ہوئے پھر ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی! تم اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ یہاں رکو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں اس سلسلے میں میں اپنے سردار سے گفتگو کرتا ہوں اس کے بعد سردار کے فیصلے سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی اس محافظ نے اپنے گھوڑے کو موڑا اسے ایزد آباد اور سرپٹ دوڑاتا ہوا ایک سمت چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا وہ خوش تھا وہ مسکرا رہا تھا پھر اس نے بڑے احترام سے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز ہم تمہیں اور تمہاری دونوں بیویوں کو اپنے قبیلے میں خوش دیکھتے ہیں جب ہمارے قبیلے میں کوئی اجنبی یا پردیسی داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے انہیں رسومات ادا کرتے ہیں لیکن اس وقت چونکہ ہمارے سردار کے بیٹے کی جان خطرے میں ہے لہذا سردار نے حکم دیا ہے کہ تمہارے اور تمہاری دونوں بیویوں کے لئے ہر کوئی رسم ادا نہیں کی جائے گی ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ چلو سردار نے تمہیں طلب کیا ہے۔

اس محافظ کا جواب سن کر سموقان ایلیم اور ننتور خوش ہو گئے تھے پھر تینوں ناکے ساتھ ہوئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک کافی بڑی بستی کے باہر وہ ایک محل بنا عمارت کے لئے رک گئے عمارت تمام کی تمام لکڑی سے بنی ہوئی تھی عمارت کے سامنے رکنے کے لئے محافظ نے سموقان کی طرف دیکھا پھر تعظیماً اسے مخاطب کیا۔

میرے محترم آپ تھوڑی دیر یہاں رکیں میں اپنے سردار کو آپ کے آنے کی اطلاع دیتا ہوں اس کے ساتھ ہی وہ اس عمارت میں داخل ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اور سموقان سے کہنے لگا آپ تینوں میرے ساتھ آئیں

سردار پریشان ہو گیا اس طرح لگ بھگ پندرہ دن گذر گئے اور زخم خطرناک صورت اختیار کرتا چلا گیا تھا یہاں تک کہ باگنڈا قبیلے کے سردار کو اپنے بیٹے کی زندگی کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

عین ان دنوں سموقان، ننتور اور ایلیم باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کے لئے آئے سموقان نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا جب وہ باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے لگے تو محافظوں نے انہیں روکا اور قبیلے میں داخل ہونے کی وجہ پوچھی۔

سموقان، ایلیم اور ننتور نے شاید جھپٹ ہی اپنا لائحہ عمل تیار کر رکھا تھا لہذا سموقان نے باگنڈا قبیلے کے محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں ایک طیب ہوں میں شمال کے کوہستانی سلسلے کا رہنے والا تھا سیاح کے لئے نکلا ہوا تھا یہاں ایک قریبی سرانے میں قیام کیا ہوا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ باگنڈا قبیلے کا سردار اپنے بیٹے کی وجہ سے پریشان ہے اس لئے کہ اس کے بیٹے کی ٹانگ پر زخم آیا ہے وہ مندمل ہی نہیں ہوتا پھیلتا ہی جا رہا ہے میں اسی سلسلے میں تمہارے قبیلے کے سردار سے ملنا چاہتا ہوں۔

یہ تم نے اپنے چہرے کو کیوں ڈھانپ رکھا ہے ہم کسی بھی ایسے شخص کو اپنے قبیلے میں داخل نہیں ہونے دیتے جو اپنے آپ کو مخفی رکھنے کی کوشش کرے ان محافظوں میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے اعتراض کیا تھا جواب میں سموقان جھٹ بول پڑا۔

عزیزو! میں بنیادی طور پر ایک طیب ہوں اور میں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اپنے چہرے سے اپنا نقاب اس وقت الٹوں گا جب میں کسی مریض کسی زخمی کو ٹھیک کرنے میں ناکام ہوں گا آج تک میں نے جس کسی کا بھی علاج کیا وہ کامیاب و کامران ہی رہا اور ہر مریض ہی تندرست ہوا اس بنا پر میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں اس وقت اپنے چہرے سے نقاب الٹ دوں گا جب میں کسی زخم، کسی بیمار کا علاج کرنے میں ناکام ہوں گا تاہم چونکہ اس وقت تمہارے قبیلے کے سردار کا بیٹا میں نے سن رکھا ہے کہ بری طرح زخمی ہے اور اس کی جان خطرے میں ہے یہاں میں اپنے عہد کو نرم کرتا ہوں اور میں کچھ اس طرح کہتا ہوں اگر میں تمہارے سردار کے بیٹے کو ٹھیک

سموقان، ایلیم اور ننتورا اس کے ساتھ ہوئے تھے۔
 اس محافظ نے سموقان کو باگنڈا قبیلے کے سردار کے سامنے لاکھرا کیا اس
 وقت سردار اپنے اہل خانہ اور لواحقین کے ساتھ لکڑی کے بنے ہوئے ایک بہت بڑے
 کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔
 سموقان جب اس کے سامنے گیا تب وہ سردار اپنی جگہ پر بیٹھا رہا سموقان
 سے آگے بڑھ کر اس نے مصافحہ نہیں کیا سموقان نے اس کی اس حرکت کو خاصا محسوس
 کیا تاہم اس نے اپنے چہرے کے تاثرات سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں ہونے دیا
 باگنڈا قبیلے کا سردار تھوڑی دیر تک بڑے عور سے سموقان ایلیم اور ننتورا کی طرف دیکھتا
 رہا اس کے بعد اس نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔
 مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اعلیٰ پائے کے طیب ہو میرا بیٹا ایک عجیب و غریب
 زخم میں مبتلا ہو گیا ہے چند روز پہلے جب وہ بستی کے نواح میں کھیل کود کے بعد لوٹ رہا
 تھا تو کسی کا سنسناتا ہوا ایک تیر لگا وہ تیر اس کی پنڈلی میں بیوست تو نہیں ہوا بس زخم
 دینا ہوا آگے نکل گیا وہ زخم پھیلتا چلا گیا ہے اور اب میرے بیٹے کی ٹانگ بیکار ہوتی
 دکھائی دیتی ہے مجھے اس کی جان کا بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے میرے قبیلے کے ساحر اور
 طبیوں کے علاوہ آس پاس کے قبیلے اور ساحر بھی اس زخم کو دیکھ چکے ہیں اور اس کے
 علاج سے عاجز ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایک ماہر طیب ہو سنو اگر تم نے میرے بیٹے کو
 چنگا کر دیا تو یاد رکھنا تمہاری عمت تمہارا وقار میرے ہاں اس قدر ہوگا کہ تم اندازہ
 بھی نہیں کر سکتے کہو تمہارا نام کیا ہے مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارے ساتھ تمہاری دو
 بیویاں ہیں ان کے نام کیا ہیں؟ اس کے بعد میں تم سے اپنا تعارف کراتا ہوں۔

میرا نام سموقان ہے میری بیوی جو میرے دائیں جانب یہ جو عورت بیٹھی ہے یہ میری
 بیوی ہے اس کا نام سانبل ہے میرا بیٹا جو اکلوتا ہے اور زخمی ہے وہ تیمورس ہے جس
 کمرے میں اس وقت بیٹھے ہیں اسکے دائیں جانب جو دروازہ کھلتا ہے میرا بیٹا اس وقت
 اس کمرے میں ہے کہو اس کے علاج کے لئے تم کس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہو۔
 سموقان نے کچھ سوچا پھر وہ سردار گورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
 مجھے کچھ گھریلے مہیا کئے جائیں انہی سے میں تمہارے بیٹے کا علاج شروع
 کروں گا۔

سردار گورس نے پہلے ہاتھ کے اشارے سے سموقان، ایلیم اور ننتورا کو
 بٹھنے کے لئے کہ جب وہ تینوں بیٹھ گئے تب اس نے اپنے خدام میں سے ایک کو گھر لے
 لیا کرنے کے لئے کہا تھوڑی دیر بعد سردار کے کچھ آدمی گھر لے پڑے آئے۔
 سموقان نے اسی کمرے میں بیٹھے بیٹھے ایک بڑا برتن منگوایا اس کے اندر
 لے لے ان گھریلوں کو مارا جلایا اور ان کی راکھ بنائی جب وہ راکھ تیار ہو گئی تب اس
 نے گورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گورس میرے محترم! اب تم مجھے اپنے بیٹے کے پاس لے کر چلو میں اس کا
 علاج شروع کرتا ہوں گورس اور اس کی بیوی دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے پھر
 ان کے پیچھے پیچھے ان کے لواحقین بھی کھڑے ہو گئے تھے سموقان ایلیم اور ننتورا بھی ان
 کے ساتھ ہوئے سب ساتھ والے کمرے میں داخل ہوئے اندر ایک مسہری پر سردار
 گورس کا بیٹا تیمورس لیٹا ہوا تھا اس کی نگاہ داری کے لئے وہاں چند لڑکیاں اور کچھ طیب
 ہاتھ کے اشارے سے گورس نے ان سب کو پیچھے ہٹنے کے لئے کہا وہ اشارہ پاتے ہ
 پیچھے ہٹ گئے سموقان آگے بڑھا تیمورس کی ٹانگ کے زخم کا اس نے جائزہ لیا پھر
 اسے گھریلوں کی راکھ اس زخم پر چھڑک دی۔

میرا نام سموقان ہے میری بیوی جو میرے دائیں جانب ہے اس کا نام ایلیم
 اور بائیں جانب والی کا نام ننتورا ہے۔ ہم دور شمال کے کوہستانی سلسلے کے رہنے والے
 ہیں سیاحی کے لئے نکلے تھے نواحی علاقے میں سرانے میں قیام کر رکھا تھا کہ آپ کے بیٹے
 کے زخم کے متعلق خبر ہوئی تب میں ادھر چلا آیا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف
 تین یا چار روز کے اندر اندر میں آپ کے بیٹے کے زخم کو میں بھلا چنگا کر دوں گا اور آپ کا
 بیٹا پہلے کی طرح بھاگنے کو دنے لگے گا۔

ایسا کرنے کے بعد اس نے گورس کو مخاطب کیا۔

سردار میں دو تین دن تک تمہارے بچے کا علاج کروں گا اس کے بعد تم خود محسوس کرو گے کہ زخم مندمل اور ٹھیک ہونا شروع ہو گیا ہے۔ سموقان کی اس کارروائی اور گفتگو سے گورس اور اس کی بیوی سانبیل بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر دونوں میاں بیوی نے آپس میں کچھ مشورہ کیا اس کے بعد گورس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی! تم ہمارے لئے ایک نعمت اور رحمت بن کر آئے ہو میں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا ہے جب تک تمہارا یہاں قیام ہوتا ہے تم ہمارے محل کے ایک حصے میں رہو گے اور اگر میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا تو پھر میں تم سے گزارش کروں گا کہ تم ہمیشہ کے لئے ہمارے قبیلے میں رہو میرے بعد اس قبیلے میں سب سے زیادہ تمہاری اور تمہاری بیویوں کی عزت ہوگی اب تم میرے ساتھ آؤ میں تمہارے قیام اور طعام کو بندوبست کرتا ہوں۔

سموقان، گورس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہو لیا تھا گورس نے اپنے محل کا ایک حصہ سموقان کے لئے وقف کر دیا تھا جہاں اس کا انتہا اور اہلیم کے ساتھ رہائش اختیار کر لی تھی۔

سموقان، گورس کے بیٹے کا علاج کرتا رہا تین دن بعد زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا تھا اور پھیلنے کے بجائے سکڑنا شروع ہو گیا تھا قریب آٹھ دس دن بعد زخم بالکل ٹھیک ہو گیا تھا اور جس روز پہلی بار سردار گورس کا بیٹا اپنی مسہری سے اٹھ کر چلا اس روز گورس نے سموقان، اہلیم اور ننتورا کو طلب کیا۔

وہ تینوں اسی کمرے میں داخل ہوئے جس میں پہلے روز گورس اور اس کی بیوی سے ملاقات ہوئی تھی کمرے میں داخل ہونے کے بعد سموقان چونکا اس لئے کہ اس روز سردار کے پاس اس کے قبیلے کا سب سے بڑا ساحر اور اس کے ساتھ ساحر انو بھی پہنچا ہوا تھا۔ انو اہلیم کو وہاں دیکھتے ہی چونکا تھا تاہم ننتورا کو وہ نہ پہچان سکا اور اس کی نگاہیں سموقان کے سراپا کا جائزہ لے رہی تھیں سموقان نے اس کی طرف دیکھا نہیں، چپ چاپ سردار کے سامنے آیا سردار نے اے اپنے سب سے قریبی نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا

بہان جب بیٹھ گیا تب گورس نے اسے مخاطب کیا۔

میرے عزیز میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ اتنا درجہ کا ممنون ہوں کہ بچے کا علاج سے میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا ہے آج پہلی بار وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا ہے میرے بیٹے کی صحت یابی کی خوشی میں قبیلے میں جشن منایا جائے گا اس جشن سے پہلے ہاتھ سے ایک گزارش کروں گا میرے قبیلے میں داخل ہونے سے پہلے تم نے میرے یہ لحاظ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم اپنے چہرے کو ڈھانپنے رکھتے ہو اور تم نے قسم کھا رکھی ہے کہ اس وقت تک اپنا چہرہ ننگا نہ کرو گے جب تک تم کسی کا علاج

نہتے ہوئے ناکام نہیں ہوتے ساتھ ہی تم نے میرے محافظ سے یہ بھی کہا تھا لیکن اس بار میں تم اپنی قسم میں نرمی اختیار کرو گے اور اگر تم میرے بیٹے کو بھلا چنگا کرنے میں ناکام ہو گئے تو تم اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دو گے تاکہ میں اپنے محسن اپنے ربی کو بھلا سکوں میرے اہل خانہ، میرے لواحقین اور میرے سبھی لوگ بے چین ہیں وہ بار بار دیکھنا چاہتے ہیں تمہارا چہرہ دیکھتے ہوئے تمہارا شکر یہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں آج جو جشن منایا جا رہا ہے اس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں مجھے امید ہے کہ تم میری اس التماس اور گزارش کو نالو گے نہیں۔

باگنڈا قبیلے کے سردار گورس کے یہاں تک کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے اپنا ناک اس کا بیٹا تیمورس، سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا۔

عزیز سموقان آپ میرے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور زندگی کی علامت بن کر آئے ہیں میں داخل ہونے میں مراد میں میرا ضمیر کبھی بھی یہ گوارا نہیں کرے گا کہ میں اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ان ہرزیموں میں داخل ہو۔ اور نقاب ڈالے ہی نہیں سے رخصت ہو جاؤ کیا میں اپنے محسن کا چہرہ نہ دیکھ سکوں گا۔

تیمورس یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سموقان نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا اس پر اس حرکت پر سردار گورس اور اس کا بیٹا تیمورس دونوں ہی خوش ہو گئے تھے اس کی اپنی جگہ سے اٹھا اور بھاگ کر سموقان سے لپٹ گیا تھا گورس بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور بڑھ کر اس نے پہلے برے پر جوش انداز میں سموقان سے مصافحہ کیا اس کی طرف سے جواب دیا پھر کہنے لگا۔

میں سمجھا تم بڑی عمر کے ہو گے لیکن تمہارے چہرے پر ابھی تک پوری طرح بچپنا بھی رخصت نہیں ہوا تم تو نوجوان ہو آج سے تمہاری حیثیت میرے پاس ایک بیٹے کی سی ہے میں تمہوں گا میرا صرف ایک بیٹا تیمورس نہیں بلکہ دو بیٹے ہیں میرے پاس الفاظ نہیں جو میں ادا کر کے تمہاری کارگزاری کی تعریف کروں۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو یا تم کوئی طلب رکھتے ہو تو بولو جو بھی چیز میرے پاس میں ہوتی تمہیں دے کے رہوں گا۔

بیٹا بھی کہتے ہیں شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور میری کارگزاری پر مجھے نوازاں بھی چاہتے ہیں دو کام تو نہیں ہو سکتے جب آپ نے مجھے اپنا بیٹا بنا لیا ہے تو پھر یوں جانے جو کچھ میں نے کیا ہے یہ اجنبی کی طرف سے اجنبی کے لئے نہیں بلکہ یہ تو میں نے اپنے بھائی کے لئے کیا ہے لہذا مجھے اس سلسلے میں نہ کوئی طلب ہے نہ اس سلسلے میں میرا کوئی معاوضہ ہے نہ میری کوئی حاجت ہے یوں جانتے میں نے اپنے فرض کی ادائیگی کی ہے سموقان نے بڑے غور سے باری باری گورس اور اس کے بیٹے تیمورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اسی روز جب سورج غروب ہو گیا چاروں طرف اندھیرے پھیلے، چاند طلوع ہوا تب باگنڈا قبیلے کے سردار کے کچھ ساتھی ایلیم، ننتورا اور سموقان کے لے کر بتی سے باہر آئے وہاں جشن کا ایک بہترین سماں تھا۔ بہترین انداز میں سردار گورس اور اس کے بیٹے تیمورس اور بیوی سانبل نے ان کا استقبال کیا۔

وہاں پہنچنے کے بعد سموقان، ایلیم اور ننتورا تینوں نے دیکھا کہ باگنڈا قبیلے کے بے شمار مرد اور عورتیں وہاں جمع تھے سب ایک گول دائرے کی صورت میں کھڑے کسی تقریب کے شروع ہونے کے منتظر تھے ان کے درمیان چھ سات سیاہ رنگ کے ہیل بندھے ہوئے تھے ایک طرف بڑے بڑے طبل رکھے ہوئے تھے جن کے پاس انہیں بجانے کے لئے کچھ لوگ کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں بجانے کے لئے چمکدار سزاب تھے۔ باگنڈا قبیلے کے سردار گورس کے قریب ہی قبیلے کا بڑا ساحر اور سموقان کا بدترین دشمن ساحر انو دونوں کھڑے تھے۔ ساحر انو اور قبیلے کا جادوگر دونوں بڑی تکیبھی اور اذیت ناک نگاہوں سے سموقان ایلیم اور ننتورا کی طرف دیکھ رہے تھے سموقان نے انہیں نظر انداز کر دیا اور گورس کے ساتھ ہولیا پھر گورس نے میدان کے وسط میں آنے کے بعد اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا۔

یہ ہاتھ فضا میں بلند کیا جانا تھا کہ میدان کے باہر سے کچھ لوگ لکڑی کے بڑے ڈرم لے کر میدان کے وسط میں داخل ہوئے لکڑی کے وہ ڈرم انہوں نے

سموقان، سردار گورس اور اس کے بیٹے تیمورس کی یہ ساری گفتگو سامانہ اور قبیلے کا سب سے بڑا ساحر رقیبانہ انداز میں سن رہے تھے۔ لگتا تھا ساحر انو نے قبیلے کے ساحر کو بھی سموقان کے متعلق بتا دیا تھا لہذا سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے ساحر انو نہیں بلکہ دوسرے ساحر کی بھی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اس موقع پر سردار گورس بول پڑا۔

سموقان میرے عظیم بیٹے اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ جاؤ اور آرام کرو۔ شام کو جب جشن ہو گا تو تمہیں اطلاع دی جائے گی جشن میں تمہاری شرکت قبیلے والوں کے لیے ایک نیا اور انوکھا سماں باندھ کے رکھ دے گی۔

اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھا ایلیم اور ننتورا کے ساتھ وہ اس کمرے سے اپنی رہائش گاہ کی طرف چلا گیا تھا

بہرے ڈرموں کے پاس پہنچ گئیں تھیں جو چھاگلیں وہ اٹھا کر لائی تھیں ان کے منہ کھول کر ان چھاگوں میں جو مائع تھا وہ انہوں نے خون کے ڈرموں میں الٹا شروع کر دیا تھا۔ سموقان نے دیکھا وہ عورتیں خون کے اندر شہد اور پھلوں کا رس مشکیزوں کے ذریعے انڈیل رہی تھیں یہاں تک کہ ان عورتوں نے سارے ڈرم شہد اور پھلوں کے رس سے بھر دئے تھے اس طرح خون شہد اور پھلوں اس رس ملا ایک مائع سا تیار ہو کے رہ گیا تھا۔

اس کے بعد سردار گورس سموقان کے نزدیک آیا اور مسکراتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

عظیم سموقان یہ جو خون ملی غذا ان عورتوں نے تیار کی ہے یہ یہاں کے لوگوں کا من بھاتا کھا جا ہے اور یہ خوشی کے موقع پر تیار کیا جاتا ہے چونکہ میرے بیٹے کی صحت یابی کی خوشی میں منایا جا رہا ہے لہذا ان کے من بھاتے کھا جے سے ہی ان کی تواضع کی جا رہی ہے کیا تم اس سے لطف اندوز ہونا پسند کرو گے۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جمہرہ جو بے دیتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

نہیں گورس میں اور میری دونوں بیویاں اس غذا کے عادی نہیں ہیں ویسے بھی ہم کھانا کھا کے آئے ہیں ہم لوگ تو تمہارے قبیلے کا جشن دیکھیں گے کھائیں پئیں گے کچھ نہیں اس پر سردار گورس نے اپنے قبیلے والوں کو وہ چیزیں کھانے پینے کا حکم دیا یہ حکم ملنا تھا کہ لوگ پہلے بیلوں کے گوشت پر ٹوٹ پڑے پھر اپنے پیالے ڈرموں سے بھر بھر کر پینے لگے تھے کچھ دیر تک یہ سماں جاری رہا اس کے بعد لوگ ایک طرف ہٹ گئے میدان کے وسط میں جو بڑے بڑے طبل رکھے ہوئے تھے اسے کچھ جوانوں نے بجانا شروع کر دیا ساتھ ہی کچھ نوجوان خوب صورت اور توانا اور نو عمر لڑکیاں میدان میں داخل ہوئیں اور انہوں نے عجیب سا اندھا دھند و حشیانہ رقص شروع کر دیا۔

اس موقع پر سموقان نے دیکھا اس سے ذرا فاصلے پر ساحر انوا کیلا بیٹھا ہوا تھا اس لئے کہ قبیلے کا ساحر جو تھوڑی دیر قبل اس کے پہلو میں نشست رکھتا تھا وہ اٹھ کر اپنے قبیلے کے لوگوں میں جا شامل ہوا تھا اور رقص و سرود کی محفل سے لطف اندوز ہو رہا

میدان میں رکھ دیے پھر انہوں نے جو میدان کے وسط میں بیل کھڑے ہوئے تھے انہیں پکڑ لیا اور ان کے منہ انہوں نے بڑی تیزی سے موٹے موٹے کپڑوں کے ساتھ باندھنے شروع کر دیے تھے۔

آن کی آن میں سارے بیلوں کے منہ پر موٹے کپڑے باندھنے کے بعد انہیں رسوں میں جکڑا گیا اور انہیں زمین پر گرادیا گیا۔ منہ بندھے ہوئے کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد وہ سارے کے سارے بیل دم گھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اس کے بعد ان جوانوں نے چھریاں سنبھالیں اسی دوران کچھ عورتیں بھاگی ہوئی میدان میں داخل ہوئی تھیں ان کے ہاتھوں میں چمڑے کی بڑی بڑی چھاگلیں تھیں انہیں دیکھتے ہی ان جوانوں نے بیلوں کی گردنوں پر چھریاں پھیرنی شروع کر دی تھیں اور عورتوں نے چھاگلیں گردنوں کے نیچے رکھ دیں تھیں تاکہ بیلوں کا خون زمین پر نہ گرے۔

بیل ذبح ہوتے رہے عورتیں خون سے چھاگلیں بھر بھر کر لکڑی کے ڈرموں میں ڈالتی رہیں اس طرح انہوں نے وہاں پڑے انگنت ڈرم آدھے آدھے خون سے بھر دیے تھے پھر بیلوں کی چیزیاں اتار دی گئیں گوشت کے ٹکڑے کئے گئے ایک طرف بہت بڑا لاڈ روشن کیا گیا اور وہاں کچھ لوگ بیلوں کے گوشت کو بھوننے لگے تھے۔

یہ ساری کارروائی ایک طرف بیٹھ کر ایلیم، ننتورا، سموقان، گورس، تیمورس، سانبل، انو اور قبیلے کا ساحر دیکھتے رہے تھے خون کے اندر گرم کھولتا ہوا پانی بھی ڈال دیا گیا تھا تاکہ خون جمنے نہ پائے۔

جب بیلوں کا گوشت بھن چکا تو اس کی اطلاع سردار گورس کو دی گئی سردار گورس اپنی جگہ سے اٹھ کر اس جگہ آیا جہاں خون کے ڈرم رکھے ہوئے تھے وہاں آ کر اس نے پھر اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا جو کسی حکم کا اشارہ تھا یہ اشارہ ملتے ہی کچھ عورتیں میدان میں داخل ہوئیں جو اپنے کندھوں پر کسی چیز کے بھرے ہوئے مشکیزے اٹھائے ہوئے تھیں۔

سموقان اس سارے کام میں دلچسپی لے رہا تھا ایلیم اور ننتورا دونوں کو اس نے وہیں بیٹھنے کیلئے کہا خود وہ اٹھ کر سردار گورس کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تھا شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ قبیلے کے لوگ کی کرنے لگے ہیں اتنی دیر تک وہ عورتیں بھی خون

سموقان کتے کی طرح بھونک مت پتلے شوربے کی طرح مت پھیل میں
 پانا ہوں تو شور فلک میری بیٹی کے علاوہ میرے دونوں بیٹوں کیمیا گر اور ملکہ غلامت کا
 بی بی ہے اس کے علاوہ تو نے میرے دیگر کئی کارکنوں کو بھی ہلاک کیا یاد رکھنا
 نزدیک ایک وقت آنے گا کہ میں تیرے سامنے آؤں گا اور تم سے تیرے تاریک کاموں
 ہانتام ضرور لوں گا تو کیا سمجھتا ہے کہ جبل لکام سے نکل کر ان سرزمینوں میں تم سے
 چپ کر بیٹھا ہوں ہرگز نہیں یاد رکھنا تم سے لپنے لو احقین کے قتل عام کا انتقام لیں
 میں اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں اور میں کسی بھی صورت لپنے فرض سے آنکھیں نہیں
 ڈرا سکتا۔

سموقان اگر تو نیکی کا گماشتہ بن کر میرے سامنے آتا ہے تو میں ساعر انو ہوں
 زمیری سردو قوتوں طاقتوں سے خوب بہرہ مند ہے کوئی موقع آنے دے اگر میں نے
 نہیں لپنے سامنے بھونک مار کر اڑا دیا تو تجھے تو انو مت کہنا۔

سموقان میں جانتا ہوں کہ میرے دونوں بیٹوں کے علاوہ میری بیٹی میرے
 راست اور فلک ملکہ ارکالا کے علاوہ میرے بہت سے کارکنوں کا تو قاتل ہے کیا تو
 سمجھتا ہے کہ میں تمہارے اس اقدام کو فراموش کر چکا ہوں مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ہوں
 تم سے چھپتا پھرتا ہوں تاکہ تم سے اپنی جان بچاؤں ہرگز نہیں سموقان لپنے دل کے
 زخاں پر لکھ رکھو کہ تیرا میرا سامنا تیرا میرا ٹکراؤ ایک روز خوب ہو گا ہو سکتا ہے کہ وہ
 ٹکراؤ اسی قبیلے اور ان سرزمین میں ہو جس روز ایسا ہو اجانتے ہو اس روز کیا ہو گا۔

میں ساعر انو تمہیں آخر کار لپنے سامنے ایسا بے بس ایسا ذلیل ایسا خوار
 لوں گا کہ تو جب میری گرفت میں آئے گا تو کسی بے بس کتے کی طرح میرے پاؤں
 بٹاتے ہوئے تو مجھ سے اپنی آزادی اپنی رہائی کی التجا اور استدعا کرے گا لیکن میں تمہیں
 ہڈوں کا نہیں تجھ سے لپنے لو احقین کے قتل عام کا بدلہ ضرور لوں گا یاد رکھنا وہ دن
 تمہاری زندگی، تمہاری زیست کا بدترین دن ہو گا۔

ساعر انو جب خاموش ہو تو سموقان کھولتے ہوئے لہجے میں بول پڑا۔
 بدی کے کتے دنیا کے پلید ترین انسان جو کچھ تو نے کہا ہے میں اسے تیری
 بکواس سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا انو یاد رکھنا میرا نام سموقان ہے مجھ تو اچھی طرح جانتا

تھا اس موقع کو سموقان نے غنیمت جانا اپنا جگہ سے اٹھا اور ساعر انو کی طرف بڑھا۔
 ساعر انو بھی اسے اپنی طرف آتے دیکھ چکا تھا لہذا وہ اپنی جگہ پر بڑی بے
 پرواہی سے بیٹھا رہا اس نے سموقان کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی سموقان اس کے
 قریب گیا ساتھ والی نشست پر بیٹھ گیا پھر ساعر انو کو اس نے مخاطب کیا۔
 انو! بدی کے گماشتے! شیطان کے نقیب! کیا تو سمجھتا تھا کہ لبنان کے جبل
 لکام سے فرار حاصل کرنے کے بعد تو ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے گا ہم تیرا تعاقب
 نہیں کر سکیں گے جبل لکام کو تو نے اپنا مسکن بنایا اور وہاں سے تو نے بدی پھیلانے
 کے کام کی ابتدا کی۔

انو! میں نے اب تک تیرے ساری حواریوں کا خاتمہ کر دیا ہے تیری بیٹی
 تیرے دست راست، شور فلک کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے کے ساتھ ساتھ تیرے
 دونوں بیٹوں کا بھی خاتمہ کیا ہے۔ حمیت اور غیرت کا تقاضا یہ تھا کہ تو میرے تعاقب
 میں نکلتا پر تو ایسا بد بخت، کمینہ، بے غیرت انسان ہے کہ مجھے ہی تیرے تعاقب میں آنا
 پڑا کیا تو سمجھتا ہے کہ تو چھپتا پھرے گا بچ جائے گا۔

انو ہرگز نہیں یاد رکھنا میں اس خدائے واحد اس مقدس ہستی کا ماننے والا
 ہوں جس جیسا کوئی باریک بین ہے ہی نہیں وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے اور جب
 وہ قیامت برپا کرے گا تو باریک سے باریک ذرہ خواہ وہ کسی چٹان کی اوٹ میں ہو
 زمین اور آسمان کے کسی حصے میں ہو میرا اللہ میرا وہ مالک اسے نکال باہر کرے گا۔

ساعر انو تو کیا سمجھتا تھا کہ جبل لکام سے یہاں آنے کے بعد تو لپنے آپ کو
 محفوظ کر گیا ہے ہرگز نہیں یاد رکھنا میں تیری موت تک تیرا تعاقب کروں گا اس قبیلے
 میں ہی چند روز تک میں تیرے خلاف حرکت میں آؤں گا اگر تو انسان کا بچہ ہے اگر تو
 کمینہ گھٹیا اور ذلیل انسان نہیں ہے تو پھر یہیں رک کر میرا مقابلہ کرنا تاکہ انہی
 ویرانوں انہی جنگوں کے اندر نیکی اور بدی کا ٹکراؤ ہو اور یہاں کے لوگ دیکھیں کہ
 کیسے حق باطل پر نیکی بدی پر غالب رہتی ہے۔

سموقان یہی تک کہنے پایا تھا کہ اسے رک جانا پڑا اس لئے کہ بے پناہ غصے
 اور غضبناکی کا اظہار کرتے ہوئے انو بول پڑا تھا۔

بیٹھ گیا پھر انونے طنزیہ انداز میں سموقان کی طرف دیکھا۔

تمہیں میری طاقت اور قوت کا کچھ تو ہوا، بہت اندازہ تو ہو گیا ہو گا میں نہیں نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں اس جنگلی اور وحشی قبیلے میں میرے ساتھ سری قوتوں کے نگر اؤ کی ابتداء نہ کرنا یہ مت خیال کرنا اس دھوکے میں بھی مت رہنا کہ اگر اس وحشی قبیلے کے سردار نے تمہارے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے تو میں ساحر انوشفقت کے اس ہاتھ کو کسی بھی وقت اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہٹا بھی سکتا ہوں لیکن میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اس قبیلے کی بجائے میرے ساتھ کہیں اور نکرانا بھلے اپنی تمام سری قوتوں کو استعمال کر لینا پھر میں تم پر ثابت کروں گا کہ بر قوت اور طاقتور میں ہوں یا تم۔

سموقان زہریلی مسکراہٹ مسکراتا ہوا انوکے پہلو میں ایک خالی نشست پر بیٹھ گیا پھر زہریلے انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑا۔
ساحر انو اس وقت کا تعین کون کرے گا جس وقت تیرا اور میرا نکر اؤ ہو گا کیا وہ وقت تو خود مقرر کرے گا یا ایسا مجھے کرنا پڑے گا۔

سموقان ابھی تو میرے سامنے بالک اور بچہ ہے اتنی تیزی اور جلدی نہ کر شانتی سے کام لے میں نے ابھی اسی قبیلے میں قیام رکھنا ہے تو بھی فی الحال یہیں ہے چند دن تک میں تمہیں بتاؤں گا کہ میرا تیرا نکر اؤ کب اور کس جگہ ہونا ہے پھر میں تیری ذات کے سامنے خلیاؤں میں وہ کہرام اور خوف بھر دوں گا جس کا اس وقت تو اندازہ بھی نہیں کر سکتا ساہرا انونے بڑے زہریلے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جواب میں سموقان بھی بول پڑا۔

ساحر انو اگر تیرا قیام یہیں رہنا ہے تو میں بھی یہیں اس وقت تک ٹھہروں گا جب تک تو مجھے وہ وقت اور دن نہیں بتاتا جب تیرا میرا نکر اؤ ہو گا میں انتظار کروں گا تو بھی انتظار کہ پھر دیکھ موت کی ساعتیں اور اجل کے پنے ہم دونوں میں سے کس کو لڑتے ہیں پر ایک بات یاد رکھنا سچائی اور حق کے سامنے باطل اور بدی زیادہ عرصہ تک ہنپ نہیں سکتے انونے دل کے صفحے پر یہ بھی لکھ رکھنا کہ اس قبیلے کے ساحر کو متنبہ کر دینا کہ وہ میرے اور تمہارے جھگڑے میں ملوث ہونے کی کوشش نہ کرے تم نے تو

ہے جو گفتگو تونے کی ہے میں جانتا ہوں ایسی گفتگو تو صرف اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے کر رہا ہے ورنہ ساحر انو جب میں کھل کر تیرے سامنے آؤں گا تو یاد رکھنا جنگل کی تاریک ہولناک رات کی طرح تیرے کھوکھلے تن کی چپ میں صداؤں کا کہرام کھڑا کروں گا میں سموقان کسی صحرا کی بھیانک آندھیوں کی طرح تیری ذات کے ہر خانے ہر خلائ میں قیامت برپا کروں گا۔

انوں میں سموقان ایک ایسا عجوبہ ہوں جو تیری راتوں کو بچر لمحوں، صبحوں کو زخمی ساعتوں میں تبدیل کر سکتا ہوں انو میرے ساتھ گفتگو کرتے ہو وقت احتیاط اور تمیز سے کام لو میں تیرے سامنے ایلیم یا اسکے بھائی جیسا کافی بے بس انسان نہیں ہوں قسم اس وعدہ لاشریک کی جس کے سامنے میں سر بسجود ہوتا ہوں میں تیرے جیسے کئے کے سامنے سراپوں کا بھنور بن کر آؤں گا تیری انا کے برف زاروں میں آگ انگارے اور دھوئیں کا زہر کا کھیل برپا کروں گا ساحر انو میں تیرے وسوسوں پر زنگ کی یلغار کروں گا اور تیرے ولولوں کو راستوں کی خاک جان کر اڑاتا پھروں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے لگتا تھا کہ ساحر انو کسی قدر دبتا جا رہا ہوتا ہوا اس نے اپنی ظاہری حالت کو قائم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو سنبھالا پھر اس نے غزائی ہوئی آوازیں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تو اکیلا ہے اگر اپنے جیسے ہزار لے کر آئے اور اپنے ساتھ اپنے استاد پشیم جیسے استاد ملا لے تب بھی تو نہ مجھ پر کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے نہ مجھ پر حادی ہو سکتا ہے پر ایک بات یاد رکھنا وہ وقت جب تیرا میرا نکر اؤ ہو گا اگر وہ نکر اؤ دن کے وقت ہو گا تو اس دن کے لئے تیری زندگی میں کوئی رات نہ ہوگی اگر تیرا میرا نکر اؤ رات کے وقت ہو گا تو یاد رکھنا تیری زیست کی اس رات کی کوئی صبح نہ ہوگی۔

سموقان زیادہ تاؤ کھا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ساحر انو کی پشت کی جانب سے گردن پکڑتے ہوئے ایک جھکے کے ساتھ اس نے ساحر انو کو اوپر اٹھایا اور کہنے لگا بس یہ ہے تیری طاقت اور قوت ساحر انو غضبناک ہو گیا تھا اور فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا سموقان کو یوں لگا جیسے اس کے ہاتھ میں کسی نے برق بھر دی ہو اس نے فوراً انوکو چھوڑ دیا انو زہریلی مسکراہٹ بکھرتا ہوا دوبارہ اپنی نشست پر

قبیلے کے ساحر کی اس گفتگو چہرہ سموقان نے اسے کھا جانے والا انداز میں دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سن اس وحشی قبیلے کے ساحر میں خود اپنی ذات میں دھند بھرے ٹیالے میدانوں میں بیچ و تاب کھاتا ایک سیل، اندھے کو ہستانی جھکڑوں میں برف موسموں کا ڈھانی دھارا اور صحرا کی تپتی ہواؤں کا طوفانی فروش ہوں میں خود جب کسی پر آتش کی لہر قیامت بن کر ٹوٹتا ہوں تو اس کے ذہن کے اوطاق میں ویران زلیست کی ذلت اور مجروح دل کی معذوریوں بھر دیتا ہوں۔

سموقان کہتے کہتے رک گیا پھر اچانک اپنا ہاتھ اس ساحر کے کندھے پر لے گیا کندھے کی ہڈی کو اس نے اپنی گرفت میں لیا پھر اس قدر زور سے کندھا اس نے دبایا کہ مام درد اور تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھا تھا اس کا بدن پسینہ پسینہ ہو کے رہ گیا تھا اس موقع پر وہ سموقان کی مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سموقان اس کے ہلے ہی بول پڑا۔

سن ساحر میں تیرے ساتھی تیرے رفیق سے خوف کھانے والا نہیں ہوں میں تمہیں ستینہہ کرتا ہوں کہ تو میرے اور اس کے معاملے میں مت پڑنا غیر جانبدار رہ کر میرا اور اس کا متاثر نہ دیکھ پھر تو خود ہی جان جائے گا کیسے میں اس پر برق کی طرح چھاتا ہوں میں نے تیرا کندھا اس زور سے تم پر صرف یہ ثابت کرنے کے لئے دبایا ہے کہ یہ احساس ہو جائے کہ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں میں وہ بد بلا ہوں کہ اپنے دشمنوں کی بیڈیوں تک کو چٹھا کر رکھ دیتا ہوں تم نے بھی اگر میرے خلاف ساحر انوکا ہاتھ دینے کی کوشش کی تو سن رکھنا میں تیرے جسم کو برباد کر دوں گا اور تیرے بدن کی ساری ہڈیوں کو چٹھا کر رکھ دوں گا تیری بہتری تیری بھلائی اسی میں ہے کہ تو بھلے ساحر اسے قاہری ہمدردی کر اس کی تواضع کر اس کی میزبانی میں مصروف رہ اس لئے کہ وہ پڑا نار رفیق تیرا ایک کہنہ ہماز ہے پرسن میرے ساتھ نکر او میں اس کا ساتھ مت دینا اور زندگی بھر کا روگ لگ کے رکھ دوں گا اور روگ بھی ایس جس کا کوئی علاج نہ ہو گا لگ جو کچھ میں نے تم سے کہنا تھا کہہ چکا ایک اور بات اپنے دل کے صفحے پر لکھ لو یہ انوکا اور گناہ کا محرک ہے میں سچائی اور انیکلی کا ایک جھوٹکا ہوں ایسی بدی کے خلاف

میرے ہاتھوں تباہ و برباد ہونا ہی ہے اور اگر تم نے اس قبیلے کے ساحر کو بھی اپنے ساتھ ملا کر میرے سامنے کھڑا کرنے کی کوشش کی تو اپنی بربادی کے ساتھ تم اس کی ستیاناسی کا باعث بھی بنو گے اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا اور اس سمت ہولیا جہاں ایلیم اور ننتورا بیٹھی بڑی بے چینی سے اس کی منتظر تھیں۔

ننتورا اور ایلیم کے قریب آ کر سموقان اچانک مڑا اور بائیں طرف چلا گیا اسلئے کہ اسکے سامنے قریب ہی قبیلے کا ساحر اس وقت اکیلا اور علیحدہ کھڑا ہوا تھا سموقان نے شاید اس موقع کو اس کے ساتھ گفتگو کرنا غنیمت جانا لہذا وہ بڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھا ساحر نے بھی سموقان کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تاہم لہذا اس کی آمد پر وہ مستعد سا ہو کے رہ گیا تھا سموقان اس کے قریب گیا بڑے پیارے انداز میں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اے مخاطب کر کے کہنے لگا میرا نام سموقان ہے۔

سموقان کو یہاں تک کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ ساحر طنزیہ سے انداز میں بول پڑا۔

تمہیں اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں جانتا ہوں مجھے یہ بھی خبر ہو گئی ہے کہ تم ساحر انوکے بدترین دشمن ہو اور اس کے ساتھ کئی مواقع پر زیادتیاں بھی کر چکے ہو بلکہ اس کے اہل خانہ اور کئی لواحقین کے قاتل ہو بہر حال میں تمہارے اس فعل کی شاباش دیتا ہوں کہ تم نے کیا خوب حربہ استعمال کرتے ہوئے ہمارے سردار کی نگاہوں میں عرت اور وقار حاصل کر لیا ہے پر تمہاری یہ تعظیم میرے انداز میرے خیال کے مطابق زیادہ دن نہیں چل سکے گی۔

ساحر دم لینے کیلئے تھوڑی دیر کا اس کے بعد سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

اجنبی امیں تمہیں مشورہ دوں گا کہ انوکے سے نہ ٹکراؤ یہ انگاروں کا کھیل ہے جو تم اس کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو انوکے کسی کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو پرانی دھکتی چوٹوں دکھ کے بین کرتی برکھا کی طرح اس پر چھا جایا کرتا ہے اور اپنے مخالفوں کے بے منزل بے ہدف کرتے ہوئے ان کی حالت جھلسی دھرتی سراب سوچوں کے دشت میں بھٹکتی سسکتی تہنایوں جیسی بنا کے رکھ دیتا ہے۔

حرکت میں آنا میری فطرت میری سرشت میں لکھا ہوا ہے میں نے ہر صورت میں اس ساحر انو کے خلاف حرکت میں آنا ہے تو ایک طرف بالکل غیر جانبدار بن کے رہنا میں میں تیری بہتری اور بھلائی ہے مفت میں میرے ہاتھوں نہ مرجانا۔

سموکان نے جو کچھ کہنا تھا اسے کہہ دیا پھر اس کے جواب اس کے رد عمل کا انتظار کیے بغیر وہ پیچھے ہٹ گیا دوبارہ وہ اہلم اور ننتورا کی طرف گیا جو گنگو اس نے ان دونوں سے باری باری کی تھی اس کی تفصیل انہں بتائی پھر انہیں ساتھ لے کر وہ لوگوں کے ہجوم میں گھس کر باگنڈا قبیلے کی عورتوں کے ساتھ وحشی ناچ سے لطف اندوز ہونے لگا تھا یوں سموکان اہلم اور ننتورا نے باگنڈا قبیلے میں قیام کر لیا تھا اب وہ اس دن کا انتظار کرنے لگے تھے جب انو انہیں نکر اڈ کے دن سے آگاہ کرے۔

پشیمیم ایک روز ملکہ ظلمات ارکالا کے جہیرے میں اپنی رہائش گاہ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان علاقوں کا سردار نام جس کا باگوا تھا وہ حیران، پریشان اور فکر مند نظر ہوا باگوا جب قریب آیا تو ہاتھ کے اشارے سے پشیمیم نے اسے ایک نشست پر بٹھنے کے لئے کہا باگوا فوراً اس نشست پر بیٹھ گیا پھر اس کمرے میں پشیمیم کی آواز گونج گئی تھی۔

باگوا تمہارا چہرہ بتاتا ہے کہ آج تم پھر کوئی بری خبر لے کے آئے ہو ہمارے چہرے کے تاثرات، تاسف دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

باگوا تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر بول اٹھا۔
بزرگ پشیمیم لگتا ہے کوئی مافوق الفطرت اور ماورائی قوت ان علاقوں میں رگم عمل ہو چکی ہے اور وہ اپنی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں میں پہلے نکلے راہ روی اور جہالت پھیلانا چاہتی ہے۔

بزرگ پشیمیم میں چند دن پہلے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ اپنی نواحی جنگل میں رہنا ہونے والے حادثے کا ذکر کیا تھا۔

ان علاقوں میں سب سے پہلا شخص جس نے بت پرستی، اور جہالت کو لک کر کے آپ کے ہاتھ پر نیا دین قبول کیا اور خداوند قدوس کی وحدانیت کو قبول کیا

لگے ہیں بزرگ پشیم اگر اس کا سدباب نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں ان علاقوں میں ہم
ہذا اند قدوس کے دین کو پھیلانے میں مکمل ناکام ہو جائیں گے۔

بزرگ پشیم آپ اپنی گفتگو میں اکثر و بیشتر اپنے دست راست سموقان کا
ذکر کرتے ہیں اس کی طاقت اس کی قوت کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اور یہ بھی اکثر ذکر
کرتے ہیں کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا بھی مالک ہے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ
اسے ان سرزمینوں میں بلائیں تاکہ وہ اس ماورائی جینے کا خاتمہ کرے اگر ایسا ہو جاتا ہے
تو ہر ہدایت کا جو کام ہم نے ان علاقوں میں شروع کر رکھا ہے وہ بڑی تیزی سے پھیلے
۴۔

آپ جانتے ہیں کہ ان علاقوں کے اکثر لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنی
رزق کماتے ہیں اگر کوئی بھی آپ کے ہاتھوں ہدایت قبول کرتا ہے وہ اسی طرح جنگل
میں ختم ہوتا رہتا تو یاد رکھئے لوگ بالکل آپ کے خلاف ہو جائیں گے اور میرے خیال
میں آپ کا یہاں جینا بھی مشکل کر دیں گے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ جس
نذر ممکن ہو اپنے دست راست سموقان کو یہاں بلائیں میرے خیال میں اگر آپ ایسا
کرتے ہیں تو پھر ہم جینے کے خلاف کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

باگویا ہمیں تک کہنے پاپا تھا کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ پشیم کا
باک سایہ نام محافظ اندر آیا اور اسے تعظیم دینے کے بعد کہنے لگا۔

اساتد محترم ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے نام اپنا
گامش بتاتا ہے۔

گگامش کا نام سن کر پشیم چونکا اور باگویا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
باگویا اس موضوع پر میں تمہارے ساتھ بعد میں گفتگو کروں گا تم یہیں
بٹوئیہ جو گگامش ہے عراق کا حکمران ہے یہ مجھ سے اگر ملنے آیا ہے تو اسے کوئی ضرور اہم
شخص درپیش ہو گا ورنہ اس قدر طویل سفر یہ طے نہ کرتا پھر محافظ کی طرف دیکھتے ہوئے
کہنے لگا۔

گگامش کو فوراً اندر لاؤ۔

وہ محافظ باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد اس کمرے میں گگامش داخل ہوا پشیم

اس کے اندھیرے سے روشنی کی طرف آنے کے دوسرے روز بعد جس وقت وہ جنگل
میں کام کر رہا تھا ایک خونخوار جینا اس پر حملہ آور ہوا اور اس کا خاتمہ کر دیا میں اور مقامی
لوگوں نے اسے ایک حادثہ سمجھ کر فراموش کر دیا۔

اس کے بعد جب آپ کی کوششیں مزید رنگ لائیں اور دو اور جوانوں نے
بھی بت پرستی ترک کر کے آپ کے ہاتھ پر ہدایت قبول کی جس روز انہوں نے ایسا کیا
اس روز وہی جینا ان دونوں پر حملہ آور ہوا اور ان دونوں کا بھی کام تمام کر دیا اس واقعہ کی
بھی اطلاع میں نے آپ کو کر دی تھی آپ فکر مند ضرور ہوئے تھے پر میں نے اس دن
بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ کوئی قوت دانستہ ایسا کر رہی ہے میں نے مقامی لوگوں
کو یہ کہہ کر فراموش کر دیا تھا کہ یہ ایک اتفاقی حادثہ ہے۔

بزرگ پشیم آج پھر ایک حادثہ پیش آیا ہے گذشتہ دن جن دو میاں بڑی
نے اسلام قبول کیا تھا وہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے گئے جس وقت وہ کام میں
مصروف تھے ان پر حملہ آور ہونے کے لئے کوئی جینا نمودار ہوا دونوں میاں بیوی نے جینے
کو دیکھ لیا دونوں بھاگ کے درخت پر چڑھنے لگے بیوی بیچاری زیادہ اوپر نہ چڑھ سکتی تھی
نے چھلانگ لگا کر اسے گرایا اس کا کام تمام کر دیا تاہم اس کا میاں درخت کے اوپر کافی
چڑھ گیا اس نے اپنی دانستہ میں اپنے آپ کو چھینے سے محفوظ کر لیا تھا وہ بہت اوپر چلا گیا
تھا جہاں جینا چھلانگ لگا کر نہیں پہنچ سکتا تھا لیکن اساتد محترم آج ایک انتہائی بھیانک
اور ناقابل یقین حادثہ پیش آیا۔

ان میاں بیوی کے قریب کچھ دوسرے لوگ بھی لکڑیاں کاٹ رہے تھے ان
پر وہ جینا حملہ آور نہیں ہوا لیکن وہ ڈر کر درختوں پر چڑھ گئے تھے آپ کے ہاتھوں ہدایت
حاصل کرنے والا جس کی بیوی کا چھینے نے خاتمہ کر دیا جب وہ درخت پر چڑھ گیا تو جینا
اسے چھوڑ کر نہیں گیا بلکہ جینا اس درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور اس کی طرف دیکھتا
شروع کر دیا درخت پر چڑھنے والے نے جب چھینے کی طرف دیکھا تو اس چھینے کی آنکھوں
میں ایسی مقناطیسی شعاعیں نکلی جس سے درخت پر چڑھنے والا آپ سے آپ نیچے آکر اور
چینا اس کا خاتمہ کر کے چلا گیا اب لوگوں میں یہ بات پختہ ہوتی جا رہی ہے کہ جو بھی
آپ کے ہاتھ پر ہدایت قبول کرتا ہے موت کا شکار بھی ہو جاتا ہے لوگ بدگمان ہونے

جسم کثیف کے اندر سمایا ہوا ہے اور وہ مادی عناصر اربعہ سے بنا ہے۔
اطباء اسی نفس کو روح کہتے ہیں مگر درحقیقت روح انسانی ایک جوہر مجرد
اور لطیف ربانی ہے جو اس طبعی روح یعنی اس نفس کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے
اور طبعی روح یعنی نفس کی حیات خود اس لطیف ربانی پر موقوف ہے گویا اس کو روح
اور جسم کہہ سکتے ہیں۔

اس بات کو کھل کر تم یوں کہہ سکتے ہو کہ جسم کی زندگی نفس ہے اور
نفس کی زندگی روح سے وابستہ ہے اور اس روح مجرد اور لطیف ربانیہ کے متعلق اس
جسم لطیف یعنی نفس کے ساتھ کیا اور کس طرح کا ہے اس کی حقیقت کا علم اس کے
پیدا کرنے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور یہ جسم لطیف جس کا نام نفس ہے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت
سے ایک آئینہ کی مثال بنایا ہے جو آفتاب کے مقابل رکھ دیا گیا ہو تو آفتاب کی روشنی
اس میں ایسے آتی ہے کہ یہ خود آفتاب ہو بیٹھتا ہے۔

نفس انسانی اگر تعلیم وحی کے مطابق ریاضت اور محبت کر لیتا ہے تو وہ بھی
نور ہو جاتا ہے ورنہ وہ جسم کثیف کے خاص اثرات میں ملوث ہو جاتا ہے یہی جسم
لطیف ہے جس کو فرشتے اس پر لے جاتے ہیں اور پھر اعزاز کے ساتھ نیچے لاتے ہیں جب
لہو منور ہو چکا ہو ورنہ آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے اور پرہی سے نیچے
ہلک دیا جاتا ہے یہی جسم لطیف ہے جس کے بارے میں میرے خداوند کریم نے فرمایا
ہے ہم نے مٹی سے بنایا پھر اسی میں لوٹائیں گے پھر اسی سے دوبارہ پیدا کریں گے۔

یہی جسم لطیف اعمال صالحہ سے منور اور خوشبودار بن جاتا ہے اور کفر و
نارک سے بدبودار ہو جاتا ہے باقی رہی روح مجرد، اس کا تعلق جسم کثیف کے ساتھ
بارہ جسم لطیف یعنی نفس سید ہوتا ہے اس پر موت طاری نہیں ہوتی قبر کا عذاب و
آب بھی اسی جسم لطیف یعنی نفس سے وابستہ ہے اور اس نفس کا تعلق قبر سے ہی رہتا
ہے اور روح مجرد علیین میں ہوتی ہے روح مجرد اس کے ثواب و عذاب سے بالواسطہ
متاثر ہوتی ہے۔

اس طرح اطباء کے قول کے مطابق روح کا قبر میں ہونا بھی بمعنی نفس کے

نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اسے گلے لگایا باگویا نے بھی آگے بڑھ کر اس
سے پر جوش مصافحہ کیا پھر پشیم نے اپنے پہلو میں ہی گلگامش کو بیٹھنے کیلئے کہا گلگامش
جب بیٹھ گیا تب پشیم بولا۔

گلگامش کہو تم نے اس قدر دور دراز سے یہاں آنے کی زحمت کیسے کی کیا
کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے۔

گلگامش کچھ دیر سوچتا رہا اس کے بعد اس نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی
بیوی کے مرنے اس کا عم اودکھ میں مبتلا ہونے اور پھر دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے
آب حیات کی تلاش میں کل کھڑے ہونے کے حالات سنا ڈالے اور یہ بھی اضافہ کر دیا تھا
کہ مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا وہ پشیم کے پاس آیا ہے تاکہ پشیم اسے آب حیات کی
طرف راہنمائی کرے۔

گلگامش کے سارے حالات سننے کے بعد پشیم تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا
کبھی کبھی وہ عجیب سی ہمدردی میں گلگامش کی طرف دیکھ لیتا تھا پھر نصیحت کے انداز
میں گلگامش کو مخاطب کیا۔

میرے بیٹے تو نے ناحق اربیک سے یہاں تک کا سفر کرتے ہوئے اذت
برداشت کی دنیا میں اب حیات نام کی کوئی چیز نہیں یہ ویسے ہی لوگوں نے اپنی طرف
سے قصے کہنیاں لکھ کر آب حیات کو مشہور و معروف کر دیا ہے ورنہ نہ کوئی آب حیات
ہے نہ کسی شخص کو دائمی زندگی آب حیات کی وجہ سے نصیب ہو سکتی ہے۔

میرے عزیز اس کائنات میں جس قدر ذی حیات اشیاء میں جن میں جنات
اور انسان بھی شامل ہیں سب ایک روز فنا ہو جائیں گے باقی صرف میرے اللہ کی ذات
رہے گی جو اس کائنات کا خالق مالک اور آقا ہے۔

پشیم ہمیں تک کہنے پایا تھا کہ گلگامش بول پڑا۔

میرے بزرگ جب انسانی جسم سے روح پرواز کر جاتی ہے تو کیا اسے
دوبارہ جسم میں لوٹایا جاسکتا ہے کیا جسم کو پہلے کی طرح تو انا کیا جاسکتا ہے۔

گلگامش ہمارے قدیم حکماء کے بقول انسان تین حصوں سپر مشتمل ہے
ایک اس کا جسم، ایک نفس، تیسری روح۔ نفس انسانی ایک جسم لطیف ہے جو اس

بھتا ہوں یہ میری مشکل کو حل کر سکتی ہے اگر میں اپنی بیوی کے بعد دائمی زندگی حاصل نہیں رسکتا تو کم از کم اس جزی بوٹی کو ہی استعمال کر کے اپنے اعضاء و جوارح کو اپنی موت تک جوان تو انارکھ سکتا ہوں پر میں اس کو ہستانی سلسلے میں اس بوٹی کو کیے تلاش کروں گا اس کی پہچان کیا ہے۔

پشیم تھوڑی دیر تک سر جھکا کر دوپتہ رہا اس کے بعد اس نے بڑے غور سے گگامش کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

گگامش سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ ان چکروں ہی میں مت بڑوس تمہیں بتا چکا ہوں کہ دائمی زندگی کسی کو نصیب نہیں ہے ہر ذی روح ہر باندار کو اپنی طبعی عمر پوری کر کے فنا ہو جانا ہے باقی صرف میرے خداوند کی ذات رہنے والی ہے جہاں تک اس جزی بوٹی کا تعلق ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے تو یہ ایک چھوٹے سے پودے کی صورت میں ہوتی ہے میں نے اسے خود دیکھا تو نہیں لیکن اس کے متعلق میں نے قدیم حکما اور اطباء کے حوالہ جات پڑھے ہیں سے سے پہلے کہ یہ اہتائی نایاب قسم کی جزی بوٹی ہے جو بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے۔

قدیم حکماء اور اطباء کا کہنا ہے کہ لبنان کی سرزمین میں یہ بوٹی زیادہ تر اس جگہ پائی جاتی ہے جہاں دیودار کے بڑے جھنڈے ہوں اس لئے کہ قدیم زمانے میں لوگ دیودار کے بڑے بڑے جھنڈوں کو بڑا مقدس محترم اور قابل احترام خیال کرتے رہے ہیں۔

قدیم حوالوں اور قدیم اساطیر میں اس بوٹی کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ رات کے وقت اس کے پتے یوں روشنی دیتے ہیں جیسے جگنو روشنی دیتا ہے یعنی جلتی بجھتی ایک چمک دی دیتے ہیں بس یہی اس جزی بوٹی کی پہچان ہے پر ساتھ میں قدیم اساطیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اہتائی کم یاب بوٹی ہے اور کسی قسمت والے کے ہاتھ ہی لگتی ہے۔

گگامش اگر یہ جزی بوٹی تمہیں مل جائے تو میں خیال کرتا ہوں کہ تم خوش قسمت ہو گے ویسے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف جاؤ دوسری شادی کرو اور پہلے کی طرح عراق کے حکمران کی طرح خوش و خرم

صحیح ہے اور اس کا عالم ارواح یا علین میں رہنا بمعنی روح مجرب بھی صحیح ہے۔

گگامش میں پشیم جو کچھ روح نفس اور جسم سے متعلق جانتا تھا وہ میں سے تم سے کہہ دیا ہے ایک بار پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ آب حیات کا کوئی وجود نہیں ہے نہ کوئی اسے پی کر جاودانی زندگی بسر کر سکتا ہے جو داں صرف میرے خداوند قدوس کی ذات ہے وہ اکیلا محبوب ہے باقی سب اس کے عبد یعنی غلام ہیں اس کی ذات کے علاوہ ہر شے کو فنا ہونا ہے ہر شے پر موت واقع ہوتی ہے ہر شے نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے لہذا اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ آب حیات پی کر دائمی زندگی حاصل کر سکتا ہے تو یہ جھوٹ اور فریب سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

گگامش میرے عزیز میں جانتا ہوں تیری بیوی کی موت نے تمہیں منظر اور غمزہ اور اس دنیا سے اچاٹ کر کے رکھ دیا ہے سن ایسے موقع پر اپنے خداوند قدوس کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنا چاہئے اس لئے کہ خداوند قدوس کا ذکر ہی دلوں کے اطمینان کا باعث بنتا ہے گگامش نہ کوئی آب حیات ہے نہ میں اس کی طرف تیری راہنمائی کر سکتا ہوں ہاں جبل لبنان میں ایک جزی بوٹی ایسی ضرور ہے جسے اگر کوئی کھائے تو اس کے جسمانی اعضاء و جوارح تو انا اور جوان رہتے ہیں لیکن وہ بوٹی اسے اس کی موت سے نہیں بچا سکتی۔

گگامش جس جگہ سدوری اور ارشابی بحر روم کے کنارے رہتے ہیں اس ما اگر شمال کی طرف سمندر کے کنارے کنارے سفر کیا جائے تو ایسا موڑ آتا ہے جہاں سمندر دور ہو جاتا ہے کوہستانی سلسلوں کے اندر بلند و بالا دیودار ہیں اور نیچے تہلیوں میں جزی بوٹیاں ہیں اسی جگہ وہ بوٹی پائی جاتی ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے۔

پشیم جب خاموش ہوا تو بڑے محسوس انداز میں گگامش بول پڑا۔

بزرگ پشیم مجھے اس بات کا بھی یقین آ گیا ہے کہ آب حیات کا کوئی وجود نہیں نہ اسے پی کر کوئی دائمی زندگی حاصل کر سکتا ہے ہر چیز کو فنا ہے لافنا صرف خداوند قدوس کی ذات ہے دراصل میری بیوی کی موت کے غم نے مجھے بھٹکا دیا تھا ورنہ ایک اسلام پسند انسان کی حیثیت سے یہ تو میں پہلے ہی جانتا تھا کہ ہر شے فانی ہے صرف میرا اللہ میرا مالک مراد آقا ہی غیر فانی ہے پر آپ نے جس جزی بوٹی کا ذکر کیا ہے میں

میں نکل گئے ہیں۔

سموکان سے چونکہ ملاقات نہ ہو سکی لہذا میں نے وہاں رکنا پسند نہ کیا میں نے وہاں صرف ایک رات قیام کیا اور ارشابی کے ساتھ یہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

گگامش کی اس گفتگو پر پشیمت چونکا اور گگامش کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

اگر تم ارشابی کے ساتھ آئے ہو تو وہ کہاں ہے۔

محترم پشیمت ارشابی میرے ساتھ ہی آیا ہے اس وقت وہ اس کمرے سے باہر ہی کھڑا ہے اور منتظر ہے کہ آپ اسے بلائیں گگامش نے بڑی ارادت مندی سے پشیمت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

پشیمت اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کمرے سے باہر نکلا باہر ارشابی کھڑا ہوا ہاتھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب طلب انداز میں پشیمت نے کہنا شروع کیا۔

ارشابی میرے بیٹے یوں اجنبیوں کی طرح باہر کیوں کھڑے ہو گئے ہو تمہیں گگامش کے ساتھ اندر آنا چاہئے تھا اسکے ساتھ ہی پشیمت آگے بڑھا ارشابی کو گلے لگایا پھر اسے اپنے ساتھ کمرے کے اندر لے گیا پشیمت نے ہاتھ کے اشارے سے گگامش کی قریبی نشست کی طرف اشارہ کیا اور ارشابی وہاں بیٹھ گیا۔

پشیمت نے پھر گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشابی تم جانتے ہو کہ گگامش اب حیات کی تلاش میں نکلا ہے میں نے اسے پہلا مشورہ یہ دیا ہے کہ اب حیات کا کوئی وجود نہیں اس کا ذکر صرف قصہ کہانیوں تک محدود ہے قدیم اساطیری اور ما فوق الفطرت کہانیوں میں اب حیات کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ حقیقت میں اب حیات کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کہ ہر چیز کو فنا ہے خداوند قدوس ہر شے کا خالق ہے ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے لازوال صرف میرے خداوند قدوس کی ذات ہے لہذا میں نے اسے کہا ہے کہ یہ اب حیات کا خیال ترک کر دے اور اس کی تلاش میں سرگرداں نہ رہے۔

ساتھ ہی میں نے اسے یہ بھی کہا ہے کہ یہ واپس اپنے مرکزی شہر جائے

محترم پشیمت آپ کا کہنا درست ہے شادی میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک میرا بھائی سموکان اپنی مہم سے لوٹ نہیں آتا میں اب شادی اس کے مشورے سے کروں گا جہاں تک اس بوٹی کا تعلق ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے تو واپس جاتے ہوئے لبنان کے کوہستانی سلسلے میں اسے تلاش ضرور کروں گا اگر کامیاب رہا تو میری خوش قسمتی ہوگی اگر ناکام رہا تو واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف لوٹ جاؤں گا۔

جس جڑی بوٹی کا آپ نے ذکر کیا ہے اگر اس کا پودا مجھے مل گیا تو اس کے پودے کو ہی میں اپنی مرکزی شہر اریک لے جاؤں گا اس پودے کو وہاں زمین میں لگاؤں گا اور اس پودے سے مزید آگے کئی پودے پیدا کرنے کی کوشش کروں گا گگامش نے بڑی عقیدت مندی سے پشیمت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

گگامش ادھر میری طرف آتے ہوئے کیا تیری ملاقات سموکان سے نہیں ہو سکی۔

محترم پشیمت اپنے مرکزی شہر اریک سے نکل کر جگہ جگہ گھومتا رہا میرا سب سے بڑا مدعا آب حیات کو تلاش کرنا تھا اس سلسلے میں پہلے میں اپنی سلطنت میں گھوما اطباء اور حکما سے ملا پھر مجھے کسی نے بھی آب حیات کی نشاندہی نہ کی مایوس ہو کر میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آب حیات کے متعلق اپنا سوال کروں گا آپ کی طرف آنے سے پہلے میں بحر روم کے کنارے آیا۔

وہاں میں سدوری کی حویلی میں داخل ہو سدوری اور ارشابی چونکہ میرے جالنے والے ہیں انہوں نے میری بہترین مہمان نوازی کی افسوس میری ملاقات سموکان اور ایلیم سے نہ ہو سکی میرے وہاں پہنچنے کے کچھ دن پہلے ہی وہ ساحر انوک کی تلاش میں افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر چکے تھے بہر حال مجھے سدوری اور ارشابی نے بتایا کہ سموکان نے ساحر انوک کے خلاف بہترین کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا کہ سموکان اور ایلیم دونوں نے مل کر ساحر انوک تقریباً سارے ہی لواحقین کا خاتمہ کر دیا ہے اور اب ساحر انوک سموکان سے خوفزدہ ہو کر افریقہ کی سرزمینوں کی طرف بھاگ گیا ہے اور سموکان اور ایلیم دونوں اس کے تعاقب

وہاں دوسری شادی کرے اور پہلے کی طرح خوش و غرم زندگی بسر کرے اس لئے کہ اپنی جہیتی بیوی کی موت نے اسے دکھی اور مغموم کر دیا ہے اسی بنا پر یہ دائمی زندگی چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے آب حیات کی تلاش میں نکلا تھا۔

لیکن گگامش کا کہنا ہے کہ یہ شادی اب اپنے بھائی سموقان کے مشورے پر کرے گا سموقان چونکہ ان دنوں افریقہ کی سرزمین میں انوکے تعاقب میں لگا ہوا ہے لہذا اسے لوٹنے میں کچھ عرصہ لگے گا۔

گگامش کو میں نے دوسرا مشورہ یہ دیا ہے کہ آب حیات کا تو کوئی وجود نہیں تاہم لبنان کی سرزمینوں میں ایک ایسی جڑی بوٹی پائی جاتی ہے جسے اگر خوراک کی طرح کھایا جائے تو انسان کے اعضا و جوارح سدا جوان اور توانا رہتے ہیں اب گگامش نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ جبل لبنان کی اس جڑی بوٹی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

ارشابی میرے بیٹے اس سلسلے میں تو بھی گگامش کے ساتھ جانا اور اس پودے اس جڑی بوٹی کی تلاش میں اس کی مدد کرنا میں نے گگامش پر واضح کر دیا ہے کہ وہ جڑی بوٹی میں نے دیکھی نہیں قدیم حوالہ جات میں اور پرانے اطباء حکماء کی کتابوں میں پڑھ رکھا ہے اس کی نشانی یہ کہ رات کے وقت وہ جگنو کی طرح روشنی دیتی ہے اس کے پتے جلنے بجھتے ہوئی روشنیاں دیتے ہیں۔

ارشابی اگر گگامش اس جڑی بوٹی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے اگر یہ اسے نہ ملے تو اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ واپس جا کر پہلے کی طرح اپنی مملکت کا کاروبار چلائے گا اور جب سموقان لوٹے تو پھر اپنی دوسری شادی کا اہتمام کرے گا اس کی شادی کے سلسلے میں میں سموقان سے خود بھی مشورہ کروں گا تا کہ سموقان اس کے پاس جائے اور بات کو آگے بڑھائے۔

پشیم کہتے کہتے کچھ دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس کے بعد اس نے گگامش کو مخاطب کیا۔

گگامش میرے بیٹے تم چند روز یہاں میرے پاس رہ کر آرام کرو اس کے بعد ارشابی کے ساتھ واپس جانا ارشابی کو ہستان لبنان میں اس پودے کی تلاش میں

جہاری مدد کرے گا میرے بیٹے میرے بچے اگر تمہیں آسانی سے وہ پودا مل جائے تو لے کر ایک جانا اگر نہ ملے تو اسکی تلاش میں جبل لبنان میں سرگردان مت رہنا زیادہ دقت خالص مت کرنا مطمئن ہو کر اپنے اند پر بھروسہ کرتے ہوئے واپس اریک چلے جانا خداوند قدوس تیرے کاموں میں برکت ڈالے گا اس لئے کہ تو اس پر ایمان رکھتا ہے۔

پشیم کے خاموش ہونے پر گگامش بول پڑا۔

محترم پشیم کیا آپ نے اکیلے ہی یہاں قیام کر رکھا ہے یا آپ کے اہل خانہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

گگامش میرے بیٹے میرے اہل خانہ بھی یہاں میرے ساتھ ہیں بلکہ اہلیم کا بھائی اریش کو تو تم جلتے ہو وہ فوت ہو چکا ہے اس کی منگیتر اراتا بھی یہیں میرے پاس مقیم ہے اس کے متعلق میں فیصلہ سموقان کے آنے پر کروں گا اس لئے کہ سموقان اور اہلیم جب دونوں آئیں گے تو میں نہ صرف سموقان اور اہلیم کی شادی کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں اراتا کے متعلق بھی ایک بہت بڑا فیصلہ کر چکا ہوں لیکن اس فیصلے کو آخری شکل میں سموقان اور اہلیم سے مشورہ کرنے کے بعد ہی دوں گا میرے بیٹے اب تم اٹھو ارشابی اور تمہاری رہائش تمہارے آرام کا بندوبست کرتا ہوں۔

گگامش اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور ارشابی اسے اپنی ساتھ اس کمرے سے باہر لے گیا تھا۔

گگامش اور ارشابی کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد پشیم نے اپنے قریب بیٹھے سردار باگویا کو مخاطب کیا۔

باگویا نگر مند نہ ہو اگر کوئی بدی کی طاقت ایمان لانے والوں کے خلاف حرکت میں آئی ہوئی ہے تو عنقریب اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا میں یہاں کے لوگوں کو باؤس نہیں ہونے دوں گا اسلئے کہ میں بڑی مشکل اور بڑی محبت کرتے ہوئے لوگوں کو خداوند قدوس کی واحدانیت کی طرف بلا رہا ہوں اگر یہاں کوئی ایسی قوت ہے جو واحدانیت کو قبول کرنے والوں کے خلاف حرکت میں آتی ہے تو یقین رکھو وہ زیادہ دیر تک اس جہرے میں اس بدی کے کھیل اور گناہ کے تماشے کو فروغ نہیں دے سکے گی

میں تمہارے اطمینان کیلئے یہ کہنے والا ہوں کہ عنقریب میں چند سری قوتوں کے ذریعے
سموکان کو یہاں بلانے والا ہوں اس کے آنے کے بعد تو دیکھنا وہ قوت جو ایمان لانے
والوں کے خلاف حرکت میں آتی ہے اس کا خاتمہ کیسے کیا جاتا ہے۔

پشیمتیم تھوڑی دیر تک خاموش درہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ہلکی سی
مسکراہٹ میں باگویا کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔
باگویا یہ بھی تو دیکھو کہ تم بھی ایمان لایچکے ہو بت پرستی جہالت ترک کر
چکے ہو پھر اس مافوق الفطرت قوت نے اب تک تمہیں کیوں نقصان نہیں پہنچایا۔
محترم پشیمتیم آپ کا کہنا درست ہے پر آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ میں ان
بستیوں کا سردار ہوں میرے ساتھ ہر وقت مسلح جوان رہتے ہیں میری حفاظت کا کام
سرا انجام دیتے ہیں مزید یہ کہ آپ کے ہاتھوں اب تک جتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا
ہے وہ سارے کے سارے لکڑہارے تھے یہ چونکہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے جاتے تھے لہذا
چیتے کو ان پر حملہ آور ہونے کا موقع ملتا رہا اور ان کا کام تمام کرتا رہا۔

پر یہ چیتا کوئی عام چیتا نہیں اتنا درجہ کا غیر معمولی ہے جن غیر ایماندار
لوگوں نے درختوں پر چڑھ کر اس چیتے کو دیکھا ان کا کہنا ہے کہ اس چیتے کی آنکھوں میں
ایک عجیب سی طلسماتی شعاعیں نکلتی ہیں جن کی مدد سے وہ بڑی دور سے اپنے شکار کو اپنی
طرف کھیچتا چلا جاتا ہے محترم پشیمتیم وہ چیتا مجھ پر حملہ آور نہ ہو اس کا ہمیں بندوبست
ضرور کرنا پڑے گا۔

دو تین چار دن تک میں ایک اور کام کرنے والا ہوں اور وہ اس طرح
کے کچھ ایسے لوگ بھی آپ کے ہاتھوں ایمان لایچکے ہیں جو لکڑہارے نہیں اور جنگل میں
لکڑیاں کاٹ کر گزر بسر نہیں کرتے میں انہیں اس بات پر آمادہ کروں گا کہ تین چار دن
بعد وہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے جائیں ان دنوں میں اپنے چند مسلح جوان تیار کر
لوں گا اور جس جگہ وہ لکڑیاں کاٹنے کے لئے جائیں گے وہاں ان مسلح جوانوں کو گھات
میں بٹھا دوں گا چیتا جب حملہ آور ہو گا تو گھات میں چھپے ہوئے وہ مسلح جوان اس پر حملہ
آور ہوں گے میرے خیال میں اس طرح نہ صرف چیتے کو ہم ہلاک کرنے میں کامیاب ہو
سکتے ہیں بلکہ اس کی اصلیت بھی جان سکتے ہیں۔

ہوانوں کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔

چیتے نے جب دیکھا کہ اچانک بہت سے مسلح جوان سامنے آن کھڑے ہوئے ہیں تو وہ بھاگ کھڑا ہوا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

کچھ دیر تک یہ تعاقب جاری رہا باگویا اور اس کے ساتھی اپنے آگے آگے چیتے کو بھاگتا ہوا دیکھ رہے تھے جیسا مڑ کر کبھی کبھی پیچھے دیکھ لیتا تھا پھر سامنے دلدلی ساعلاقہ شروع ہو گیا بائیں جانب گھنی جھاڑیاں تھیں اس کے بعد کوہستانی سلسلہ تھا جو ٹیلوں کی صورت میں شروع ہو جاتا تھا۔

دلدل کے قریب جا کر چیتے نے اچانک اپنا رخ موڑا اور جھاڑیوں میں سے ہٹا ہوا کوہستانی سلسلے کی طرف بھاگا تھا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ جب اس کا تعاقب کرتا ہوا جھاڑیوں کے قریب گیا تو چیتا ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ کافی دیر تک ان جھاڑیوں کے اندر چیتے کو تلاش کرتا رہا پھر اسے ناکامی ہوئی۔ جس کی بنا پر وہ اپنے مسلح جوانوں اور جن جوانوں نے اطمینان قبول کیا تھا انہیں لے کر بستی کی طرف لوٹ گیا تھا۔

سہ پہر کے قریب باگویا پشیم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ اپنی نوبت گاہ میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس نے بڑے پر تپاک انداز میں باگویا کا استقبال کیا اور اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا باگویا جب بیٹھ گیا تب پشیم نے پوچھنا شروع کیا۔

باگویا جس مہم کی ابتدا تم نے آج کی تھی اس کا کچھ پتہ چلا جواب میں اسیانے سارے واقعات تفصیل سے سنا ڈالے تھے۔

سب کچھ سننے کے بعد پشیم تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں کھویا رہا پھر اسیانے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا کیا ان جھاڑیوں میں تم چیتے کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تلاش کرنے میں ناکام رہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ جھاڑیوں کی آڑ لیتے ہوئے چیتا کوہستانی سلسلے کی طرف نکل گیا تھا۔

تین چار دن کا وقفہ ڈالنے کے بعد سردار باگویا نے اپنے کام کی ابتداء کی اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ وہ خود جنگل میں ایک جگہ گھات لگا کے سورج طلوع ہونے سے قبل ہی بیٹھ گیا تھا پھر جب سورج طلوع ہوا تو دیگر لکڑہاروں کے ساتھ ان نوجوانوں نے بھی جنگل کا رخ کیا جنہوں نے نیا نیا پشیم کے ہاتھوں ایمان قبول کیا تھا۔ باگویا نے پہلے ہی انہیں چونکہ جگہ کی نشاندہی کر دی تھی لہذا جس جگہ سردار باگویا اپنے مسلح جوان کے ساتھ گھات میں بیٹھا تھا بالکل اسی جگہ ان صاحب ایمان جوانوں نے لکڑیاں کاٹنی شروع کی تھیں۔

ایسا ہو چکنے کے تھوڑی دیر بعد جنگل میں جو غیر صاحب ایمان لکڑیاں کاٹ رہے تھے ان کے اندر ایک شور ہوا اوایلا اٹھ کھڑا ہوا اس لئے کہ ایک اتہائی خوشخوار چیتا جنگل سے نمودار ہوا تھا اور غزاتا ہوا وہ اس سمت بڑھا تھا جہاں دو صاحب ایمان نوجوان لکڑیاں کاٹ رہے تھے سب نے دیکھا تیز دھوپ ہونے کے باوجود چیتے کی آنکھوں میں برقی سی روشنی پھوٹ رہی تھی سب کو نظر انداز کرتا ہوا وہ ان دو نوجوانوں کی طرف بڑھا جنہوں نے پشیم کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا تھا۔

چیتے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ چیخنے چلانے لگے تھے خوفزدہ ہو گئے تھے پھر باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ چیتے کے ایک ایک لٹھے پر نگاہ رکھے ہوئے تھا چیتا قریب آیا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ چیتے اور ایمان قبول کرنے والے دونوں

بے ہیں اگر اس چیتے کا سدباب نہ کیا گیا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ تبلیغ کا جو کام آپ
ان سرزمینوں میں شروع کر رکھا ہے وہ آگے نہیں بڑھنے پائے گا۔

باگویا کی اس ساری گفتگو سے پشیمت بھی کسی قدر فکر مند ہو گیا تھا توڑی
برہی اس کی گردن جھکی رہی اس کے بعد اس نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا چیتا کی تعاقب کرتے ہوئے تم تھکے ہارے ہو جاؤ گھر جا کر آرام کرو
بے بھی سوچنے کا موقع دو اگر یہ عام چیتا نہیں ہے بدی کی کوئی قوت ہے تو مجھے امید ہے

اس پر قابو پانے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے تم فکر مند نہ ہو میں نے اپنے دست
سموتان کو بلا بھیجا ہے آج نہیں توکل وہ یہاں پہنچنے والا ہے اس کے یہاں پہنچنے

نام دیکھو گے کہ اس چیتے کے خلاف ہم فیصلہ کن قدم اٹھائیں گے اور اگر یہ عام چیتا
بے بدی کی کوئی قوت ہے تب بھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں سموتان اس کا خاتمہ کر

لے رہے گا۔

باگویا اب اپنی جگہ سے اٹھی تھا کہ عین اسی لمحہ سموتان، ایلیم اور ننتورا
ناکرے میں داخل ہوئے تھے انہیں دیکھتے ہی پشیمت کے چہرے پر گہری مسکراہٹ

نثار ہوئی تھی اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اس نے
ایا کو رکنے کیلئے کہا جس پر دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے باگویا کے قدم رک گئے

بے پشیمت آگے بڑھا اور عجیب سے والہانہ انداز میں اس نے سموتان کو گلے لگاتے
ئے اس کی پیشانی چومی اس موقع پر سموتان کچھ کہنا چاہتا تھا کہ پشیمت نے باری باری

وقت بھرا ہاتھ ایلیم اور ننتورا کے سر پر پھیرا پھر اس نے باگویا کو مخاطب کیا۔
باگویا بدی کی جس قوت کے خلاف ہم متحرک ہونا چاہتے ہیں اس کے

نائب کا اب وقت آگیا ہے اس سے ملو یہ میرا دست راست سموتان ہے اس کے ساتھ
ہا اور ننتورا ہے اور ان دونوں کا ذکر میں پہلے ہی تم سے کر چکا ہوں۔

سموتان کا نام سنتے ہی باگویا ایسا خوش ہوا کہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ کر
ہائے سموتان کو گلے لگا لیا تھا اس موقع پر پشیمت نے سموتان کو مخاطب کیا۔

سموتان میرے بیٹے یہ یہاں کا سردار باگویا ہے یہاں عجیب و غریب حالات
نثار ہے ہیں جن کی بنا پر میں نے تمہیں یہاں فی الفور طلب کر لیا ہے بیٹھو پہلے تمہیں

بزرگ پشیمت میرا دل کہتا ہے ایسا نہیں ہوا جس وقت ہم چیتے کے تعاقب
میں بھاگ رہے تھے اس وقت دائیں طرف کی پہاڑیاں اور کوہستانی سلسلے میرے اور

میرے ساتھیوں کی نگاہوں میں تھا چیتا اس کوہستانی سلسلے کی طرف گیا ہی نہیں جس
وقت جنگل کے اندر سامنے دلدلی علاقہ آگیا تب چیتا دائیں جانب درختوں کے ایسے

جھنڈ کی طرف بڑھا جو بغیر کانٹے کے ہیں جیتا یقیناً اسی جھنڈ میں گھسا تھا ان میں سے ٹھٹھا
تو ہماری نگاہ اس پر پڑتی اس لئے کہ جھنڈ کے سامنے دلدلی علاقہ تھا اس طرف تو وہ جا

نہیں سکتا تھا ایک طرف ہم تھے ادھر بھی وہ نہیں جا سکتا تھا سامنے جھاڑیاں تھیں جو
ہماری نگاہ میں تھیں ادھر بھی وہ نہیں گیا تھا۔

بزرگ پشیمت میرا دل کہتا ہے کہ یہ چیتا کوئی عجیب سی مخلوق ہے یہ عام چیتا
نہیں ہے اسکے پیچھے کوئی بہت بڑی قوت کام کر رہی ہے میرا دل یہ کہتا ہے کہ جھاڑیوں

میں داخل ہونے کے بعد چیتا عجیب سے انداز میں ہماری نگاہوں سے اونچھل ہو گیا اگر وہ
عام چیتا ہوتا تو یقیناً ان جھاڑیوں میں، میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چیتے کو تلاش کرنے

میں کامیاب ہو جاتا اور ہر صوت میں اس کا کام تمام کر کے رہتا پر وہ ہماری نگاہوں سے
ایسا غائب ہوا تھا کہ کہیں دکھائی ہی نہیں دیا۔

میرے بزرگ آج میں زیادہ پریشان اور فکر مند ہو گیا ہوں اس لئے کہ پہلے
لوگ جو کہتے تھے میں سنتا تھا وہی حالات آپ سے آگے کہہ دیت تھا آج سارا معاملہ میں

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ گھات میں تھا چیتا میرے
زیادیکھے دیکھتے جنگل سے نمودار ہوا جس وقت وہ میرے سامنے آیا تو اس کی آنکھوں سے

عجیب و غریب اور طلسماتی قسم کی روشنی پھوٹ رہی تھی اس نے ہر شخص کو نظر انداز کیا
اور صرف ان لوگوں ان جوانوں کی طرف آیا جو آپ کے ہاتھ پر ایمان قبول کر چکے تھے

اس بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کوئی عام جنگلی چیتا نہیں ہے یہ کوئی بدی کی بہت
بڑی قوت ہے جو ان علاقوں میں متحرک ہو گئی ہے اس جنگل میں پہلے بھی درندے

بانے جاتے رہے ہیں لیکن وہ اس طرح لوگوں پر حملہ آور نہیں ہوتے رہے لکڑہارے
اگٹھے جنگل میں لکڑیاں کلٹتے ہیں اور درندوں کو آج تک کبھی مجال نہیں ہوتی کہ وہ
لکڑہاروں پر یوں حملہ آور ہوں پر یہ چیتا تو سیدھا ان لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے جو ایمان

خلاف متحرک ہیں اگر آپ نے مجھے ان سرزمینوں میں طلب کر ہی لیا ہے تو پہلے میں بدی کی اس قوت کے خلاف حرکت میں آؤں گا جو چیتے کی صورت میں ایمان لانے والوں پر حملہ آور ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو نظر انداز کرتی ہے اس کا خاتمہ کرنے کے بعد میں دوبارہ افریقہ کا رخ کروں گا اور ساحرانو کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کروں گا۔

باگویا جو حالات تم نے بیان کئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حملہ آور ہونے والا چیتا کوئی عام نہیں بلکہ یہ کوئی بافوق الفطرت اور خرق عادت قوت ہے جو بدی کے فروغ کے لئے کام کر رہی ہے اس کی آنکھوں سے جو پھوٹی ہوئی روشنی تم نے دیکھی ہے یہ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ وہ کوئی عام چیتا نہیں اب تم ایک کام کرو۔

جن جوانوں پر چیتا حملہ آور ہوا تھا اور تم نے گھات سے اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ نکل کر ان کا دفاع کیا اور پھر چیتے کا تعاقب کیا ان میں سے ایک جوان کو میرے لئے تیار کرو اس سے کام لیتے ہوئے میں اس چیتے کا تعاقب کروں گا اور اس کی اعلیت جاننے کی کوشش کروں گا اس کا خاتمہ کرنے سے پہلے میں یہ جانتا پسند کروں گا کہ وہ کیا شے ہے کیا چیز ہے جو یہاں صرف صاحب ایمان لوگوں کے خلاف حرکت میں آتی ہے۔

باگویا میں تھوڑی دیر تک اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے نکل کا رخ کروں گا اور ایک مخصوص جگہ مناسب درخت پر ایک مچان بنا دوں گا اس کے بعد میں واپس آ جاؤں گا۔

اگے روز جب سارے لکڑہارے جنگل کا رخ کریں تو میں تمہیں بتا دوں گا کہ وہ کس طرف جائیں ان کا رخ ان درختوں کی طرف ہونا چاہئے جہاں میں نے مچان بنا رکھی ہو گی ان لکڑہاروں میں ایک نوجوان ایسا بھی ہونا چاہئے جو پشیم کے ہاتھ پر ایمان قبول کر چکا ہو وہ اس درخت پر مچان کے اندر بیٹھ جائے اور ایک قریبی ٹہنے کو اپنے ہاتھ سے سے کاٹنا شروع کر دے میں مچان ہی ایسی جگہ بناؤں گا جہاں ایک ہٹنا قریب ہی ہو گا جو وہ کاٹ سکے اور مچان درخت پر اس قدر بلند ہو گی جہاں چیتا چھلانگ لگا کر نہ

پورے واقعات اور حالات سناتا ہوں۔

پشیم کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کے پہلے ہی سموقان بول پڑا۔

استاد محترم کیا کوئی ایسی ہی بڑی افتاد آن پڑی ہے کہ مجھے آپ نے فی الفور یہاں آنے کے لئے کہا حالانکہ میں ساحرانو کو وہاں پکڑ چکا تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو میں وہیں رہتے ہوئے آپ پر نگاہ رکھنا چاہتا تھا اور افریقہ کی سرزمینوں میں ہی اس کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا اب میرے ادھر چلے آنے سے اسے وہاں گل کھلانے کا موقع مل جائے گا ہو سکتا ہے وہ وہاں کے مقامی سردار اور دوسرے لوگوں کو میرے خلاف کرنے میں کامیاب ہو جائے اس طرح ان کے خلاف ان سرزمینوں میں حرکت میں آنے کے لئے مجھے دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سموقان میرے بیٹے جو افتاد اور مصیبت ان علاقوں میں آن پڑی ہے وہ ساحرانو سے بھی بڑی اور زیادہ ہے اگر اس مصیبت کا خاتمہ نہ کیا گیا تو میرے بیٹے میرے بچے تبلیغ کا جو کام میں نے ان سرزمینوں میں شروع کر رکھا ہے وہ ایک دم ٹھپ ہو کے رہ جائے گا اس کے بعد پشیم نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا میرے بیٹے سموقان کو یہاں رونا ہونے والے سارے واقعات سناؤ چیتے کے متعلق بھی اسے تفصیل کے ساتھ سارے واقعات سناؤ۔

پشیم خاموش ہوا تب باگویا بول پڑا ان علاقوں میں رونا ہونے والے سارے واقعات اس نے تفصیل کے ساتھ سموقان سے کہہ دئے تھے۔

باگویا کی زبان سے یہ سارے حالات سننے کے بعد جہاں اہلیم اور ننتورا کسی قدر فکر مند اور پریشان سی ہو گئی تھیں وہاں کچھ دیر کے لئے سموقان کی گردن بھی جھک گئی تھی پھر اس نے نگاہ سیدھی کی تھوڑی دیر بڑے عجز سے باگویا کی طرف دیکھا پھر پشیم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

گلتا ہے قدرت کو ابھی تک ہمارے لئے مزید امتحان مقصود ہیں میں پہلے سے سمجھتا تھا کہ ان کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس کا خاتمہ کرنے کے بعد ان علاقوں میں جو بدی کی قوتیں ہیں ان کا خاتمہ ہو جائے گا ان کے خلاف ہماری مہم آخری ہو گی لیکن گلتا ہے ان کے علاوہ بھی بدی کی کچھ قوتیں خداوند قدوس کے ماننے والوں کے

میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر تفکر بھری اس کی آواز سانی دی۔

عزیز سموتان جو تجویز تم نے پیش کی ہے یہ واقعی بہترین ہے لیکن اس میں مجھے ایک خدشہ اور کمی دکھائی دیتی ہے میں تم سے یہ پوچھتا ہوں جب رات کے وقت تم چمان تیار کرو گے تو کیا اس وقت وہ چیتا تم پر حملہ آور نہ ہو گا اگر چیتا کوئی مافوق الفطرت قوت ہے تو یقیناً اسے خبر ہو جائے گی کہ تم بھی صاحب ایمان ہو لہذا میں ڈرتا ہوں کہ جب تم چمان بناؤ گے تو اسی وقت وہ کہیں تم پر حملہ آور نہ ہو جائے اس لئے میں مشورہ دوں گا کہ چمان بنانے کیلئے تم اکیلے جنگل کا رخ نہ کرو اپنے ساتھ کچھ مسلح جوانوں کو لے جاؤ۔

تمہاری گفتگو جو دوسرا خطرہ میں محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر دن کے وقت تم کسی صاحب ایمان شخص کو چمان میں بٹھاتے ہو اور وہ چمان میں بیٹھ کر درخت کا کوئی قریبی تنا کاٹتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ اپنے قریب کام کرنے والے غیر صاحب ایمان جوانوں کو پکار پکار کر کہتا ہے کہ وہ درخت کا یہ حصہ کاٹنے کے بعد ان کی طرف آتا ہے تو یہ بات تو طے شدہ ہے کہ چیتا اس کی طرف ضرور آئے گا اور اپنی آنکھوں کے اندر جو جذب و کشش کی شعاعیں ہیں اس سے ان نوجوان کو نیچے گرائے گا اس نوجوان کو تو نے چونکہ درخت کے ساتھ باندھ رکھا ہو گا اور اس کی جگہ تو مسلح حالت میں زمین پر گرے گا تو میں ڈرتا ہوں کہ جب تو اکیلا چیتا کے سامنے آئے گا تو چیتا کہیں نکلے اور ہو کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

اس سے بھی اگر آگے بڑھیں اگر وقتی طور پر تمہارے زمین پر کودنے نے بیابا بول کھلا کر بھاگ نکلتا ہے اور تم اس کا تعاقب کرتے ہو تو تعاقب سے تنگ آکر وہ مزے مٹاتا ہے اور پھر کہ تم پر حملہ آور ہو سکتا ہے اور تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے مری اس ساری گفتگو کا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ اس کام میں تمہیں اکیلا نہیں رہنا چاہئے کچھ مزید جوانوں کو بھی مسلح حالت میں اپنے ساتھ رکھنا چاہئے تاکہ چیتے سے مناسب طور پر نپٹا جا سکے۔

باگویا کے خاموش ہونے پر سموتان تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتے رہے مسکراتا رہا پھر باگویا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ بول پڑا تھا۔

تمہارا یہ بھی کہنا ہے کہ اس چیتے سے بچ کر اگر کوئی درخت پر چڑھ جائے تو جیتا اوپر دیکھتا ہے اور اگر چمان پر بیٹھا یا درخت پر بیٹھا ہو کوئی شخص اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملانے تو اس کی آنکھوں سے ایسی روشنی پھوٹتی ہے جس کی بنا پر درخت پر بیٹھا ہوا شخص آپ سے آپ زمین پر گر جاتا ہے۔

یہ جو کھیل میں کھیلنے لگا ہوں یہ کھیل کچھ اس طرح ہو گا کہ دیگر لکڑہارے تو ایک طرف لکڑیاں کاٹتے رہیں گے جہاں میں نے چمان بنائی ہو گی اور اس پر وہ اکیلا صاحب ایمان نوجوان بیٹھے گا اور ایک ہٹنا کاٹنا شروع کر دے گا ساتھ ہی پکار پکار کے بلند آواز میں دوسرے لوگوں سے کہے گا کہ اس ٹہپنے کو کاٹنے کے بعد وہ ان کی طرف آتا ہے ظاہر ہے اسے اکیلا دیکھتے ہوئے وہ مافوق الفطرت چیتا ادھر کا رخ کرے گا بلندی پر ہونے کی وجہ سے وہ اس پر حملہ اور نہیں ہو سکے گا پر اسے نیچے بیٹھ کر اسے اپنی آنکھوں کی کشش اور شعاعوں کے ذریعے زمین پر لانے کی کوشش کرے گا جب ایسا ہو گا تو پھر ایک انقلاب برپا ہو گا۔

وہ اس طرح کہ اس نوجوان کے چمان میں جانے سے پہلے ہیں میں اس چمان کے اندر پہنچ چکا ہوں گا میرے پاس ایک رسہ ہو گا اس رسے کو میں نے اس نوجوان کی کمر سے باندھ رکھا ہو گا جب کہ رسے کا دوسرا حصہ میں اس درخت کے ساتھ باندھ دوں گا تاکہ وہ مافوق الفطرت چیتا اگر اپنی آنکھوں سے نکلنے والی جذب و کشش کرنے والی شعاعوں کے ذریعے اس نوجوان کو زمین پر گرانے کی کوشش کرے تو ایسا نہ کر سکے اس لئے کہ وہ نوجوان جب درخت کے ساتھ رسے سے بندھا ہو گا تو وہ زمین پر نہیں گرے گا بلکہ اس کی جگہ میں مسلح حالت میں چمان سے نیچے کودوں گا میں نے چہرے ڈھانپ رکھا ہوا اور جو بھی چیتے کی شکل میں قوت ہے مجھے پہچانے گی نہیں مجھے امید ہے کہ اگر چیتے نے مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو وہیں میں اس کا کام تمام کر دوں گا اور اگر چیتا بھاگ نکلا تو میں اس کا تعاقب کروں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کہاں سے نکلتا ہے کیا چیز ہے اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کا شکار کرتا ہے جو صاحب ایمان ہوتے ہیں۔

سموتان جب خاموش ہو گیا تو تب سردار تھوڑی دیر تک عیب سے انداز

سموقان میرے ہر دل عزیز بیٹے ایلیم کا کہنا درست ہے میں اس کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اکیلے جانے کی بجائے چنان کی تیاری میں ایلیم اور ننتورا دونوں کو اپنی ساتھ رکھو جس طرح تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے چنان کی تیاری کا کام کرو گی اس طرح ایلیم اور ننتورا بھی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس کام میں تمہارا ساتھ دیں گی اور اگر اس کے بعد تم چیتے کا تعاقب کرتے ہو تو میرے خیال میں اس میں کوئی خرچ نہیں ہے مجھے امید ہے کہ تم اس چیتے پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاؤ گے اب بولو تمہارا کیا فیصلہ ہے۔

استاد محترم اگر آپ بھی ایسا چاہتے ہیں تو مجھے منظور ہے آج سورج غروب ہونے کے بعد جب چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی تو میں ایلیم اور ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جنگل کا رخ کریں گے اور وہاں چنان تیار کر دیں گے اس کے بعد روشنی میں ہم جو کھیل کھیلیں گے میرے خیال میں اس سے چیتے کی اصلیت ہم پر ضرور ظاہر ہو جائے گی۔

سموقان کے اس جواب پر صرف پشیم ہی نہیں سردار باگویا بھی خوش ہو گیا تھا ایلیم اور ننتورا بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھیں اس کے بعد پشیم پھر بول پڑا۔

بیٹے اگر ایسا ہے تو پھر تینوں اٹھو جا کے شام تک آرام کر لو سستا لو اس کے بعد کھانا کھانے کے بعد اپنے کام کی ابتدا کرنا جس کمرے میں بیٹھا ہوں اس کی پشت کی طرف دیکھو ایک دروازہ ہے اس کے اندر جاؤ وہ کافی بڑا کمرہ ہے اندر مہریاں لگی ہیں یہاں جا کے آرام کرو شام کا کھانا کھانے کے بعد اپنی کام کی ابتدا کرنا۔

اس پر سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس دروازے کی طرف بڑھا تھا ایلیم اور ننتورا بھی اس کے ساتھ ہو لی تھیں سردار باگویا تھوڑی دیر تک پشیم کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرتا رہا اس کے بعد وہ بھی اٹھ کے چلا گیا تھا۔

سردار باگویا جو خطرات جو خدشات تم نے ظاہر کئے ہیں وہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن میں تمہارے ان خدشات کا جواب دیتا ہوں تمہارے کہنے کے مطابق اگر میں مسلح جوان اپنی ساتھ رکھوں تو یاد رکھنا چیتا حملہ آور ہونے کے لئے نہیں آئے گا اس لئے کہ اس سے پہلے ایک بار تم اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کے خلاف گھات لگا کر بیٹھ چکے ہو اب وہ اتہائی محتاط طریقے سے حملہ آور ہوگا۔

دو نم تم ان خدشات کا اظہار کیا ہے کہ اگر میں اکیلا چنان تیار کرتا ہوں تو چیتا مجھ پر حملہ آور ہو سکتا ہے یا درخت سے کودنے کے بعد میں اس کا تعاقب کرتا ہوں تو وہ پلٹ کر مجھ پر حملہ آور ہو سکتا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ وہ ایسا کرے اور میں اس سے پنوں۔

جہاں تک چنان تیار کرنے کا تعلق ہے تو وہ میں اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے تیار کروں گا اور اس قوت کو جو چیتے کی صورت میں کارفرما ہے پتہ نہیں چلنے پانے گا کہ میں نے جنگل میں کوئی چنان تیار کیا ہے اس کے بعد جب میں چیتے کا تعاقب کروں گا تو اگر خداوند نے چاہا تو وہ چیتا مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا بلکہ میں اس کی اصلیت کا سراغ ضرور لگانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

باگویا سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی ایلیم بڑے چاہت آمیز انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑی تھی۔

اگر آپ اپنی رضامندی کا اظہار کریں تو اس موقع پر میں اور ننتورا بھی آپ کا ساتھ دینا چاہیں گی تاکہ تینوں مل کر جنگل کے اندر چنان تیار کریں اس طرح آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی میں اور ننتورا بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آپ کا ساتھ دیں گی اس کے بعد آپ چنان میں صاحب ایمان شخص کے ساتھ اکیلے رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے اس فیصلے سے میں اتفاق کرتی ہوں اس لئے کہ مجھے امید ہے کہ اگر چیتا آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اپنی سری قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے آپ اپنا دفاع بھی کر سکتے ہیں۔

ایلیم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اس موقع پر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی پشیم بول پڑا تھا۔

دیکھتے ہوئے اس نوجوان نے کہاڑا چلانا بند کر دیا اور چیتے کی طرف دیکھا جو نہی اس کی نکلیں چیتے کی نگاہوں سے چار ہوئیں وہ نوجوان دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس کو محسوس ہوا جیسے کسی ان دیکھی طاقت اور قوت نے اس کے جسم سے بندھا سا پوری طاقت سے اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا ہو۔

جس رسے سے سموقان نے اس کی کمر درخت کے تنے سے باندھی تھی وہ رسہ بالکل تن گیا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اگر تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی تو وہ رسہ ٹوٹ جائے گا۔

جس جوان کی کمر کے ساتھ وہ رسہ بندھا ہوا تھا وہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے تھوڑی دیر بعد اس کی کمر ٹوٹ کے رہ جائے گی اس لئے کہ پشت کی جانب اسکی کمر درخت سے بندھی ہوئی تھی سلسلے کی طرف سے کوئی ماورائی قوت اس زور سے اسے چیتے کی طرف کھینچ رہی تھی کہ وہ پورے دباؤ کو برداشت نہیں کر رہا تھا قریب تھا کہ اس دباؤ کے تحت اس کے منہ سے چیخ نکل جاتی ہے یا وہ داویلا کرنے لگتا کہ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سموقان نے اپنے کام کی ابتداء کی اور اس نے ایک دم مچان سے نیچے چھلٹا نگ لگادی تھی یہ اس قدر اچانک تھا کہ وہ خونخوار چیتا تھوڑی دیر کے لے دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا سموقان نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا بائیں ہاتھ میں ڈھال تھی دائیں ہاتھ میں تلوار تھی جس کی چمک دور دور تک جاتی تھی جب سموقان نے غیب سا بے خوف ہو کر اتہائی بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیتے پر حملہ آور ہونے کے لئے اس کی طرف بھاگا اور اپنی ڈھال کو سلسلے رکھتے ہوئے اپنی تلوار کو فضا میں لہرانے لگا تب چیتے پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور وہ سموقان پر حملہ آور ہونے کی بجائے بھاگتا ہوا سموقان بھی بڑی برق رفتاری سے اس کا پیچھا کرتا ہوا اس کے پیچھے بھاگ پڑا تھا۔

جیسا جنگل کے اس دلدلی علاقے کی طرف بھاگا تھا جہاں تک اس سے پہلے سردار باگویا نے اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کا تعاقب کیا تھا دلدلی علاقے کے سلسلے جو جھاڑی بنا پودوں کے جھنڈ تھے ان میں سے جیسا ہوتا ہوا دلدلی علاقے کی طرف گیا تھا جس وقت جیسا درختوں کے جھنڈ میں گھسا تھا اس وقت تھوڑی دیر کے لئے وہ سموقان کی نگاہوں سے اوجھل ہوا تھا تاہم درختوں کے جھنڈ میں سے گزرنے کے بعد

سموقان اہلیم اور منتورانے اپنی سری قوتوں کو کام میں لاتے ہوئے راتوں رات جنگل کے ایک حصے میں ایک کافی بڑے درخت پر مچان بنا دی تھی پھر اگلے روز کا سورج جب کافی چڑھ آیا تب بستی کے کچھ لکڑہارے جنگل میں لکڑیاں کلٹنے کے لئے روانہ ہوئے ان لوگوں میں چونکہ کچھ لکڑہارے سردار باگویا کے سمجھائے ہوئے بھی تھے لہذا وہ انہیں جنگل کے اس حصے کی طرف لے گئے جہاں سموقان نے ایک کافی بڑے درخت پر مچان بنا رکھی تھی اور جو صاحب ایمان جوان تھا فوراً مچان والے درخت پر چڑھ گیا تھا۔

مچان کے اندر پہلے ہی سموقان چھپ کے بیٹھا ہوا تھا وہ جوان جب مچان کے اندر گیا سموقان نے پہلے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا پھر رسے کا ایک سرا اس نے اس کی کمر کے ساتھ باندھ دیا تھا جب کہ رسے کا دوسرا سرا پہلے ہی درخت کے تنے سے بندھا ہوا تھا پھر سموقان نے اس نوجوان سے سرگوشی کی۔

میرے عزیز اس مچان کے اندر تم نے کھڑے نہیں ہونا ورنہ تہاری کمر کے ساتھ جو رسہ بندھا ہوا ہے وہ دکھائی دے جائے گا اپنا کہاڑا سنبھالو اور بیٹھے ہی بیٹھے مچان کے اوپر جو کافی بڑی ہٹنی ہے اس پر آہستہ آہستہ ضربیں لگاؤ اور ساتھ ہی جو دائیں جانب بستی کے جو لکڑہارے ہیں انہیں پکارتے ہوئے کہتے چلے جاؤ تم اس ہٹنی کو کلٹنے کے بعد ان کی طرف آتے ہو۔

اس جوان نے سموقان کا کہا مانتے ہوئے اپنے کام کیا ابتداء کی اپنا کہاڑا اس نے سنبھالا اور مچان کے اندر بیٹھے ہی بیٹھے وہ مچان کے اوپر والے حصے میں جو بڑی ہٹنی تھی اس پر ضربیں لگانے لگا تھا۔ ساتھ ہی وہ کبھی کبھی مڑکیے بستی کے دوسرے لکڑہاروں کی طرف دیکھتا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں انہیں کہتا کہ اس ہٹنے کو کلٹنے کے بعد وہ ان کی طرف آتا ہے۔

اس نوجوان نے مچان کے اوپر والے حصے میں جو کافی موٹی اور بڑی ہٹنی تھی اسے اس نے آدھا بھی نہ کاٹا تھا کہ وہ دنگ رہ گیا اس لئے کہ جنگل میں اسکے قریب ہی ایک اتہائی خونخوار دراز قد کافی لمبا جیسا نمودار ہوا تھا اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں مچان میں سموقان بھی گھات لگانے بیٹھا تھا اسنے بھی چیتے کو آتے دیکھ لیا تھا چیتے کو

کر غار کے دائیں سامنے بائیں حصے پر ایک حصار کھینچ دیا تھا غار کا دہانہ اس نے خالی رہنے دیا تھا اس کے بعد وہ غار سے نکلا اور واپس اس درخت کی طرف جا رہا تھا جہاں سے وہ چیتے کے سامنے کودا تھا اس کی آمد تک مچان میں بیٹھے اس شخص نے اپنے آپ کو رسے سے آزاد کر دیا تھا تاہم وہ رسے کو لئے ابھی تک مچان میں ہی بیٹھا ہوا تھا سموقان نے اسے ساتھ لیا اور بستی کی طرف چل دیا جو دوسرے لکڑیوں کے لئے آئے تھے وہ بھی ان کے ساتھ ہولے تھے۔

وہ نوجوان تو اپنی گھر چلا گیا سموقان اس حویلی میں داخل ہوا جس کے اندر پشیم کی رہائش تھی اس وقت پشیم اپنے ملاقات کے کمرے میں سردار باگویا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ننتورا اور ایلیم بھی وہیں تھیں لگتا تھا وہ بڑی بے چینی سے سموقان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے سموقان جب کمرے میں داخل ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے پشیم نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کیلئے کہا سموقان پشیم کے پاس بیٹھ گیا پھر جو کچھ جنگل میں پیش آیا تھا اس نے تفصیل کے ساتھ ان سب کے سامنے بیان کر دیا تھا۔

یہ سب کچھ کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سموقان خاموش رہا کچھ سوچا پھر وہ اپنا منہ پشیم کے کان کے قریب لے گیا اور تھوڑی دیر تک اس کے ساتھ کھسکھس کر بات کرتا رہا اس سرگوشی کے دوران گاہے گاہے پشیم کے چہرے پر خوشگوار اور اطمینان بخش مسکراہٹ بھی نمودار ہو جاتی تھی جب یہ سرگوشیاں انداز کی گفتگو ختم ہوئی تب سموقان دوبارہ پیچھے ہٹ کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا اس کے بعد اس نے پشیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

استاد محترم یہ جو چیتا صرف صاحب ایمان لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اس سے یہ بات تو طے شدہ ہے کہ وہ کوئی عام جنگلی چیتا نہیں بلکہ یہ ایک مافوق الفطرت قوت ہے جو اس چیتے کے روپ میں آتی ہے اور اس کی حقیقت کو بھی میں جان چکا ہوں میں نے آپ سے بھی بیان کر دیا ہے فی الحال میں اس کی تفصیل باگویا، ایلیم اور ننتورا سے نہیں کہوں گا کیونکہ جو کچھ میں نے اس کے متعلق اندازہ لگایا ہے وہ ابھی پختہ نہیں ہے یہ ہمارا اندازہ ہے اس لئے میں اسے عام نہیں کرنا چاہتا محترم پشیم جس وقت چیتا برے آگے بھاگا تو وہ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہونے کے بعد دلدلی علاقے کی طرف

سموقان جب دلدل کے کنارے آیا تو دنگ رہ گیا جیتا نہ درختوں کے جھنڈ میں تھا نہ دلدل کے کنارے بالکل قریب ہی دائیں جانب کوہستانی سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اس کوہستانی سلسلہ کی غاریں چند قدم پر صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

اس صورتحال پر سموقان کچھ پریشان ہو گیا تھا چونکہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے درختوں کے جھنڈ میں سے جیتا گذرنا تھا لہذا وہ پلٹا اور چیتے کے پاؤں کے نشان دیکھنے لگا۔ جھنڈ میں سے اس نے چیتے کے پاؤں کے نشان تلاش کر لئے پھر ان نشانوں کے تعاقب میں وہ آگے بڑھنے لگا ایک جگہ بالکل سموقان رک کر دنگ رہ گیا اس لئے کہ جب وہ دلدل کے کنارے گیلی ریت ملی مٹی کے پاس گیا تو اسے یوں لگا جیسے اس کے اوسان خطا ہوئے ہوں اس لئے کہ چیتے کے قدموں کے نشانات وہاں ختم ہو گئے تھے اور اس سے آگے بالکل ویسے ہی قدموں کا فاصلہ رکھتے ہوئے کسی انسان کے پاؤں کے نشان شروع ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر تک وہاں کھڑا ہو کر سموقان کچھ سوچتا رہا اس کے بعد چیتے کے پاؤں سے نظر ہٹاتے ہوئے وہ انسانی پاؤں کو غور سے دیکھنے لگا یوں لگ رہا تھا جیسے چیتے کے پاؤں ایک دم انسانی پاؤں میں تبدیل ہو گئے ہوں پھر انسانی پاؤں کے پیچھے پیچھے وہ اس کوہستانی سلسلے کی طرف بڑھنے لگا۔

وہ انسانی پاؤں کوہستانی سلسلے کی ایک غار کی طرف گئے تھے جو بالکل سامنے دکھائی دے رہی تھی سموقان نے دیکھا پاؤں کے وہ نشانات غار کے اندر جاتے ہیں غار کے دہانے پر سموقان کھڑا ہو گیا اس نے دیکھا غار کوئی بڑا نہیں تھا اس کا آخری سرا بھی باہر کھڑے ہو کر دکھائی دیتا تھا باہر کھڑے ہو کر سموقان نے اپنی تلوار پر کوئی سری عمل کیا اس کے بعد وہ غار میں داخل ہوا تھا۔

اپنی تلوار پر کوئی سری عمل کرنے کے بعد سموقان کا اس غار میں داخل ہونا تھا کہ غار انسانی بیخ و پکار سے گونج اٹھا ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ماورائی قوت اس غار سے باہر بھاگ گئی ہو اس موقع پر سموقان نہ جانے کیا سمجھا اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی تھوڑی دیر تک وہ غار کے وسط میں کھڑا رہا مسکراتا رہا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار پر ایک اور عمل کیا تلوار سے اس نے غار کے دہانے سے لے

از کو بھی ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جاؤں اس طرح ہمارے دونوں کام بیک وقت ہمیں پاجائیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو کو باگویا بڑی بے چینی اور بڑی پریشانی میں سنا تھا سموقان جب خاموش ہوا تو باگویا بول پڑا۔

عزیز سموقان جو تجویز آپ نے پیش کی ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا اگر تم کسی قدر اس مافوق الفطرت جینے کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوئے ہو تو میں تم سے اس استدعا کروں گا کہ واپس افریقہ کی سرزمینوں کی طرف نہ جاؤ یہیں رہو تمہاری غیر موجودگی میں یہ مافوق الفطرت جینا کوئی بڑی واردات بھی کر سکتا ہے پھر اس کا سدباب کرنے کے لئے ہم تمہیں کہاں تلاش کرتے پھریں گے مجھے امید ہے کہ تمہارے یہاں ہوتے ہوئے جینا کسی بڑے حادثے کا باعث نہیں بنے گا اور یہاں رہتے ہوئے جب بھی موقع ملے تم اس کا خاتمہ کر سکتے ہو اس کے خاتمے کے بعد ہی میرا مشورہ ہے کہ تم افریقہ کی سرزمینوں میں ساحرانو کے خلاف حرکت میں آؤ۔

باگویا جب اپنی بات مکمل کر چکا تو سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس موقع پر خود پشیمت بھی ہلکے ہلکے مسکراتا تھا پھر باگویا کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

باگویا تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں بلکہ ضمانت دیتا ہوں کہ اس دوران جینا کوئی حادثہ کوئی واردات نہیں کرنے پائے گا جو لائحہ عمل میں اس کے خلاف تیار کر رہا ہوں اسے میں حفیہ رکھ رہا ہوں اور یہ سارا منصوبہ جو میں نے تیار کیا ہے صرف میرے اور میرے محترم پشیمت کے درمیان ہے تم دیکھو گے کہ کوئی دوسری بڑی واردات کرنے سے قبل ہی میں اس جینے کو ڈھیر کر چکا ہوں گا باگویا اس جینے کے متعلق تم فکر مند نہ ہو بلکہ بستی والوں سے بھی جا کے کہہ دو کہ جینے کے دن اب گنتی کے رہ گئے ہیں باگویا تم جاؤ میں اب یہاں سے کوچ کروں گا۔

باگویا سموقان کی گفتگو سے کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا سموقان شام تک الیم اور ننتور کے ساتھ وہیں بیٹھ کر پشیمت سے گفتگو کرتا

گیا تھا میں بھی اس کے پیچھے تھا پلک جھپکتے ہی اس نے اپنا روپ بدلا اور وہ جینے سے انسان میں تبدیل ہوا اس کی انسانی شکل تو میں نے نہیں دیکھی لیکن اس کے پاؤں کا تعاقب کرتے ہوئے میں اس کے پیچھے تھا وہ غار میں گیا تھا غار میں جا کے جب میں نے اپنا سحری عمل کیا تو چچختا چلاتا باہر بھاگ گیا مجھے دکھائی نہیں دیا تاہم اس غار کے اندر میں اپنا سحری عمل کر کے آیا ہوں غار کے سامنے دائیں بائیں میں نے اپنا عمل کر دیا ہے آئندہ جب میں جینے کا تعاقب کروں گا تو چھینا بذات خود انسانی شکل میں اس غار کا رخ کرتا ہے تو پھر اس کے پیچھے غار میں داخل ہوں گا غار کے تین اطراف میں پہلے ہی میرا سحر حصار ہو گا غار میں داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر بھی میں حصار کھینچ دوں گا اور غار کے اندر جو بھی چیز ہوگی وہ اپنی اصلی حالت میں آجائے گی اس لئے کہ غار کے اندر اس سحر کی وجہ سے کوئی سحر کوئی بھی شعبہ بازی نہیں چلے گی پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کیا چیز ہے چونکہ میں بھی اس وقت اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہوں گا لہذا اس ماورائی قوت کے ساتھ مجھے اپنی جسمانی قوت اور طبعی طاقت کے ساتھ مقابلہ کرنا ہو گا اور مجھے امید ہے کہ میں اس پر غالب رہوں گا میرا اللہ میرا خداوند میرا مالک میرا رازق میرا خالق بھی اس سلسلے میں میری مدد میری استعانت میری نصرت فرمائے گا۔

سموقان دم لینے کے لئے رکا اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری

رکھا۔

میں اپنے محترم پشیمت سے تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں انہیں اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کر چکا ہوں میں آج ہی بلکہ ابھی یہاں سے ننتور اور الیم کے ساتھ افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کروں گا میں پہلے وہاں ساحرانو سے پنٹوں گا اس کے بعد ان سرزمینوں میں واپس آؤں گا اور اس مافوق الفطرت جینے کا کام تمام کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایسا میں اس لئے کر رہا ہوں کہ آج کے حادثے کے بعد میرا اندازہ نہیں بلکہ میرا پختہ یقین ہے کہ چند روز تک یہ جینا کوئی واردات نہیں کرے گا چند روز کا وقفہ پا کر ہم کوشش کریں گے کہ ہم اسے خود کوئی موقع فراہم کریں اس کے بعد بڑی آسانی کے ساتھ اس سے پننا جاسکے گا اتنی دیر تک ہو سکتا ہے افریقہ کی سرزمین میں، میں ساحر

رہاشام کا کھانا بھی اسی کمرے میں چاروں نے مل کر کھایا پھر سموکان ایلیم اور ننتورا وہاں سے چلے گئے تھے۔

گگامش ارشابی کے ساتھ بحیرہ روم کے کنارے سدوری کی حویلی میں پہنچا ایک رات اس نے وہاں قیام و آرام کیا اگلے روز وہ ارشابی کے ساتھ جیل لبنان کے اس حصے کی طرف کوچ کر گیا تھا جہاں سے وہ پودا ملنے کی امید تھی جس کی نشاندہی پشیم نے کی تھی۔

ارشابی چونکہ ان سارے علاقوں سے واقف تھا لہذا پوری طرح گگامش کی راہنمائی کر رہا تھا لبنان کے ان کوہستانوں کے اندر لگاتار کئی روٹک گگامش اور ارشابی سرگرداں رہے لیکن انہیں کہیں بھی وہ پودا کھائی نہ دیا جس کا ذکر پشیم نے کیا تھا۔

گگامش خالی ہاتھ بھی جانا نہ چاہتا تھا وہ ہر صورت میں اس پودے کو حاصل کرنا چاہتا تھا لہذا کوہستانی سلسلے کے اندر اس نے اپنی تلاش کا سلسلہ وسیع کر دیا یہاں تک کہ ایک رات ارشابی اور گگامش اس پودے کو پانے میں کامیاب ہو گئے۔

آدھی رات کے وقت جب کہ وہ کوہستانی سلسلے کے اندر سرگرداں تھے انہوں نے حدنگاہ تک جڑی بوٹیوں کی صورت میں پھیلے پودوں کے اندر دیکھا ایک پودے کے پتے جگنو کی طرح روشنی دیتے ہوئے جلتے بچھتے تھے۔

پشیم اور ارشابی کو پہلے یہ خیال گذرا کہ وہ حقیقت میں جگنو ہیں یا جگنو کا

کوئی مسکن ہے اور بے شمار جگنو اپنے مسکن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پر جلنے بجھنے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

لیکن جب وہ قریب گئے تو دنگ رہ گئے انہوں نے دیکھا کہ وہ جگنوؤں کا کوئی مسکن نہیں تھا بلکہ چھوٹا سا ایک پودا تھا جس کے پتے رات کے وقت جگنو کی طرح جلنے بجھتے ہوئے روشنی دے رہے تھے۔

گگامش تھوڑی دیر تک عجیب سے خڈبے میں اس پودے کی طرف دیکھتا رہا جو بے شمار پودوں کے اندر اکیلا تنہا تھا روشنی دے رہا تھا پھر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے اپنے پہلو میں کھڑے ارشابی کو مخاطب کیا۔

ارشابی میرے بھائی میرے عزیز میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری نہیں تیری بھی خوش قسمتی ہے کہ اس پودے کو حاصل کرنے سے پانے میں ہم دونوں کامیاب ہو گئے ہیں تمہارا بھی اس سلسلے میں ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم نے اس سلسلے میں میرا ساتھ دیا ہو سکتا ہے کہ میں اکیلا آتا تو اس پودے کو تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوتا ان اجنبی سرزمینوں میں تم میرے بہترین راہبر اور راہنما ثابت ہوئے ہو۔

ارشابی اس پودے کے لے کر میں اپنے مرکزی شہر کی طرف جاؤں گا اس پودے سے پھر میں کئی پودے بڑھاؤں گا اور انہیں بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی میں کام میں لاؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی گگامش زمین پر بیٹھ گیا اس کے کندھے سے جو چرمی خرچین لٹک رہی تھی اس میں سے ایک کپڑا نکالا تھوڑی سی مٹی سمیت پودے کو نکالا اور اس کپڑے کے اندر اس نے باندھ لیا تھا پھر ارشابی کو مخاطب کیا۔

ارشابی میرے عزیز لگتا ہے رات آدھی سے زیادہ جا چکی ہے آؤ واپسی کا سفر اختیار کریں ہم نے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر چکے ارشابی نے گگامش سے اتفاق کیا اور اس پودے کو لے کر واپس ہولے تھے۔

کوہستانی سلسلے سے نیچے اترنے کے بعد گگامش اور ارشابی کو ایک حوض دکھائی دیا جو چاندنی رات میں چمک رہا تھا پانی کے اس حوض کو دیکھتے ہوئے گگامش نے ارشابی کو مخاطب کیا۔

ارشابی میں سخت پیاس محسوس کر رہا ہوں اس حوض سے پانی پیتا ہوں تو پلٹے ہیں۔

پیاس تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے پچھلی کئی ساعتوں سے میں نے پانی نہیں پیا دونوں پانی پیتے ہیں اس کے بعد تازہ دم ہو کر اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔

جب دونوں اس جوہڑ کے کنارے گئے چاندنی رات میں انہوں نے دیکھا جوہڑ کا پانی گندا اور گدلا ہے دونوں تفکرات میں پڑ گئے پھر ارشابی نے گگامش سے کہا۔ گگامش اس جوہڑ کا پانی نہیں پینا چاہئے لگتا ہے یہاں سے جنگلی جانور بھی پانی پیتے ہیں اسی بنا پر گندا اور گدلا ہو چکا ہے۔

گگامش جوہڑ کے کنارے بیٹھ گیا اور جس کپڑے کے اندر اس نے پودے کو باندھا تھا اس پر چھینٹے دے کر اسے گیلا کر دیا تاکہ پودا خشک نہ ہو اس کے بعد انہوں نے پھر اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔

دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے تک وہ لگاتار سفر کرتے رہے یہاں تک کہ پیاس سے دونوں نڈھال ہو گئے پھر گگامش نے ارشابی کو مخاطب کیا۔

ارشابی اب تو میری پیاس ناقابل برداشت ہو رہی ہے جو اب میں ارشابی مسکرایا اور کہنے لگا۔

گگامش میرے عزیز میری حالت تم سے مختلف نہیں ہے پر صبر کرو دیکھو اب جن علاقوں میں ہم سفر کر رہے ہیں یہ علاقے میرے جانے پہچانے ہیں۔ ہمیں کسی ہتھی میں داخل نہیں ہونا چاہئے اس طرح اس پودے کے کھوجانے کا خطرہ ہے ہو سکتا ہے اس پودے کی حقیقت سے کوئی آگاہ ہو اور ہم سے چھین لے یا چرالے اگر ہم تھوڑا سا مزید آگے سفر کریں تو راستے میں ایک باؤلی آتی ہے اس میں اتر کر پانی پیئیں گے اور وہاں تھوڑی دیر سستائیں گے اس کے بعد اپنے سفر کو پھر جاری رکھیں گے۔

گگامش نے ارشابی کی اس تجویز سے اتفاق کیا ارشابی کی گفتگو اور اس کی باتوں سے گگامش کو کچھ حوصلہ ہوا تھا لہذا اس نے آگے بڑھنے کی رفتار پہلے سے تیز کر لی تھی ارشابی پوری طرح اس کا ساتھ دے رہا تھا تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہیں ایک باؤلی دکھائی دی ارشابی چلا پڑا۔

اور تلاش کروں۔

ارشابی ہم اپنا آگے کا سفر جاری رکھیں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پودا میری قسمت میں نہیں تھا یا میرے خداوند قدوس کو یہی منظور تھا کہ اس پودے کو میں اریک نہ لے جا سکوں ہو سکتا پودے کو اگر میں وہاں لے جاتا تو میرے لئے نفع بخش ہونے کے بجائے یہ نقصان دہ ہی ثابت ہوتا بہر حال جو کچھ ہوا میں اسے اپنے خداوند قدوس کی طرف سے ایک امتحان سمجھ کر خاموش اور پرسکون رہوں ارشابی اب یہاں سستانے کو دل نہیں کرتا آؤں یہاں سے کوچ کریں۔

ارشابی خود بھی اداس اور افسردہ اور غمگین تھا اسے بھی پودا کے یوں کھو جانے کا بڑا دکھ اوصدمہ تھا بہر حال گگامش کی گفتگو نے اسے ڈھارس دی اپنے آپ کو اس نے سنبھالا پھر وہ چپ چاپ گگامش کے ساتھ ہو لیا تھا یوں دونوں لگاتار سفر کرتے ہوئے سدوری کی حویلی میں پہنچے اور یہاں گگامش نے سدوری اور ارشابی کے ساتھ چند یوم تک اس حویلی میں قیام و آرام کا فیصلہ کر لیا تھا۔

گگامش سلمنے دیکھو وہی باؤلی ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا اندر سیدھیاں لگی ہیں سیدھی سے اتر کر نیچے پانی پیا جاتا ہے اس کا پانی بہترین ٹھنڈا اور شفاف ہے وہاں جو کے پانی پیتے ہیں سستانے کے بعد سفر کا آغاز کریں گے۔

ارشابی کی اس خوشخبری سے گگامش بھی خوش ہو گیا دونوں تیز تیز چلتے ہوئے باؤلی کے پانے باؤلی کے کنارے کھڑے ہو کر گگامش نے پانی میں تھانکا اور خوش ہو گیا تھا جو پودا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا وہ اس نے کنارے پر رکھا پھر پانی پینے کے لئے باؤلی میں اتر ارشابی بھی اس کے پیچھے سیدھیاں اترنے لگا تھا۔

دونوں نے جی بھر کے پانی پیا لیکن گگامش اور ارشابی کی بد قسمتی کہ جس وقت وہ پانی پینے کے لئے باؤلی میں اترے عین اسی وقت ایک اژدھا مناسنپ نمودار ہوا۔

پانی پینے کے بعد وہ دونوں جب لوٹے تو کنارے پر اژدھے کو کھڑے دیکھا پھر ان کے دیکھے ہی دیکھتے اژدھا حرکت میں آیا اور اس پودے کو وہ کھا گیا تھا ارشابی اور گگامش دونوں اس اژدھے سے خوفزدہ تھے لہذا انہوں نے اوپر چڑھنے کی اپنی رفتار کم کر دی تھی ان کے دیکھے ہی دیکھتے اژدھا وہاں سے چلا گیا تھا دونوں جب کنارے پر آئے تو وہاں پودا نہ تھا کپڑا جس میں پودا بندھا ہوا تھا وہاں ہی پڑا تھا سارا پودا سانپ کھا گیا تھا اور پھر وہ ایک طرف نکل گیا تھا دونوں نے اس احتیاط سے ساتھ اس سانپ کا تعاقب نہ کیا تھا کہ کہیں وہ ان کے لئے خطرے کا باعث نہ بنے۔

گگامش تھوڑی دیر تک بڑی مایوسی اور پریشانی سے اس کپڑے کی طرف دیکھتا رہا جس میں پودا بندھا ہوا تھا پھر اس کی نگاہیں اس طرف جم گئیں جس طرف اژدھا گیا تھا اس کے بعد اس نے اتہائی مایوسی سے ارشابی کو مخاطب کیا۔

ارشابی میرے بھائی اس سانپ نے بھی اسی وقت نمودار ہونا تھا جب میں اور تم پودا کنارے پر رکھ کر باؤلی میں اترے تھے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے ساتھ یہ حادثہ پیش ہونا ہے تو میں پودے کو اپنے ساتھ باؤلی میں لے جاتا ہاؤں میری بد قسمتی اور سانپ کی خوش قسمتی کہ یہ پودے کو کھا گیا ہے اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں پھر واپس جاؤں اور کئی روز تک لگاتار تلاش اور جستجو کرتے ہوئے اس پودے کو کہیں

اشارے سے اس نے باگویا کو اپنا کان قریب کرنے کو کہا باگویا جب اپنا کان پشیم کے منہ کے قریب لے گیا تو تھوڑی دیر تک سرگوشی کرتا رہا جسے سن کر باگویا خوش ہو گیا تھا چہرے پر مسکراہٹ ہی مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر وہ پیچھے ہٹا اور پشیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم اگر یہ معاملہ ہے تو پھر میرے خداوند دمرے اللہ میرے مالک نے چاہا تو آج کا دن اس چیتے کے لے آخری اور موت کا دن ہو گا محترم پشیم آپ کی اس تجویز آپ کے اس لائحہ عمل کی میں تعریف کرتا ہوں آپ کی دانش مندی کو سلام کرتا ہوں میرے اللہ نے چاہا تو یہاں کے لوگوں کی جان اس خوفناک چیتے سے چھوٹ جانے گی میں اب جاتا ہوں اس لکڑہارے کو تیار کرتا ہوں تاکہ وہ کل دوسرے لکڑہاروں کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں کلٹنے کیلئے جائے اور وہ جو حفیہ بات آپ نے مجھے بتائی ہے یہ بھی میں اس کے کان میں کہہ دوں گا تاکہ کوئی اور نہ سنے اور ہمارا راز افشاء نہ ہو اس کے ساتھ ہی باگویا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا محترم پشیم میں اب جاتا ہوں پشیم نے جب اجازت دی تب باگویا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اگلے روز جب بستی کے لکڑہارے لکڑیاں کلٹنے کے لئے جنگل کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے اندر وہ نوجوان بھی تھا جو چند یوم پہلے مچان کے اوپر سموتان کے ساتھ کام کر چکا تھا ان لکڑہاروں کے ساتھ نہ کوئی محافظ تھا اونہ کوئی نگہبان بس وہ کہاڑے اپنے کندھے پر اٹھائے جنگل کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

جس جگہ اس سے پہلے سموتان نے پان تیار کرائی تھی اس سے ذرا دور رہتے ہوئے ان لکڑہاروں نے لکڑیاں کاٹنی شروع کی تھیں جو نوجوان صاحب ایمان تھا وہ بھی ان کے پیچ رہتے ہوئے لکڑیاں کلٹنے لگا تھا۔

لکڑیاں کلٹتے ہوئے انہیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ان کے قریب ہی انتہائی خوفناک کافی لمبا دراز قد چیتا نمودار ہوا سب نے دیکھا اس کی آنکھوں میں عیب سی قہرمانی اور مقتنا طیسی کشش تھی وہ چیتا سیدھا صاحب ایمان شخص کی طرف آیا تھا باقی لکڑہارے چیختے پکارتے خوف کے مارے ایک طرف ہٹ گئے تھے صاحب ایمان نوجوان ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا چیتا جب اس کے قریب آیا تو

چند یوم کا وقفہ ڈالنے کے بعد ایک روز پشیم نے سرد باگویا کو طلب کیا۔

اس طلبی کے تھوڑی دیر بعد باگویا جب وہاں داخل ہوا تو پشیم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بالکل اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا جب باگویا بیٹھ گیا تو پشیم نے کہنا شروع کیا۔

باگویا وہ نوجوان جس نے سموتان کے ساتھ مچان کے اوپر کام کیا تھا اسے کہو کہ کل صبح صبح دیگر لکڑہاروں کے ساتھ لکڑیاں کلٹنے کے لئے جنگل میں جانے۔ پشیم اتنا کہنے پایا تھا کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ باگویا فوراً سہی سہی ڈری ڈری آواز میں بول پڑا۔

محترم پشیم یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ لکڑہارا اس کے پہلے ایک بار اس عیب و غریب چیتے کو دیکھ چکا ہے اگر وہ دوسرے لکڑہاروں کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں کلٹنے کے لئے جاتا ہے تو یاد رکھئے گا وہ چیتا اس نے بری طرح انتقام لے گا اور اسے بڑی ذلت آمیز موت مارے گا محترم پشیم اس وقت سموتان بھی نہیں ہے جو اس مہم میں کم از کم چیتے کا تعاقب کرنا اور اس نوجوان کی جان بچاتا میرے خیال میں وہ نوجوان ڈرا اور خوف کے مارے ایسے کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

باگویا کی گفتگو سے پشیم کے چہرے پر گہرا تبسم نمودار ہوا تھا پھر ہاتھ کے

ایک انقلاب ایک تبدیلی رونما ہوئی۔

وہ اس طرح کہ اچانک اس چہیتے اور صاحب ایمان نوجوان کے سامنے سموقان نمودار ہوا اس حالت میں کہ اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی ڈھال دائیں میں تلوار تھی اپنا چہرہ اس نے ڈھانپ رکھا تھا اپنے منہ سے عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے اپنی تلوار اپنے سامنے ہراتے ہوئے سموقان ایک طرح سے چہیتے پر حملہ آور ہوا تھا جیسا یہ منظر دیکھتے ہوئے حملہ آور ہونے کی بجائے بھاگ کھڑا ہوا۔

سموقان پہلے کی طرح اس کے تعاقب میں تھا اب وہ چہیتے کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

جنگل کے آخر میں جا کر جہاں گھنی جھاڑیاں تھیں جیسا پہلے کی طرح ان کے اندر گھسا پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے چہیتے نے اپنا رخ بدلا اور چہیتے سے وہ انسان میں تبدیل ہو گیا اور بھاگتا ہوا اس غار میں داخل ہوا تھا جس غار میں اس کے پاؤں کے نشانات دیکھتے ہوئے اس سے پہلے سموقان گھسا تھا۔

غار کے دہانے کے قریب آکر سموقان رک گیا شاید اس مافوق الفطرت انسان کا غار میں داخل ہونا سموقان کی فتح تھی اس کے چہرے پر اس موقع پر اطمینان بخش مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اپنی تلوار نکالی اور اس سے پہلے جو غار کے اندر اس نے تینوں اطراف میں حصار کھینچا ہوا تھا غار کے منہ پر بھی حصار کو مکمل کر دیا حصار کا مکمل ہونا تھا کہ غار کے اندر ایک انسان نمودار ہوا اس کی پشت سموقان کی طرف تھی اس کا چہرہ دوسری سمت تھا وہ اپنے چہرے کو ڈھانپنے ہوئے تھا۔

عین اسی لمحہ ننتورا اور ایلیم بھی غار کے دہانے پر نمودار ہوئے شاید یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق ہو رہا تھا اتنی دیر تک سارے لکڑہارے بھی اپنے اپنے کپھارے اٹھائے بھاگتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے ان میں وہ شخص بھی تھا جو صاحب ایمان تھا اور جس پر وہ جیسا حملہ آور ہوا تھا۔

پھر سموقان نے ایلیم اور ننتورا کو مخاطب کیا تم دونوں میرے ساتھ آؤ غار کے تینوں اطراف میں جو پہلے میں نے اپنی قوتوں کا حصار کھینچا ہوا تھا غار کے منہ پر بھی

بار کھینچے ہوئے میں نے اس کی تکمیل کر دی ہے اب جو کوئی بھی اس غار کے اندر اپنی سری قوتوں کو استعمال نہیں کر سکتا میں ان لکڑہاروں سے کہتا ہوں یہ سب کے منہ پر کھڑے نہیں اندر کوئی نہ آئے تم دونوں میرے ساتھ غار میں داخل ہوں یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا کہ غار میں داخل ہونے کے بعد ہم تینوں بھی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے مجھے امید ہے کہ جو شخص اندر ہے اسے میں بھی جان اور جان چکا ہوں تم بھی جانتی ہو کہ وہ کون ہے وہ مقابلہ نہیں کرے گا اسے پتہ ہے اگر نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں اس کی گردن کاٹ کر رکھ دوں گا۔

ایلیم اور ننتورا نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان مڑا اس کے لکڑہارے کھڑے تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائیو جہاں رکے ہو یہیں رکے رہنا تم میں سے کوئی غار میں لے نہ ہو میں تم سب کا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم نے بدی کے اس گمشتے کو لے اور اسے اپنے جال میں پھانسنے میں میری خوب مدد کی اب یہ ان علاقوں میں اپنی لاپرواہی کی تحریکوں اپنے گناہ آلود عمل کو جاری نہیں رکھ سکے گا میں اسے اپنے سامنے بے ہار کے محترم پیشیتے کے سامنے پیش کروں گا پھر وہ جو چاہے اسے سزا دے۔

پھر سموقان، ایلیم اور ننتورا کے ساتھ غار میں داخل ہوا سموقان نے اپنی تلوار ہاتھ میں لہرا رکھی تھی اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی ڈھال تھی ایلیم اور ننتورا اس کے پیچھے پیچھے تھے اس شخص کے پاس جا کر تحکمانہ انداز میں سموقان بول

انوں اپنے چہرے پر جو تم نے نقاب ڈال رکھا ہے وہ ہٹا دو ادھر میری طرف دو میرے تلوار تم پر برسنے کے لئے بے چین ہے اگر تم نے میری طرف مڑنے اور اپنے منہ سے نقاب ہٹانے میں تاخیری تو یاد رکھنا میری تلوار فضا میں بلند ہو کے گرے گی تیرے پاؤں تک اترتی چلی جائے گی۔

سموقان نے یہ الفاظ ایسے زوردار ایسے خوفناک انداز میں کہے تھے کہ وہ مڑا ہنہرے سے جب اس نے نقاب ہٹایا تو وہ واقعی ساحر انو تھا۔

انوں نے کوئی مزاحمت نہ کی بالکل کسی بے بس کی طرح اپنی گردن جھکانے

ایک چکما دیا جس روز میں نے تمہارا تعاقب کیا اسی روز میں افریقہ کی سرزمینوں کی طرف روانہ ہوا وہاں موجود تھا تو نے یہ سمجھا کہ میں افریقہ ہی کی سرزمینوں میں ہوں جس وقت تو ادھر آیا میں بھی ان سرزمینوں کی طرف لوٹ آیا اور پشیمت کی حویلی میں چھپ کر دن گزارتا رہا آج جب تیرے خلاف جال پھینکا گیا تو دیکھ میں نے کیسے مجھے اپنے سامنے مجوس اور بے بس کر دیا۔

انواب تو میرے ساتھ پشیمت کے پاس جائے گا وہاں پشیمت کے علاوہ ان بستیوں کا سردار باگیا بڑی بے چینی سے تمہارے وہاں پہنچنے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ سموقان کہتے کہتے رک گیا اس لئے کہ اس موقع پر ایلیم اس کے قریب آئی اپنا منہ سموقان کے کان کے قریب کیا پھر پریشان سے لہجے میں کہنے لگی۔

سموقان میرے حبیب آکر انوکو ہم غار سے باہر لے کے جائیں گے تو اس کی سری سحری اور ماورائی قوتیں بحال ہو جائیں گی اور یہ کہیں ہمارے لئے بے قابو ہو کر نہ رہ جائے۔

ایلیم تمہارا اندازہ درست ہے لیکن اس کا بندوبست کرنے کے بعد میں اسے غار سے نکالوں گا ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے سموقان نے کہا تھا۔

پھر سموقان نے اپنی زنبیل کے اندر سے دو رسیاں نکالیں دونوں رسیوں پر اس نے اپنا کوئی سحری عمل کیا ایک رسی اس نے انوکو کے گلے میں ڈالی دوسری رسی سے پشت پر کس کے اس کے ہاتھ باندھ دیے تھے پھر اس نے ایلیم اور ننتورا دونوں سے سرگوشی کی۔

اجتم دونوں نگر مند نہ ہونا میں نے سری عمل کر کے ایک رسی اس کے گلے میں ڈالی ہے دوسری سے اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دیے ہیں ان کی وجہ سے یہ اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو گا ایک اہتائی بے بس اور کمزور انسان کی طرح خاموشی سے ہمارے آگے آگے چلتا رہے گا۔

اس کے بعد سموقان نے اپنی تلوار کی نوک انوکو کی پیٹھ پر جھوٹی اور حکمانہ انداز میں اسے مخاطب کیا۔

انواب غار سے نکلو اور سیدھے ہمارے آگے آگے اس بستی کا رخ کرو جس

کھڑا رہا سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

انواس غار کو اس سے پہلے تو نے اپنی پناہ گاہ بنا رکھا تھا میں نے آج اسے تیرے لئے شکار گاہ میں بدل دیا ہے انوکو تن تہذیب کا گندہ زکم تاریخ کے اوراق کا کھرا اور حق و ایمان کی بنیاد کی دیمک ہے اس سے پہلے تو سراہوں کی موجوں سحر کے سیل جلتے ناسور اور سلگتے تخیلات کی طرح بدی کی قوتوں سے لیس ہو کر نیکی کے پرستاروں پر حملہ اور ہوتا رہا پر دیکھ آج میں نے تیری زندانوں کی ظلمت کو مٹا کر تیری زیست میں آگ کے سیلاب بھر دیے ہیں دیکھ آج میں کیسے تیرے دام صلیب میں تیرے حلقہ زندان میں حق و سچائی کا عرفان یں کے داخل ہوا ہوں سن شب خون انسانیت کے گناہ گار تو آج تک وقت کے سینے پر سیاہ راتوں کے سے جال پھیلاتا رہا ہے جبیل نکام میں اپنے مسکن میں تو نغمہ سیال جیسا خوش اعجاز نفس جیسا پرسکون کہکشان اور انجم جیسا خوش تھا اور بدی کے کام کرتے ہوئے تو ہمیشہ الفاظ و معانی کے نصیب بدل دیتا تھا پر آج غار میں دیکھ سموقان نے تیرے رنگین خوابوں کی تعبیروں میں دکھ کے استعارے اور قیظ کے آزار بھر دیے ہیں۔

انوکو تیری بدی تیرے گناہوں کی طویل فہرست کو دیکھتے ہوئے چاہے تو یہ تھا کہ میں اسی غار کے اندر تلوار مار کر تیری گردن کاٹنے ہوئے تیرا خاتمہ کر دیتا ہر نہیں میں تمہیں پشیمت کے سامنے پیش کروں گا وہ مجھے سزا دے گا۔

انوکو تو سب سے بڑا سحر بنا تھا بڑا چالاک بڑا عیار انسان اپنے آپ کو سمجھتا تھا پر دیکھ تیرے سحر تیری چالاکی تیری عیاری پر میں نے مٹی اور راکھ ڈال کے رکھ دی جب اسے پہلے تو جنگل میں میرے آگے آگے بھاگا تھا اور چیتے سے انسان میں تبدیل ہوا تھا اور اس غار کو تو نے رخ کیا تھا غار کے اندر میں داخل ہوا تھا میں نے سحری عمل کیا تھا اور تو چیختا ہوا باہر نکل گیا تھا اس وقت ہی میں تمہیں جان اور پہچان گیا تھا لیکن میں نے اسے راز رکھا جس وقت میں نے تیرا تعاقب کیا تو بھی جان گیا ہو گا کہ تعاقب کرنے والا یقیناً سموقان ہے۔

اگر میں یہاں اسی بستی میں رہتا گو متا پھرتا تو تو یقیناً اس طرح دوبارہ حملہ آور نہ ہوتا میں نے پشیمت کے علاوہ صرف ایلیم اور ننتورا کو اپنا راز دار بنایا اور تمہیں

میں پشیم نے قیام کر رکھا ہے تم اس بستی اس حویلی سے بھی اچھی طرح آگاہ ہو۔
 انو منہ سے کچھ نہ بولا چپ چاپ سموقان کے آگے ہو لیا اہلم اور منتورا بھی
 ساتھ چل دی تھیں جب وہ غار سے باہر نکلا تو سموقان کے اشارے پر سارے لکڑہارے
 ایک طرف ہٹ گئے پھر سموقان انو کو بستی کی طرف لے کے چلا سارے لکڑہارے بھی ان
 سب کے پیچھے پیچھے ہوئے تھے۔
 جس بستی میں پشیم نے قیام کر رکھا تھا اس کے آس پاس کی ساری
 بستیوں میں جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی کہ سموقان نے اس ماورائی قوت کو
 گرفتار کر لیا ہے جو ایک جیتے کی صورت اختیار کر کے لوگوں پر حملہ آور ہوتی تھی بس
 اس خبر کو سنتے ہی لوگ جوق در جوق گروہ در گروہ اس بستی کے نواح میں جمع ہوئے
 لگے تھے جس میں پشیم نے قیام کر رکھا تھا سموقان جب بستی کے قریب پہنچا تو دنگ
 گیا بے شمار لوگ بستی کے باہر جمع تھے جمع ہونے والے ان لوگوں میں باگویا اور پشیم
 بھی شامل تھے بستی کے جب وہ قریب پہنچا تو پشیم اور باگویا دونوں نے آگے بڑھ کر
 بہترین انداز میں سموقان کا استقبال کیا سب سے پہلے پشیم نے اسے گلے لگایا اس کا
 پیشانی چومی پھر باگویا اس سے بٹلگیر ہوا اس کے بعد پشیم نے سموقان کو مخاطب کرتے
 ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان کی طرف سے ہٹ کر پشیم انو کے پاس آیا تھوڑی دیر تک سر سے
 پاؤں تک وہ انو کا جائزہ لیتا رہا اس موقع پر انو کی گردن جھکی ہوئی تھی اس کی تھوڑی کے
 نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے پشیم نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا پھر کھولتی ہوئی آواز میں اسے
 مخاطب کیا۔

انو تیرے جیسے باؤ لے اور پاگل کتے ہمیشہ خلاف فطرت فعل کرتے ہوئے
 ازل سے نسل آدم کے خلاف بدیوں کا مہیب رقص کرتے رہے ہیں تو ہماری قوت
 ہماری سچائی ہماری حق پرستی کو پس پشت ڈالتا ہوا اپنے سرکش جذبوں میں سرشار رہا
 اور یہ گمان کرتا رہا کہ کوئی بھی قوت تیرے خلاف نہ حرکت میں آسکتی ہے نہ کامیاب
 ہو سکتی ہے کیا تو سمجھتا تھا کہ تیرے مقابلے میں ہمارے حوصلے زنگ آلود اور دلو دے
 خاک آلودہ ہو جائیں گے ہرگز نہیں آج دیکھ میرے بیٹے سموقان نے کیسے تیری جنوں
 کی راہوں کو اجل زدہ خواہوں میں تبدیل کر دیا ہے اور تیری آنکھوں کے کواڑوں کو
 کھنڈروں کی دہلیز سجا کے رکھ دیا ہے۔

میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ تو نے گناہوں اور بدیوں کا ارتکاب کیا
 ہے کہ نہیں اس لئے تو دنیا کا مانا ہوا گناہ گار اور چھٹا ہوا بد معاش ہے میں یہاں سر سے
 لوگوں کے سامنے تیرے قتل کا حکم دیتا ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد پشیم خاموش ہو گیا پھر اس نے اپنے قریب
 کھڑے باگویا کے کان میں سرگوشی کی جسے سن کر باگویا خوش ہو گیا تھا باگویا پیچھے ہٹا
 تھوڑی دیر بعد وہ کچھ مسلح جوانوں کو لے کر آیا وہ مسلح جوان انو کو پکڑ کر ایک طرف لے
 گئے اور اس کی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی یوں انو کی صورت میں بدی کی جو قوت تھی

سموقان میرے بیٹے سوچتا ہوں میں کون سے الفاظ استعمال کر کے تمہارے
 اس کارگذاری پر اپنے خیالات کا اظہار کروں تو یقیناً ان بستیوں کا جمال اور میرے
 خواہشوں کا جلال ثابت ہوا ہے میرے بیٹے میرے بچے میں تیری حرف فسوں جیسا
 جرات مندی وارفتہ سیل محشر جیسی شجاعت اور فشار آتش جیسی تیری بے خونی کوسلاہ
 کرتا ہوں تو یقیناً بدی کی ان قوتوں کے خلاف دکھ نوحہ دست قضا کا قہر اور جنتوں کا
 طوفان بن کے آیا اور بدی کی ان قوتوں کو آشوب کے صحرا میں تبدیل کر کے رکھ دیا
 سموقان گلگامش میرے بیٹے میرے بچتے ایک بار میں پھر تیرا شکر رہا اور کرتا ہوں۔

پشیم جب خاموش ہوا تب سموقان بے بڑی لجاجت اور انکساری سے کہنا
 شروع کیا۔
 استاد محترم آپ میرے باپ ہیں باپ کبھی اپنے بیٹوں کا شکر یہ ادا نہیں

اس کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

ہمارے پاس آجائے گی۔

پشیم کے بولنے سے پہلے ہی سمونان بول پڑا۔

عظیم پشیم دراصل میرا اور ننتورا کا ایک معاہدہ ہوا تھا آپ جانتے ہیں مختلف مواقع پر ضرورت کی ہر گھڑی میں ننتورا میری اور ایلیم کی مدد کرتی رہی ہے میں نے کئی دفعہ اس سے اپنا آپ ظاہر کرنے کی فرمائش کی اور اس سے التماس کی کہ بتائے کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ کس کے کہنے پر ہماری مدد کرتی ہے؟ اور اس کی اصلیت کیا ہے؟ لیکن ہر بار وہ کہہ دیتی ہے کہ جب انوکا خاتمہ ہو گا تو میں اپنی اصلیت ظاہر کروں گی اب جب کہ انوکا خاتمہ ہو گیا ہے تو میرا دل کہتا ہے کہ وہ یہاں آئے اور ہم پر اپنی اصلیت ظاہر کرے۔

سمونان میرے بیٹے کیا میں یہ سمجھ لوں کہ کہ ایلیم کے ساتھ ساتھ تم ننتورا کو بھی پسند کرتی ہو اور دونوں سے شادی کے خواہش مند ہو۔ پشیم نے تیز لگا ہوں سے سمونان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا سمونان کچھ سوچتا رہا اس کے پہلو میں بیٹھی ایلیم مسکراتی رہی تھی تو ہڑی دیر تک وہ سمونان کی طرف دیکھتی رہی پھر ایلیم خود بول پڑی۔ محترم باپ آپ کا کہنا درست ہے اس سلسلے میں ننتورا سے میری تفصیل کے ساتھ گفتگو ہو چکی ہے اس گفتگو سے آج تک میں نے سمونان کو آگاہ نہیں کیا جس طرح میں سمونان کو پسند کرتی ہوں اسی طرح ننتورا بھی سمونان سے محبت کرتی ہے میرے اور ننتورا کے درمیان معاہدہ طے پا چکا ہے کہ ہم دونوں سمونان سے شادی کریں گی اور خوشگوار زندگی بسر کریں گی اب آپ بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ایلیم کی گفتگو پر پشیم خوش ہو گیا تھا پھر اس نے دو تین بار اونچی آواز میں ننتورا کو بلایا جواب میں ننتورا اپنی کمرے سے اس بڑے کمرے میں نمودار ہوئی پشیم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے سمونان کے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا ایلیم سمونان کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی تھی ننتورا بائیں جانب بیٹھ گئی پھر پشیم نے دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا اس نے سب سے پہلے ننتورا کو مخاطب کیا تھا۔

ننتورا میری بیٹی تیری غیر موجودگی میں ایلیم نے یہ طے کیا ہے کہ تم دونوں ہی چونکہ سمونان کو پسند کرتی ہو لہذا تم دونوں کی شادی سمونان سے ہوگی۔ میرا اندازہ

انوکا خاتمہ کے بعد پشیم کے کہنے پر سردار باگویا نے سارے لگوں کو اپنے گھروں کی طرف جانے کو کہا جس پر لوگ چھٹنے لگے اور بڑی تیوزی سے اپنے گھروں کا رخ کرنے لگے اس موقع پر پشیم نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا تم میرے ساتھ چلو گے ایک اہم کام تو ہم نے نپٹا لیا ہے اب مزید ایک اہم کام میری رہائش گاہ میں جا کے تکمیل پانے گا تم میرے ساتھ چلو۔

باگویا نے اثبات میں سر ہلادیا پھر پشیم نے سمونان ایلیم اور ننتورا کو بھی آنے کے لئے کہا اس پر وہ سب پشیم کے ساتھ حویلی کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

حویلی میں داخل ہونے کے بعد وہ اس کمرے میں آئے جس میں پشیم بیٹھا کرتا تھا پشیم سامنے والی نشست پر بیٹھا ہاتھ کے اشارے سے اس نے سب کو بیٹھنے کے لئے کہا پشیم کے پہلو میں سمونان بیٹھا پھر ایلیم ایک نشست پر ہو بیٹھی جب ایلیم بیٹھی تو سمونان چونک پڑا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ ننتورا ان کے ساتھ اس کمرے میں داخل نہ ہوئی تھی باگویا ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا تھا اس موقع پر اس کی نگاہیں بڑے تجسس کے انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں اس کی حالت دیکھتے ہوئے پشیم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر پشیم نے سمونان کو مخاطب کیا۔

سمونان میرے بیٹے لگتا ہے تمہاری نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی ہیں۔

پشیم کے اس سوال پر ایلیم کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی

سمونان چونک پڑا اور کہنے لگا۔

آپ کا اندازہ درست ہے دراصل میں ننتورا کو تلاش کر رہا تھا وہ ہمارے پیچھے پیچھے ساتھ ہی تھی پر اس کمرے میں داخل نہیں ہوئی نہ جانے کہاں چلی گئی میں اس کے متعلق فکر مند ہوں۔

پشیم تھوڑی دیر سر ملاتا رہا پھر اس نے سمونان کی طرف دیکھا۔

سمونان تمہیں ننتورا کے متعلق فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ

یہیں ہے میں تمہارے ساتھ ایک اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد وہ یہیں

اور مجھے آج بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ تم دونوں نے ایک دوسرے کو پسند کیا ہے باگویا کو میں پسند ساتھ لایا ہوں کہ آج ہی تم تینوں کی آپس میں شادی کی جائے گی اس کے بعد میں چاہوں گا کہ تم تینوں فی الفور یہاں سے روانہ ہو جاؤ اور گنگامش سے ملو اس لئے کہ وہ ان دنوں اہتہادرجہ کا پریشان اور فکر مند ہے۔

پشیم کے ان الفاظ سے سمونان چونک پڑا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز سنائی دی۔

گنگامش کو کیا ہوا؟

جواب میں پشیم نے گنگامش کی بیوی کے مرنے اس ی وجہ سے دکھ اور غم میں مبتلا ہونے اور آب حیات کی تلاش میں نکلنے اور پشیم کے پاس آنے اور وہاں سے لوٹ جانے کے سارے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

پشیم کچھ دیر رکھا سوچا اس کے بعد پھر اس نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

سمونان اور ایلیم میرے بچوں میں نے ایک اور بڑا فیصلہ بھی کیا ہے اور اس فیصلے سے پہلے ہی میں نے اپنی بیٹی ننتورا کو آگاہ کر رکھا ہے اگر ایلیم کا بھائی اریش زندہ ہوتا تو تمہارے ساتھ میں اس کی شادی بھی اراتا سے کرنے کا اہتمام کرتا چونکہ اریش ہمیشہ کے لئے ہم سے پٹھڑ چکا ہے لہذا اراتا ان دنوں اکیلی ہے میں نے پسندے طور پر یہ ارادہ کیا ہے کہ اراتا کو میں گنگامش سے بیاہ دوں گا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خوش و غرم زندگی بسر کر سکے گی۔

گنگامش جس وقت میرے پاس آیا تھا تو میں پسندے اس ارادے کا اظہار اس پر کرنا چاہتا تھا لیکن دوران گفتگو اس نے مجھ پر انکشاف کیا کہ وہ شادی ضرور کرے گا لیکن اپنی شادی وہ سمونان تمہارے مشورے کے بعد ہی کرے گا لہذا میں نے سوچ لیا کہ اراتا کے سلسلے میں پہلے تم سے گفتگو کروں گا اس کے بعد پسندے ارادے کو عملی جامہ پہناؤں گا۔

پشیم کی اس ساری گفتگو سے سمونان اہتہادرجہ کا خوش مطمئن دکھائی دیتا تھا پھر پشیم کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

میں آپ کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اراتا یقیناً گنگامش

ہے کہ سمونان بھی تم دونوں کو چاہتا ہے تم دونوں سے محبت کرتا ہے لہذا میں اس پر رکھتا ہوں کہ تم تینوں خوشگوار زندگی بسر کرو گے سمونان کیا میں نے درست کہا ہے۔

سمونان نے جواب میں کچھ نہ کہا ایک درزیدہ سی نگاہ اس نے پہلے ننتورا پر ڈالی پھر اس نے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔

سمونان کی اس ادھر ننتورا اور ایلیم ہی نہیں پشیم اور باگویا بھی خوش ہو گئے تھے اس کے بعد پشیم نے پھر اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

سمونان میرے بیٹے میں جانتا ہوں تم ننتورا کی اصلیت جاننے کے لئے بے چین ہو اور عجیب سی جستجو میں پڑے ہوئے ہو کہ یہ آخر کون ہے کہاں سے نکل کر تمہاری مدد کرتی رہی ہے کون اسے تمہاری مدد کے لئے بھیجتا رہا ہے یہ کس کی بیٹی ہے سمونان میرے بیٹے میرے بچے تیرے ان سارے سوالوں کا جواب ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ننتورا میری سگی بیٹی ہے میں ہی اسے تمہاری مدد کے لئے بھیجتا رہا ہوں اب تم ننتورا کے متعلق مزید کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھ لو۔

سمونان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر وہ کہہ اٹھا۔

نہیں اب مجھے ننتورا سے کچھ نہیں پوچھنا اس کی اصلیت جان چکا ہوں میں آپ کا اہتہادرجہ کا شکر گزار ہوں کہ آپ اپنی بیٹی ننتورا کو میری مدد کیلئے بھیجتے رہے پر استاد محترم جریرہ دلمون میں آپ کی حویلی میں میں اکثر و بیشتر آتا رہا پاس حویلی میں میں نے کبھی ننتورا کو نہیں دیکھا۔

جواب میں پشیم نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا وہ کہہ اٹھا۔

سمونان میرے بیٹے تیرا کہنا درست ہے ننتورا کی میں نے عجیب انداز میں پرورش کی تھی اسے میں نے بہترین سری قوتوں سے لیس کیا تھا میرا چونکہ کوئی بیٹا نہیں ہے ایک ہی بیٹی ننتورا ہے اس کی تربیت میں نے بیٹوں کی طرح کی جو کچھ میں جانتا تھا سارا اس کی ذات میں منتقل کر دیا پھر جب تم بدی کی قوتوں کے خلاف اٹھے تو میں نے اسے تمہاری مدد پر مقرر کر دیا میرے بیٹے میرے بچے شروع میں یہ بڑی شرمیلی لڑکی تھی یہ آج تک کسی کے سامنے آئی ہی نہیں یوں جانو اس جریرے سے نکل کر تم پہلے مرد ہو جس کے ساتھ اس نے کام شروع کیا اس کے ساتھ اس نے گفتگو کا آغاز کیا

ہوا پر سب حویلی میں داخل ہوئے اور دیوان خانے میں بیٹھ گئے۔

سب سے پہلے سموقان نے گگامش کو مخاطب کرتے ہوئے اس کی بیوی کے مرنے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اس کے بعد اس کی تسلی اور تشفی کے لئے کہنے لگا۔

گگامش مجھے پشیم نے بتایا تھا کہ اپنی بیوی کے مرنے پر تم دلبرداشتہ ہو گئے تھے اور آب حیات کی تلاش میں نکلے تمہارے متعلق ان سے میری تفصیل سے گفتگو ہوئی میرے عزیز بھائی کاسات کی ہر شے کو فنا ہونا ہے غیر فانی صرف میرے اللہ کی ذات ہے وہ خالق ہے باقی ہر شے مخلوق ہے مخلوق نے ایک دن فنا ہو جانا ہے لازوال صرف وہ واحد آقا اور مالک ہے۔

میرے بھائی جب ہر ایک نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے تو پھر جانے والے کے غم میں اپنے آپ کو بھلانے سے کیا فائدہ تم نے خواہ مخواہ اپنا مرکزی شہر چھوڑا اور آب حیات کی تلاش میں نکلے آب حیات کا کوئی وجود نہیں لہذا ایک بھائی کی حیثیت سے میرا تمہیں سب سے پہلا مشورہ ہے کہ اداس اور افسردہ رہنا ترک کرو پہلے کی طرح اب تم اپنی مملکت کے امور کی طرف دھیماں دو گے۔

گگامش میں تمہارے لئے تین خوشخبریاں لے کے آیا ہوں میرے خیال میں جب تم یہ ساری باتیں سنو گے تو تم اپنے دکھ اور غم بھول جاؤ گے۔
جواب میں گگامش نے چونکتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سموقان میرے عزیز بھائی تم میرے لئے کیسی خوشخبریاں لے کے آئے ہو اگر ایسی بات ہے تو کہو دیر کا ہے کی ہے۔

سموقان تھوڑی دیر مسکراتے ہوئے گگامش کی طرف دیکھتا رہا پھر بول اٹھا۔

گگامش تمہارے لئے پہلی خوشخبری یہ ہے کہ میں نے شادی کر لی ہے یہ ایلم اور ننتورا جو تمہارے سلطنت کے بھٹی ہیں یہ دونوں میری بیویاں ہیں۔
دوسری خوشخبری یہ ہے کہ میں نے ساحر انوکا خاتمہ کر دیا ہے اس سے پہلے

کے لئے بہترین بیوی ثابت ہوگی ایلم اس سلسلے میں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟
نہیں بلکہ میں تو خوش ہوں گی کہ اگر اراتا کی شادی گگامش سے ہوتی ہے تو اراتا ایک شہر میں ہمارے ساتھ زندگی بسر کرے گی اسے خوش دیکھتے ہوئے مجھے اطمینان اور خوش ہوگی۔

ایلم کے ان الفاظ کے ساتھ ہی پشیم نے زور زور سے اراتا کو پکارا جواب میں اراتا پشیم دروازے سے نکل کر وہاں آئی ایک نشست پر سموقان نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئی تو اس کے متعلق جو گفتگو ہوئی تھی تفصیل کے ساتھ پشیم نے اسے کہہ دی تھی اراتا نے اس شادی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا تھا تب اسی روز سموقان، ایلم اور ننتورا کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا گیا تھا۔

سموقان، ننتورا اور ایلم تینوں نے میاں بیوی کی حیثیت سے ایک رات وہاں بسر کی۔ اگلے روز وہ تینوں اراتا کو لے کر وہاں سے سدوری کی حویلی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○○

گگامش نے ابھی تک سدوری کی حویلی میں ہی قیام کیا ہوا تھا وہ ابھی تک پریشانیوں، اداسیوں میں گھرا ہوا تھا ایک روز وہ ارشابی کے ساتھ حویلی سے نکل کر ساحل سمندر کی طرف جانے لگا تھا کہ اچانک ان دونوں کے قدم رک گئے اس لئے کہ عین حویلی کے سامنے سموقان، ایلم، ننتورا اور اراتا آتے دکھائی دیے انہیں دیکھتے ہی ارشابی شور کرنے لگا۔

سدوری محترم بھاگ کر باہر آؤ دیکھو کون آیا ہے۔
ارشابی کے پکارنے پر حویلی کے اندر سے سدوری بھاگتی ہوئی باہر آئی پھر اپنے سامنے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی جب وہ قریب آئے تو سب سے پہلے گگامش بھاگ کے آگے بڑھا اور سموقان سے بخلگیر ہوا سدوری آگے بڑھ کر ایلم، ننتورا اور اراتا سے ملنے لگی تھی گگامش کے بعد ارشابی، سموقان سے بخلگیر

اس کے حواریوں کا بھی میں نے خاتمہ کر دیا ہے اس کے بعد ساحر انو کے خاتمہ کی تفصیل بھی سموقان نے کہہ دی تھی۔

گگامش تمہارے لئے تیسری خوشخبری یہ کہ آج ابھی تمہاری شادی کا اہتمام ہو گا اس سلسلے میں ادھر روانگی سے پہلے رات کے وقت میری پشیم ایلم اور ننتورا سے تفصیل سے گفتگو ہوئی ہم سب نے مل کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اراتا کو تم سے بیاہ دیا جائے اراتا خوب صورت ہے حسین ہے اور تمہارے ملکی امور میں تمہاری معاون اور مددگار ثابت ہوگی یہ صرف میرا ہی نہیں پشیم ایلم اور ننتورا کا بھی فیصلہ ہے۔

سموقان کی یہ باتیں سن کر گگامش خوش ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ عیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے محبت اور اپنائیت سے بھرپور آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان اگر یہ فیصلہ پشیم کے علاوہ تم تینوں نے مل کے کیا ہے تو پھر مجھے اس کے خلاف کیا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

گگامش کا یہ جواب سن کر سموقان، ایلم، ننتورا اور اراتا ہی خوش نہ ہوئی تھیں بلکہ سدوری اور ارشابی بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر اسی روز سموقان، ایلم، ننتورا، ارشابی اور سدوری نے مل کر گگامش اور اراتا کی شادی کا اہتمام کیا ایک رات سب نے سدوری کی حویلی میں بسر کی تھی آگے روز سموقان، گگامش، ایلم، ننتورا، اور اراتا شانتی کے ایک قافلے اور امن کے ایک کارواں کی صورت میں اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف جا رہے تھے۔

اسلم راہی ایمرائے

غریب پورہ

گجرات